طحاوی شریف

مع خلاصۃ المضامین

تالیف

حضرت علامہ ابو جعفر احمد بن محمد بن سلامہ الطحاوی الحنفی رحمۃ اللہ علیہ

ترجمہ و تالیف

مولانا محمد عبدالرشید نعمانی غفرلہ

ناشر

ادارۃ القرآن والعلوم الاسلامیۃ

احادیثِ مبارکہ کا مستند مجموعہ
فقہ حنفی احادیثِ مبارکہ کی روشنی میں

شرح معانی الآثار

المعروف

طحاوی شریف

(عربی، اردو)

مع خلاصۂ مضامین

تصنیف: محدثِ جلیل امام ابوجعفر احمد بن محمد الطحاوی الحنفی رحمۃ اللہ تعالیٰ

۲۳۹ھ ——— ۳۲۱ھ
۸۵۳ء ——— ۹۳۳ء

ترجمہ و تلخیص: علامہ محمد صدیق ہزاروی مترجم ترمذی شریف و ریاض الصالحین
تقدیم: علامہ غلام رسول سعیدی شارح مسلم شریف

حامد اینڈ کمپنی ○ ۳۸۔ اردو بازار لاہور

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں

نام کتاب : شرح معانی الآثار (اردو ترجمہ طحاوی شریف) جلد چہارم

شارح : محدث جلیل امام ابو جعفر احمد بن الطحاوی الحنفی رحمۃ اللہ علیہ

ترجمہ و حواشی : علامہ مولانا محمد صدیق ہزاروی

تقدیم : علامہ مفتی غلام رسول سعیدی

تصحیح : مولانا خادم حسین رضوی

: مولانا محمد ظہیر بٹ (جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور)

کتابت : محمد یعقوب کیلانی

مطبع : ہاشم پرنٹنگ پریس، لاہور

الطبع الاول : ——— / مئی ۱۹۹۷ء

الطبع الثانی : ربیع الاول ۱۴۲۳ھ / مئی ۲۰۰۲ء

ہدیہ : 625/- روپے

ناشرین

حامد اینڈ کمپنی بینہ منزل ۳۸ اردو بازار لاہور

تقسیم کار

فرید بک سٹال (رجسٹرڈ) ۳۸ اردو بازار لاہور

فون نمبر 042-7312173 ، فیکس نمبر 092-042-7224899

ای میل نمبر Email:info@faridbookstall.com

ویب سائٹ Visit us at : www.faridbookstall.com

فہرست مضامین

نمبر شمار	عنوان	صفحہ
۱	عمریٰ کا بیان	۷
۲	صدقات موقوفہ	۱۶
	کتاب الرھن	۲۳
۳	مالِ مرہون پر سواری کرنا اسے استعمال کرنا اور اس (جانور) کا دودھ پینا۔	۳۳
۴	مرتہن کے پاس مرہون کا ہلاک ہونا۔	۴۷
۵	مزارعت اور مساقات کا بیان۔	۵۶
۶	کسی کی کھیتی میں اس کی اجازت کے بغیر کاشتکاری کرنا اور اس سلسلے میں مروی احادیث	۶۰
	کتاب الشفعۃ	۶۶
۷	پڑوس کی وجہ سے شفعہ	۶۶
	کتاب الاجارات	۷۹
۸	تعلیم قرآن کے لیے کسی کو	۷۹

نمبر شمار	عنوان	صفحہ
	اجرت پر رکھنا جائز ہے یا نہ	
۹	سینگی لگانے کی اجرت لینا صحیح ہے یا نہیں۔	۸۳
۱۰	گری پڑی اور گمشدہ چیز۔	۹۱
	کتاب القضاء والشہادات	۱۰۹
۱۱	ذمی لوگوں کے درمیان فیصلہ کرنا۔	۱۰۹
۱۲	ایک گواہ کے ساتھ قسم کے ذریعے فیصلہ کرنا۔	۱۱۶
۱۳	قسم کو توڑنا	۱۲۵
۱۴	کسی شخص کے پاس دوسرے کے لیے گواہی ہو تو کیا اس پر لازم ہے کہ اسے آگاہ کرے اور کیا حاکم اسے قبول کرے۔	۱۲۸
۱۵	حاکم کا ایسا فیصلہ کرنا جو حقیقتاً ظاہر کے خلاف ہو۔	۱۳۷
۱۶	آزاد آدمی پر قرض ہو اور مال	۱۴۳

نمبر شمار	عنوان	صفحہ
	نہ ہو تو کیا حکم ہوگا	
۱۷	کیا باپ اپنی اولاد کے مال کا مالک ہو سکتا ہے۔	۱۴۵
۱۸	کسی بچے پر دو آدمیوں کا دعویٰ	۱۵۰
۱۹	سامان خرید کر قبضہ کرنے کے بعد فوت ہو جانا اور میت کا اس کے ذمہ قرض ہونا۔	۱۵۹
۲۰	شہری کے خلاف دیہاتی کی گواہی۔	۱۶۵
	شکار، ذبیحوں اور قربانیوں کا بیان	۱۶۷
۲۱	وہ عیب جس کی وجہ سے ہدی اور قربانی جائز نہیں۔	۱۶۷
۲۲	امام کی قربانی سے پہلے قربانی کرنا۔	۱۷۳
۲۳	قربانی اور ہدی میں اونٹ اور گائے کتنے آدمیوں کی طرف سے جائز ہے۔	۱۷۹
۲۴	ایک بکری کی قربانی کتنے آدمیوں کی طرف سے جائز ہے۔	۱۸۳
۲۵	قربانی کرنے والے کا بال یا ناخن اتروانا۔	۱۹۲
۲۶	دانتوں اور ناخنوں سے ذبح کرنا۔	۱۹۵
۲۷	قربانی کا گوشت تین دن بعد تک کھانا۔	۱۹۸
۲۸	زنجبو کھانے کا بیان	۲۰۷
۲۹	مدینہ طیبہ کا شکار	۲۱۰
۳۰	گوہ کھانے کا بیان	۲۲۱
۳۱	گھریلو گدھوں کا گوشت کھانا	۲۳۲
۳۲	گھوڑے کا گوشت کھانا	۲۴۷
	مشروبات کا بیان	۲۴۹
۳۳	حرام شراب کونسی ہے؟	۲۴۹
۳۴	حرام نبیذ کا بیان	۲۵۶
۳۵	کدو کے برتن، سبز گھڑے کھرچی ہوئے لکڑی اور تارکول لگے ہوئے برتن میں نبیذ بنانا	۲۷۱
	مکروہات کا بیان	۲۸۵
۳۶	مونچھیں منڈوانا	۲۸۵
۳۷	قضائے حاجت اور پیشاب کے وقت قبلہ رُخ ہونا۔	۲۹۰
۳۸	پیاز، لہسن اور گندنا کھانا	۲۹۸
۳۹	کسی کے باغ سے گزرتے ہوئے وہاں سے کھانا کیسا ہے	۳۰۲
۴۰	ریشم پہننا	۳۰۹
۴۱	کپڑے میں ریشمی نقوش یا کچھ ریشم ہو	۳۲۹

نمبر شمار	عنوان	صفحہ
۴۲	ہلتے ہوئے دانت کو سونے سے باندھنا	۳۳۲
۴۳	سونے کی انگوٹھی پہننا	۳۳۶
۴۴	انگوٹھیوں کے نقش	۳۴۲
۴۵	غیر حکمران کا انگوٹھی پہننا	۳۴۶
۴۶	کھڑے ہو کر پیشاب کرنا	۳۴۸
۴۷	قسم کا بیان	۳۵۲
۴۸	کھڑے ہو کر پینا	۳۵۷
۴۹	پاؤں پر پاؤں رکھنا	۳۶۵
۵۰	مسجد میں تیر گزرنے والے کا حکم۔	۳۷۱
۵۱	معانقہ کرنا	۳۷۲
۵۲	کپڑوں پر تصاویر کا حکم	۳۷۴
۵۳	"استغفر اللہ واتوب الیہ" کے الفاظ کہنا۔	۳۸۲
۵۴	میت پر رونا	۳۹۰
۵۵	شعر نقل کرنا مکروہ ہے یا نہیں	۳۹۶
۵۶	چھینکنے والے کو جواب دینے والے کا جواب کیسا ہو۔	۴۰۶
۵۷	بیمار آدمی سے دور رہنا چاہیئے یا نہ۔	۴۱۰
۵۸	انبیاء کرام کے درمیان ترجیح	۴۳۰
۵۹	جانوروں کو خصی کرنا	۴۳۲
۶۰	کتابت علم صحیح ہے یا نہ؟	۴۳۰
۶۱	داغنا مکروہ ہے یا نہیں	۴۳۶
۶۲	نماز عشاء کے بعد باتیں کرنا	۴۵۵
۶۳	آزاد عورتوں کے بالوں کو دیکھنا۔	۴۵۸
۶۴	ابو القاسم کنیت رکھنا کیسا ہے؟	۴۶۵
۶۵	کفار کو سلام کرنا	۴۷۲
	زیادات کا بیان	۴۷۹
۶۶	نماز عیدین کی زائد تکبیریں	۴۷۹
۶۷	عورت کا اپنے مال میں اختیار	۴۹۲
۶۸	پہلی رکعت کے دوسرے سجدہ کے بعد کا عمل	۴۹۶
۶۹	آقا پر غلام کا کس قدر کھانا اور لباس واجب ہے۔	۴۹۸
۷۰	مساجد میں شعر گوئی	۵۰۳
۷۱	غیر موجود چیز خریدنا	۵۰۶
۷۲	باپ اپنی باکرہ لڑکی کا نکاح کرے تو اجازت لینا ضروری ہے!	۵۱۳
۷۳	کتنی مقدار کا مالک ہو تو صدقہ لینا حرام ہے۔	۵۲۵

نمبر شمار	عنوان	صفحہ
۷۴	ایک سو بیس سے زائد چرنے والے اونٹوں پر زکوٰۃ کی فرضیت۔	۵۲۹
	وصیتوں کا بیان	
۷۵	کتنے مال کی وصیت جائز ہے اور مرض الموت میں صدقہ دینے اور آزاد کرنے کا حکم۔	۵۴۰
۷۶	قرابتداروں یا ان میں سے کسی کے قرابتداروں کے لیے تہائی مال کی وصیت	۵۵۰
	فرائض کا بیان	
۷۷	مرنے والا ایک بیٹی، ایک بہن اور دیگر عصبات کو چھوڑ جائے۔	۵۵۹
۷۸	قرابتداروں کی وراثت	۵۶۸
۷۹	**تلخیص ابواب**	۵۸۴

بَابُ ۲۵۰ الْعُمْرٰی

۱۔ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا اِبْرَاهِیْمُ بْنُ حَمْزَةَ الزُّبَیْرِیُّ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الْعَزِیْزِ بْنُ اَبِیْ حَازِمٍ عَنْ كَثِیْرِ بْنِ زَیْدٍ عَنِ الْوَلِیْدِ بْنِ رَبَاحٍ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَلْمُسْلِمُوْنَ عِنْدَ شُرُوْطِهِمْ۔

قَالَ اَبُوْ جَعْفَرٍ فَذَهَبَ قَوْمٌ اِلٰی اِجَازَةِ الْعُمْرٰی وَجَعَلُوْهَا رَاجِعَةً اِلَی الْمُعْمِرِ بَعْدَ مَوْتِ الْمُعْمَرِ لَهٗ وَاحْتَجُّوْا فِیْ ذٰلِكَ بِهٰذَا الْحَدِیْثِ وَخَالَفَهُمْ فِیْ ذٰلِكَ اٰخَرُوْنَ فَقَالُوْا اِنَّمَا وَقَعَ قَوْلُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ هٰذَا عَلَی الشُّرُوْطِ الَّتِیْ قَدْ اَبَاحَ الْكِتَابُ اِشْتِرَاطَهَا وَجَاءَتْ بِهِ السُّنَّةُ وَاَجْمَعَ عَلَیْهِ الْمُسْلِمُوْنَ فَاَمَّا مَا نَهَی عَنْهُ الْكِتَابُ اَوْ نَهَتْ عَنْهُ السُّنَّةُ فَهُوَ غَیْرُ دَاخِلٍ فِیْ ذٰلِكَ

اَلْاَثَرُ

اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِیْ حَدِیْثِ بَرِیْرَةَ كُلُّ شَرْطٍ لَیْسَ فِیْ كِتَابِ اللّٰهِ فَهُوَ بَاطِلٌ وَاِنْ كَانَ مِائَةَ شَرْطٍ وَمَا فِیْ كِتَابِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ هُوَ مَا كَانَ مَنْصُوْصًا فِیْهِ اَوْ مَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لِاَنَّهٗ اِنَّمَا وَجَبَ قَبُوْلُهٗ لِكِتَابِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ اِذْ یَقُوْلُ فِیْهِ مَا اٰتٰىكُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ وَمَا نَهٰىكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوْا وَلَیْسَ كُلُّ شَرْطٍ یَشْتَرِطُهُ الْمُسْلِمُوْنَ یَدْخُلُ فِیْ قَوْلِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اَلْمُسْلِمُوْنَ عِنْدَ شُرُوْطِهِمْ لِاَنَّهٗ لَوْ كَانَ ذٰلِكَ كَذٰلِكَ لَمْ یَكُنْ لِلشَّرْطَیْنِ فِی الْبَیْعِ اللَّذَیْنِ قَدْ نَهٰی عَنْهُمَا النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ وَكَانَ هٰذَا الْحَدِیْثُ مُعَارِضًا لِذٰلِكَ

عُمْرٰی کا بیان

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسلمان اپنی شرائط کے پابند ہیں۔

حضرت امام ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ایک جماعت نے یہ موقف اختیار کیا کہ عمریٰ جائز ہے اور جس کے لیے عمریٰ کیا جائے اس کے مرنے کے بعد وہ عمریٰ کرنے والے کی طرف لوٹے گا انہوں نے اس سلسلے میں اس (مندرجہ بالا) حدیث سے استدلال کیا ہے کسی شخص کو عمر بھر کے لیے کوئی چیز دینا عمریٰ ہے۔ لیکن دوسرے حضرات نے ان کی مخالفت کرتے ہوئے فرمایا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ قول ان شرائط کے بارے میں ہے جن شرائط کا مقرر کرنا قرآن پاک نے جائز قرار دیا ہو اور وہ سنت سے ثابت ہوں اس پر مسلمانوں کا اتفاق ہے لیکن جن شرائط سے قرآن پاک یا سنت سے ممانعت ثابت ہو وہ اس میں داخل نہیں ہیں کیا وہ شخص نہیں دیکھتا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت بریرہ رضی اللہ عنہا والی حدیث میں فرمایا کہ ہر وہ شرط جو قرآن پاک کے مطابق نہیں وہ باطل ہے اگرچہ وہ سو شرطیں ہوں اور قرآن پاک کے مطابق وہ ہیں جن کے بارے میں نصوص آتی ہیں یا جو کچھ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس لیے کہ ان کو قبول کرنا بھی اللہ کی کتاب کی وجہ سے قبول کرنا ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے "رسول صلی اللہ علیہ وسلم جو کچھ تمہیں حکم دیں اس پر عمل کرو اور جس بات سے روکیں اس سے رک جاؤ" حضور علیہ السلام کے قول میں مسلمانوں کی ہر شرط داخل نہیں ہوگی کیونکہ اگر ایسا ہوتا تو سودے میں دو شرطیں

وَبِقَوْلِهٖ كُلُّ شَرْطٍ لَيْسَ فِيْ كِتَابِ اللّٰهِ فَهُوَ بَاطِلٌ وَاِنْ كَانَ مِائَةَ شَرْطٍ فَلَمَّا لَمْ يَجْعَلْ ذٰلِكَ هٰذَا الْمَعْنٰى وَاِنَّمَا جُعِلَ عَلٰى خَاصٍّ مِنَ الشُّرُوْطِ وَقَدْ وَقَفْنَا عَلَيْهَا وَعَرَفْنَاهَا فَاَعْلَمْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ بِقَوْلِهِ الْمُسْلِمُوْنَ عِنْدَ شُرُوْطِهِمْ اَنَّهُمْ عِنْدَ تِلْكَ الشُّرُوْطِ الَّتِيْ قَدْ اَجَازَ لَهُمْ شَرْطَهَا حَقٌّ لَا يَجِبُ لِمَنْ هِيَ لَهُمْ عَلَيْهِ نَقْضُهَا۔

جائز ہوں جن سے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا ہے اور یہ حدیث اس کے خلاف ہوئی نیز آپ کے اس قول کے بھی خلاف ہوئی کہ ہر وہ شرط جو قرآن پاک میں نہیں وہ باطل ہے اگرچہ سو شرطیں ہوں تو جب آپ نے اسے اس معنی پر نہیں رکھا (عموم پر نہیں رکھا) بلکہ اس سے خاص شرائط مراد ہیں اور ہم ان سے واقف ہیں انہیں جانتے ہیں تو حضور علیہ السلام نے ہمیں بتایا کہ تمام مسلمان اپنی شرائط پر قائم رہیں یعنی وہ شرائط جن کی آپ نے اجازت دی کہ وہ شرائط رکھی جا سکتی ہیں تاکہ جن لوگوں کے لیے وہ شرائط ہیں ان کے لیے توڑنا جائز نہ ہو۔

وَقَدْ رُوِيَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا قَدْ دَلَّ عَلٰى ذٰلِكَ اَيْضًا۔

۲۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ الْمُنْذِرِ الْحِزَامِيُّ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ نَافِعٍ الصَّائِغُ قَالَ ثَنَا كَثِيْرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْمُزَنِيُّ عَنْ جَدِّهٖ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ الْمُسْلِمُوْنَ عِنْدَ شُرُوْطِهِمْ اِلَّا شَرْطًا اَحَلَّ حَرَامًا اَوْ حَرَّمَ حَلَالًا۔

فَدَلَّ هٰذَا اَنَّ الشُّرُوْطَ الَّتِيْ الْمُسْلِمُوْنَ عِنْدَهَا هِيَ بِخِلَافِ هٰذِهِ الشُّرُوْطِ الْمُسْتَثْنَاةِ وَكَانَتِ الشُّرُوْطُ فِي الْعُمْرٰى قَدْ وَقَفَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ عَلٰى بُطْلَانِهَا فِيْ اٰثَارٍ قَدْ جَاءَتْ عَنْهُ فِيْهَا مُتَوَاتِرَةً۔

یہ حدیث اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ مسلمانوں کو جن شرائط کے پورا کرنے کا حکم دیا گیا ہے وہ ان شرائط کے خلاف ہیں جن کو مستثنیٰ کیا گیا اور عمریٰ کی شرائط کے بارے میں ہمیں معلوم ہے کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں باطل قرار دیا اس سلسلے میں آپ سے متواتر روایات آئی ہیں۔

۳۔ فَمِنْهَا مَا قَدْ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو وَعَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ اَنَّ اُمَيَّرًا كَانَ عَلَى الْمَدِيْنَةِ يُقَالُ لَهٗ طَارِقٌ قَضٰى بِالْعُمْرٰى لِلْوَارِثِ عَنْ قَوْلِ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ

ان میں سے یہ ہے حضرت سلیمان بن یسار سے مروی ہے فرماتے ہیں مدینہ طیبہ پر ایک حاکم مقرر تھا جس کا نام طارق تھا اس نے عمریٰ کا وارث (کو دینے) کے لیے فیصلہ کیا اور اس کی بنیاد حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی حدیث ہے جو انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی۔

۵۔ اَخْبَرَنَا يُوْنُسُ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو عَنْ طَاوٗسٍ عَنْ حَجَّاجٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ قَضٰى بِالْعُمْرٰى لِلْوَارِثِ فَجَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فِيْ

حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے عمریٰ وارث کو دینے کا حکم فرمایا ــــ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وارث کو عمریٰ دینے کا فیصلہ فرمایا اور عمریٰ کی شرط ختم کر دی پہلے قول کو رد فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس حدیث

هٰذَا الْعُمْرٰى لِلْوَارِثِ فَقَطَعَ بِذٰلِكَ شَرْطَ الْعُمْرٰى فَقَالَ لَا وَنَحْنُ نَلْتَمِسُ بَيِّنَةً رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ اَنَّ ذٰلِكَ لِوَارِثٍ وَارِثُ مَنْ هُوَ مَعَهٗ فَقَدْ يَجُوْزُ اَنْ يَكُوْنَ اَرَادَ وَارِثَ الْمُعْمِرِ قِيْلَ لَهٗ هٰذَا مُحَالٌ عِنْدَنَا لِاَنَّهٗ اِنَّمَا كَانَ الَّذِيْ ذُكِرَ عَلٰى شَيْءٍ قَدْ جُعِلَ لِلْمُعْمَرِ حَيَاتَهٗ عَلٰى اَنْ يَعُوْدَ بَعْدَ الْمَوْتِ اِلَى الْمُعْمِرِ فَجَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ ذٰلِكَ لِوَرَثَةِ الْمُعْمَرِ اَيْ جَعَلَ لِوَرَثَةِ الْمُعْمَرِ مَا قَدْ كَانَ اِشْتَرَطَ فِيْهِ الْمُعْمِرُ اَنْ لَّا يَكُوْنَ لِوَرَثَتِهٖ اَيْ۔

۵۔ وَالدَّلِيْلُ عَلٰى ذٰلِكَ اَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ خُزَيْمَةَ بْنِ مَطَرٍ حَدَّثَنَا قَالَ ثَنَا اَبُو النَّضْرِ هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ قَالَ اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُسْلِمٍ الطَّائِفِيُّ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ ..... بْنِ مَيْسَرَةَ عَنْ طَاوُسٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ اَعْمَرَ شَيْئًا حَيَاتَهٗ فَهُوَ لَهٗ وَلِوَرِيْثِهٖ

۶۔ فَدَلَّ قَوْلُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ هٰذَا عَلَى الْوَارِثِ اَنْكُوْمٍ بِمَا لَهٗ فِي الْحَدِيْثِ الَّذِيْ ذَكَرْنَاهُ فِي الْفَصْلِ الَّذِيْ قَبْلَ هٰذَا اَنَّهٗ وَارِثُ الْعُمْرٰى۔

۷۔ وَقَدْ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ طَاوُسٍ اَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ قَيْسٍ اَخْبَرَهٗ اَنَّ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ اَخْبَرَهٗ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ الْعُمْرٰى مِيْرَاثٌ۔

۸۔ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ دَاوٗدَ قَالَ اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمِنْهَالِ قَالَ ثَنَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ قَالَ ثَنَا رَوْحُ بْنُ الْقَاسِمِ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ طَاوُسٍ الْعُمْرٰى

میں وارث کی وضاحت نہیں فرمائی کہ وہ کس کا وارث تھا ہو سکتا ہے وہ عُمریٰ کرنے والے کا وارث ہو، تو جواباً کہا جائے گا کہ ہمارے نزدیک یہ محال ہے کیونکہ یہ اس چیز کا ذکر ہے جو مُعمَر (جس کو عُمریٰ دیا گیا) کو زندگی بھر کے لیے دی گئی کہ وہ اس کے مرنے کے بعد مُعمِر (عُمریٰ دینے والے) کی طرف لوٹے گی تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے وارث کے لیے قرار دیا یعنی جس کو وہ چیز دی گئی اس کے وارث کے لیے قرار دیا اور دینے والے نے یہ شرط رکھی تھی کہ میراث نہ بنے۔

اس بات کی دلیل یہ ہے حضرت طاؤس حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص کو کوئی چیز عُمر بھر کے لیے دی گئی وہ اس کے لیے اور اس کے وارثوں کے لیے ہے ــــ تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ قول اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ گذشتہ حدیث کے مطابق رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جس وارث کے حق میں فیصلہ فرمایا وہ عُمر کا وارث تھا۔

حضرت طاؤس حضرت زید سے مروی ہے انہوں نے بتایا کہ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ نے ان کو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے خبر دی آپ نے فرمایا عُمریٰ میں وراثت جاری ہوتی ہے۔

حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ عُمریٰ کا حکم وہی ہے جو وراثت کا ہے حضرت امام ابو جعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں اس کا مفہوم بھی وہی ہے جو پہلی حدیث کا ہے۔

حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ عُمریٰ کا حکم وہی

ہے اور وراثت کا ہے۔

حضرت ابو سلمہ اور حضرت ابو عبداللہ فرماتے ہیں کہ ہم حضرت جابر رضی اللہ عنہ کے پاس گئے

حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا عُمریٰ اس کے اہل کے لیے جائز ہے۔

پہلے قول والے فرماتے ہیں یہاں اہل سے مراد وہ لوگ ہیں جنہوں نے وہ چیز عمر بھر کے لیے دی۔

اس سلسلے میں ان کے خلاف دلیل یہ ہے حضرت محمد بن حنیفیہ فرماتے ہیں حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے مجھ سے فرمایا کہ میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے فرمایا جس نے کسی کو کوئی چیز عمر بھر کے لیے دی تو وہ اس کے لیے ہے اور اس کے بعد اس کے ورثاء اس چیز کے وارث ہوں گے۔

تو یہ حدیث اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ جس اہل کے لیے عُمریٰ کیا جائے اس سے وہ اہل مراد ہے جن کو عُمریٰ دیا گیا عُمریٰ کرنے والے مراد نہیں ہیں۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا عُمریٰ ان لوگوں کے لیے ہے جن کے لیے اسے صبہ کیا گیا۔

حضرت ہشام بن ابو عبداللہ، حضرت یحییٰ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے اپنی مسند سے اس کی مثل ذکر کیا۔

حضرت طاؤس، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اور وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۱۳۔ حدثنا فهد قال ثنا سليمان بن داود قال ثنا سفيان عن ابي الزبير عن جابر قال قال رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم لا تعمروها فمن اعمر احدا شيئا فهو له۔

۱۴۔ حدثنا ابن مرزوق قال اخبرنا انس بن عياض قال اخبرنا اسمعيل بن ابي كثير عن محمد بن عمرو بن عطاء عن ابي سلمة عن ابي هريرة ان رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم قال لا عمرى فمن اعمر شيئا فهو له فقال من ذهب الى هذا العمرى ليس اعمرها وانما قالوا انها ترجع الى المعمر بعد موت المعمر فكان من حجتنا عليهم في ذلك ان رسول الله صلى الله عليه وسلم نهى فيما روينا من الآثار عن العمرى فسقط ان تكون على ما وصفنا وهو على ما قد ذكرنا فثبت على ما اعمر شيئا فهو له فرجع ذلك ولم يبق لهم حجة مما احتجوا به۔

فدل ذلك على ان قوله فهو له على ما ذكرنا وفهمنا عن رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم انه جعله له ملكا له يصنع به ما شاء بعد موته ابدا وروى عن رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم ما حدثنا ابو بكرة۔

۱۵۔ ما حدثنا ابو بكرة قال ثنا بكر بن بكار قال ثنا حماد بن سلمة عن حميد عن الحسن عن سمرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم العمرى جائزة۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عمریٰ نہ کرو پس جس نے کسی کو کوئی چیز عمریٰ دی وہ اسی کی ہے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عمریٰ جائز ہے۔

ہمارے ان مخالفین کا جو ہم سے اس حدیث کا استدلال کرتے ہیں جواب یہ ہے کہ ہم نے اس حدیث کے بارے میں جو کچھ کہا ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ ہم نے اس حدیث کو اس لئے ترجیح دی ہے کہ اس کے راوی ہمارے نزدیک زیادہ ثقہ ہیں اور اس لئے بھی

۱۷۔ قَالَ اللَّيْثُ وَحَدَّثَنِي يُونُسُ وَذَكَرَ آخَرَ مَعَهُ وَحَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ دَاوُدَ قَالَ حَدَّثَنَا قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو ضَمْرَةَ قَالَ حَدَّثَنَا قَالَ حَدَّثَنَا قَالَ قَالَ سُلَيْمَانُ اللَّهُ وَشَاهَا مَا تَقُولُ فِي الْعُشْرِ حَدَّثَنَا أَبُو حَدَّثَنَا أَبُو حَدَّثَنَا عَنْ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِي قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْعُشْرِ فِي حَدَّثَنَا حَدَّثَنَا عَنْ عَطَاءٍ قَالَ الْعُشْرِ فِي حَدَّثَنَا عَنْ عَطَاءٍ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ الْعُشْرُ فِي جَمِيعِ مَالِهِ۔

۱۸۔ فَهَذَا يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ وَذَكَرَ آخَرَ مَعَهُ وَحَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ دَاوُدَ قَالَ حَدَّثَنَا قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو ضَمْرَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ شُعَيْبٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَنْ عَطَاءٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْعُشْرِ فِي جَمِيعِ الْمَالِ وَهُوَ مِيرَاثٌ۔

۱۷۔ فَهَذَا عَطَاءٌ وَهُوَ أَحَدُ مَنْ رَوَى عَنْهُ ذَلِكَ قَدْ عَمِلَ بِهِ حَتَّى جَعَلَ الْعُشْرَ فِي مَالِ الْمَيِّتِ مِيرَاثًا يُقَسَّمُ بَيْنَ وَرَثَتِهِ وَلَمْ يَجْعَلْهُ لِلْعَاشِرِ الَّذِي يَكُونُ فِي عَصْرِ الْعَاشِرِ فَتَكُونُ كَمَالِهِ وَتَكُونُ مَوْرُوثَةً عَنْهُ كَمَا وَرِثَتْ مَالَ الْمَيِّتِ عَنْهُ وَلَمْ يَكُنْ ذَلِكَ عِنْدَهُ لِلْعَاشِرِ الَّذِي هُوَ فِي عَصْرِهِ وَقَدْ رَوَى عَنْهُ أَيْضًا مَا قَدْ ذَكَرْنَا فِي هَذَا الْبَابِ فَلَمْ يَرَ ذَلِكَ نَسْخًا لِمَا رَوَى عَنْهُ فِي ذَلِكَ۔

اس کے بعد امام طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں سلیمان بن شہاب نے پوچھا کہ عشر کے بارے میں کیا کہتے ہو تو جعد نے اسے کہا مجھ سے حضرت نصر بن انس نے حضرت بشیر بن یسار سے بیان کیا انہوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عشر ہر جائداد میں ہے حضرت زہری فرماتے ہیں عشر اس وقت تک لازم نہیں ہوتا جب تک اس کو عشر کے لیے اور اس کے وارثوں کے لیے قرار نہ دیا جائے انہوں نے حضرت عطاء بن ابورباح سے پوچھا آپ کیا کہتے ہیں انہوں نے فرمایا مجھ سے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عشر ہر مال میں وراثت ہے۔

تو یہ حضرت عطاء اور حضرت قتادہ رضی اللہ عنہما ہیں دونوں نے اس عشر کے لیے جائز قرار دیا کہ وہ اس کا مال اور وراثت بنے اس وجہ سے امام زہری نے ان دونوں کا انکار نہیں کیا انہوں نے صرف اسی بات کو ناپسند کیا ہے کہ یہ علم ہے وہ منسوخ نہیں ہوتا جب تک اسے عشر دینے والوں کے وارثوں کے لیے قرار نہ دیا جائے پس وہ اس کے دوسرے مال کی طرح ہوگا اور اس میں اس کی وراثت جاری ہوگی جس طرح اس کے اصل مال میں وراثت ہوتی ہے اگرچہ جو لوگ اس کے وارث ہوتے ہیں وہ اس کے غیر ہوں جیسا کہ حضرت ابوسلمہ نے بیان کیا اور ہم عنقریب یہ بات اسی باب میں اس کے مقام پر ذکر کریں گے ان شاء اللہ تعالیٰ۔

ہماری مذکورہ بات کی صحت پر یہ روایات بھی دلالت کرتی ہیں حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عشر کے لیے کوئی چیز نہ ہو اور اس کے علاوہ بھی نہ ہو مجھے نہ کوئی چیز بطور عشر کی ملی نہ کوئی دی گئی اور اس کے ہونے کے بعد وراثت کے لیے ہوگی۔

لہ قولہ ما عدا ذلک یعنی کسی کو اس پر زیادہ نہ لگائے اور نہ پہلے وصول کرے تو وہ بقیہ مال کے لیے ہے اور اگر پہلے وصول کرنے والے کے لیے ہے تو وہ میت کے وارثوں کو ملے گا (از مترجم)

۱۹۔ حَدَّثَنَا [illegible] قَالَ ثَنَا [illegible] عَنْ مُعَاوِيَةَ قَالَ [illegible] عَنْ حَرَامٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمْسِكُوْا عَلَيْكُمْ اَمْوَالَكُمْ لَا تُفْسِدُوْهَا فَاِنَّهُ مَنْ [illegible] فِيْهِ حَتْفُهُ

۲۰۔ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ سِنَانٍ قَالَ ثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيْرٍ قَالَ ثَنَا هِشَامٌ عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اَعْمَرَ عُمْرَى حَيَاتَهُ فَهِيَ لَهُ فِيْ حَيَاتِهِ وَبَعْدَ مَوْتِهِ

۲۱۔ حَدَّثَنَا [illegible] قَالَ ثَنَا [illegible] قَالَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ اَبِيْ زَائِدَةَ عَنْ [illegible] عَنْ حَبِيْبٍ يَعْنِيْ اِبْنَ اَبِيْ ثَابِتٍ عَنْ حَبِيْبٍ عَنْ جَابِرٍ قَالَ [illegible] فَمَاتَ اَحَدُهُمَا فَقَالَ لَهُ [illegible] فَاخْتَصَمُوْا اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَضَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْمِيْرَاثِ قَالَ ابْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ جَمِيْعُ هٰذَا الْحَدِيْثِ مِنْ كِتَابِهِ

قَالَ اَبُوْ جَعْفَرٍ فَقَدْ كَشَفَتْ لَنَا هٰذِهِ الْآثَارُ [illegible] عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ [illegible] اَنَّ [illegible] قَدْ [illegible] عَلَى [illegible] مِنَ الْاَوَّلِ [illegible]

وَقَدْ رُوِيَتْ فِي الْعُمْرٰى [illegible]

۲۲۔ فَمِمَّا [illegible] حَدَّثَنَا [illegible] قَالَ ثَنَا [illegible] قَالَ ثَنَا [illegible] عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ [illegible] وَلِعَقِبِهِ فَاِنَّهَا لِلَّذِيْ يُعْطَاهَا لَا تَرْجِعُ اِلَى الَّذِيْ اَعْطَاهَا وَقَعَتْ فِيْهِ الْمَوَارِيْثُ

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے اور کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اپنے اموال کو روک کر رکھو اور ان کو برباد نہ کرو کیونکہ جس نے کوئی خرچ کیا تو وہ اس کے لئے موت کا سبب ہوگا۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے کوئی چیز عمریٰ دی تو وہ اس کی زندگی میں اسی کی ہے اور اس کے مرنے کے بعد اس کے وارثوں کے لیے ہے۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے کوئی چیز عمریٰ دی تو وہ اس کی زندگی میں اسی کی ہے اور اس کے مرنے کے بعد اس کے وارثوں کے لیے ہے۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرمایا کہ ان میں سے ایک شخص نے اپنی بیوی کی زندگی تک کے لیے عطیہ دیا تھا۔ وہ فوت ہوئی تو اس نے کہا میں اپنے عطیہ کا زیادہ حق رکھتا ہوں تو حضور علیہ السلام نے فیصلہ فرمایا کہ وہ اس عورت کی میراث ہے حضرت ابن ابی شیبہ فرماتے ہیں یہ حدیث کتاب کا ایک فرد تھا۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے ان روایات سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ہمارے سامنے واضح کر دیا اور وہ وہی مفہوم ہے جس کا ہم نے ذکر کیا ہے۔

عمریٰ کے بارے میں اس لفظ کے سوا بھی روایات آئی ہیں۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص کو کوئی چیز عمریٰ دی گئی تو وہ اس کے لیے اور اس کے ورثاء کے لیے ہے وہ اس کے لیے ہے جس کو دی گئی کیونکہ [illegible] جس کو دی گئی ہے [illegible] جاری ہوتی ہے۔

[illegible]

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے فرمایا جس نے کسی کو عمری دیا تو وہ اس کے لیے اور اس کے ورثاء کے لیے ہے تو اس دینے والے کے قول نے اس سے اس کا حق منقطع کر دیا اور یہ اس کے لیے ہے جس کو اس نے عمری دیا اور اس کے ورثاء کے لیے ہے۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فیصلہ فرمایا کہ جس کو عمری دیا جائے وہ قطعی طور پر اس کے لیے اور اس کے ورثاء کے لیے ہے دینے والے کے لیے اس میں کوئی شرط رکھنا اور استثناء کرنا جائز نہیں۔

حضرت امام ابو جعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ان روایات میں یہ بتایا گیا ہے کہ اس کے لیے اور اس کی اولاد کے لیے عمری دیا جائے تو وہ اس کے لیے ہے جس کو عمری دیا گیا ہے اس میں کسی شرط یا استثناء کے ساتھ وہ دینے والے کی طرف نہیں لوٹے گا کیونکہ اس نے ایسا عطیہ دیا ہے جس میں میراث جاری ہوتی ہے اس لوگوں نے عمری میں شرط کو جائز کہا ہے فرماتے ہیں ہم بھی یہی کہتے ہیں کہ عمری میں جو شرط کی گئی ہو وہ کی جائے گی دینے والے کی طرف نہیں لوٹے گا لیکن اس میں قضیہ اولیٰ کا انکار نہ ہو تو وہ عمر کی وفات کے بعد دینے والے کی طرف لوٹے گا وہ فرماتے ہیں یہ روایات حضرت طاؤس، ابو الزبیر اور جابر رضی اللہ عنہم کی روایات سے رد کی ہے کیونکہ اس میں حضرت ابو سلمہ رضی اللہ عنہ نے یہ اضافہ نہیں کیا کہ وہ اس کے لیے اور اس کی اولاد کیلئے عمری دیا اور ان دونوں سے کم نہیں جبکہ زائد الفاظ والی روایت اولیٰ ہوتی ہے اس سلسلے میں حضرت زہری کے حق میں ہماری دلیل یہ ہے کہ آپ نبی کے سلسلے میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے صرف حضرت ابو سلمہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہی موجود ہوتی تو بھی ان لوگوں کے لیے زیادہ ثابت ہوتی [illegible]

وقد

[illegible]

بَابُ الصَّدَقَاتِ الْمَوْقُوفَاتِ

۲۶۔ حَدَّثَنَا [illegible]

۲۷۔ حَدَّثَنَا [illegible]

باب صدقات موقوفہ

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے فرماتے ہیں حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے خیبر میں زمین حاصل کی وہ حضور علیہ السلام کی خدمت میں اجازت لینے حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ مجھے ایسی زمین ملی ہے کہ اس سے بہتر مال مجھے کبھی نہیں ملا آپ مجھے کیا حکم دیتے ہیں حضور علیہ السلام نے فرمایا اگر تو چاہے تو اصل زمین کو وقف کر دے کہ اسے نہ بیچا جائے اور نہ ہبہ کیا جائے۔ حضرت ابو عاصم فرماتے ہیں میرا خیال ہے کہ آپ نے فرمایا وہ مال وراثت نہ بنے راوی فرماتے ہیں پھر حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے اسے فقراء، رشتہ داروں، غلاموں کی آزادی، فی سبیل اللہ، مسافروں اور کمزوروں پر صدقہ کر دیا کہ جو شخص اس کا والی ہو اس پر کھانے میں کوئی حرج نہیں لیکن جمع کرنے کی نیت نہ ہو۔ ابن عون کہتے ہیں میں نے حضرت محمد سے ذکر کیا تو انہوں نے یہی فرمایا کہ جمع نہ کرے۔

حضرت ابن عمر سے مروی ہے کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے مقام ثمغ میں اپنے مال کو صدقہ کرنے کے سلسلے میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مشورہ کیا تو حضور علیہ السلام نے فرمایا اسے یوں صدقہ کرو کہ اس کے اصل تقسیم کئے جائیں لیکن اس کی اصل وقف رہے اسے بیچا جائے نہ ہبہ کیا جائے۔

[illegible]

وخالفهما في ذلك آخرون منهم أبو حنيفة ومحمد بن الحسن رحمة الله عليهم وهو قول أهل المدينة وأهل البصرة.

وخالفهم في ذلك آخرون منهم أبو حنيفة ومحمد بن الحسن رحمة الله عليهم وهو قول أهل المدينة وأهل البصرة.

وكان من حجتهم في ذلك أن رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم لما شاور عمر رضي الله عنه في ذلك قال له حبس أصلها وسبل ثمرها فقد أمره بما أمره به من ذلك يخرج به من ملكه ويجعله لغيره وإنما يجعله لغيره بالصدقة وبالتحبيس وبالتسبيل وبالوقف وبالعارية وبالهبة وبالنحلة وبالوصية وبالإقرار وبالعتق وبالكتابة وبالتدبير وبالبيع وبالرهن وبالإجارة وبالإيداع وبالعارية وبالوكالة وبالشركة وبالمضاربة وبالمساقاة وبالمزارعة وبالمعاملة وبالمقاسمة وبالمناصفة وبالمثالثة وبالمرابعة وبالمخامسة وبالمسادسة وبالمساعاة وبالمعاونة وبالمعاضدة وبالمعاهدة وبالمعاقدة وبالمعاقلة وبالمعاهرة وبالمعاشرة وبالمعايشة وبالمعاملة وبالمقاسمة وبالمناصفة وبالمثالثة وبالمرابعة وبالمخامسة وبالمسادسة وبالمساعاة وبالمعاونة وبالمعاضدة وبالمعاهدة وبالمعاقدة وبالمعاقلة وبالمعاهرة وبالمعاشرة وبالمعايشة

نکلی ہے اس کے بعد اس کے ورثاء بھی اپنے اپنے حصے کا دعویٰ کریں تو انہیں اس کا حق ہوگا حضرت فاروق رضی اللہ عنہ کے وقف کے ہمارے اس زمانے تک باقی رہنے میں اس بات پر کوئی دلیل نہیں کہ وقف کے گھر والوں میں سے کسی کو توڑنے کا اختیار نہیں

[illegible] وقف [illegible]

۲۸۔ [illegible] فقال [illegible] فقلت [illegible] فقال [illegible] فقلت [illegible] فقال [illegible] فقلت

وَاحِدٍ وَهٰذَا لَمْ يَقُلْ بِهِ أَحَدٌ مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ وَهٰذَا لَا يَسَعُ الْقُضَاةَ جَهْلُهُ وَلَا يَسَعُ الْأَئِمَّةَ تَقْلِيدُ مَنْ يَجْهَلُ مِثْلَهُ ثُمَّ لَا يُنْكِرُ ذٰلِكَ عَلَيْهِ مُنْكِرٌ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ وَلَا مِنَ التَّابِعِينَ لَهُمْ بِإِحْسَانٍ

ثُمَّ قَدْ رُوِيَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فِي ذٰلِكَ أَيْضًا

۳۰ ـ مَا قَدْ حَدَّثَنَا الرَّبِيعُ الْمُؤَذِّنُ قَالَ ثَنَا أَسَدٌ قَالَ ثَنَا ابْنُ لَهِيعَةَ قَالَ حَدَّثَنِي أَخِي يَحْيَى عَنْ سَلَمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ مَا عَلِمْنَا رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ مَا أُنْزِلَتْ سُورَةُ النِّسَاءِ وَأُنْزِلَ فِيهَا الْفَرَائِضُ نَهَضَ مِنَ الْحَيِّينِ

۳۱ ـ حَدَّثَنَا رَوْحٌ قَالَ ثَنَا نُصَيْرٌ قَالَ ثَنَا يَحْيَى ابْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُكَيْرٍ وَعَمْرُو بْنُ خَالِدٍ قَالَا ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ لَهِيعَةَ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ

۳۲ ـ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ الْحَبْرِ قَالَ ثَنَا ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ لَهِيعَةَ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ

۳۳ ـ حَدَّثَنَا رَوْحٌ وَمُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَا ثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ قَالَ حَدَّثَتْنِي عَمْرَةُ وَهٰذَا قَوْلُ رَوْحٍ قَالَ ثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيمِ وَهٰذَا لَفْظُ حَدِيثِ الدِّمَشْقِيِّ يَعْنِي عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ يُوسُفَ عَنِ ابْنِ لَهِيعَةَ

فَأَخْبَرَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ

کر دیا ہے اور اس کے علاوہ کسی کا حصہ نہیں ہے اور اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے سورۂ نساء میں فرائض اور وراثت کے احکام نازل فرمائے ہیں اور اس کے بعد کسی کا حصہ نہیں ہے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بھی حضور علیہ السلام سے روایت کیا ہے

حضرت مؤلف، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں ہمیں نہیں معلوم کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے اصحاب سے خطاب فرمایا ہو یہ سورۂ نساء میں احکام وراثت نازل ہونے کے بعد کی بات ہے۔

حضرت یحییٰ بن عبداللہ بن بکیر اور عمرو بن خالد فرماتے ہیں ہم سے حضرت عبداللہ بن لہیعہ نے بیان کیا پھر انہوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا۔

حضرت ابن ابی مریم فرماتے ہیں مجھ سے ابن لہیعہ نے بیان کیا انہوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا۔

حضرت روح اور محمد بن خزیمہ فرماتے ہیں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ میں نے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے اور یہ حدیث روح کی روایت ہے اور یہ دمشقی کی روایت ہے جس کا نام عبداللہ بن یوسف ہے ابن لہیعہ سے روایت کرتے ہوئے بیان کیا۔

فرمایا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے

سے منع کیا گیا وہ جائز نہیں اور یہ احکام فرائض کے نزدیک
ہے جو شخص اللہ تعالیٰ کی حدود سے آگے بڑھ گیا اس کا حکم بدل گیا اور
اس نے جو کام کیا اس کا حکم بدل گیا اور اس کے علاوہ
مروی ہے کہ حضرت امام ابوحنیفہ امام ابو یوسف
امام محمد اور امام زفر رحمہم اللہ تعالیٰ ان کے تمام مخالف
صحابہ کی اس بات پر متفق ہیں کہ اگر کوئی شخص مرض الموت
میں اپنا سکان لکھ دے اور مساکین پر وقف کر دے پھر
اسی مرض میں مر جائے تو یہ اس کے تہائی مال سے جائز
ہے اور ہم اس کی طرف سے مال وراثت نہیں بنے
گا ہمنے دیکھا کہ کیا یہ کسی ایک قول کی دلیل بنتی ہے
تو ہمیں معلوم ہوا کہ ایک شخص جب اپنے مال بعض ورثاء
اور بعض محروم میں سے کچھ صدقہ کرتا ہے لیکن ابھی اسے
جاری نہیں کرتا کہ مر جاتا ہے تو وہ مال وراثت ہے
چاہے وہ اسے بیماری کی حالت میں صدقہ کرے
یا صحت کی حالت میں۔ البتہ اگر اس کی موت کے
بعد اسے وصیت قرار دیا جائے تو وہ تہائی
مال میں سے نافذ ہو جائے گی جس طرح باقی وصیتیں
نافذ ہوتی ہیں اگر وہ جاری میں ایسا کرے لیکن ابھی مساکین
کو نہ دیا تو اس کا حکم وہی ہے جو حالت صحت میں ایسا کرنے
کا ہو گا ہے اور صحت کی حالت میں جو کچھ کرے گا وہ تمام مال
سے نافذ ہو گا اور اس کے بعد وہ اس کا مالک نہیں رہے گا
جیسے آزاد کرنا، ہبہ کرنا صدقہ دینا وغیرہ جب ان کو
بیماری کی حالت میں کرے تو مال کے تہائی حصے سے
نافذ ہوں گی اور مرض کی حالت میں اپنا مکان یا زمین
وقف کرے اور پھر اسے اللہ تعالیٰ کے راستے میں کر دے
تو اس کے مرنے کے بعد تہائی مال سے جائز ہے اور اس
مالک مرحوم کا اتفاق ہے اس پر ورثاء میں سے کوئی حق نہیں
رکھتا اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کے اس قول میں کوئی حجت نہیں
کہ اللہ تعالیٰ کے فرائض میں وصیت نہیں اور نہ ورثاء کے لئے

[illegible] فان قال قد ذكرت عن ابن عباس رضي الله عنهما في هذا الباب ما ذكرت وقد روي عنه خلاف ذلك فذكر ما حدثنا ابن مرزوق قيل له

[illegible]

[illegible] وقف نہیں ہے۔ ان لوگوں نے جواب دیا کہ ہم نے اس طریقہ سے وقف رکھے جو کہ صدقات موکدہ کی طرح ہے جس طرح کہ اس مسئلے میں اختلاف کیا گیا ہے کہ بعض نے کہا کہ جب تک حاکم وقف کرنے کا فیصلہ نہ کر دے وقف نہیں ہوتا اور بعض نے کہا کہ جب تک وقف کرنے والا اپنی زندگی میں وقف کرنے کا فیصلہ نہ کر دے وقف نہیں ہوتا اور بعض نے کہا کہ جب تک وقف کرنے والا اپنی وصیت میں وقف کرنے کا فیصلہ نہ کر دے وقف نہیں ہوتا اور بعض نے کہا کہ جب تک وقف کرنے والا اپنی وفات سے پہلے

كِتَابُ الرَّهْنِ

بَابُ ۲۵۲ رُكُوبِ الرَّهْنِ وَاسْتِعْمَالِهِ وَشُرْبِ لَبَنِهِ

۲۴۳۔ حَدَّثَنَا ... عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ... قَالَ ... وَعَلَى الَّذِي يَرْكَبُ وَيَشْرَبُ نَفَقَتُهُ ... وَلَبَنُ الدَّرِّ يُشْرَبُ بِنَفَقَتِهِ ... وَعَلَى الَّذِي يَرْكَبُ وَيَشْرَبُ نَفَقَتُهُ ... قَالَ ... إِذَا كَانَ مَرْهُونًا ... وَعَلَى الَّذِي يَرْكَبُ وَيَحْلُبُ نَفَقَتُهُ ... وَعَلَى الَّذِي يَرْكَبُ وَيَحْلُبُ نَفَقَتُهُ

[illegible]

وكان عند [illegible]

[illegible]

حضرت شعبی حضرت ابوجحیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے ذکر کیا کہ میرے والد رضی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تک رہن رکھا گیا جانور مرتہن کے پاس رہے گا اس کا خرچہ اسی کے ذمہ ہے اور دودھ اس کے حصوں کا دودھ نوش کر سکتا ہے اور جو آدمی اس کا دودھ پیئے اس پر اس کا خرچہ ہے اور وہ سوار بھی ہو سکتا ہے یہ حدیث اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ پہلی حدیث میں جو سوار ہونے یا دودھ پینے کا حکم مرتہن کے لیے ہے راہن کے لیے نہیں اس بات کی اجازت اسے دی گئی اور اسی پر نفقہ بھی لازم کیا گیا جو اس کے نفع اٹھانے کا عوض ہے اور جمہور کے نزدیک یہ اس وقت کی بات ہے جب رہن مشروط بالقرض تھا اور اس وقت اس قرض سے منع نہیں کیا گیا تھا جو نفع لاتا ہے اور کسی چیز کو دوسری چیز کے بدلے لینے سے منع نہیں کیا گیا تھا اگرچہ وہ مساوی نہ ہو اور پھر اس کے بعد سود کو حرام کیا گیا تو ہر وہ قرض جو نفع لائے اس کو حرام قرار دیا گیا اور اہل علم اس بات پر متفق ہو گئے کہ مال مرہون کا نفقہ راہن پر ہے مرتہن پر نہیں اور مرتہن کو رہن کا استعمال کا حق نہیں۔

رہن کے فسخ پر یہ بات مروی ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے فرماتی ہیں جب سورۂ بقرہ کی آخری آیات نازل ہوئیں تو حضور علیہ السلام کھڑے ہوئے آپ نے انہیں لوگوں کے سامنے پڑھا پھر شراب فروخت کرنے کی تجارت کو حرام قرار دیا۔

حضرت مسلم حضرت مسروق سے اور وہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں جب سود حرام کر دیا گیا تو اس کی تمام صورتیں حرام ہو گئیں اور وہ تمام اشیاء حرام ہو گئیں اپنے برابر مال کے طرف لوٹ گئیں اور انہیں میں دودھ کی فروخت کو بھی حرام کر دیا گیا اس میں نفقہ کی

۳۸۔ وقد حدثنا فهد قال ثنا ... عن ابي ...

۳۹۔ فهذا الشعبي يقول ... عن النبي صلى الله عليه ...

تو جس طرح مرتہن رہن کی وجہ سے راہن کو ملک سے روک سکتا ہے اسی طرح وہ حق رہن کی وجہ سے خدمت لینے سے بھی روک سکتا ہے یہ حضرت امام ابوحنیفہ امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا قول ہے۔

حضرت اسماعیل بن ابی خالد حضرت شعبی سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں مرہون چیز سے کچھ بھی نفع حاصل نہ کیا جائے۔

حضرت شعبی یہ بات فرماتے ہیں اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے واسطے سے بھی اگر صلی اللہ علیہ وسلم سے وہ بات مروی ہے جو ہم نے ذکر کی ہے تو کیا یہ جائز ہے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ بات روایت کریں پھر وہ اس کے خلاف فتویٰ دیں حالانکہ ان کے نزدیک نسخ ثابت نہیں ہے اگر یہ بات اس طرح ہوتی تو ان کی رائے کے سلسلے میں تہمت آتی اور جب رائے کے سلسلے میں ان پر تہمت آتی تو ان کی روایت بھی تہمت کی زد میں آتی اور جب ان کے لیے روایت میں عدالت ثابت ہے تو اس کے خلاف کو لینے میں بھی ان کی عدالت ثابت ہوگی اگر ان دونوں باتوں میں سے ایک کو ساقط کرنا واجب ہے تو دوسری کا سقوط بھی واجب ہے۔ جو شخص حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی اس روایت سے ہمارے خلاف استدلال کرتا ہے وہ بھی یہ بتائے کہ جس نے حضور علیہ السلام سے حدیث روایت کی ہے وہ اس کے مفہوم کو زیادہ جانتا ہے تو وہ اپنی اصل پر آتا ہے اپنے قول کے مطابق اس پر حضرت شعبی کے قول کا قائل ہوتا ہے اسے وہ قول حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی حضور علیہ السلام سے مروی روایت کے خلاف ہے تو وہ بھی حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت کے منسوخ ہونے کی دلیل ہے۔

بَابُ الرَّهْنِ يَهْلِكُ فِي يَدِ الْمُرْتَهِنِ كَيْفَ حُكْمُهُ

باب مرہون کے ہلاک ہونے کا حکم

۴۰۔ حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ بْنُ وَهْبٍ [illegible] عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ أَنَّ [illegible] صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ [illegible] الرَّهْنُ قَالَ يُونُسُ بْنُ يَزِيدَ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ وَكَانَ ابْنُ الْمُسَيَّبِ يَقُولُ الرَّهْنُ بِصَاحِبِهِ غُنْمُهُ وَعَلَيْهِ غُرْمُهُ

۴۰۔ حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے [illegible] صلی اللہ علیہ وسلم [illegible] رہن کے بارے میں [illegible] ابن شہاب نے کہا ابن مسیب [illegible] فرماتے تھے کہ رہن مرتہن کے لیے ہے اور اس پر اس کا تاوان ہے۔

۴۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا يُونُسُ بْنُ عَدِيٍّ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ إِدْرِيسَ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءٍ وَسُلَيْمَانَ بْنِ مُوسَى قَالَا قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَغْلَقُ الرَّهْنُ قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ فَقَدْ دَلَّ هٰذَا الْحَدِيثُ [illegible] صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَغْلَقُ الرَّهْنُ لِصَاحِبِهِ غُنْمُهُ وَعَلَيْهِ غُرْمُهُ ثَبَتَ بِذٰلِكَ أَنَّ الرَّهْنَ لَا يَضِيعُ بِالدَّيْنِ وَأَنَّ لِصَاحِبِهِ غُنْمَهُ وَهُوَ سَلَامَتُهُ وَعَلَيْهِ غُرْمُهُ وَهُوَ غُرْمُ الدَّيْنِ وَهٰذَا خِلَافُ قَوْلِ مَنْ ذَهَبَ إِلَى أَنَّ الرَّهْنَ [illegible] وَعَلَى أَنَّ لَا وَجْهَ لِهٰذَا عِنْدَهُمْ وَالَّذِي حَسَّنَّا عَلَى أَنَّ [illegible] الَّذِي يَقُولُ بِالْمُسْتَدِلِّ بِهِ [illegible] وَقَدْ كَانَ يَلْزَمُهُ عَلَى أَصْلِهِ أَنَّ [illegible] إِذَا كَانَ مُنْتَقِصًا وَهُوَ لَا يَقُولُ [illegible] إِذَا انْتَقَصَ.

۴۱۔ حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا رہن کو بند نہ کیا جائے۔

حضرت امام ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ [illegible] صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا رہن کو بند نہ کیا جائے اس کے مالک کے لیے اس کا نفع ہے اور اس پر اس کا تاوان ہے تو اس سے ثابت ہوا کہ رہن قرض کے بدلے ضائع نہیں ہوتی اور اس کے مالک کے لیے اس کا نفع ہے اور وہ اس کی سلامتی ہے اور اس پر اس کا تاوان ہے وہ قرض کا تاوان ہے [illegible] اس کے خلاف ہے [illegible] کہ رہن کا کوئی وجہ نہیں ہے [illegible] اور جس نے اس سے استدلال کیا [illegible] اس کے اصول پر لازم ہوتا کہ [illegible] جب وہ کم ہو جائے اور وہ اس کا قائل نہیں ہے [illegible]

فإن قال [illegible]

[illegible]

وهذا [illegible]

کیونکہ یہ ممکن ہے اس کے نزدیک منقطع حدیث حجت نہیں بن سکتی گو وہ بچے کہ جس نے منقطع ہونے کے باوجود اسے اس لیے قبول کیا ہے کہ یہ حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے اور حضرت سعید کی منقطع حدیث متصل کے قائم مقام ہے۔

تو اس شخص کو کہا جائے گا کہ تمہیں کس نے اس بات کی اجازت دی کہ تم روایات حضرت سعید رضی اللہ عنہ کے ساتھ خاص کرتے ہو اور ان جیسے اہل مدینہ مثلاً ابوسلمہ، قاسم، سالم اور حضرت سلیمان بن یسار رحمہم اللہ سے ایسی حدیث کا انکار کرتے ہو جو ان جیسے دوسرے اہل مدینہ سے مگر انہیں تسلیم کرتے اہل کوفہ سے حضرت شعبی اور ابراہیم نخعی رحمہما اللہ اہل بصرہ سے حضرت حسن اور ابن سیرین اور ان جیسی دوسری شخصیات رحمہم اللہ سے تسلیم نہیں کرتے اسی طرح اس مذکورہ زمانے میں تمام شہروں کے فقہاء کرام ہیں ان سے اوپر درجہ کے لوگ تابعین کے پہلے طبقہ سے تعلق رکھتے ہیں جیسے حضرت علقمہ، حضرت اسود، حضرت عمرو بن شرحبیل حضرت عبیدہ اور حضرت شریح رحمہم اللہ۔ کہ یہ بات تمہارے لیے حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ کی حدیث میں مطلقاً درست ہے تو تمہارے غیر کے لیے ان مذکورہ حضرات کی روایت میں مطلقاً درست ہوگی اور اگر تمہارے غیر کے لیے یہ بات جائز نہیں تو تمہیں بھی اس جیسی بات کی اجازت نہیں کیونکہ یہ تو ہٹ دھرمی ہے اور کسی شخص کو بھی اللہ تعالیٰ کے دین میں ہٹ دھرمی کی اجازت نہیں۔

اہل علم نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد گرامی کے بارے میں جو اختلافی بیان کردہ تاویل سے بہت سی تاویل کی ہے۔

حضرت عمرو حضرت ابن عمر سے اس شخص کے بارے میں بیان کرتے ہیں جس نے کسی شخص کے ساتھ کوئی چیز بیچی تھی اور اس سے کچھ دور ہٹے اور کہا کہ اللہ کی قسم تمہارا حق

---

۲ - حدثنا [illegible]

وَقَالَ إِنَّ جَدَّتَهُ [illegible]
فَأَتَى [illegible] فَقَالَ [illegible]
قَالَ [illegible]

۴۳۔ وَحَدَّثَنِي [illegible] عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرٍو عَنْ جَابِرٍ قَالَ [illegible]
وَاخْتَصَمَ فِي ذَلِكَ [illegible]
[illegible]

۴۴۔ حَدَّثَنَا [illegible] قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ قَالَ سَعِيدُ بْنُ [illegible] قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا [illegible]

قَضَاءُ ذَلِكَ [illegible]
مِنَ الَّذِي رَهَنَهُ عِنْدَهُ حَتَّى يَبْرَأَ مِنْهُ [illegible] وَذَهَبَ الزُّهْرِيُّ أَيْضًا فِي ذَلِكَ [illegible] فِي الْبَيْعِ لَا فِي الْقَضَاءِ فَقَوْلُ [illegible]

۴۵۔ وَقَدْ رُوِيَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى [illegible] وَسَلَّمَ فِي هَذَا [illegible] مَا قَدْ حَدَّثَنَا [illegible] قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ الْقَوَارِيرِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ أَبِي [illegible] قَالَ حَدَّثَنَا مُصْعَبُ بْنُ ثَابِتٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ [illegible] أَنَّ رَجُلًا [illegible] فَلَمْ [illegible] فَقَالَ [illegible] وَسَلَّمَ [illegible]

قَضَاءُ [illegible]

[illegible] سے [illegible] کی [illegible] کا [illegible] قرار دیا۔

[illegible] سے [illegible] سے [illegible] کرتے [illegible] کی [illegible] ہے۔

[illegible] سے [illegible] سے [illegible] جائے۔

[illegible] سے [illegible] کی [illegible] سے [illegible] کی [illegible] ہے۔

[illegible] سے [illegible] کی [illegible]

[illegible]

۴۰۔ [illegible]

۴۱۔ [illegible]

۴۲۔ [illegible]

کہتا ہے کہ [illegible] سے قرض ساقط ہو جاتا ہے
——— اگر وہ کہے کہ یہ حدیث منقطع ہے تو (جواباً) اسے
کہا جائے گا کہ جو معنی تم نے کیا ہے وہ بھی تو منقطع ہے اگر
حدیث منقطع ہونا ہمارے خلاف تمہاری دلیل بن سکتی ہے تو
وہ تمہارے خلاف ہماری دلیل بھی تو بن سکتی ہے۔ بہرحال اگر ہم
علی سبیل التسلیم یہ بات مان لیں تو دوسری طرح بھی ممکن ہے جو
ان کے موافق ہے۔

حضرت ابوالزناد اپنے والد سے بیان کرتے ہیں وہ
فرماتے ہیں کہ میں نے فقہاء کو مدینہ سے پایا کہ ان کے قول پر انتہاء کی
جاتی ہے ان میں حضرت سعید بن مسیب، عروہ بن زبیر، قاسم
بن محمد، ابوبکر بن عبدالرحمٰن، خارجہ بن زید اور عبیداللہ بن
عبداللہ اپنے معاصرین کی بہت زیادہ فقیہ، اہل صلاح اور
فضیلت والے تھے پھر ان تمام کے اقوال اپنی کتاب میں اسی
طرح ذکر کئے وہ فرماتے ہیں جب مرہون چیز ہلاک ہو جاتے
اگر کوئی چیز مجہول ہو تو وہ اس کے مقابلے میں ہے جس
کے بدلے وہ رہن رکھی گئی ہے اس میں سے قابل اعتماد لوگ
اس حدیث کو حضور علیہ السلام تک اٹھاتے ہیں (مرفوعاً
بیان کرتے ہیں)

[illegible]

۴۳۔ [illegible]

وہ لوگ جو ہمارے اثر اور فقہاء میں سے ہیں یہ بتاتے
ہیں کہ رہن اس چیز کے مقابلے میں ہلاک ہوگی جس کے بدلے
میں اسے رکھا گیا ہے اور اگر حضرات اسے حضور علیہ السلام
سے مرفوعاً روایت کرتے ہیں تو ان میں سے جو بھی کچھ بات
نقل کرے وہ حجت ہے کیونکہ وہ فقیہ اور اہل ہے پھر ان
سب کے قول اور اجماع سے اس کا حضرت سعید بن
مسیب رضی اللہ عنہ سے صحیح ہونا ثابت ہو گیا اور وہ رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اس ارشاد گرامی سے ٹکراتا ہے
کہ رہن کو بند نہ کیا جائے۔

[illegible]

حَدِيثًا عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فَهُوَ كَمَا حَدَّثَ إِلَّا أَنَّ فِي حَدِيثِهِ خَطَأً أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنْبَأَهُ وَهُوَ يَرْوِي وَهَيْبٌ ثَنَا عَنْ قَيْسِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ قَضَى بِالْيَمِينِ مَعَ الشَّاهِدِ قَالَ عَمْرٌو فِي الْأَمْوَالِ

طحاوی شریف

صَرْفٍ فَإِنَّ هٰذِهِ الْآثَارَ لَا تَدْفَعُ أَنْ يَكُونَ الْحُكْمُ فِي ذٰلِكَ دُونَ سَائِرِ الْأَشْيَاءِ فَإِنْ كَانَ قَوْلُ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ هٰذَا تَأْوِيلًا يَجِبُ بِهِ حُجَّةٌ فَإِنَّ قَوْلَ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ أَنَّ الْمَرْأَةَ لَا تَرِثُ مِنْ دِيَةِ زَوْجِهَا شَيْئًا وَإِنْ عَلِمَ أَحَدٌ أَنْ يَكُونَ حُجَّةً وَهٰذَا الْحَارِثُ بْنُ نَبْهَانَ قَدْ زَعَمَ أَنَّهُ يَقُولُ بِالْإِتْبَاعِ فَعَمَّنْ أَخَذَ قَوْلَهُ هٰذَا وَمَنْ عَامَّةُ أَصْحَابِهِ وَقَدْ رُوِيَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خِلَافُهُ وَعَنْ تَابِعِي الصَّحَابَةِ خِلَافُهُ أَيْضًا وَقَدْ رُوِيَ عَنْ أَئِمَّةِ الصَّحَابَةِ خِلَافُ ذٰلِكَ أَيْضًا۔

۴۹۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنْ أَبِي عَوْنٍ عَنْ مُطَرِّفٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَالَ فِي الرَّجُلِ يَرْتَهِنُ الرَّهْنَ فَيُضَيِّعُ قَالَ إِنْ كَانَ بِأَقَلَّ رُدَّ عَلَيْهِ وَإِنْ كَانَ بِأَفْضَلَ فَهُوَ أَمِينٌ فِي الْفَضْلِ۔

۵۰۔ حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا الْخَصِيبُ بْنُ نَاصِحٍ قَالَ ثَنَا يَزِيدُ بْنُ هٰرُونَ عَنْ [illegible] عَنْ عُمَرَ [illegible]

حدیث کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بیان کیا ہے تو وہ ویسا ہی ہے جیسا کہ انہوں نے بیان کیا ہے مگر ان کی حدیث میں ایک غلطی ہے کہ عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے ان سے بیان کیا جبکہ وہ روایت کر رہے تھے وہیب نے قیس بن سعد سے انہوں نے عمرو بن دینار سے انہوں نے ابن عباس سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے قضاء کی قسم کے ساتھ شاہد کے ساتھ عمرو نے کہا اموال میں۔

ضرر ہے [illegible] دوسری اشیاء کے علاوہ اگر کسی کا قول عمرو بن دینار کے قول کی طرح ہو تو اس کا قول حجت ہوگا اور اگر سعید بن المسیب کا قول ہو کہ عورت کو شوہر کی دیت سے کچھ نہیں ملتا تو کوئی بھی اس کو حجت نہیں مانے گا حارث بن نبہان کا قول ہے کہ وہ اتباع کرتا ہے تو کس کی اتباع کرتا ہے اور اس کے اکثر ساتھی کون ہیں جبکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اس کے خلاف روایت ہے اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے بھی اس کے خلاف روایت ہے اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے بھی اس کے خلاف روایت ہے۔

۴۹۔ ابراہیم بن مرزوق نے کہا ہم سے ابو عاصم نے ابو عون سے انہوں نے مطرف سے انہوں نے عطاء سے انہوں نے عبید بن عمیر سے کہ عمر بن خطاب نے کہا اس شخص کے بارے میں جو رہن رکھتا ہے اور وہ ضائع ہو جاتا ہے اگر وہ کم مالیت کے مقابلے میں ہے تو وہ اسے واپس کیا جائے گا اور اگر زیادہ مالیت کے مقابلے میں ہے تو وہ امین ہے۔

[illegible]

[illegible]

[illegible]

حَدَّثَنَا ... عَنْ ... قَالَ ... عَنْ ... عَنْ ... عَنْ ... قَالَ ...

فَهَذَا ... وَقَدْ رُوِيَ ذٰلِكَ ... عَنْ ...

۵۵۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ شُعَيْبٍ ... عَنْ ... عَنْ ... عَنْ

کو جھٹلانے والوں کی مخالفت کی تو اس نے
میں کون اس کا امام ہے یا اس نے کس کی پیروی کی۔

پھر قیاس بھی اس کی مذہب کی نفی کرتا ہے کیونکہ
اس نے رہن کو امانت قرار دیا اور یہ کہ وہ کسی عوض کے
بغیر ضائع ہو جائے تو اس صورت میں رہن کا امین
ہے گا اور مرتہن مالک کو اس کے پینے کا حق ہے اور
مرتہن پر حرام ہے کہ وہ مالک کو اس کے پینے سے روکے
جب کہ مرتہن اس کے خلاف ہے کیونکہ مرتہن کو اسے
اپنے پاس روک رکھنے اور مالک کو اس کے پینے سے اس
وقت تک روکنے کا حق ہے جب تک وہ قرض وصول نہ
کر لے اور یہ رہن کا حکم دوسری امانتوں کے حکم سے خارج ہو گیا
اور ہم دیکھتے ہیں کہ مغصوبہ اشیاء کو غاصب روک نہیں
سکتے اور جس سے وہ غصب کی گئی ہیں وہ واپس لینے
کا حق ہے جب رہن کا حکم یہ نہیں ہے کیونکہ مرتہن کے لیے
رہن کو روک رکھنا اور راہن کو نہ رکھنا اس وقت
تک جائز ہے جب تک وہ اپنا قرض وصول نہ کر لے
اور ہم دیکھتے ہیں کہ اوہار لینے والا اوہار لی ہوئی اشیاء
سے کچھ اٹھا رکھتا ہے جب کہ رہن کا یہ حکم نہیں ہے
پھر کیا مرتہن پر رہن مال سے منع کرنا واجب ہے
اور راہن جب تک قرض ادا نہ کرے واپس نہیں
لے سکتا ہے اور رہن کا حکم اوہار لی ہوئی غصب کردہ اشیاء
اور امانتوں کے حکم سے مختلف ہے اور
ثابت ہوا کہ اس کا حکم ان سب کے حکم سے الگ ہے
اور اس بات پر اتفاق ہے کہ مرتہن قرض کی وصولی
تک رہن کو روک سکتا ہے اور راہن کے لیے جائز ہے
کہ قرض کی ادائیگی کے بعد اسے واپس لے تو جب رہن
کو روکنا قرض کو روکنے سے مشروط ہے اور اس کو روکنے
کا حق رہن قرض کی رکاوٹ ختم کرنے سے مشروط ہے تو قرض
کا ثبوت بھی رہن کے ثبوت سے مشروط ہو گا تو جب تک

كِتَابُ الْمُزَارَعَةِ وَالْمُسَاقَاةِ

باب ۵۴ مزارعت اور مساقات کا بیان

۵۹۔ حدثنا ... عن رافع بن خديج رضي الله عنه قال ... نهى رسول الله صلى الله عليه وسلم عن ...

حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مزارعت سے منع فرمایا تھا۔

۶۰۔ حدثنا ... عن ابن عمر رضي الله عنهما قال ... كنا نخابر ولا نرى بذلك بأسا ... عن رافع بن خديج رضي الله عنه ... نهى رسول الله صلى الله عليه وسلم عن المخابرة ...

حضرت عمرو بن دینار فرماتے ہیں میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے سنا وہ فرماتے تھے کہ ہم مخابرہ کرتے تھے اور اس میں کوئی حرج نہیں سمجھتے تھے یہاں تک حضرت رافع بن خدیج نے خیال ظاہر فرمایا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مخابرہ سے منع فرمایا تو ہم نے اسے چھوڑ دیا۔

۶۱۔ حدثنا ... عن عبد الله ... أن عمر ... أجلى ... من خيبر ... فقام عبد الله بن عمر ... فأجلاهم ... فقال ... من كان له مال ... فليلحق به ... فإني مخرج يهود ... فأبى بعضهم ... فأعطاهم على ... وقال ... إن شئتم ... وكان ... يقول ... سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم ... فقال ... أقركم ما أقركم الله ...

حضرت سالم بن عبد اللہ فرماتے ہیں کہ ان کے والد حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما زمین کو کرایہ پر دیتے تھے یہاں تک کہ ان کو خبر پہنچی کہ حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ زمین کو کرایہ پر دینے سے منع کرتے تھے چنانچہ انہوں نے ان سے ملاقات کی اور فرمایا اے ابن خدیج! آپ زمین کے کرایہ کے بارے میں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام سے کیا بیان کرتے ہیں انہوں نے فرمایا میں نے اپنے دونوں چچوں سے سنا اور وہ دونوں بدر میں حاضر ہوئے تھے وہ گھر والوں سے بیان کرتے تھے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے زمین کو کرایہ پر دینے سے منع فرمایا۔ حضرت عبد اللہ

(مزارعت کھیت کا کرایہ پر دینا اور محنت کر کے پیداوار کو آپس میں تقسیم کر لینے کو مساقات کہا جاتا ہے (نبراس اردو))

ان الارض كانت لفلان على عهد رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم فمات فلان وقد غرس فيها غرسا فجاء رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم فاجتث غرسه فقال ليس لعرق ظالم حق۔

۶۲۔ حدثنا ابو عامر قال ثنا شعبة عن عطاء عن طاوس عن زيد بن خديج ان النبي صلى الله عليه وآله وسلم نهى عن الحقل قال شعبة فقلت ما الحقل قال ان تكري الارض قال ابو جعفر رحمه الله قال بالثلث والربع۔

۶۳۔ حدثنا ابو بكرة قال ثنا يحيى بن حماد قال ثنا ابو عوانة عن سليمان عن غالب عن بشير بن يسار عن رافع بن خديج قال نهانا رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم عن امر كان لنا نافعا وامرنا اليوم فقال من كانت له ارض فليزرعها او ليمنحها۔

۶۴۔ حدثنا ابن ابي داود قال ثنا عيسى بن ابراهيم قال ثنا عبد الحميد بن جعفر قال ثنا سعيد بن عبد الرحمن الزنجي قال سمعت مجاهدا يقول حدثني اسيد بن ظهير بن رافع بن خديج قال قال رافع بن خديج كنا اكثر اهل المدينة حقلا فكنا نكري ارضنا على ان لنا هذه ولهم هذه فربما اخرجت هذه ولم تخرج هذه فنهانا عن ذلك فاما الورق فلم ينهنا۔

۶۵۔ حدثنا يونس بن عبد الاعلى قال ثنا ابن وهب قال اخبرني عبد الله بن عمر عن عبيد الله بن عمر عن نافع عن ابن عمر قال اخذت بيده او اخذ بيدي فانطلق بي الى رافع بن خديج فانطلقت معه حتى اتينا رافعا فقال يا رافع ما هذا الذي حدث عنك عمك ان رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم

نبی اللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ہمیں علم تھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانہ میں زمین کرایہ پر دی جاتی تھی پھر حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے ذکر کیا کہ میں حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ گیا پھر انہوں نے کہا کہ ہم نے رافع کو اس حدیث کے بارے میں سوال کیا جو انہوں نے آپ سے بیان کی ہے۔

حضرت رافع کی حدیث رافع رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انصار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے حضرت محمد فرماتے ہیں میرا خیال ہے کہ حضرت رافع نے کہا حضرت عمر سے پہلے حضرت عمر کے پاس آئے تو انہوں نے فرمایا ہمیں تم سے بہت فائدہ پہنچا ہے کہ تم ہمارے پاس آتے ہو جو تمہارے لئے بہتر ہو ہم تمہیں دیتے ہیں۔

حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرمایا کہ ہمیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک امر سے منع فرمایا جو ہمارے لئے نافع تھا اور ہمیں اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کا حکم دیتے ہیں فرمایا جس شخص کی زمین ہو وہ اس کی کاشت کرے یا دوسرے سے کاشت کرائے۔

حضرت مجاہد فرماتے ہیں مجھ سے رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ کے بھتیجے اسید نے بیان کیا کہ صحابہ کرام میں حضرت رافع رضی اللہ عنہ نے فرمایا پھر انہوں نے اس کی شکل ذکر کی البتہ انہوں نے فرمایا اسے چاہئے کہ وہ کاشت کرے اگر اس سے خود کاشت کرے یا اپنے بھائی سے کاشت کرائے۔

حضرت عمر کے بیٹے حضرت عبداللہ سے روایت کرتے ہیں میرا ہاتھ پکڑا یا میں نے حضرت عبداللہ کا ہاتھ پکڑا پھر میں چل پڑا تاکہ حضرت رافع کے پاس جاؤں تو حضرت عبداللہ نے کہا اے رافع میں نے تجھ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کیا کہ آپ نے منع فرمایا

حضرت ابو نعیم اور متی بن منصور فرماتے ہیں ہم سے حضرت ابو الاحوص نے بیان کیا پھر انہوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا۔

حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرمایا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص کے پاس زمین ہو تو وہ خود کاشت کرے یا اپنے بھائی کو کاشت کے لیے دے دے بھائی یا مجتہد اور مقررہ کرایہ پر۔

حضرت ابن ابی انجم فرماتے ہیں مجھ سے حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ نے بیان کیا انہوں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے سنا وہ اس میں کوئی حرج نہیں سمجھتے تھے۔

حضرت ابن ابی لیلیٰ سے روایت ہے حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا اس شخص کو جس کے پاس زمین ہو تو وہ خود کاشت کرے یا اپنے بھائی کو کاشت کے لیے دے دے بھائی یا مجتہد اور مقررہ کرایہ پر حاصل کرے۔

حضرت ابو نعیم فرماتے ہیں ہم سے بکیر نے بیان کیا انہوں

[illegible] عن الشعبي عن [illegible]

[illegible]

---

٤٢ ۔ حدثنا ثابت بن [illegible] حدثنا [illegible] عن [illegible] عن [illegible] عن

[illegible]

۸۷۔ حدثنا [illegible]

۸۸۔ حدثنا [illegible]

۸۹۔ حدثنا [illegible]

۹۰۔ حدثنا [illegible]

۹۱۔ حدثنا [illegible]

۹۲۔ حدثنا [illegible]

صلہ رحمی کرنے کو کہا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس کے ساتھ تم صلہ رحمی کرتے ہو وہ عورت ہے یا اپنے بھائی کو طلب دے مگر ایسا نہ کرے تو روک لے (یعنی کرایہ پر نہ دے)

حضرت ابن جریج حضرت عطاء سے اور وہ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

حضرت ہمام فرماتے ہیں حضرت عطاء سے پوچھا گیا کہ کیا تجھ سے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس کے پاس زمین ہو وہ اس میں کاشت کرے یا اپنے بھائی کو کاشت کے لیے دے اور کرایہ پر نہ دے انہوں نے فرمایا، جی ہاں۔

حضرت عبداللہ بن رجاء فرماتے ہیں ہم سے حضرت ہمام نے بیان کیا وہ فرماتے ہیں حضرت سلیمان احول نے حضرت عطاء سے پوچھا اور میں موجود تھا پھر انہوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا۔

حضرت عطاء حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں خطبہ دیا پھر انہوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا۔

حضرت ابوالزبیر حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سنا آپ نے فرمایا جو شخص جماعت کو ترک کرتا ہے یعنی کرتا ہے اللہ تعالیٰ کے ساتھ جنگ کا اعلان کیا ہے۔

حضرت یحییٰ بن سلیم طائفی، حضرت عبداللہ بن عثمان بن خثیم سے روایت کرتے ہیں انہوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا اور یہ اضافہ کیا کہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے جنگ کے لیے اعلان کیا جاتا ہے؟

۸۱۔ حدثنا ... عن ابن عباس رضی اللہ عنہما قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من کانت لہ ارض فلیزرعھا او لیمنحھا او لیدعھا فقلت لہ یعنی الکراء فقال نعم۔

قال ابو جعفر فذھب قوم من ھذا الی ... فاما ثابت بن الضحاک رضی اللہ عنہ فقد روی عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم ... المزارعۃ ولم یبین ... عن المزارعۃ فکانت ... بعد الذی ... ولکنھا غیر ذلک مثل ما ... من الارض بعینھا فھذا ... علی فساد ... ھذا ما ینفی ان یکون النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اراد معنی من ھذین المعنیین بعینہ دون معنی آخر واما ... یکون النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اراد معنی ھذین المعنیین بعینہ دون المعنی الآخر واما حدیث جابر بن عبد اللہ فی انہ قال فیہ کان یؤمر بما یمنح ... فضول ارضین فکانوا یؤمرون ... الشک ... فی ذلک ...

حضرت امام ابو جعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ایک جماعت نے ان روایات کو اپنایا ہے انہوں نے زمین کی پیداوار کے ایک حصے کے بدلے زمین کا کرایہ پر دینا ناپسند کیا ہے تو ان کے مسلک معاذ اور مضاعیر ہیں۔ حضرت ثابت بن ضحاک رضی اللہ عنہ نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا کہ آپ نے مزارعت سے منع فرمایا لیکن انہوں نے واضح نہیں کیا کہ مزارعت سے کیا مراد ہے اگر یہی مزارعت مراد ہے جس میں زمین کی پیداوار کے ایک حصے کے بدلے ہو تو ان روایات سے استدلال کرنے والوں اور ان کے مخالفین کے درمیان اختلاف ہے اور اگر ممنوعہ مزارعت سے مراد کوئی اور صورت ہے جس کا ہمیں علم نہیں ہے تو زمین کے کرایہ پر دینے کے جواز اور ممنوعہ مزارعت کو ہم نے تو ان کے مخالفین کی طرح متضاد قرار نہیں دیا۔

حضرت ثابت رضی اللہ عنہ کی روایت میں ایسی کوئی وضاحت نہیں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مراد ان دو معنوں میں سے کون سی ایک ہے کوئی معنی پیش نظر نہیں۔

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ کی حدیث میں ہے انہوں نے فرمایا کہ ہم میں سے کچھ لوگوں کے پاس زائد زمینیں ہوتی تھیں جنہیں نفس سبیل اللہ کے لئے وقف کرنے کا ارادہ رکھتے تھے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو اپنی زمین کو وقف کرنا چاہے تو وہ اسے بٹائی پر دے دے یا بیج دے یا اسے وقف کر دے۔

[illegible]

[illegible]

[illegible]

کے متعلق بیان کئے ہیں۔ البتہ جن لوگوں نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی روایت کو مثل روایت کیا ہے ان میں ابو عوانہ کا احتمال ہے جو حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی روایت تک ہے۔ پھر ہم نے دیکھا کہ کیا ہم حضرت رافع رضی اللہ عنہ سے کوئی ایسا مفہوم پاتے ہیں جو اس ممانعت کے سبب پر دلالت کرے کہ کیوں منع کیا گیا ہو۔

حضرت حنظلہ بن قیس زرقی، حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں کہ ہم جو مدینہ، اہل مدینہ میں سب سے زیادہ قابل کاشت زمین والے تھے اور ہم زمین کو اس طرح کرایہ پر دیتے کہ جو کچھ نالیوں یا پانی سے سیراب ہوگا وہ حصہ پیداوار ہمارے لیے ہوگا اور جو حصہ چھوٹی چھوٹی نہروں سے سیراب ہوگا وہ ان (مالکان زمین) کے لیے ہوگا بعض اوقات یہ حصہ ظہور پذیر ہوتا اور وہ ہلاک ہو جاتا اور بعض اوقات یہ ہلاک ہوتا اور وہ بچ جاتا ان دنوں ہمارے پاس سونا اور چاندی نہیں تھی پھر ہمیں معلوم ہوا اور ہم نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس سلسلے میں پوچھا تو آپ نے ہمیں منع فرما دیا۔

حضرت حنظلہ بن قیس زرقی سے مروی ہے انہوں نے حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ سے سنا وہ فرماتے تھے کہ ہمارے اہل مدینہ کے تعلق میں ہمارے پاس قابل کاشت زمین زیادہ تھی اور ہم جسے مزارعت پر دیتے اس سے کہتے کہ یہ حصہ تو ہمارے لیے ہے اور یہ تمہارے لیے ہے تم ہمارے لیے کاشت کرو تو بعض اوقات اس حصے سے جو ہمارے لیے ہوتا اس میں سے کچھ بھی پیدا نہ ہوتا اور بعض اوقات اس حصہ میں کچھ پیدا ہوتا لیکن اس کے علاوہ پیدا نہ ہوتا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں اس سے منع فرما دیا لیکن چاندی کے بدلے کرایہ پر دینے

۸۹ ۔ حدثنا

فصل

فہذا

سے تنبیہ فرمایا۔

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی خلافت سے ذکر کیا ہے اور اس کے بعد کی صورت حال کا تذکرہ کرتے ہوئے لکھا ہے کہ اس کے بعد حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے اپنے عہد خلافت میں اس زمین کو جو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے سواد عراق کے مالکوں اور کاشتکاروں کے لیے زمین کا ایک حصہ مخصوص ہوتا اور اس کے لیے وہی حد ہوتا جو اس حصے سے پہلے ہوتا اگر نقصان ہوتا تو اس کے لیے ہوتا اور اگر فائدہ ہو جاتے تو اسی کا فائدہ ہے اور اس حریم کے فساد پر سب کا اتفاق ہے۔

تو اس سے حضرت زید رضی اللہ عنہ کی حدیث کا صحیح ہونا ثابت ہو گیا کہ اس میں ثابت کا ذکر ہے اس کا یہ مفہوم ہے کہ ہم نے بیان کیا ہے کہ زمین کو اس کی حدود کے کسی حصے سے بدلنے کے بعد [illegible]

۹۰ - فحدثت [illegible]

کا انکار کرتے ہوئے فرمایا اللہ انہوں نے [illegible] کہ ان کو حدیث کا پہلا حصہ یاد نہیں رہا۔

حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں اللہ تعالیٰ حضرت رافع بن خدیج کی مغفرت فرمائے اللہ کی قسم! میں اس حدیث کو ان سے زیادہ جانتا ہوں انصار کے دو آدمی سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوتے وہ باہم لڑ رہے تھے آپ نے فرمایا اگر تمہاری یہ حالت ہے تو تم کو کرایہ پر نہ دوں گا [illegible] کسی نے حدیث سمجھی تو کرایہ پر دینے کے لحاظ سے۔

نویں حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے جو مروی ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اجرت پر زمین کو کرایہ پر دینے سے منع فرمایا ہے جو حالت حضرت رافع نے نقل کی ہے وہ حرام کرنے کے طور پر نہیں ہے بلکہ وہ لوگوں کے درمیان فرقہ بندی پیدا ہونے کی وجہ سے مکروہ ہے۔

اس سلسلے میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بھی کچھ مروی ہے۔

حضرت طاؤس رحمۃ اللہ علیہ حضرت عکرمہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں میں نے ان سے عرض کیا کہ ابو عبدالرحمٰن! کاش تم زمین کو کرایہ پر دینے کو چھوڑ دیتے کیونکہ لوگوں کا خیال ہے کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے منع فرمایا وہ فرماتے ہیں مجھے ان میں سے سب سے زیادہ علم والے یعنی حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بتایا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے منع نہیں فرمایا بلکہ فرمایا کہ اگر تم میں سے کوئی شخص اپنے بھائی کو زمین کا عطیہ دے تو یہ اس سے بہتر ہے کہ اس پر کوئی معلوم [illegible]

۹۳ ۔ حدثنا ... [illegible] ... فقال ...

فضائل ... [illegible] ... وقد يحتمل ... [illegible] ... وقد ذكرنا ... [illegible] ... في حديث ذياد ... [illegible] ... ان يخبر عنه ... [illegible] ... في الحج ... [illegible] ... فرأى ان الفضيلة التي لا توجب بينهما تفاضلا من ذلك خير لهما من الامر الذي توقع بينهما مثل ذلك.

وقد جاء بعض هذا في حديث آخر في غير هذا الحديث ابن عباس رضي الله عنهما.

۹۴ ۔ حدثنا ... [illegible] ... قال حدثنا شعبة عن عبد الله بن ... [illegible] ... قال سمعت عمي هذا عن رافع بن خديج قال نهانا رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم عن امر كان لنا نافعا واذا طاعته خير لنا قال من كانت له ارض فليزرعها او ليمنحها اخاه فان ابى فليمسك ارضه قال رافع سمعت زيدا يقول ان رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم عفا لهما.

حضرت علی ابن عباس سے روایت کرتے ہیں انہوں نے اپنی سند سے اسکا ذکر کیا۔

تو حضرت ابن عباس نے حضرت علی سے یہ بیان فرمایا کہ اس سلسلے میں یہ آیت نازل ہوئی تھی اور اس کا مقصد صرف ان دو میں تھا بلکہ اس میں ہر آدمی کے لئے یہ ہدایت ہے کہ اپنے بھائی کے ساتھ ایسا برتاؤ کرے جو اس کے لئے بہتر ہو اور جس کا ذکر حضرت ابن عباس نے حضرت علی سے کیا ہے اس سے تو یہ ظاہر ہوتا ہے کہ ان کو اپنے بھائی کو صلح و بھلائی کی جس بات سے بہتر ہے کوئی اور بات نظر نہیں آئی کہ وہ اس کو اختیار کرے گا اور ان دونوں کے درمیان اختلاف کی جو وجہ تھی ہر ایک کی طرف سے اس سے دست بردار ہو گیا تو اب اس نے یہ دیکھا کہ دونوں کے درمیان کوئی چیز ایسی نہیں ہے جو اس مصالحت سے بہتر ہے جو ان کے درمیان اس قسم کا جھگڑا پیدا کر دے۔

بعض حضرات نے حضرت رافع رضی اللہ عنہ کی روایت کو حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی اس حدیث کے انداز کے موافق روایت کیا ہے۔

حضرت عبد الملک بن میسرہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت طاؤس سے سنا وہ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کے حوالے سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہمیں ایسے کام سے منع فرمایا جو ہمارے لئے نفع بخش تھا لیکن آپ کا حکم اس سے بہتر ہے آپ نے فرمایا جس کے پاس زمین ہو وہ اس کو کاشت کرے یا اسے اپنے بھائی کے حوالے کر دے اور حضرت عبد الملک بن میسرہ نے کہا کہ میں نے حضرت طاؤس سے ذکر کیا تو انہوں نے فرمایا کہ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اللہ تعالیٰ کے

۹۸۔ حضرت [illegible] رضی اللہ عنہ سے مروی ہے [illegible] رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے [illegible] کے بدلے [illegible] سے منع فرمایا ہے۔

۹۹۔ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے [illegible] مزابنہ اور محاقلہ سے منع فرمایا۔

۱۰۰۔ حضرت [illegible] حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے اور وہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۱۰۱۔ حضرت [illegible] حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے محاقلہ اور مزابنہ سے منع فرمایا۔

۱۰۲۔ حضرت ابو [illegible] حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے اور وہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۱۰۳۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں

۱۰۵۔ [illegible]

۱۰۶۔ [illegible]

۱۰۷۔ [illegible]

۱۰۸۔ [illegible]

اور کتنی روایات کے علاوہ روایات آئی ہیں کہ خیبر کی زمین اور کھجوروں کی پیداوار پر مزارعت کے جواز کی دلیل ہے۔

ان میں سے یہ حدیث بھی ہے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر کی زمینوں کو (نصف پیداوار پر دیا پھر حضرت ابن رواحہ کو بھیجا تو انہوں نے تقسیم فرمایا۔

حضرت نافع حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اہل خیبر کے ساتھ زمین کی پیداوار کے نصف پر معاملہ فرمایا۔

حضرت عبداللہ بن نافع اپنے والد سے اور وہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں زمینوں کو اس طرح کرایہ پر دیا جاتا تھا کہ زمین کے مالک کے لیے کھیتی کا وہ حصہ ہوگا جو نالیوں کے کنارے پر پیدا ہوتا ہے نیز گھاس بھی اس کے لیے ہوگا راوی فرماتے ہیں مجھے معلوم نہیں کہ گھاس کی کتنی مقدار ہوتی حضرت نافع فرماتے ہیں پھر حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ تشریف لائے اور میں بھی ان کے ساتھ تھا انہوں نے فرمایا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہودیوں کو خیبر اس شرط پر دیا کہ وہ کام کاج کریں گے کھیتی باڑی کریں گے اور انہیں کھجوروں اور کھیتی کی پیداوار کا نصف ملے گا۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں اللہ تعالیٰ نے خیبر کو علاقہ کسی لڑائی کے بغیر عطا فرمایا تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو اصل حالت پر برقرار رکھا

أقام الله خيبر فأقرهم رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم كما كانوا وجعلها بينه وبينهم فمكثت ابن واسعة لم يصبها عليهم.

۱۰۹۔ وحدثنا أبو بكر بن أبي شيبة قال حدثنا محمد بن سابق قال حدثنا فليح بن سليمان عن أبي سلمة عن جابر رضي الله عنه مثله.

فقہی مذاہب

وذهب النبي صلى الله عليه وآله وسلم خيبر بالخيار من أقرها وزرعها فله شطر ما يخرج منها والمساقاة وله بعض ذلك ما شاء فذكر ما ذكرنا من حديث سماعة رضي الله عنه وما في ذلك من الحقائق فاحتجوا في ذلك فقالوا قد روينا عن النبي صلى الله عليه وآله وسلم ما ذكرنا وروينا عن النبي صلى الله عليه وآله وسلم عن الاستئجار بالذهب قبل أن تكون وخل في ذلك الاستئجار بها قبل أن تكون كان البيع بها قبل كونها باطلا كان الاستئجار قبل كونها كذلك.

ألا ترى أن النبي صلى الله عليه وآله وسلم قد نهى عن بيع ما ليس عندك فكان الاستئجار بذلك غير جائز كالبيع وكان النبي صلى الله عليه وآله وسلم قد نهى عن بيع الثمار قبل أن يبدو صلاحها فكان الاستئجار بها قبل ذلك غير جائز فلما كان الاستئجار بها قبل ذلك غير جائز كان الاستئجار بها أيضا قبل [illegible] في هذا الباب النبي صلى الله عليه وآله وسلم [illegible] بالذهب والورق كان الأمر

اور اسے اپنے حصہ [illegible] کے ساتھ [illegible] کر دیا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اس کی طرح روایت کی ہے۔

حضرت ابوبکر عبدالرحمٰن المعافی حضرت ابوالزبیر سے اور وہ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے اس کی طرح روایت کرتے ہیں۔

ان روایات میں ہے کہ [illegible] سے خیبر کا [illegible] کہ [illegible] کے نصف پر [illegible] سے اور [illegible] کے خلاف ہیں جو حضرت [illegible] حضرت رافع اور حضرت ثابت رضی اللہ عنہم کی روایات کے ضمن میں ان کی مخالفت ذکر کی ہے ۔۔۔ کہ [illegible] کرنے والے نے اس سلسلے میں [illegible] کیا ہے [illegible] روایات ان روایات کے خلاف ہیں جو حضور علیہ السلام سے پھلوں کے صلاحیت ظاہر ہونے سے پہلے ان کی فروخت کی ممانعت کے سلسلے میں مروی ہیں اور [illegible] کہ جب سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے پھلوں کو ان کے پکنے ہونے سے پہلے بیچنے سے منع فرمایا تو اس میں ان کو اجرت پر حاصل کرنا بھی شامل ہوگا کیونکہ جس طرح پھلوں کی صلاحیت ظاہر ہونے سے پہلے اس کو سودا باطل ہے اسی طرح اس کا اجارہ بھی باطل ہوگا۔

کیا آپ نہیں دیکھتے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس چیز کے بیچنے سے منع فرمایا جو [illegible] اسی طرح پھلوں کا اجارہ بھی ناجائز ہونا چاہیے کیونکہ اس کا سودا کرنا ناجائز ہے تو اسی طرح جس چیز کے وجود سے پہلے اس کا سودا ناجائز ہو اس کا اجارہ بھی ناجائز ہونا چاہیے۔

تو اس شخص کو جواب دیا جائے گا کہ [illegible] روایات میں [illegible] جو [illegible] کی [illegible] پر [illegible] کرنے [illegible] ہیں [illegible] کرنے [illegible] ہیں [illegible] کرنے [illegible] ہیں

[illegible]

[illegible]

[illegible]

قال حدثنا حماد بن سلمة ان يحيى بن سعيد
ان ابا بكر بن حزم حدثه عن عمرة بنت عبد
الرحمن ان عبد الله بن عبد الرحمن اخبره
ان عمر بن الخطاب
رضي الله عنه بعث يحيى بن حكيم
ان يعجبهم لا بأس البيضاء على انه ان كان بقر
او غنم فزكاته كذا وكذا من كل كذا وكذا
شاة وان كان البقر والبذر والحديد فزكاته
ربع العشر فامره ان يعمر ثلثين ولهم الثلث
على ان يعمر ثلثين ولهم الثلث۔

۱۱۳۔ حدثنا ابو بكر قال ثنا ابو عمر قال
اخبرنا عبد الواحد قال ثنا الحجاج قال ثنا ابو جعفر
ابو بكر الصديق رضي الله عنه يعطي الارض
على الشطر۔

۱۱۴۔ حدثنا ابو بكر قال ثنا ابو عمر قال
اخبرنا حماد بن سلمة ان الحجاج اخبرهم عن
عطاء بن عبد الله بن موهب انه كان
حذيفة بن اليمان رضي الله عنه يكري الارض
على الثلث والربع۔

۱۱۵۔ حدثنا ابو بكر قال ثنا ابراهيم بن
بشار قال ثنا سفيان عن عمرو بن دينار عن طاوس
ان معاذا رضي الله عنه قدم على اليمن وهم
يعاملون فاقرهم على ذلك۔

۱۱۶۔ حدثنا علي بن عبد الرحمن قال ثنا يحيى
عبد الرحمن قال ثنا حماد بن زيد عن عمرو
بن دينار عن طاوس ان معاذا رضي الله عنه
لما قدم اليمن كان يكري الارض او المزارعة
على الثلث والربع وقال قد امرني رسول الله

حضرت ابوبکر بن محمد بن عمرو بن حزم سے روایت ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے یحییٰ بن حکیم کو لکھا کہ وہ ان کے پاس سفید چٹیل زمین کو آباد کرنے کے لیے بھیجیں اس شرط پر کہ اگر ان کے پاس گائے ہو یا بکریاں ہو تو ان کی زکوٰۃ کتنی ہوگی اور

حضرت کلیب بن وائل سے مروی ہے فرماتے ہیں ہمارے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے عرض کیا میرے پاس ایک شخص آیا جس کی زمین بھی تھی اور بالی بھی لیکن اس کا باپ نہیں تھا میں نے اس کی زمین نصف (پیداوار) پر سے کر اپنے بیٹے اور بیٹیوں کے ذریعے کاشت کی پھر جب نصف نصف سے لیا تو انہوں نے فرمایا یہ ٹھیک ہے۔

پھر اس کے بعد تابعین کا اس میں اختلاف ہوا حضرت قتیبہ حضرت حماد سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں میں نے حضرت سعید بن مسیب اسلم بن عبداللہ اور مجاہد رضی اللہ عنہم سے زمین کو تہائی یا چوتھائی پر اور اس طرح اپنے کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے اسے ناپسند کیا۔

حضرت حماد سے مروی ہے فرماتے ہیں میں نے حضرت مجاہد اور حضرت سالم سے زمین کو تہائی یا چوتھائی پر کرایہ پر دینے کے بارے میں پوچھا تو ان دونوں نے اسے ناپسند فرمایا اور شاید حضرت طاؤس سے اس سلسلے میں پوچھا تو انہوں نے اس میں کچھ حرج نہ سمجھا فرماتے ہیں پھر میں نے یہ بات حضرت مجاہد سے ذکر کی حالانکہ وہ حضرت طاؤس کی عزت و تعظیم کرتے تھے فرمانے لگے وہ غلط کاشت کاری کرتے ہیں۔

حضرت منصور سے مروی ہے فرماتے ہیں حضرت ابراہیم زمین کو تہائی یا چوتھائی (پیداوار) پر کرایہ پر دیتے تھے۔

حضرت حماد بن سلمہ حضرت قتادہ سے اور وہ حضرت حسن سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

حضرت منصور بن معتمر، حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ سے اسی کی مثل روایت کرتے ہیں۔

بن عبيد الله

۱۲۲۰ - حدثنا ابو بكر قال انا ابو عمر قال ثنا
حماد عن قيس بن سعد عن اخيه هشم عن
عطاء مثله.

۱۲۲۱ - حدثنا ربيع بن سليمان قال انا
اسد قال ثنا حماد بن زيد عن عمرو بن دينار
وابن عبيد عن الحسن انه كان يكره ان يكتري
الارض من اخيه او يشتركه في زرعه.

فاما وجه هذا الباب فان ذلك لما كان قال
لا يجوز في المزارعة والمساقاة الا ما
يجوز به الدنانير والدراهم وذلك ان
الذين قد اجازوا المساقاة في النخل
قد شبهوها بالمضاربة وهي المال يدفعه
الرجل الى الرجل على ان يعمل به على ان لبعضه
او الثلث او الربع فكل قد اجمع على جواز ذلك
وكان ذلك مما لا يستطيع رب المال المضمون قالوا
فكذلك المساقاة مضمونة النخل الى العامل
والمال في المضاربة يكون غير مضمون عليها
من الخسران شيء من المال

فكانت حجتنا عليهم في ذلك ان المضاربة
انما يثبت فيها الربح بعد سلامة رأس المال
ووصوله الى يدي رب المال ولصاحب المال
والمساقاة بعد ذلك فيها

الا ترى ان
عليها بالنخل نفقة من الخسران حتى يكون
ذلك النخل وصاحب النخل والمساقاة فيها
فيها ولصاحبه من ذلك عند الخسران
المال يكون مضمونا على العامل في المضاربة

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اسی طرح حضرت حسن بصری رحمہ اللہ کی نقل فرماتے ہیں۔

حضرت ربیع بن سلیمان رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ ہمیں حضرت اسد نے بیان کیا کہ ہمیں حماد بن زید نے حدیث بیان کی عمرو بن دینار اور ابن عبید سے انہوں نے حضرت حسن بصری رحمہ اللہ سے کہ وہ اس بات کو مکروہ سمجھتے تھے کہ کوئی شخص اپنی زمین اپنے بھائی سے کرایہ پر لے یا اس کے ساتھ زراعت میں شریک ہو۔

اس باب کا وجہ یہ ہے کہ جب یہ بات ثابت ہو گئی کہ مزارعت اور مساقات میں جائز ہونے کا وہی طریقہ ہے جو دینار و درہم کے جائز ہونے کا ہے اور یہ بات بھی ثابت ہو گئی کہ جن لوگوں نے مساقات کو جائز قرار دیا ہے انہوں نے اس کو مضاربت کے ساتھ تشبیہ دی ہے اور مضاربت وہ مال ہے جو کوئی شخص دوسرے شخص کو دیتا ہے اس شرط پر کہ وہ اس سے کام کرے اور اس کے نفع میں سے اس کا حصہ ہو نصف یا ثلث یا ربع اور ہر ایک اس پر متفق ہے کہ یہ جائز ہے اور اس جواز کے ساتھ یہ بات بھی ثابت ہو گئی کہ مضاربت میں مال کا ضمان مالک پر ہے اور مساقات میں درخت کا ضمان درخت والے پر ہے اور مضاربت میں مال کا ضمان مالک پر ہونے کی وجہ یہ ہے کہ نفع کا ظہور اس وقت ہوتا ہے جب رأس المال مالک کو واپس مل جائے اور مساقات میں نفع کا ظہور اس وقت ہوتا ہے جب کام کرنے والے کو اس کا حصہ مل جائے اور درخت والے کو اس کا حصہ مل جائے اور درخت والے کو اس کا حصہ اس وقت ملتا ہے جب درخت کا ضمان اس سے ساقط ہو جائے اور درخت کا ضمان اس سے ساقط ہونے کی صورت یہ ہے کہ درخت کے پھل کو اس کے مالک کے حوالے کر دیا جائے اور پھل کے حوالے کرنے کے بعد اس کا ضمان اس سے ساقط ہو جائے گا اور پھل کا ضمان اس سے ساقط ہونے کی صورت یہ ہے کہ پھل کو اس کے مالک کے حوالے کر دیا جائے اور پھل کے حوالے کرنے کے بعد اس کا ضمان اس سے ساقط ہو جائے گا اور پھل کا ضمان اس سے ساقط ہونے کی صورت یہ ہے کہ پھل کو اس کے مالک کے حوالے کر دیا جائے اور پھل کے حوالے کرنے کے بعد اس کا ضمان اس سے ساقط ہو جائے گا

باب ۲۲۲ ۔ مَنْ زَرَعَ فِي أَرْضِ قَوْمٍ بِغَيْرِ إِذْنِهِمْ وَهَلْ يَأْخُذُ مِنْ نَفَقَتِهِمْ فِي الْخُصُومَةِ وَمَا يُرْوَى عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي ذٰلِكَ

جو شخص کسی قوم کی زمین میں ان کی اجازت کے بغیر کاشتکاری کرے اور اس سلسلے میں مروی احادیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کسی قوم کی اجازت کے بغیر ان کی زمین میں کاشتکاری کرے اس کھیتی میں سے کچھ بھی نہ ہوگا البتہ جو کچھ خرچ کیا وہ اس کی طرف لوٹایا جائے گا۔

حضرت امام ابو جعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ایک جماعت اس طرف گئی ہے کہ جو شخص کسی دوسرے کی زمین میں ان کی اجازت کے بغیر کاشتکاری کرے وہ کھیتی اسی کی ہوگی اور کاشتکار نے جو کچھ خرچ کیا اس کا اسے کوئی معاوضہ نہیں ملے گا۔ انہوں نے اس حدیث سے استدلال کیا۔

لیکن دوسرے حضرات نے ان کی مخالفت کی ہے اور فرماتے ہیں زمین والوں کو اختیار ہے اگر چاہیں تو کاشتکار اور کھیتی کے درمیان کھڑے کر دیں اور بیج اور خرچ کا مطالبہ اسی سے کریں اگر اس کی کھیتی

وَقَدْ كَانَ

---

١٢٥ - وَهُوَ

---

١٢٦ - وَقَدْ

[illegible]

۱۲۸۔ [illegible]

۱۲۹۔ [illegible]

[illegible]

[illegible] کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے۔

حضرت یحییٰ بن آدم نے حضرت حفص بن غیاث سے بھی اسے روایت کیا ہے۔

اس حدیث کی صحت پر یہ حدیث بھی دلالت کرتی ہے حضرت سعید بن عمرو بن سعید بن العاص اور وہ ایک صحابی رضی اللہ عنہم سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے کسی مردہ زمین کو زندہ کیا وہ اسی کے لیے ہے اور ظالم لوگ کے لیے کوئی حق نہیں۔ حضرت عروہ فرماتے ہیں جس صحابی نے مجھ سے یہ حدیث بیان کی ہے انہوں نے یہ بھی بیان کیا کہ انہوں نے ایک درخت کو دیکھا جسے کاٹ دیئے جانے کی وجہ سے اس کی جڑیں کاٹی جا رہی تھیں [یعنی دوسرے کی زمین میں گاڑھا گیا تھا تو اس وجہ سے اسے جڑ سے اکھیڑ دیا گیا۔ مترجم]

حضرت یحییٰ بن عروہ نے اپنے والد سے انہوں نے حمیل بن زیاد کے ایک شخص کے واسطے سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی کی مثل روایت کیا۔

کیا تم نہیں دیکھتے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے

ترى أن رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم
لم يصدقه فقال لعل الملك وضع في خوخة بعد
ما قد ثبت في الأرض وليس بصاحبه إذا ذهب
الأرض فهو حيث وضع خوخة وما أشبه ذلك
فدل ذلك على
الأرض أخرى أن يكون كذلك وأن
فيدفعه إلى صاحب الزرع كما تحقق قد
ذكرناها إلا أن يشاء صاحب الأرض أن يقبضه
من ذلك ويغرم قيمة الزرع يوم قال الشرط
فيكون ذلك له.

۱۲۹۔ وقد دل على ما ذكرنا ما
أيضا فيما قد حدثنا ابراهيم بن مرزوق قال
ثنا أبو عاصم عن الأوزاعي عن قاصل بن
أبي جميل عن مجاهد قال اشترى
على عهد رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم
فقال أحدهما على البذر وقال الآخر على
العمل وقال الآخر على الأرض وقال الآخر
على النفقة فرفعوا ذلك إلى
النبي صلى الله عليه وآله وسلم فجعل الزرع
لصاحب البذر وجعل لصاحب العمل أجرا
معلوما وجعل لصاحب النفقة ما وضعا
في كل يوم وألغى الأرض في ذلك۔

أفلا ترى

أن رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم قد
أعطى كل واحد منهم ما ذكرنا بعد
الأرض من غير أن يجعل

وقد

اس حدیث کے کہنے کا مقصد یہ ہے کہ اس میں
اس پر دلالت ہے کہ جو شخص کسی کی زمین
اسے زمین اس کے لیے ہوگی اور جو شخص
کو کاشت کرتے کرنے کا حکم دیا ہے کہ جو شخص
زمین میں کاشت کرے اس کے لیے اس زمین کو
زمین ہے اور یہ کہ کاشت کار کاشت کرنے
کے لیے کیا ہے کہ اس کے
سلسلے میں ہوا جس کو ہم نے ذکر کیا ہے الا یہ کہ
زمین کا مالک یہ شرط کرے کہ اس سے منع کرے
اور کاشت کار کو اس زمین کا فائدہ نہ ہوگا
کھیت کاشت کرنے والے کو دے دے
ہے کہ اس کا اسے حق ہے۔

۱۲۹۔ اور اس پر دلالت کرنے والی وہ حدیث
بھی ہے جو ہمیں ابراہیم بن مرزوق نے بیان کی
ہے انہوں نے کہا ہمیں ابو عاصم نے ابن جریج
سے انہوں نے اوزاعی سے انہوں نے قاصل بن
ابی جمیل سے انہوں نے مجاہد سے کہا کہ
کچھ لوگوں نے زمین اور بیج اور عمل کے
سلسلے میں اور خرچ کے لیے جھگڑا کیا تو
انہوں نے کاشتکار کی کھیتی کا اور اس کے بعد
رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے
آپ نے کھیتی کو بیج والے کو دے دیا اور
والے کو مزدوری دے دی اور خرچ
والے کو ہر دن کے لیے ایک مقررہ رقم دینے کا
کو اس سلسلے میں ہیکار کر دیا کہ جس نے
کو کچھ نہ دیا۔

کیا تم نہیں دیکھتے کہ جب رسول کریم صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم نے ان میں سے ہر ایک کو اس کا حق دیا
دیا کہ کھیتی میں سے کچھ نہ دیا بلکہ اسے بیج والے
کے لیے کر دیا۔

اس سلسلے میں ہمارا کہنا ہے کہ ابراہیم علیہ السلام کے

فیصلے بھی اس بات پر دلالت کرتے ہیں
ان لوگوں کے بارے میں فرمایا جنہوں نے
اجازت کے بغیر ان کی زمین میں عمارت
حضرت عمرو بن شعیب رضی اللہ عنہ
سے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے اس
ایسے ہی فیصلہ کیا جس نے اور لوگوں کی
مکان تعمیر کیا تو زمین کے مالکوں نے آکر
آپ نے فرمایا اگر اس نے ان کی اجازت سے
کیا ہے تو اس کے لیے خرچہ ہوگا اور اگر
بغیر تعمیر کیا ہے تو اسے مکان کو توڑنا ہوگا۔

حضرت قاسم بن عبدالرحمن، حضرت عبداللہ بن مسعود
رضی اللہ عنہ سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

حضرت قاسم بن عبدالرحمن، حضرت شریح سے
اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

حضرت حمید الطویل خبر دیتے ہیں کہ حضرت
عبدالعزیز نے اس شخص کے بارے میں جس نے
لکھا کہ اس نے دوسروں کی زمین میں مکان بنایا یا دوسروں
کی زمین میں درخت لگایا تو تم نہیں دیکھتے کہ ان
سب حضرات نے مکان بنانے والے کو اس کے توڑنے
کا حکم دیا اور اسے الگ زمین کے لیے بھی قرار نہیں
دیا تو کیا اس کا تقاضا ہے کہ تمہیں کا بھی یہی حکم ہو

ترجمہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ
کو جس پر عمل کیا ہے وہ اس مفہوم سے
علماء نے اسے محمول کیا تاکہ یہ حدیث

ذلك بما رواه الترمذي عن النبي عن رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم ولا يقضي ما فات في ذلك.

۱۳۴۔ وقد نص محمد رحمه الله في باب المزارعة الذي قبل هذا الباب أن رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم قد عرف سبيل الأرض ثم له نسأله فقال هو لك يا رسول الله فقال فلا يباع ولا يوهب ولا يورث قبلي نصف ما يخرج فقال رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم إن شئت حبست أصلها وتصدقت بها فتصدق بها غير أنه لا يباع ولا يوهب ولا يورث ولكن نفقتك مما تخرج من الأرض فتصدق بها فتصدق بها على أن

كِتَابُ الشُّفْعَةِ

شفعہ کا بیان

بَابُ الشُّفْعَةِ بِالْجِوَارِ

۱۲۵۔ حدثنا ... قال حدثنا ... قال حدثنا ... قال حدثنا ... عن جابر بن عبد الله ... قال ... رسول الله ... الشفعة في كل ... أو ... فإذا ... فلا ...

قال ...

باب ۳۴۵، پڑوس کی وجہ سے شفعہ

حضرت ابو الزبیر رضی اللہ عنہ نے خبر دی انہوں نے حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا زمین مکان یا باغ میں شرکت کی وجہ سے شفعہ کا حق حاصل ہوتا ہے اسے بیچنا جائز نہیں یہاں تک کہ اپنے شریک پر پیش کرے پس وہ (خرید) لے یا چھوڑ دے۔

حضرت امام ابو جعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ایک جماعت اس طرف گئی ہے کہ شفعہ کا حق زمین یا باغ یا مکان میں شرکت کی وجہ سے حاصل ہوتا ہے پڑوسی ہونے کی وجہ سے حاصل نہیں ہوتا اس سلسلے میں انہوں نے اس (مذکورہ بالا) حدیث سے استدلال کیا ہے۔

دوسرے حضرات نے ان کی مخالفت کرتے ہوئے فرمایا کہ جو کچھ تم نے بیان کیا ہے اس صورت میں شفعہ اس شرکت میں ثابت ہے جو تقسیم نہ کی گئی ہو اس کے بعد اس شریک کے لیے ثابت ہے جس نے اس راستہ کے ساتھ تقسیم کی ہو جس راستے میں شرکت باقی ہو اس کے بعد ایسے پڑوسی کے لیے ثابت ہے جس کا اس کے ساتھ اطمینان ہو۔ اس سلسلے میں ان کی دلیل یہ ہے کہ وہ حدیث جس میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ زمین مکان یا باغ میں شرکت کی وجہ سے شفعہ ثابت ہے

انتہاء ہے۔ فی قال شریک والی ضعف ان یکون روایۃ فی غیرہ وقد جاء عن جابر بن عبد اللہ عن النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ما قد زاد علی معنی ھذا الحدیث۔

۱۳۶۔ حدثنا ابو بشر الرقی قال ثنا شبابۃ ابن الولید عن عبد الملک بن ابی سلیمان عن عطاء ابن ابی رباح عن جابر بن عبد اللہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم الجار احق بشفعۃ جارہ فان کان غائبا انتظر اذا کان طریقھما واحدا۔

حضرت عطاء حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس کے بعد اس (پہلی) حدیث کا مثل ذکر کیا۔

۱۳۷۔ حدثنا ربیعۃ بن عبد الرحمن قال ثنا سعید بن منصور قال ثنا ھشیم قال اخبرنا عبد الملک قال ثنا عطاء عن جابر بن عبد اللہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فذکر مثلہ۔

۱۳۸۔ حدثنا احمد بن داود قال ثنا سلیمان ابن سالم قال ثنا ھشیم قال اخبرنا عبد الملک عن عطاء عن جابر عن النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مثلہ۔

ایک دوسرے طریق سے بھی حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی کی مثل روایت کرتے ہیں۔

ففی ھذا الحدیث ایجاب الشفعۃ فی المبیع الذی لم یقع علیہ الشرکۃ فی الطریق فلا یجعل واحد من ھذین الحدیثین مضادا للحدیث الآخر ولکن یشد بعضھا بعضا ویجعل بھا بانھما ورد ان الحدیث الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم اخبارا عن حکم الشفعۃ للشریک فی المبیع منقولا بہ وحدیث عطاء فی

تو اس حدیث کے مطابق اس بیع میں شفعہ ثابت ہے جس میں شرکت نہیں محض راستے کی شرکت ہے لہٰذا ان میں کسی حدیث کو دوسری کے خلاف قرار نہیں دیا جائے گا بلکہ ان احادیث میں ثابت ہوگا کہ ان میں سے ہر حدیث دوسری حدیث کی تائید کرتی ہے اور ان میں تطبیق اس طرح ہوگی کہ پہلی حدیث میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے شفعہ کا ثبوت ہے جس میں شرکت ہو اور عطاء کی روایت میں اس شفعہ کا ذکر ہے جس میں شرکت نہیں محض راستہ کی شرکت ہے

عن ابی سلمۃ فی جمیع الامور فلا شفعۃ
الا فی ما یقسم بالطریق۔

وقال اصحاب الشافعی ثبت الشفعۃ

۱۳۹۔ حدثنا ابو بکر قال نا ابو داود قال نا شعبۃ عن قتادۃ
عن یونس بن جبیر عن ابن عباس قال قضی رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم بالشفعۃ فی کل شرکۃ لم تقسم ربعۃ او حائط لا یصلح
ان یبیع حتی یؤذن شریکہ فان شاء اخذ وان شاء ترک فاذا باع
ولم یؤذنہ فہو احق بہ۔

۱۴۰۔ حدثنا ابو بکرۃ قال نا ابو عاصم عن مالک بن انس
عن الزہری عن ابی سلمۃ عن ابی ہریرۃ مثلہ۔

۱۴۱۔ حدثنا سلیمان بن داود قال نا ابن وہب قال اخبرنی
مالک بن انس عن ابن شہاب عن سعید بن المسیب وابی سلمۃ عن ابی ہریرۃ
مثلہ۔

حدثنا سلیمان بن شعیب قال نا اصبغ قال نا عبد
الحکم قال نا عبد اللہ بن نافع عن عبد العزیز بن
عبد اللہ بن ابی سلمۃ الماجشون قال انا
مالک عن ابن شہاب وابی سلمۃ

قالوا فہذا

فی ہذہ الآثار اثبت الشفعۃ بعد الحدود
فکان من حجۃ من نفی الشفعۃ بعد الحدود
ان یجعل ما ذکر فی ہذہ الآثار من اثبات الشفعۃ
بعد الحدود منسوخا بما روی عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم۔

ہیں راستے کی حرکت ہے۔

پہلے قول والے حضرات فرماتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ایسی احادیث بھی مروی ہیں جو تمہارے دعوی کی نفی کرتی ہیں۔

انہوں نے یوں ذکر کیا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس چیز میں شفعہ کا فیصلہ فرمایا جو تقسیم نہیں کی گئی جب حدود متعین ہو جائیں تو شفعہ نہیں ہوگا۔

حضرت زہری، حضرت ابوسلمہ سے اور وہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

حضرت ابن شہاب، حضرت سعید اور ابوسلمہ سے اور وہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

حضرت عبدالملک بن عبدالعزیز بن عبداللہ بن ابوسلمہ ماجشون فرماتے ہیں ہم سے حضرت مالک نے بیان کیا انہوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا۔

یہ حضرات فرماتے ہیں اس حدیث میں حدود بندی کے بعد شفعہ ہی کے ثبوت کی نفی ہے۔

ان کے خلاف دلیل یہ ہے کہ ہمارے خلاف دلیل دینے والوں کے ضابطہ کے مطابق اس حدیث سے ہمارے خلاف استدلال نہیں ہو سکتا کیونکہ اصحاب مالک نے حضرت مالک سے منقطع روایت کیا اور اسے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ تک نے نہیں اٹھایا۔

۱۴۲۔ حدثنا اسحاق بن ابراهيم بن مسعود قال نا ابو عاصم والقعنبي قالا نا مالك بن انس عن ابن شهاب عن ابن المسيب قال قضى رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم بالشفعة فيما لم يقسم فاذا وقعت الحدود فلا شفعة

حضرت ابن شہاب حضرت ابن مسیب رحمہ اللہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے شفعہ کا فیصلہ فرمایا جو تقسیم نہ ہوا ہو جب حدود مقرر ہو جائیں تو شفعہ نہیں ہوتا۔

۱۴۳۔ حدثني يحيى قال اخبرنا ابن وهب قال اخبرني مالك عن ابن شهاب عن ابن المسيب وابي سلمة بمثله

حضرت مالک حضرت ابن شہاب سے اور وہ حضرت ابن مسیب اور ابو سلمہ سے اسی کی مثل روایت کرتے ہیں۔

فكان هذا الحديث محفوظا والمحفوظ عند هؤلاء لا يقوم به حجة فوجدت هذا الحديث واتصل اسناده لقول من قد علمنا ما خالف الحديث الذي ذكرناه عن عطاء عن جابر رضي الله عنه لان الذي في هذا الحديث انما هو قول ابي هريرة رضي الله عنه قضى رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم بالشفعة فيما لم يقسم فكان بذلك غير ما قضى به رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم ثم قال بعد ذلك فاذا وقعت الحدود فلا شفعة فكان ذلك قولا من رأيه لم يعلم عليه من رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم وانما يكون هذا الحديث حجة على من ذهب الى وجوب الشفعة بالجوار لو كان ان رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم قال الشفعة فيما لم يقسم فاذا وقعت الحدود فلا شفعة فيكون ذلك نفيا من رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم لما قد علمتم ان تكون فيه الشفعة والكن ابا هريرة رضي الله عنه انما اخبرني ذلك عن رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم بما لم يبعد من رسول الله صلى

حضرت مالک کہتے ہیں کہ حضرت ابن شہاب سے حضرت ابن مسیب اور ابو سلمہ سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

تو یہ حدیث محفوظ ہے اور ان حضرات کے نزدیک محفوظ حدیث سے استدلال نہیں ہو سکتا۔ پھر میں نے یہ حدیث ثابت بھی پائی اور اس کا سلسلہ متصل بھی پایا تو جہاں تک میرے نزدیک اس میں ایسی کوئی بات نہیں جو اس بات کی مخالفت کرتی ہو جو ہم نے پہلے حضرت عطاء حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا کیونکہ اس حدیث میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا قول ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس چیز میں شفعہ کا فیصلہ فرمایا جو تقسیم نہیں ہوئی تھی تو اس کے بعد انہوں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے فیصلے کی خبر دینے سے الگ ہو کر یہ کہا کہ جب حدود مقرر ہو جائیں تو شفعہ نہیں ہوتا تو یہ ان کی اپنی رائے کے متعلق قول ہے اسے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے نہیں سنا کیونکہ یہ حدیث اس صورت پر ہے تو اس ثبوت شفعہ کے قائلین کے خلاف تب حجت ہوتی اگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ بات فرماتے کہ غیر منقسم چیز میں شفعہ ہے پس جب وہ تقسیم ہو جائے تو اب شفعہ نہیں ہوتا تو غیر منقسم چیزوں میں شفعہ نہ ہونے کے مسئلے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے نفی ہوتی لیکن حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے آپ کے اس فیصلے کی خبر دی ہے جسے انہوں نے معلوم کیا

پھر انہوں نے بغیر راستے سے شفعہ کی نفی کی جس کا راضی حضرت علیہ الصلوٰۃ والسلام سے علم حاصل نہ ہوا اور دوسرا حضرت کو معلوم ہوا۔ پھر حضرت معمر نے اس حدیث کو حضرت زہری سے روایت کیا کہ ان کی روایت متن اور سند کے اعتبار سے حضرت مالک کی روایت کے خلاف ہے۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر غیر منقسم چیز کے بارے میں فیصلہ فرمایا کہ جب حدود مقرر ہو جائیں اور راستے پھیر دیئے جائیں تو اب شفعہ نہیں ہو سکتا۔

حضرت عبدالرزاق نے حضرت معمر سے روایت کیا انہوں نے اپنی سند سے اس کی مثل روایت کیا۔

تو اس حدیث میں حد بندی اور راستوں کے پھر جانے کے بعد شفعہ کی نفی ہے اور یہ اس بات کی دلیل ہے کہ راستوں کے پھر جانے اور حدود کے قائم ہونے سے پہلے شفعہ ثابت ہے تو یہ حدیث اس روایت کے مطابق ہو گئی جو عبدالملک نے حضرت عطاء سے روایت کی بلکہ مالک کی روایت کی نسبت اس میں اضافہ ہے لہٰذا یہ اس سے اولیٰ ہے حدیث بلکہ اس میں یہ احتمال ہے کہ مکانات اور مستغلہ کی جس حد بندی سے شفعہ کی نفی کی گئی ہے اس سے مراد یہ ہو کہ وہ ایسا مبیع ہو جس میں کسی کو شرکت نہ ہو اس طرح راستے میں بھی شرکت نہ ہو تو اس حدیث کا مفہوم حضرت معمر کی روایت کے مفہوم جیسا ہو جائے گا اور اس معنی پر محمول کرنا اولیٰ ہے

وقال ابو داؤد رواه الحسن عن سمرة نحوه

۱۴۶۔ حدثنا احمد بن داود قال اخبرنا يعقوب بن حميد قال ثنا ابن ابي ذئب عن ابي عمرو عن ابي شريح عن ابن شهاب عن ابن المسيب ان النبي صلى الله عليه وآله وسلم قال الجار احق بصقبه فلا شفعة۔

فان قال قد ثبت بما ذكرت وجوب الشفعة بالجوار في الدور والارضين وبالشركة في الطريق فهل من اين وجبت الشفعة بالجوار قيل له اوجبتها

۱۴۷۔ حدثنا ابن ابي داود قال ثنا علي بن خشرم قال انا عيسى يعني ابن يونس قال ثنا سعيد بن ابي عروبة عن قتادة والياس عن الحسن عن رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم قال جار الدار احق بالدار۔

۱۴۸۔ حدثنا ابن ابي داود قال ثنا علي بن خشرم قال انا عيسى عن ابن ابي عروبة عن قتادة عن الياس عن الحسن عن سمرة بن جندب ان رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم قال جار الدار احق بشفعة داره۔

۱۴۹۔ حدثنا ابن عبيد بن حرب ويزيد بن خالد الرملي قالا ثنا مخلد يعني ابن يزيد قال انا ابن جريج قال اخبرني عثمان قال سمعت ابا سلمة يقول قال رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم فذكر معناه ومثله۔

۱۵۰۔ حدثنا ابن عبيد بن حرب ويزيد بن خالد الرملي قالا ثنا ابو الوليد قال ثنا شعبة عن قتادة فذكر باسناده ومثله۔

۱۵۱۔ حدثنا ابن عبيد بن حرب ويزيد بن خالد الرملي قالا ثنا

اگر کوئی شخص کہے کہ تم نے کچھ ذکر کیا ہے وجوب شفعہ کا ہمسایہ کی وجہ سے مکانات اور زمینوں میں اور شرکت کی وجہ سے راستہ میں تو ہمسایہ کے واسطے شفعہ کا واجب ہونا کس وجہ سے ہے تو اس کا جواب یہ ہے کہ ہمسایہ کے واسطے شفعہ کا واجب ہونا حدیث سے ثابت ہے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کسی مکان کا پڑوسی اس مکان کا زیادہ حق دار ہے۔

حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مکان کا پڑوسی مکان کے شفعہ کا زیادہ حق رکھتا ہے۔

حضرت سعید نے حضرت قتادہ سے روایت کیا پھر انہوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا۔

حضرت شعبہ نے حضرت قتادہ سے روایت کیا پھر انہوں نے اپنی سند کے ساتھ اسی کی مثل ذکر کیا۔

حضرت عبید اور حسن سے حضرت انس سے

[illegible]

۵۱۰۔ حدثنا [illegible]

[illegible]

۵۱۱۔ حدثنا [illegible]

حدثنا [illegible]

فلہٰذا [illegible]

فان قال [illegible] قیل

۵۱۲۔ حدثنا [illegible]

انصار نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل ذکر کیا اور حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ کا ذکر نہیں کیا۔

حضرت حسن، حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ سے اور وہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل ذکر کرتے ہیں۔

حضرت حکم اس شخص سے روایت کرتے ہیں جس نے حضرت علی المرتضیٰ اور حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت کیا وہ فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے راستہ کے یا پڑوسی ہونے کے ہوتے ہوئے شفعہ کا فیصلہ فرمایا۔

حضرت ابوحیان اپنے والد سے اور وہ عمرو بن شریدؓ سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں

ان روایات میں پڑوس کے سبب شفعہ کا ثبوت ہے۔

اگر کوئی شخص کہے کہ ہوسکتا ہے وہ پڑوسی شریک کو بھی یا شفیع کو پڑوسی کہا جاتا ہے۔ تو اس شخص کو جواب دیا جائے گا اس میں تمہارے لئے بات پر کوئی دلالت نہیں پائی جاتی البتہ حضرت ابورافع سے ایسی بات مروی ہے جو اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ یہ وہ پڑوسی تھا جو شریک نہیں تھا۔

[illegible]

فان قال لانی قد رایت المرأة تسمی جارة زوجها قیل له صدقت قد تجیئ المرأة احیانا یرید زوجها بالجار لما بینهما من الالفة والاتصال ومنه قولهم لصاحبک منک جار یقوم من جارک لالتماس لطفه ایاه فیما یعاوده به وانت قد رأیت ان الاسم قد یظهر ویخفی ترکه الظاهر فی هذا ومعه الدلیل علیه کقولهم بفتیهم مثالا ولا ناقة معه۔

ثم قد روی عن رسول اللہ صلی اللہ

کہنے کا وجہ ہے کہ ایسا کہنے والے نے اس بات کو نہیں سمجھا جو ہم نے بیان کی ہے اور اس کو اس بات کی خبر نہیں ہے جو ہم نے ذکر

سبب شفعہ کے ثبوت اور پڑوسی کی وضاحت میں

حضرت عمرو بن شرید اپنے باپ حضرت شرید بن سوید رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں میں نے عرض کیا یا رسول اللہ اگر کوئی (ایسی زمین) بیچ دے جس میں کسی کا حصہ یا شرکت نہیں البتہ وہ پڑوسی ہے تو آپ نے فرمایا پڑوسی اپنے قرب (سبقت) کی وجہ سے زیادہ حق رکھتا ہے۔

تو سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی کہ پڑوسی سبقت و قرب کی وجہ سے زیادہ حق رکھتا ہے حضرت شرید رضی اللہ عنہ کے اس سوال کا جواب ہے جو آپ نے ایسی زمین کے بارے میں کیا جس میں انفرادیت تھی اس میں کسی دوسرے کا حق یا راستہ نہیں تھا ۔ تو جو کچھ ہم نے ذکر کیا وہ اس بات پر دلالت ہے کہ متصل پڑوسی کے بیچے پڑوسی ہونے کی وجہ سے شفعہ کا حق ثابت ہے تو اس باب میں جو روایات ہم نے نقل کی ہیں ان سے ثابت ہوا کہ تین وجوہ سے شفعہ کا حق ہونا ثابت ہوتا ہے ۔ جو چیز بیچی جا رہی ہے اس میں شرکت ہو اس کی طرف جانے والے راستے میں شرکت ہو اور اس کے ساتھ پڑوسی حاصل ہو ان وجوہ سے کسی ایک چیز کو بھی چھوڑنا جائز نہیں اور نہ ہی بعض کی بعض سے شفعہ دلایا جا سکتا ہے کیونکہ ان وجوہ کی بنیاد پر جو ہم نے وضاحت سے ذکر کی ہیں روایات باہم متفق ہیں۔

اگر کوئی شخص کہے کہ تم نے ان مذکورہ اسباب کی وجہ سے تینوں کو شفعہ کا مستحق قرار دیا تو تم نے بعض کو چھوڑ کر دوسرے بعض کے لیے شفعہ کیوں ثابت کیا جب وہ سب اس امر میں برابر ہیں کہ مطالبہ کریں تم نے بعض کو بعض پر مقدم قرار دیا اور جب وہ تمام ہی شفعہ

فقضاءه قيل له لان الشفعة ثبتت في الشيء
خليطه فيه وفي الطريق الذي فيه فجعلت من الحق
في الشقص مثل الذي من اجله الشفعة في الطريق
وجعلت الشفعة فيه بالشيء الذي فيه وليس كذلك
من الشريك في الطريق فهو الذي منه ومن غيره
الطريق فجعلت الشفعة للشريك في الطريق
وملازقه للشيء الذي فيه الشفعة فجعلت من الحق
الشفعة وشبه الذي من اجله الشفعة في الطريق وما
يضاف اليه ما ليس من الجار الملازق من اختلاط
حق ملكه في الشيء بملكه فيه فلذلك كان
عندنا الحق في الشفعة لهذا قول ابي حنيفة
وابي يوسف ومحمد رحمة الله عليهم اجمعين

وقد روي ذلك عن شريح

۱۵۶۔ حدثنا احمد بن داود قال ثنا محمد
بن كثير قال اخبرنا سفيان عن هشام بن
حجير عن شريح واشعث عن الشعبي
عن شريح قال الخليط احق من الشفيع والشفيع
احق ممن سواه۔

۱۵۷۔ حدثنا احمد بن داود قال ثنا
ابو الوليد بن سابور قال اخبرنا هشيم عن يونس
وهشام عن حصين ح وحدثنا احمد قال
ثنا يعقوب بن حميد قال ثنا عبد الله بن جابر
عن هشام عن حصين عن شريح مثله۔

۱۵۸۔ حدثنا روح بن الفرج قال ثنا يوسف

کا حق رکھتے ہوں تو ان سب کو ان میں سے کسی کو نہیں دیتے کہ وہ
شفعہ کرے (اس کا جواب دیا جائے گا) اس لیے کہ ہم نے شفعہ
کو جس چیز میں شریک کے لیے ثابت کیا ہے اس کے راستے کو بھی
شریک ہونے کی وجہ سے ثابت کیا ہے کیونکہ راستے کا حق حاصل ہونے
جیسے راستے میں شریک کو ہے جس کا حق اس سے متعلق ہے اور
اس کے ساتھ ساتھ ہے جیسے جس چیز میں حق کی شرکت
بھی حاصل ہے اور یہ بات بھی حاصل ہے کہ راستے میں شریک
ہونے والے کو یہ حق حاصل نہیں ہے جو اس راستے سے
متصل گھر والے کا ہے اور جو شخص راستے میں
شریک ہے اس کو اس شرکت کے ساتھ ساتھ جس
چیز کے ساتھ اتصال بھی حاصل ہے لہٰذا اسے
شفعہ کا حق ہے یہ وہ بات بھی ہے جو حاصل ہے
جو متصل گھر والی کو حاصل ہے اور وہ بھی جو گھر والی کو
حاصل نہیں ہے جس کو راستے کی شرکت بھی حاصل
ہے اس لیے ہمارے نزدیک شفعہ کا حق ہے یہ امام
ابو حنیفہ امام ابو یوسف اور امام
محمد رحمہم اللہ کا قول ہے۔

یہی بات حضرت شریح رضی اللہ عنہ سے بھی مروی ہے

۱۵۶۔ حضرت احمد حضرت شریح سے حضرت شعبی حضرت
شریح سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں شریک (شفیع)
سے زیادہ حق دار ہے اور شفیع کو دوسروں کی
نسبت زیادہ حق حاصل ہے۔

۱۵۷۔ حضرت احمد حضرت شعبی سے اور وہ حضرت
شریح سے اسی کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۱۵۸۔ حضرت عاصم حضرت شریح سے اور وہ حضرت

فَإِنْ قَالَ فَإِنَّكَ قَدْ

۱۵۹۔ فَذَكَرَ مَا

۱۶۰۔ قِيلَ لَهُ

۱۶۱۔ وَقَدْ

وہ بولنے والی شفعہ دونوں کا ہے پڑوسی کے لیے شفعہ اور شریک کے لیے شفعہ اگر کوئی شخص کہے کہ حضرت شعبی رضی اللہ عنہ سے اس کے خلاف مروی ہے۔

وہ یوں ذکر کرے حضرت ابان بن عثمان سے مروی ہے فرماتے ہیں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا جب حدود مقرر ہو جائیں تو صاحب حق کا حق نہ روکا جائے اور نہ شفعہ حق باقی رہتا ہے۔

اسے کہا جائے گا کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے اسی طرح مروی ہے جس طرح تم نے ذکر کیا لیکن جائز نزدیک اس میں تمہارے لیے کوئی حجت نہیں کیونکہ ممکن ہے آپ کی مراد یہ ہو کہ جب تمام حقوق کی حدود متعین ہو جائیں اور اس میں راستہ داخل کر دیا جائے تو یہ اس روایت کے موافق ہوگا جو ہم نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے اس باب میں روایت کی ہے آپ نے فرمایا جب حدود مقرر ہو جائیں اور راستے پھیر دیئے جائیں تو اب شفعہ نہیں ہو سکتا اور اگر ہمارے بیان کردہ تاویل کے مطابق ہو تو حضرت سعد بن ابی وقاص، مسور بن مخرمہ اور حضرت رافع رضی اللہ عنہم اپنی روایات میں جو ہم نے اس باب میں ذکر کی ہیں ان کے مخالف ہو جائیں گے۔

اس سلسلے میں حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے بھی مروی ہے حضرت عبید اللہ بن عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہم سے مروی ہے فرماتے ہیں حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے فرمایا جب حدود مقرر ہو جائیں اور لوگ اپنا اپنا حق پہچان لیں تو اب شفعہ نہیں ہو سکتا۔

عَرَفَ النَّاسُ حَقُوقَهُمْ فَلَا شُفْعَةَ

فقہ

هٰذَا مَا رُوِيَ عَنْ عُثْمَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فِي الشُّفْعَةِ مَا احْتَمَلَهُ حَدِيثُ عُثْمَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ۔

وَقَدْ رُوِيَ عَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ خِلَافُ ذٰلِكَ أَيْضًا۔

۱۶۲ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ قَالَ ثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ ثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ أَبِي بَكْرٍ ابْنِ حَفْصٍ أَنَّ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ كَتَبَ إِلَى شُرَيْحٍ أَنَّ اللّٰهَ قَضَى بِالشُّفْعَةِ لِلْجَارِ الْقَاضِي وَقَدْ رُوِيَ أَيْضًا عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا يَدُلُّ أَنَّ الشُّفْعَةَ تَجِبُ بِالشَّرِكَةِ فِي الطَّرِيقِ۔

۱۶۳ - حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا مُعَيْطٌ قَالَ ثَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُوسَى عَنْ أَبِي حَمْزَةَ السُّكَّرِيِّ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ رُفَيْعٍ عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الشَّرِيكُ شَفِيعٌ وَالشُّفْعَةُ فِي كُلِّ شَيْءٍ۔

۱۶۴ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا يُوسُفُ ابْنُ عَدِيٍّ قَالَ ثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَضَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالشُّفْعَةِ فِي كُلِّ شَيْءٍ فَلَمَّا كَانَ الشَّرِيكُ فِي الطَّرِيقِ لَيْسَ يَخْتَرِقُهُ كَانَ دَاخِلًا فِي ذٰلِكَ وَإِنْ قَالَ قَائِلٌ فَأَيْنَ وُجُوبُ هٰذَا الَّذِي ذَكَرْتَ لِأَنَّهُ يُوجِبُ الشُّفْعَةَ فِي أَيِّ شَيْءٍ مِنْ حُبُوبٍ أَوْ غَيْرِهَا وَإِنَّمَا تُوجِبُ الشُّفْعَةَ فِي الْعَقَارِ قِيلَ لَهُ لَيْسَ هٰذَا عَلَى مَا ذَكَرْتَ إِنَّمَا نُعْطِي الشُّفْعَةَ فِي كُلِّ شَيْءٍ أَخْرَجَ الدَّلِيلُ وَ

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے شفعہ کے بارے میں جو روایت ہے اس کا مفہوم وہی ہے جو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی روایت کے مفہوم کا احتمال ہے۔

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے اس کے خلاف بھی مروی ہے۔

حضرت ابوبکر بن حفص رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے حضرت شریح رضی اللہ عنہ کو لکھا کہ اللہ تعالیٰ نے پڑوسی کے لیے شفعہ کا فیصلہ فرمایا ہے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے واسطے سے بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ایسی روایت مروی ہے جو اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ راستہ میں شرکت کی وجہ سے شفعہ کے ثبوت پر دلالت کرتی ہے۔

حضرت ابن ابی ملیکہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا شریک، شفیع ہے اور شفعہ ہر چیز میں ہوتا ہے۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ کہتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر چیز میں شفعہ کا فیصلہ فرمایا تو جب راستے میں شریک کو شریک کہا جاتا ہے تو وہ بھی اس میں داخل ہے۔ اگر کوئی معترض یہ کہے کہ تم نے حدیث کے مطابق کون سی چیز میں شفعہ کو واجب کیا ہے جس میں شفعہ کو ثابت کرتے ہو حبوب وغیرہ میں شفعہ کو ثابت کرتے ہو یا صرف عقار میں شفعہ کو ثابت کرتے ہو تو اس کا جواب یہ ہے کہ بات اس طرح نہیں جس طرح تم نے ذکر کی ہے ہم ہر چیز میں شفعہ کا مطلب دیتے ہیں مگر ان چیزوں میں سے ہر ایک میں شفعہ ہو سکتا ہے

[illegible]

[illegible]

[illegible]

كِتَابُ الْإِجَارَاتِ

اجاروں کا بیان

بَابُ الِاسْتِئْجَارِ عَلَى تَعْلِيمِ الْقُرْآنِ هَلْ يَجُوزُ ذَلِكَ أَمْ لَا وَمَا يُذْكَرُ فِيهِ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي ذَلِكَ

باب ۲۵۰ تعلیم قرآن کے لیے کسی کو اجرت پر رکھنا جائز ہے یا نہ، اس سلسلے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی احادیث

۱۶۶۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى قَالَ أَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ يُونُسَ وَقَالَ غَيْرُهُ عَنْ جَرِيرٍ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي السَّفَرِ عَنْ عَامِرٍ الشَّعْبِيِّ عَنْ عَدِيِّ بْنِ عَدِيٍّ الْكِنْدِيِّ عَنْ عَمِّهِ أَنَّهُ قَالَ انْطَلَقْنَا مِنْ عِنْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَتَيْنَا عَلَى حَيٍّ فَبَعَثُوا إِلَيْنَا الضَّرِيبَ فَعَرَضُوا لَنَا إِنَّكُمْ قَدْ جِئْتُمْ مِنْ عِنْدِ هَذَا الرَّجُلِ بِخَيْرٍ فَهَلْ عِنْدَكُمْ دَوَاءٌ أَوْ رُقْيَةٌ فَإِنَّ عِنْدَنَا مَعْتُوهًا فِي الْقُيُودِ فَقُلْنَا نَعَمْ فَأَخْرَجُوا إِلَيْهِ فَجَعَلْتُ أَقْرَأُ عَلَيْهِ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ غُدْوَةً وَعَشِيَّةً أَجْمَعُ بُزَاقِي ثُمَّ أَتْفُلُ فَكَأَنَّمَا نَشِطَ مِنْ عِقَالٍ فَأَعْطَوْنِي جُعْلًا فَقُلْتُ لَا حَتَّى أَسْأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلْتُهُ فَقَالَ كُلْ فَلَعَمْرِي لَمَنْ أَكَلَ بِرُقْيَةِ بَاطِلٍ لَقَدْ أَكَلْتَ بِرُقْيَةِ حَقٍّ

حضرت عدی رضی اللہ عنہ اپنے چچا سے بیان کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں ہم رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے آئے تو عرب کے قبیلوں میں سے ایک قبیلہ کے لوگوں نے ہمیں بلایا اور کہنے لگے تم اس شخص کے پاس سے آئے ہو جو ہمارے پاس ایک بہترین چیز لایا ہے کیونکہ ہمارے پاس ایک دیوانہ زنجیروں میں جکڑا ہوا ہے وہ تمہارے پاس ہے کہنے لگے ہاں (ہمارے پاس ہے) چنانچہ وہ اسے لائے تو میں نے اس پر تین دن صبح و شام سورۃ فاتحہ پڑھی میں اپنے لعاب کو جمع کرکے اس پر تھوکتا تھا اگر یا وہ رسی سے کھول دیا گیا انہوں نے مجھے کچھ اجرت دینی چاہی میں نے کہا جب تک میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کے بارے میں پوچھ نہ لوں میں نہیں لوں گا میں نے پوچھا تو آپ نے فرمایا کھا لو مجھے اپنی عمر کی قسم جو شخص باطل منتر سے کھائے تو واقعی تم نے برحق منتر سے کھایا ہے

وقد [illegible]

وخالفهم في ذلك [illegible]

حضرت ابو المتوکل ناجی، حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ صحابہ کرام ایک سفر میں شریک تھے وہ عرب کے قبائل میں سے ایک قبیلے کے پاس سے گزرے تو انہوں نے کہا کیا تم میں سے کوئی دم کرنے والا ہے کیونکہ اس قبیلے کے سردار کو کسی موذی جانور نے کاٹ لیا ہے (اسے کوئی بیماری لاحق ہوئی ہے) وہ فرماتے ہیں ایک شخص نے سورۂ فاتحہ پڑھ کر دم کیا تو وہ ٹھیک ہو گیا اسے بکریوں کا ایک ریوڑ دیا گیا ہے اس نے پینے سے انکار کر دیا (صحابہ) آقا صلی اللہ علیہ وسلم سے اس سلسلے میں پوچھا تو آپ نے دریافت فرمایا کہ تم نے کس چیز کے ساتھ دم کیا تھا انہوں نے عرض کیا سورۂ فاتحہ کے ساتھ، آپ نے فرمایا تمہیں کیسے معلوم ہوا کہ یہ بھی کلمات دم ہیں اس کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہ بکریاں لے لو اور ان میں سے میرے لیے بھی حصہ رکھو، ایک جماعت نے ان روایات سے استدلال کرتے ہوئے فرمایا کہ تعلیم قرآن پر اجرت لینے میں کوئی حرج نہیں۔

لیکن دوسرے حضرات نے اس کی مخالفت کرتے ہوئے قرآن پاک سکھانے پر اجرت لینے کو مکروہ جانا ہے جبکہ امام ابو حنیفہ سکھانے پر اجرت لینا مکروہ ہے پہلے قول والوں کے خلاف ان حضرات کی دلیل یہ ہے کہ جس حدیث میں روایات دم کی گنتی کی گئی ہے ان میں جو اجرت مذکور ہے وہ تعلیم قرآن پر نہیں ہے وہ دم کرنے کے سلسلے میں تھی اور اس میں قرآن پاک پر اجرت لینے کا قصد نہیں کیا گیا ہم بھی یہی کہتے ہیں دم (اور تعویذ) کرنے اور ہر قسم کے علاج معالجہ پر اجرت لینا جائز ہے اگرچہ ہم جانتے ہیں کہ کیا ہر اجارہ کرنے والا بعض اوقات قرآن پاک کے کسی حصے کے ساتھ بھی تعویذ اور دم کرتا ہے یہ (اجرت)

۱۶۷۔ فان قال ما بال الفضل روی عن ابی
صلی اللہ علیہ وسلم انہ قال ما ترکت بعدی
انہ من ترکت صدقۃ علی المسلمین انظر یہ قیل
انہ روی عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم فی ذلک انہ کان لا یاکل ولا یطعم اہلہ من
صدقۃ وان ما ترکہ صلی اللہ علیہ وسلم کان
فی معنی ما یاکل ویطعم اہلہ فان قال

اس پر یہ اعتراض کیا جا سکتا ہے کہ ان دونوں
نہیں ہے بلکہ اگر وہ اپنے عمل پر قائم رہتا تو اس کا
ہے تو اس کی کوئی حیثیت نہیں لیکن اگر وہ
جائے تو اس کا یہ عمل دوسروں کے لیے
ہے جس کا ذکر ہم نے کیا ہے اگر ان میں سے
تعلیم دے تو وہ بھی کوئی ایسی خصوصیت نہیں رکھتا
جس کا ذکر ہم نے کیا ہے سب لوگ برابر ہیں
ہے جس کا ذکر ہم نے کیا ہے لیکن اگر
کوئی شخص کسی سے اس کے عمل پر اجرت طلب
بتلانے کی اجرت مانگے تو یہ جائز نہیں ہے کیونکہ وہ ایسے
عمل کی اجرت مانگ رہا ہے جو اس پر لازم ہے اس
فرض ہے اگر کوئی دوسرا شخص اس کام کو
ہے اور اس کی تعلیم کے لیے اجرت پر رکھے تو یہ جائز
اور اجرت پر رکھنا دونوں داخل ہوں گے کیونکہ اس نے
ایسے عمل کے لیے اجارہ کیا جو اس پر اللہ تعالیٰ کی طرف
سے فرض تھا اور جسے اس نے اپنی ذات کے لیے
کسی غیر کو اس سے فرض ادا کرنے کی صورت میں حاصل ہوتی
جب وہ ذاتی طور پر کرے گا جب کہ اجارہ اس عمل پر
اپنے مستاجر کے لیے عمل کرتا ہے اس کے ساتھ
جائز ہو جیسا کہ اس نے اور دوا علاج کا ذکر کیا ہے۔

اگر کوئی شخص کہے کہ جو کچھ تم نے قرآن
پڑھانے کی اجرت کے سلسلے میں ذکر کیا ہے کیا اس
سلسلے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کچھ مروی ہے
تو اسے کہا جائے گا (ہاں) اس سلسلے میں رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت آئی ہے آپ نے فرمایا
تم اللہ کے نام پر رکھا کرو اور حضرت عبادہ بن
صامت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں میں

[illegible]

وقد ذکرنا [illegible]

۱۶۸۔ شعر [illegible]

۱۶۹۔ وقد روی [illegible]

فقد

اصحاب صفہ کو قرآن پڑھاتا تھا ان میں سے ایک نے ہمارے گمان کا خلاصہ یہ کہ میں اللہ تعالیٰ کے راستے میں اسے قبول کروں میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا تو آپ نے فرمایا اگر تم چاہتے ہو کہ اللہ تعالیٰ اس کے بدلے تمہیں آگ کی کمان کا طوق پہنا دے تو اسے قبول کرو یہ تمام روایات ان کی اسناد کے ساتھ ہم نے اس سے پہلے کتاب النکاح میں سورۂ قرآن کی تعلیم پر نکاح کے سلسلے میں ذکر کی ہیں۔

پھر اس سلسلے میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مزید مروی ہے حضرت عثمان بن ابی العاص رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا ایک مؤذن مقرر کرو جو اذان پر اجرت نہ لے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اذان پر اجرت لینے کو ناپسند فرمایا۔

اس سلسلے میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے بھی مروی ہے حضرت یحییٰ بکاء فرماتے ہیں ایک شخص نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے عرض کیا کہ میں اللہ تعالیٰ کے لیے آپ سے محبت کرتا ہوں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے اس سے فرمایا لیکن میں تو تجھ سے بغض رکھتا ہوں کیونکہ تم اپنی اذان پر اجرت طلب کرتے ہو اور اذان پر اجرت لیتے ہو۔

تو جو کچھ ہم نے ذکر کیا اس سے ثابت ہوا کہ اذان پر کسی کو اجرت دے کر رکھنا مکروہ ہے اور قرآن پاک کی تعلیم پر اجارہ بھی اسی طرح ہے کیونکہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالیٰ کی طرف سے تبلیغ کا

عَنِ اللّٰهِ وَمَوْعِظَةٌ مِنْ كِتَابِ اللّٰهِ وَنَعْجَبُ لَهُ فَقَالَ
لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَقَالًا يَا أَيُّهَا الرَّسُوْلُ بَلِّغْ مَا أُنْزِلَ
إِلَيْكَ مِنْ رَبِّكَ وَإِنْ لَّمْ تَفْعَلْ فَمَا بَلَّغْتَ رِسَالَتَهُ
وَاللّٰهُ يَعْصِمُكَ مِنَ النَّاسِ ۔

۱۷۰۔ وَقَدْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فِي مِثْلِ ذٰلِكَ أَيْضًا حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ وَغَيْرُ وَاحِدٍ
أَنَّهُ مَرْدُوْيَهْ جَمِيْعًا قَالَا حَدَّثَنَا أَبُوْ عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ
عَنْ حَسَّانَ بْنِ عَطِيَّةَ عَنْ أَبِي كَبْشَةَ السَّلُوْلِيِّ عَنْ
عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ أَنَّهُ قَالَ قَدْ قَالَ
رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَلِّغُوْا عَنِّيْ وَلَوْ
آيَةً مِنْ كِتَابِ اللّٰهِ وَحَدِّثُوْا عَنْ بَنِيْ إِسْرَائِيْلَ
وَلَا حَرَجَ فِيْ ذٰلِكَ وَمَنْ كَذَبَ عَلَيَّ مُتَعَمِّدًا فَلْيَتَبَوَّأْ
مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ

فَأَوْجَبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى

اللّٰهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ عَلَى
أُمَّتِهِ التَّبْلِيْغَ عَنْهُ ثُمَّ قَدْ صَرَّحَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِتَبْلِيْغِ عَنْهُ وَالْحَدِيْثِ عَنْهُ
فِيْمَ هُوَ فَقَالَ وَحَدِّثُوْا عَنْ بَنِيْ إِسْرَائِيْلَ وَلَا حَرَجَ
أَيْ وَلَا حَرَجَ عَلَيْكُمْ فِيْ أَنْ لَّا تُحَدِّثُوْا عَنْهُمْ لِذٰلِكَ
فَإِنَّ اسْتِحْبَابًا عَلَى ذٰلِكَ إِسْتِحْبَابًا عَلَى اللّٰهِ فِيْ
وَمَنِ اسْتَحَبَّ جَعْلًا عَلَى عَمَلٍ يَعْمَلُهُ فِيْمَا افْتَرَضَ
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلَى ذٰلِكَ عَلَيْهِ حَرَامٌ لِأَنَّهُ أَخَذَ عِوَضًا
لِنَفْسِهِ يُؤَدِّيْ بِهِ فَرْضًا عَلَيْهِ وَمَنِ اسْتَحَبَّ
جُعْلًا عَلَى عَمَلٍ يَعْمَلُهُ لِلْغَيْرِ وَمِنْ رَعِيَّتِهِ فَأَجْرُهَا
وَإِنْ كَانَتْ فِيْ أَبْوَابِ الْبِرِّ فَلَا أَجْرَ لَهُ فَشَبِّهْ ذٰلِكَ
فَذٰلِكَ جَائِزٌ لَّهُ إِسْتِحْبَابًا عَلَيْهِ وَحَلَالٌ لَّهُ مُبَاحٌ
فَهٰذَا مَعْنًى صَالِحٌ وَهُوَ مِنَ النَّهْيِ صَلَّى اللّٰهُ

عَلَیہ وسلم نے اپنی امت پر اپنی طرف سے تبلیغ کرنا واجب کر دیا اور پھر
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی طرف سے تبلیغ اور
خبر کی طرف سے بات نقل کرنے میں تاکید کرتے ہوئے
فرمایا بنی اسرائیل سے نقل کرو اس میں کوئی حرج نہیں ہے
اس بات میں کہ تم ان کی طرف سے بیان کرو اگر کوئی حرج
نہیں ہے اس میں کہ تم ان سے بیان نہ کرو پس اس
لیے ان کی طرف سے بیان کرنا مستحب ہے اور جو شخص اس عمل پر اجرت لینا مستحب
سمجھے جس عمل پر اجرت لینا فرض پر اجرت لینا
ہے اور جو شخص اس عمل پر اجرت لینا مستحب سمجھے اللہ تعالیٰ
نے اس پر فرض کیا ہے اور اس پر حرام کیا ہے کیونکہ
وہ اجرت لینے والا ہے عوض کا اپنے نفس کے لیے
کرے اس عمل کا جو اس پر فرض ہے اور جو شخص
کسی عمل کا دوسرے کے لیے عمل کرے جس
کو اللہ تعالیٰ نے اس پر فرض کیا ہے اگرچہ وہ نیکی کے
دروازوں میں سے ہو تو اس کے لیے کوئی اجر نہیں ہے
پس تو اس کو مشابہ کر اس کے ساتھ جو ہم نے ذکر کیا
پس یہ اس کے لیے جائز ہے مستحب ہونے کے اعتبار سے
اور حلال ہے اس کے لیے مباح ہونے کے اعتبار سے
پس یہ معنی صالح ہے اور وہ نہی سے

بَابُ ۲۵۰ الْجُعْلِ عَلَى الْحِجَامَةِ هَلْ يُعْطِي الْحَجَّامَ أَمْ لَا

۱۷۱۔ حَدَّثَنَا ... عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ ... قَالَ ... نَهَى النَّبِيُّ ... عَنْ كَسْبِ الْحَجَّامِ ...

۱۷۲۔ حَدَّثَنَا ... عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ ... قَالَ ... نَهَى النَّبِيُّ ... عَنْ كَسْبِ الْحَجَّامِ ...

۱۷۳۔ وَحَدَّثَنَا ... عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ... قَالَ ... قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ... إِنَّ مِنْ كَسْبِ الْحَجَّامِ ...

۱۷۴۔ حَدَّثَنَا ... عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ... قَالَ ... قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ... إِنَّ مِنْ كَسْبِ الْحَجَّامِ ...

باب ۲۵۰: پچھنے لگانے کی اجرت لینا صحیح ہے یا نہیں

حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پچھنے لگانے والے کی کمائی ناپاک ہے۔

حضرت سائب بن یزید فرماتے ہیں میں نے حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ سے سنا وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے بے شک حرام کاموں میں سے پچھنے لگانے والے کی کمائی بھی ہے۔

ایک دوسری سند سے بواسطہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل مروی ہے۔

عن رسول الله صلى الله عليه وسلم

۱۷۵ - وحدثنا عبد الرحمن قال ثنا عبد الله بن وهب قال ثنا عبد الله بن عبيد بن زياد بن أنعم الافريقي قال ثنا عبد العزيز بن أبي سلمة الماجشون عن عبد الله بن دينار عن ابن عمر عن مالك أنه قال قد حرم رسول الله صلى الله عليه وسلم كسب الحجام.

۱۷۶ - حدثنا علي بن شيبة قال ثنا روح بن عبادة قال ثنا سعيد قال ثنا حنظلة أبو حجيفة أنه قال قد اشترى أبي حجاما فكسر محاجمه فقلت له يا أبت لم كسرتها فقال إن رسول الله صلى الله عليه وسلم نهى عن ثمن الدم.

قال أبو جعفر وليس في هذين الدليل على غير كسب الحجام ولكن إنما أتينا به لئلا يتوهم متوهم أنا قد أغفلناه وإنما في هذا الحديث كراهية أبي جحيفة لذلك فقط فأما في ذلك عن رسول الله صلى الله عليه وسلم من نهيه عن ثمن الدم ونهوه إياه عن ذلك فغير ذلك فذهب قوم إلى أن في هذا كسب الحجام واحتجوا في ذلك بهذه الآثار.

وخالفهم في ذلك آخرون فقالوا ليس كسب الحجام كسبا دنيا وليس ينبغي للرجل أن يدنس نفسه ويذل فيها بذلك فأما أن يكون ذلك في نفسه حراما فلا وحجتهم في ذلك بما حدثنا يونس قال ثنا أبو الربيع قال ثنا ابن وهب قال أخبرني عمرو بن الحارث عن بكير بن عبد الله بن الأشج عن طاوس عن أبيه عن عبد الله بن عباس قال احتجم رسول الله صلى الله عليه وسلم وأعطى

حضرت عبد الرحمن بن محمد بن عبد الله بن عبد الحكم رحمہ اللہ نے فرمایا کہ ہم سے ابو نے بیان کیا کہ ہم سے عبد اللہ بن وہب نے بیان کیا کہ ہم سے عبد العزیز بن ابی سلمہ الماجشون نے بیان کیا کہ ہم سے عبد اللہ بن دینار نے بیان کیا کہ ابن عمر رضی اللہ عنہ نے امام مالک رحمہ اللہ سے بیان کیا کہ انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پچھنا لگانے کی کمائی کو حرام قرار دیا۔

حضرت علی بن شیبہ رحمہ اللہ نے فرمایا کہ ہم سے روح بن عبادہ نے بیان کیا کہ ہم سے سعید نے بیان کیا کہ ہم سے حنظلہ ابو حجیفہ نے بیان کیا کہ انہوں نے فرمایا کہ میرے والد نے پچھنا لگانے والے کو خریدا پھر انہوں نے پچھنا لگانے کے آلات توڑ دیئے میں نے کہا ابا جان آپ نے ان کو کیوں توڑا ہے تو انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خون کی قیمت لینے سے منع فرمایا۔

حضرت امام ابو جعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ان روایات میں پچھنا لگانے والے کی کمائی کے حرام ہونے کی کوئی دلیل نہیں ہے لیکن ہم اس کو اس لیے لائے ہیں تاکہ کوئی وہم کرنے والا یہ وہم نہ کرے کہ ہم نے اس سے غفلت برتی ہے اس میں تو صرف حضرت ابو جحیفہ رضی اللہ عنہ کی ناپسندیدگی کا ذکر ہے اور جو کچھ انہوں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے خون کی قیمت لینے کی ممانعت کے بارے میں ذکر کیا ہے تو اس سے ہٹ کر وہ دوسرا معاملہ ہے جس کے بارے میں خون کی قیمت لینا منع ہے۔

ایک جماعت اس بات کی طرف گئی ہے کہ پچھنا لگانے والے کی کمائی مکروہ ہے انہوں نے ان احادیث سے استدلال کیا ہے جن میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے ان کی ممانعت کرتے ہوئے فرمایا کہ پچھنا لگانے والے کا پیشہ خبیث پیشہ ہے لہٰذا انسان کے لیے یہ کام ہے کہ وہ اپنے آپ کو ذلیل کرے اور اس کمائی کی وجہ سے اس کی عزت جاتی رہے جس کے ساتھ اس کی عزت وابستہ ہے اور یہ حرام ہونے کا تقاضہ ہے کیونکہ ایسی اشیاء

انہوں نے اس سلسلے میں ان روایات سے استدلال کیا ہے حضرت عبداللہ بن طاؤس اپنے والد سے اور وہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں انہوں نے فرمایا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سینگی لگوائی اور سینگی لگانے والے کو اس کی اجرت بھی عطا فرمائی۔

حضرت عفان بن مسلم اور حضرت سہل بن بکار دونوں فرماتے ہیں ہم سے حضرت وہیب نے بیان کیا پھر انہوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا۔

حضرت شعبی حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سینگی لگانے والے لڑکے کی طرف کسی کو بھیجا وہ آیا اور اس نے سینگی لگائی آپ نے اسے ایک مُدیا آدھا مُد (غلہ) اجرت دی اگر یہ حرام ہوتا تو آپ عطا نہ فرماتے

حضرت عامر شعبی حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں انہوں نے فرمایا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سینگی لگوائی اور سینگی لگانے والے کو اس کی اجرت عطا فرمائی اگر یہ حرام ہوتی تو آپ عطا نہ فرماتے۔

حضرت ابوطالب حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں ایک سینگی لگانے والے نے جسے ابوطیبہ کہا جاتا تھا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو سینگی لگائی تو آپ نے اسے اجرت دی اور اس کے خراج میں سے ایک صاع کم کر دیا یا اس کے مالکوں نے معاف کر دیا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں اگر وہ حرام ہوتی تو رسول اکرم صلی اللہ

سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ۔

۱۸۲۔ وَحَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ بِشْرٍ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ قَالَ ثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ كَثِيْرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ حَدَّثَنِيْ عَلِيُّ بْنُ حُسَيْنٍ عَنْ أَبِيْ رَافِعٍ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنْ جَابِرٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ أَطْعَمَ فَاسْتَطْعَمَهُ اللّٰهَ فَلَمْ يُطْعِمْهُ مِنْ طَعَامِهِ وَأَمَرَ مُنَادِيًا أَنْ يُنَادِيَ فِيْ النَّاسِ أَنَّ فُلَانًا جَائِعٌ فَأَطْعِمُوْهُ فَلَمْ يُطْعِمْهُ أَحَدٌ مِنْهُمْ ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے کسی سے کھانا مانگا اور اس نے نہ کھلایا پھر اس نے اپنے کسی آدمی کو حکم دیا کہ وہ اعلان کرے کہ فلاں شخص بھوکا ہے اس کو کھانا کھلاؤ پھر بھی کسی نے نہ کھلایا۔

۱۸۳۔ وَحَدَّثَنَا فَهْدُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ ثَنَا أَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ أَبِيْ بِشْرٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ كَثِيْرٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعَا أَيَّ طَيِّبَةَ الْحَجَّامَ فَحَجَمَهُ فَسَأَلَهُ كَمْ خَرَاجُكَ فَقَالَ ثَلَاثَةُ آصُعٍ فَوَضَعَ عَنْهُ صَاعًا أَوْ صَاعَيْنِ ۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابوطیبہ حجام کو بلایا اس نے آپ کو پچھنے لگائے آپ نے اس سے خراج کا حکم دیا اس نے کہا تین صاع آپ نے اس سے ایک صاع یا دو صاع معاف کر دیئے۔

۱۸۴۔ وَحَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا يَزِيْدُ قَالَ ثَنَا أَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ أَبِيْ بِشْرٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ كَثِيْرٍ عَنْ جَابِرٍ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِ ذٰلِكَ أَوْ نَحْوِهِ ۔

حضرت سلیمان بن کثیر حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں پھر انہوں نے اسی کی مثل روایت کیا۔

۱۸۵۔ وَحَدَّثَنَا إِبْرَاهِيْمُ بْنُ أَبِيْ دَاوُدَ قَالَ ثَنَا آدَمُ بْنُ أَبِيْ إِيَاسٍ قَالَ ثَنَا وَرْقَاءُ بْنُ عُمَرَ عَنْ مُحَمَّدِ الْأَعْلَى عَنْ أَبِيْ جَمِيْلَةَ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ خَطَبَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ أَعْلَى أَجْرِهِ ۔

حضرت ابوجمیلہ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ سنایا اور مجاہد کو اجر عظیم کی خبر دی۔

۱۸۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُثْمَانَ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ أَنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ قَالَ فِيْ كِتَابِ الْمُخْتَارِ أَعْلِفْهُ النَّاضِحَ أَوْ قَالَ أَعْلِفْ ذٰلِكَ نَاضِحَكَ ۔

حضرت ابوزبیر حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجاہد اسپیشل لکھنے والے کی اجرت کے بارے میں فرمایا اسے پانی لانے والے اونٹ کو کھلا دو یا فرمایا اپنے پانی لانے والے اونٹ کو کھلا دو۔

۱۸۷۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيْمُ بْنُ أَبِيْ دَاوُدَ قَالَ ثَنَا عَمْرٌو يَعْنِيْ ابْنَ عَوْنٍ ح وَقَدْ حَدَّثَنَا أَبُوْ أُمَيَّةَ مُحَمَّدُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ قَالَ ثَنَا الْمُعْتَمِرُ بْنُ صُلَيْمٍ قَالَ ثَنَا

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجاہد اسپیشل لکھنے والے کی اجرت کے بارے میں فرمایا اسے پانی لانے والے اونٹ کو کھلا دو یا فرمایا اپنے پانی لانے والے اونٹ کو کھلا دو۔

حضرت عاصم، حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ ابوطیبہ نے سنگی، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو سینگی لگائی اور آپ نے دو صاع خرما دینے کا حکم دیا اور اس کے مالکوں سے کلام فرمایا کہ اس کے خراج میں کچھ کمی کر دیں چنانچہ انہوں نے ایسا کیا۔

حضرت حمید الطویل نے بیان فرمایا کہ انہوں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے حجام کی کمائی کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے فرمایا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سینگی لگوائی، ابوطیبہ حجام نے آپ کو سینگی لگائی، رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے لیے دو صاع خرما دینے کا حکم دیا اور اس کے مالکوں سے کلام فرمایا کہ اس کے خراج میں کچھ کمی کر دیں چنانچہ انہوں نے ایسا کیا۔

حضرت سفیان نوری خبر دیتے ہیں کہ حضرت حمید نے ان سے بیان کیا وہ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے اور وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

حضرت حمید الطویل، حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے اور وہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں پھر انہوں نے اس حدیث کو بعینہٖ اس کی مثل روایت کیا۔

حضرت اسماعیل بن جعفر حضرت حمید الطویل سے وہ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے اور وہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

ان روایات میں حجام کی کمائی کے جواز کا ذکر ہے

فاستفهمت ان يكون ذلك قد نسخ عن ذلك
الذي ذكرنا او لم يفعل
١٩٣۔ فنظرنا في ذلك فاذا ابو اويس قد حدثنا قال ثنا
محمد الله بن يوسف ح وحدثنا ربيع المؤذن
قال ثنا شعيب بن الليث قال ثنا الليث عن
يزيد بن ابي حبيب عن ابي الخير عن الصنابحي عن
عبد الله بن سهل بن ابي حثمة عن محيصة بن
مسعود الانصاري ان الله قد كان له غلام يحترف
فقال له تاقه والله طيبة فانطلق الى رسول الله
صلى الله عليه وسلم فسأله عن خراجه فقال
لا تفعل ائته فردد ذلك على رسول الله صلى الله
عليه وسلم فقال اعلف بدالناضحة اجعلوه
في كوشه

١٩٤۔ حدثنا ابو بكرة قال ثنا عبد الرحمن بن يونس
قال ثنا شرقة بن عمار قال ثنا عاصم بن عبيد الله
الرحمن ان رافع بن رافع او رافع بن خديج
الشك منهم في ذلك وقد كان جاء الى مجلس
الانصار فقال لهلى رسول الله صلى الله عليه
وسلم عن كسب الحجام وهو حرفان لا فعلمهما
وقد حدثنا فهد بن سليمان قال ثنا عبد الله
ابن صالح الكاتب قال حدثني الليث قال
حدثني عبد الرحمن بن خالد بن مسافر عن
ابن شهاب عن حرام بن سعد بن محيصة عن
محيصة رجل من بني حارثة انه كان له غلام
حجام فقال يا رسول الله صلى الله عليه وسلم
صلى الله عليه وسلم عن ذلك فقال اعلفه ناضحك
اطعمه رقيقك

١٩٥۔ وحدثنا اسمعيل بن يحيى المزني قال
ثنا محمد بن ادريس قال ثنا سفيان عن ابي الزناد

نواب اس کا استعمال بند ہے تو وہ حکم جو اس کے بعد کی حالت پر
عمل کرنے سے روکتا ہے کیا ہے بیان کریں۔

تو ہم نے اس مسئلے میں غور کی تو ہم نے حضرت حرام
بن محیصہ سے روایت کی ہے انصار میں سے ایک
شخص ہے کہ ان کا ایک غلام حجام تھا انہوں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم
سے عرض کیا کہ میرا ایک غلام حجام ہے آپ نے اس کی کمائی
کھانے سے منع فرمایا پھر سوال کیا تو آپ نے منع فرمایا
وہ بار بار سوال کرتے رہے یہاں تک کہ آپ نے
فرمایا اس کی کمائی سے اپنے پانی لانے والے اونٹ
کے لیے چارہ خریدو اور اپنے غلام کو کھلاؤ۔

حضرت حرام بن محیصہ سے مروی ہے

حضرت رافع بن خدیج سے مروی ہے کہ ان کے
یا رافع بن رفاعہ (راوی کو شک ہے) انصار کی مجلس
میں آئے تو فرمایا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے پسند
نہ فرمائے والے کی کمائی سے منع فرمایا ہے اور فرمایا
کہ ہم اسے اپنے اونٹ کو کھلا دیا۔

حضرت حرام بن سعد بن محیصہ حضرت محیصہ سے
نہوں نے ایک شخص سے روایت کی ہے انہوں نے
یا کہ ایک حجام تھا انہوں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم
سے اس کے بارے میں پوچھا تو آپ نے اس کی کمائی
کھانے سے منع فرمایا پھر سوال کیا تو آپ نے منع فرمایا
وہ بار بار سوال کرتے رہے یہاں تک کہ آپ نے
فرمایا اس کی کمائی سے اپنے پانی لانے والے اونٹ
کے لیے چارہ خریدو اور اپنے غلام کو کھلاؤ۔

حضرت حرام بن سعد بن محیصہ سے مروی ہے
فرماتے ہیں حضرت محیصہ نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم

سے یا پھر انہوں نے اس کی مثل ذکر کیا۔

حضرت عزرہ بن اسعد ان کی بیٹی جاریہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا پھر انہوں نے اس کی مثل روایت کیا۔

حضرت اسعد بن موسیٰ فرماتے ہیں ہم سے حضرت ابن ابی ذئب نے بیان کیا پھر انہوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا۔

حضرت حرام بن ملحہ جو عوف کے ایک فرد تھے اپنے والد سے روایت کرتے ہیں انہوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا۔

تو جو کچھ ہم نے ذکر کیا کہ اس سلسلے میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے جو اباحت مروی ہے وہ اس عموم اور مطلق نہی کے بعد کی بات ہے جس کا پہلی روایات میں ذکر ہوا۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا اسے بری طائر قرار دینا کہ وہ اپنے غلام یا اونٹ کو کھلا دے اس بات کی دلیل ہے کہ یہ حرام نہیں ہے سے کیا تم نہیں دیکھتے کہ حرام مال جسے خود انسان کے لیے کھانا جائز نہیں اسے اپنے غلام اور اونٹ کو کھلانا بھی جائز نہیں کیونکہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے غلام کے بارے میں فرمایا انہیں اس چیز سے کھلاؤ جس سے تم خود کھاتے ہو۔

اس سے ثابت ہو گیا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے جائز قرار دیا کہ وہ اپنے حرام کی کمائی سے اپنے اونٹ کو چارہ ڈالے یا اپنے غلام کو کھلائے تو یہ اس

بِنْ خَيْرٍ هٰذَا ذٰلِكَ وَثَبَتَ حَدِيْثُ ابْنِ عُمَرَ وَبِهٰذَا نَأْخُذُ وَهٰذَا قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ وَاَبِيْ يُوْسُفَ وَمُحَمَّدٍ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِمْ وَهٰذَا هُوَ النَّظَرُ عِنْدَنَا لِاَنَّا قَدْ نَاْخُذُ الرَّجُلَ يُسَاوِمُ الرَّجُلَ يَعْرِضُ عَلَيْهِ سِلْعَةً عَرْضًا اَوْ يَعْرِضُ لَهُ حِمَارًا يَبِيْعُهُ ذٰلِكَ جَائِزٌ وَلَا نَجْعَلُ عَلٰى ذٰلِكَ خِيَارًا فَالْخِيَارُ بَعْدَ الْبَيْعِ

۱۹۹۔ وَقَدْ رُوِيَ فِيْ ذٰلِكَ اَيْضًا عَنْ بَعْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

۲۰۰۔ حَدَّثَنَا يَحْيٰى قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَعْنٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ مُوْسٰى بْنُ عَلِيِّ بْنِ رَبَاحٍ الْحَضْرَمِيُّ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ كُنْتُ عِنْدَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا فَاَتَتْهُ امْرَاَةٌ فَقَالَتْ لَهٗ اِنَّ لِيْ غُلَامًا تَجَّارًا وَاِنَّ اَهْلَ الْبَصْرَةِ يَزْعُمُوْنَ اَنَّ اَحْقَرَ ثَمَنِ الدَّهْرِ فَقَالَ لَهَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبَّاسٍ لَقَدْ كَذَبُوْا اِنَّمَا التَّاجِرُ الْمُرَابِحُ غُلَامُكِ

۲۰۱۔ حَدَّثَنِيْ يَحْيٰى قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ قَالَ وَحَدَّثَنِيْ رَبِيْعَةُ بْنُ اَبِيْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَنَّهٗ بَلَغَهٗ اَنَّ الْحَاجَّ مِيْنَ قَدْ كَانَ يَصْدُرُ سَوِيًّا عَلٰى عَهْدِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ۔

۲۰۲۔ وَقَدْ حَدَّثَنَا يَحْيٰى قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ اَنَّهٗ قَالَ وَقَدْ اَخْبَرَنِيْ يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ الْاَنْصَارِيُّ اَنَّ السُّنَّةَ بَيْنَ لَهٗ وَبَيْنَ الْمُغِيْرَةِ بْنِ بَاجِرٍ الْحِمْيَرِيِّ اَنَّهٗ لَا يَنْكِحُ اَبَدًا۔

بَابُ اللُّقَطَةِ وَالضَّوَالِّ

۲۰۳۔ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ مَالِكٍ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مَحْمُوْدِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ مَسْلَمَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ اَنَّهٗ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَاَلَهٗ عَنِ اللُّقَطَةِ اَوِ اللَّقِيْطِ فَقَالَ اعْرِفْ عِفَاصَهَا اَوْ وِكَاءَهَا ثُمَّ عَرِّفْهَا سَنَةً فَاِنْ لَمْ تُعْرَفْ فَاسْتَنْفِقْهَا وَلْتَكُنْ وَدِيْعَةً عِنْدَكَ فَاِنْ جَاءَ طَالِبُهَا يَوْمًا مِنَ الدَّهْرِ فَاَدِّهَا اِلَيْهِ قَالَ فَضَالَّةُ الْغَنَمِ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ خُذْهَا فَاِنَّمَا هِيَ لَكَ اَوْ لِاَخِيْكَ اَوْ لِلذِّئْبِ قَالَ فَضَالَّةُ الْاِبِلِ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ فَغَضِبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى احْمَرَّتْ وَجْنَتَاهُ اَوْ احْمَرَّ وَجْهُهٗ فَقَالَ مَا لَكَ وَلَهَا مَعَهَا حِذَاؤُهَا وَسِقَاؤُهَا تَرِدُ الْمَاءَ وَتَاْكُلُ الشَّجَرَ حَتّٰى يَلْقَاهَا رَبُّهَا

باب ۲۵۸ گری پڑی اور گمشدہ چیز

حضرت زید بن خالد سے روایت ہے کہ ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور اس نے لقطہ اور لقیط کے بارے میں سوال کیا۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس کی تھیلی اور اس کے منہ بند کو پہچان لے پھر ایک سال تک اس کا اعلان کرتا رہے اگر اس کا مالک نہ ملے تو اسے خرچ کر لے اور وہ تیرے پاس امانت رہے گی اگر اس کا مالک کسی دن آ جائے تو اسے ادا کر دے۔ اس نے پوچھا یا رسول اللہ گم شدہ بکری کا کیا حکم ہے؟ آپ نے فرمایا کہ وہ تیری ہے یا تیرے بھائی کی ہے یا بھیڑیے کی ہے۔ اس نے پوچھا یا رسول اللہ گم شدہ اونٹ کا کیا حکم ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم غصہ ہوئے یہاں تک کہ آپ کے رخسار سرخ ہو گئے یا آپ کا چہرہ سرخ ہو گیا۔ آپ نے فرمایا تجھے اس سے کیا غرض ہے اس کے ساتھ اس کا جوتا اور مشک ہے وہ پانی پر جائے گا اور درخت کھائے گا یہاں تک کہ اس کا مالک اسے پا لے گا۔

صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسلمان کی گمشدہ چیز آگ کی جلن ہے۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا مسلمان یا (فرمایا) مومن کی گمشدہ چیز آگ کی جلن ہے۔

حضرت مطرف بن شخیر اپنے والد سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں ہم کچھ لوگوں کے ساتھ بارگاہ نبوی میں حاضر ہوئے آپ نے فرمایا کیا تمہیں سوار کی نہ ملنے کا ہے میں نے عرض کیا ہم راستے میں اونٹوں کا گلہ (ریوڑ) پاتے ہیں نبی محترم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بے شک مسلمان کی گمشدہ چیز آگ کی جلن ہے۔

یہ بحث اس طرف گئی ہے کہ گمشدہ چیز کو اٹھانا حرام ہے تشہیر کے لیے ہو یا کسی اور مقصد کے لیے، انہوں نے اس سلسلے میں ان (مندرجہ بالا) روایات سے استدلال کیا ہے لیکن دوسرے حضرات نے ان کی مخالفت کرتے ہوئے فرمایا کہ ان روایات میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے گمشدہ چیز کو تشہیر کے لیے لینے کی حرمت کا ارادہ نہیں فرمایا بلکہ اس کے علاوہ ارادہ فرمایا۔

اس مسلک والوں نے یوں استدلال کیا ہے حضرت ابو سلمہ جندی حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں ہم بارگاہ رسول میں گئے تو ہم نے اونٹوں پر سوار ہونے کے لیے کچھ نہ پایا یا رسول اللہ ہم پانی کی کمی کو

من الحيا وهو انه قال لنا وبنا رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم وغن جلوس بفناء فقلنا يا رسول الله ربما اصاب احدنا جنابة فكيف يصنع بالصلوة فقال ان صالة المسلم حسنة فكان منا الجنب من يغتسل ومنا من يتوضأ ومنا من يتيمم فكانت سنة النبي صلى الله عليه وآله وسلم عن اصحابها ان يتوضأوا الا ان يخافوا فوتها فاما بهذا بان قال صالة المسلم حسنة ان صالة المسلم عليها ان يحفظ على صاحبها حتى تؤدي الى مساويها الا ان يتبعه بها ما هو اكثر منها ولا يغير ذلك فبان بذلك معنى هذا الحديث وان ذلك على ما قد ذكرنا۔

۲۰۷۔ وقد كان منا اشتجر بذلك ايضا من قد حرم احد الصالة في ذلك ما قد حدثنا علي بن معبد قال ثنا يعلى بن عبيد قال ثنا حريز التيمي عن الضحاك بن المنذر عن ابيه قال كنا بالبويرة موضع فراحت نبقر فرأى فيها جرير بقرة انكرها فقال لراعيها ما هذه البقرة قال بقرة لحقت بالبقر لا ادري من يعني فيها جرير نظر ودث حتى توارت۔

ثم قال قد حفظت رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم يقول لا يأوي الضالة الا ضال

قالوا فهذا الحديث ايضا حرم احد الضالة فلا يكون من الحجة عليه لغيره في ذلك انه قد يحتمل ان يكون هو ذلك الرجل الذي لم تفارقه ضالته

پانی سے ہے۔ اور اس نے کہا کہ ہم سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بیان کیا اور ہم آپ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے۔ ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ ہم میں سے کسی کو جنابت لاحق ہو جاتی ہے تو وہ نماز کے لیے کیا کرے۔ آپ نے فرمایا مسلمان کی نماز اچھی چیز ہے۔ پس ہم میں سے کوئی غسل کرتا تھا اور کوئی وضو کرتا تھا اور کوئی تیمم کرتا تھا۔ پس سنت نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اصحاب کے بارے میں یہ ہے کہ وضو کریں مگر یہ کہ خوف ہو فوت ہونے کا۔ پس اس حدیث کا کیا معنی ہے کہ مسلمان کی نماز اچھی چیز ہے۔ اس کا معنی یہ ہے کہ مسلمان پر لازم ہے کہ اس کی نماز کی حفاظت کرے یہاں تک کہ اس کو ادا کر دے مگر یہ کہ اس کے بعد کوئی ایسا کام کرے جو اس سے بڑھ کر ہو اور اس کو تغیر کر دے۔ پس اس سے اس حدیث کا معنی ظاہر ہو گیا اور یہ وہی بات ہے جو ہم نے ذکر کی ہے۔

جن لوگوں نے اس حدیث سے گمشدہ جانور کے حرام ہونے پر استدلال کیا ہے انہوں نے اس میں بھی استدلال کیا ہے حضرت ابوحنیفہ رحمہ اللہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں ہم سے بیان کیا ضحاک نے وہ بیان کرتے ہیں منذر سے وہ اپنے والد سے وہ بیان کرتے ہیں کہ ہم بویرہ نامی جگہ پر تھے ہم نے گائیں ہانکیں تو جریر نے ایک گائے کو دیکھا جو ان گایوں کے ساتھ آ ملی تھی۔ اس نے کہا کہ اس گائے کو کیا ہوا ہے۔ اس نے کہا کہ یہ گائے ان گایوں کے ساتھ آ ملی ہے مجھے معلوم نہیں یہ کس کی ہے حضرت جریر نے گائے کو دیکھا یہاں تک کہ وہ نظروں سے اوجھل ہو گئی۔

پھر فرمایا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا ہے آپ فرماتے تھے گمشدہ جانور کو گمراہ ہی پناہ دیتا ہے۔

حضرت فرماتے ہیں کہ یہ حدیث بھی گمشدہ جانور کے حرام ہونے پر دلالت کرتی ہے اس سلسلے میں دوسرے لوگوں نے ان کے خلاف یہاں استدلال کیا ہے کہ ممکن ہے یہ گمشدہ جانور کے مالک کے لیے حلال ہو۔

۲۰۹۔ [illegible]

۲۱۰۔ [illegible]

۲۱۱۔ [illegible]

۲۱۲۔ [illegible]

۲۱۳۔ [illegible]

۲۱۴۔ [illegible]

۲۱۵۔ [illegible]

۲۱۶۔ [illegible]

۲۱۷۔ [illegible]

۲۱۸۔ [illegible]

۲۱۹۔ [illegible]

۲۲۰۔ [illegible]

۲۲۱۔ [illegible]

۲۲۲۔ [illegible]

أن سفاءة بن صالح [illegible] ثم ذكر الحديث مثل حديث ابن وهب سواء وهو في حال سقيهم إياها ورودها ترد منه الراعي صلى الله عليه وسلم بأن يتركوها فإنها ستأتي ربها فيجد منفعة صاحبها عندها حتى يأتيها ثوابه فيها فثبت بهذا أن الإيواء المذكور في حديث جرير هو الإيواء الذي يراد به خلاف خلطها على صاحبها وطلب الثواب فيها.

٢١٣ - وقد احتج أهل المقالة الأولى بما يقولون في ذلك أيضا بما حدثنا أبو بشر قرة بن الأعلى المصري قال ثنا صالح بن وهب أبو محمد القرشي قال أخبرني عمرو بن الحارث ومالك بن أنس وسفيان بن عيينة وابن لهيعة بن أبي عبد الرحمن الجهني عن أبيه عن مولى المنبعث وزيد بن خالد الجهني أنه قال جاء رجل إلى نبي صلى الله عليه وسلم وأنا معه رسول الله فسأله عن اللقطة فقال له رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم اعرف عفاصها ووكاءها ثم عرفها سنة فإن جاء صاحبها وإلا فشأنك بها قال فضالة الغنم يا رسول الله فقال هي لك أو لأخيك أو للذئب قال فضالة الإبل يا رسول الله فقال معها سقاؤها وحذاؤها ترد الماء وتأكل الشجر حتى يلقاها ربها.

٢١٤ - حدثنا [illegible] ابن محمد القرشي قال أنا سليمان بن بلال قال ثنا يحيى بن سعيد وربيعة بن أبي عبد الرحمن جميعا عن يزيد مولى المنبعث عن زيد بن خالد الجهني

پہلے قول والوں نے اس کے بارے میں جو استدلال کیا ہے اس کے بارے میں ان کا کہنا ہے کہ ہمیں عمرو بن حارث اور مالک بن انس اور سفیان بن عیینہ اور ابن لہیعہ نے بیان کیا ہے کہ ان سب نے یزید بن ابی عبد الرحمن سے اس نے یزید مولی منبعث سے اس نے زید بن خالد جہنی سے روایت کیا ہے کہ ایک شخص نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور میں آپ کے ساتھ تھا اس نے گری ہوئی چیز کے بارے میں پوچھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس کی تھیلی اور بندھن کو پہچان لو پھر ایک سال تک اس کی تشہیر کرو اگر اس کا مالک آ جائے تو ٹھیک ہے ورنہ تجھے اختیار ہے انہوں نے پوچھا یا رسول اللہ اور گم شدہ بکری کا کیا حکم ہے۔ فرمایا وہ تیرے لیے ہے یا تیرے بھائی کے لیے یا بھیڑیے کے لیے ہے اس نے پوچھا اور گم شدہ اونٹ؟ یا رسول اللہ! فرمایا اس کو چھوڑ دو اس کے ساتھ اس کی مشکیزہ اور جوتیاں ہیں وہ پانی پر جائے گا اور درختوں سے کھائے گا حتیٰ کہ وہ مالک اس تک پہنچ جائے۔ (یعنی وہ پانی کا ذخیرہ کرتا ہے نیز اسے چلنے میں کوئی دقت نہیں ہوتی۔)

حضرت زید بن خالد جہنی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے گری پڑی چیز کے بارے میں پوچھا گیا آپ نے فرمایا اس کو ایک سال تک پہچانو اور تشہیر کرو پھر جب

تک اس کی تشہیر کرو اگر اس کے مالک کو نہ پاؤ تو اس سے تھوڑا فروختا ہے اس امانت ہوگی اگر اس کا مالک آجائے تو اسے دے دے۔ یہ حدیث ابن عیینہ نے بھی زہری سے روایت کی ہے اور یہ حدیث ابن عیینہ کی روایت (نمبر ۲۱۲) سے بہتر ہے۔

یزید ذمالی منبعث ما حضرت زید بن خالد جہنی رضی اللہ عنہ سے اور وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے بعینہٖ اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

ایک دوسری سند سے حضرت زید بن خالد جہنی رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے بعینہٖ اس حدیث کی مثل ذکر کرتے ہیں البتہ اس میں انہوں نے نہیں فرمایا کہ وہ تیرے پاس بطور امانت ہے۔

حضرت ابوصالح حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپ سے گمشدہ بکری کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا وہ تیرے لیے یا تیرے بھائی یا بھیڑیے کے لیے ہے میں گم شدہ اونٹ کے بارے میں پوچھا گیا تو فرمایا اس سے کیا غرض ان کے مشکیزے اور ان کے جوتے ہیں چھوڑ دو حتیٰ کہ ان کے مالک انہیں پا لیں۔

قال أبو عمر:

فهذا يدل على أن الله قد نهاه عن أخذ صدقات الأموال وما سمى بنفسه لأهلها وأضافها إليهم في قوله خذ من أموالهم صدقة تطهرهم وتزكيهم بها وصلّ عليهم فأضاف الصدقة إلى الأموال وأضاف الصلاة إلى نفسه وسماها رحمة وأمر نبيه صلى الله عليه وآله وسلم أن يدعو لأهل الصدقات بالبركة وأخبر أن صلاته سكن لهم وطهور لذنوبهم وأمر الله نبيه صلى الله عليه وآله وسلم أن يأخذ الصدقة من أغنيائهم فيردها على فقرائهم وأن يتجنب كرائم أموالهم في أخذ الصدقات منها وأن يأخذ الوسط من أموالهم وليس من حق ما يعطفها على صاحبها أن يؤخذ منه وقد نهى رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم في هذا الحديث عن فناء الغنم فقال هي لك أو لأخيك أو الذئب لذئب فمالك أن تأخذها بنفسك فتكون في يدك لأخيك أو تخليها فيأخذها الذئب فيأكلها أو يعدو بها الراعي فيأخذها فيبقى لأخيك وقد روي عن عبد الله بن عمرو بن العاص عن النبي صلى الله عليه وآله وسلم في ذلك.

---

٩١٣ - أيضا مالك عن صدقة بن يسار أنه قال سمعت عبد الله بن وهب قال أخبرني أسامة بن زيد الليثي أنه سمع عمرو بن شعيب يحدث عن أبيه عن عبد الله بن عمرو بن العاص أن رجلا من مزينة أتى رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم فسأله فقال له ما شئت لفظ حديث ابن القاسم وقال فيه ما شئت إلا أن تسأل امرأة زوجها أو خادم سيدها أن يخدمه.

(حضرت امام نے اس حدیث کے ذریعہ ان لوگوں کے اس خیال کی تردید کی ہے جو یہ سمجھتے ہیں کہ زکوٰۃ کا مال ادا کرنے والے کا ہی ہوتا ہے اور وہ اس میں جو چاہے تصرف کر سکتا ہے۔ اس حدیث سے یہ بات واضح ہو جاتی ہے کہ زکوٰۃ کا مال اللہ کا ہوتا ہے اور اس کے حکم کے مطابق اس کے مستحقین کو دیا جاتا ہے۔ اسی لئے اس میں کسی قسم کا تصرف کرنا جائز نہیں ہوتا کیونکہ وہ پانی پر بہا، فرزند کھاتا ہے حق کہ اپنے مالک تک پہنچ جاتا ہے پس اسے لینے والے کو چاہئے کہ اس کا خیال رکھے۔ اگر کوئی شخص اسے مالک کے لئے محفوظ کرنے کا خیال رکھے تو اس پر کوئی گناہ نہیں۔ اسی حدیث میں جو اس حدیث کے راوی کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا وہ تمہارے بھائی یا تمہارے بھائی کے بیٹے ہیں تم اسے اپنے پاس رکھ لو یہاں تک کہ ہم اسے تمہارے پاس بھیج دیں گے۔ اسے اختیار ہے کہ اسے اپنے پاس رکھے یا کھا جائے۔ اگر اس میں اس کو نقصان کی اجازت ہے۔

اس سلسلے میں براہ راست حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما سے بھی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے بھی مروی ہے حضرت عمرو بن شعیب اپنے والد سے اور وہ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ مزینہ کا ایک شخص نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ سے سوال کیا اسے اونٹ کے بارے میں گمشدہ اونٹ کے بارے میں کیا حکم ہے آپ نے فرمایا وہ تمہارے بھائی کے لئے ہے یا تمہارے بھائی کے بیٹے کے لئے ہے اسے اختیار ہے گمشدہ اونٹ کو پکڑنے کا حکم دیا ہے)

فقہ

وسلم ما يدل على ذلك وهو ما قد حدثنا ابراهيم بن
مرزوق قال ثنا الحسن بن موسى عن حماد عن ثابت
البناني عن أنس عن أبي العلاء عن عياض
ابن حمار أن النبي صلى الله عليه وسلم سئل عن اللقطة فقال عرفها سنة
فإن وجدت صاحبها فادفعها إليه وإلا فهي مال الله

فقي فقد الحديث

ثم نظرنا هل وجب وسعرنا لها في حال تعريفه
في السنة لها وهو قول أبي حنيفة وأبي يوسف ومحمد
فوجدنا من حكم ذلك أن الإمساك
الذي لم يفعله الممسك بنفسه
لا تجب الضالة في ذلك فهذا ما في الضوال
من الأحكام وعن رسول الله صلى الله عليه
وآله وسلم

۲۲۰۰ وقد روى عن النبي صلى الله عليه
وآله وسلم في اللقطة أن لقد أمره أن يتركها
عليه ويتركها بمكانها حتى يجيء صاحبها وقد روي عن رسول
الله صلى الله عليه وآله وسلم في ذلك ما قد
حدثنا فهد قال ثنا عبد العزيز بن الخطاب قال ثنا علي بن ظبيان
عن يزيد بن أبي زياد عن عطاء بن السائب
عن عياض بن حمار المجاشعي عن النبي صلى الله
عليه وآله وسلم أنه قال من التقط لقطة فليشهد
عليها ذوي عدل ولا يكتمها ولا يغيرها فإن جاء
ربها فهو أحق بها وإلا فهي مال الله يؤتيه من
يشاء

فلما كان أحد الأشياء على هذا الوجه

الله کی راہ میں دیدیا جائے تو وہ اللہ تعالیٰ کا مال ہے
حضرت موسیٰ سے کوئی شخص نقل کرتے ہیں
کہ اسے میں جگہ ہے کہ اس کے بارے میں
کہ کیا کرنا چاہیے کہ وہ اللہ تعالیٰ کا مال ہے

تو ہم نے حضرت کے حوالے کیے کہ اس کے
اس کے بارے میں کہ اس کو کیا کرنا چاہیے
اس کے بارے میں کہ اس کو کیا کرنا چاہیے
اس کے بارے میں کہ اس کو کیا کرنا چاہیے
اس کے بارے میں کہ اس کو کیا کرنا چاہیے
اس کے بارے میں کہ اس کو کیا کرنا چاہیے
اس کے بارے میں کہ اس کو کیا کرنا چاہیے
اس کے بارے میں کہ اس کو کیا کرنا چاہیے

گری پڑی چیز کے بارے میں ابو داؤد کی حدیث
سے مروی ہے کہ آپ نے اس پر گواہ قائم کرنے اور اس
کو نہ چھپانے کا حکم فرمایا اس مسئلے میں آپ سے یہ روایت
ہے حضرت عیاض بن حمار مجاشعی رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ
علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا جو گری
پڑی چیز اٹھائے وہ اس پر دو عادل گواہ بنا لے
نہ اسے چھپائے اور نہ اس میں کوئی تبدیلی کرے اگر
اس کا مالک آجائے تو وہ اس کا زیادہ حقدار ہے
ورنہ اللہ تعالیٰ کا مال ہے جسے چاہے عطا فرمائے۔

جب گری پڑی چیز کو ان طریقے پر سنبھالنا

ہے تو گمشدہ چیز کو اٹھانے کا حکم بھی اس کے خارج ہوگا وہ اس کو اٹھانے کا اگر ہمت اس کو ہے جب مقصد اس کے علاوہ ہو۔

حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نے بھی گری پڑی چیز اٹھا کو اٹھانا اور اس کو درندوں کے لیے نہ چھوڑنا مستحب قرار دیا ہے حضرت سوید بن غفلہ سے مروی ہے فرماتے ہیں میں حج کے لیے نکلا تو مجھے ایک کوڑا ملا میں نے اس کو اٹھا لیا زید بن صوحان نے مجھے کہا اسے چھوڑ دو میں نے کہا میں اسے درندوں کے لیے نہیں چھوڑ سکتا کیونکہ کوڑا چھڑے کا ہوتا ہے تو فوراً درندے اسے خراب کر دیں گے میں اسے ضرور اٹھاؤں گا اور اس سے فائدہ حاصل کروں گا پھر حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے ملاقات ہوئی تو میں نے ان سے عرض کیا انہوں نے فرمایا تم نے اس سلسلے میں اچھا کام کیا میں نے خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں ایک تھیلی پائی جس میں ایک سو دینار تھے تو میں نے اسے اٹھا لیا پھر میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا آپ نے فرمایا ایک سال تک اس کی تشہیر کرو اگر اس کو پہچاننے والا مل جائے تو اسے دے دو ورنہ اس سے نفع اٹھاؤ۔

حضرت سلمہ بن کہیل فرماتے ہیں میں نے حضرت سوید بن غفلہ سے سنا وہ فرماتے تھے کہ میں حج کے لیے نکلا تو مجھے ایک کوڑا ملا میں نے اسے اٹھا لیا حضرت زید بن صوحان نے مجھے فرمایا اسے چھوڑ دو میں نے کہا اللہ کی قسم میں اسے درندوں کے لیے نہیں چھوڑ سکتا میں اسے ضرور اٹھاؤں گا اور اس سے فائدہ حاصل کروں گا پھر حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے ملاقات ہوئی تو میں نے ان سے عرض کیا انہوں نے فرمایا تم نے اسے اٹھا کر اچھا کیا مجھے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں ایک تھیلی ملی جس میں ایک سو دینار تھے میں نے اسے اٹھا لیا پھر میں سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ سے ذکر کیا آپ نے فرمایا ایک

[illegible]

[illegible] فقال [illegible] فقال [illegible] فقال [

کتاب الجہاد

آپ نے فرمایا مجھے ایک مسافر
کے بیٹے نے آپ سے مال بطور تجارت لے کر جانے
کی اجازت طلب کی آپ نے فرمایا اس کی کمیتی اور روزی کو دیکھ بھال کر
کرکے اس سے نفع اٹھاؤ۔

اس سلسلے میں حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے
بھی مروی ہے حضرت عمرو بن شعیب حضرت سفیان کے دو
بیٹوں حضرت عمرو اور حضرت عاصم سے روایت کرتے
ہیں کہ ان کے والد حضرت سفیان بن عبداللہ بن ربیعہ نے
چرخت کا ایک بار رو یا وہ اسے لے کر حضرت عمر فاروق
رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے آپ نے فرمایا ایک
سال تک اس کی تجارت کرو اگر اس کا پیمانہ دگنا ہو جائے
تو ٹھیک ہے اور نہ وہ تمہارا مال ہے فرماتے ہیں انہوں
نے ایک سال تک اس کی تجارت کی لیکن مالک کا پیمانہ پہلا تو اتنا
سال نہ کے موقعہ پر وہ اسے حضرت عمر فاروق رضی اللہ
عنہ کے پاس لائے اور انہیں صورت حال بتائی حضرت
عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے اس سے فرمایا یہ تمہارے لیے
ہے اس پر فرمایا اگر ایسا کرتے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی ایسا کرتے
اور ضرور ایسا کرتے تھے حضرت سفیان نے اسے پیسے نکال
کر دیا تو حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے اسے لے کر مسلمانوں
کے بیت المال میں جمع کر دیا۔

حضرت ابن جریج خالد جہنی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے
کہ انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے گری پڑی چیز کے بارے
میں پوچھا آپ نے فرمایا ایک سال تک اس کی تشہیر کرو
اگر اس کا مالک آ جائے تو اس کے مالک کو دے دو
ورنہ اسے کھاؤ اور اس کی کوئی تھیلی اور اس کی گنتی پہچان لو اگر
تمہارے پاس اس کا مالک آ جائے تو اسے دے دو کہا یا رسول اللہ
گم شدہ اونٹ کا کیا حکم ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس پر اتنا غصہ کیا
کہ آپ کے رخسار سرخ ہو گئے یا فرمایا سرخ ہو گئے تمہیں اونٹ سے کیا

۲۲۷۔ وَإِذَا كَانَ جَارَاهُمَا فِي صَافِي وَقَضِيَّهُمَا
[illegible]
[illegible]
[illegible]

[illegible]

۲۲۴۔ [illegible] عمر بن الخطاب [illegible]

۲۲۵۔ [illegible]

۲۲۶۔ [illegible]

کیا کہ انہوں نے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے عہد میں ایسا ہی فتویٰ دیا تھا۔

حضرت یحییٰ بن سعید فرماتے ہیں میں نے حضرت سلیمان بن یسار سے سنا وہ حضرت ثابت بن ضحاک سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے ایک اونٹ بانٹا پھر انہوں نے اس حدیث کو حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے بعینہٖ اس کی مثل روایت کیا۔

تو یہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ ہیں جنہوں نے گمشدہ اور گرے پڑے چیز کا ایک جیسا حکم بیان فرمایا۔

اس سلسلے میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے بھی اسی طرح مروی ہے حضرت علاء بن سہیل سے مروی ہے انہوں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے سنا ان سے گمشدہ اونٹ اور اس چیز کے بارے میں پوچھا گیا جو گری ہوئی ہو اور کسی شخص کو ملے آپ نے فرمایا اس کی برائی کے سبب اس کی جدائی سے بچو اور بھلائی کے سبب اس کی برائی سے بچو اور اسے اپنے پاس رکھو یہاں تک گمشدہ چیز کو صرف گمراہ ہی تلاش کرتا ہے۔

حضرت حبیب بن ابی ثابت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں میں نے ایک شخص کو سنا اس نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے گمشدہ چیز کے بارے میں پوچھا انہوں نے فرمایا اسے حکمران کے حوالے کر دو۔

حضرت نافع اور حضرت ابن سیرین رضی اللہ عنہما سے مروی ہے ایک شخص نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے پوچھا کہ اسے ایک گری پڑی چیز ملی ہے انہوں نے فرمایا اس کی تشہیر کرو اس نے کہا میں نے تشہیر کی لیکن کوئی پتہ نہ چلا فرمایا اسے خاک کے حوالے کر دو۔

حضرت حبیب بن ثابت فرماتے ہیں کہ انہوں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے سنا وہ ان سائلہ

حَبِيبٍ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ أَنَّهُ قَالَ جِئْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ
عُمَرَ فَسَأَلْتُهُ عَنْ ضَالَّةٍ فَقَالَ لِي مَا لَكَ وَلَهَا
دَعِ السُّلْطَانَ فَإِنِّي لَا أَرَى لَكَ مِنْهَا

۲۲۷۔ وَقَدْ رُوِيَ عَنْ عَائِشَةَ فِي ذٰلِكَ أَيْضًا
مَا أَخْبَرَنَا مُحَمَّدٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ
أَبِيهِ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ أَنَّهُ سَمِعَ عَنْ
نَفَاوَةَ أَحَدِ بَنِي عَبْدِ الْمُطَّلِبِ أَنَّهُ سَأَلَ عَائِشَةَ
فَقَالَتْ إِنَّهُ ضَاعَتْ لِي لُقْطَةٌ فِي الْحَرَمِ وَلَمْ
نَرَ أَحَدٌ أَيَعْرِفُهَا فَقَالَتْ لَهَا عَائِشَةُ
اسْتَغْفِرِي بِهَا

وَقَدْ رُوِيَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ
مَسْعُودٍ فِي هٰذَا مِثْلُ ذٰلِكَ۔

۲۲۸۔ أَيْضًا هُوَ مَا قَدْ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ عَنْ سَعِيدِ
قَالَ مَا مُحَمَّدٌ عَنْ سَعِيدٍ وَضَبَّهَا إِلَيْهِ قَالَ أَخْبَرَنَا عَنْ
عَامِرِ بْنِ شَقِيقٍ عَنْ أَبِي وَائِلٍ قَالَ شَارَكْتُ
عَبْدَ اللّٰهِ وَعَائِشَةَ بِمَالٍ وَهُوَ فَحَلَبَ عَبْدُ
يَعْرِفُهَا وَيَعْرِفُهَا أَحَدٌ فَلَمْ يَجِدْ صَاحِبَهَا فَجَمَعَ
فَسَأَلَ وَجَعَلَ يَعْرِفُهَا وَيَقُولُ اللّٰهُمَّ عَنْ صَاحِبِهَا
فَإِنْ وَفَاتَ فَبِي فَإِنْ جَاءَ صَاحِبُهَا فَلَمْ
هٰكَذَا يُفْعَلُ بِالضَّوَالِّ۔

وَقَدْ رَوَيْنَا عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي ذٰلِكَ حَدِيثَيْنِ رَوَيْنَاهُمَا عَنِ الثِّقَاتِ
مِنْ قَدْ ذَكَرْنَاهُمْ فِي هٰذَا الْبَابِ الْمَسْمُوعَةِ أَيْضًا
حُكْمُ اللُّقَطَةِ وَالضَّالَّةِ جَمِيعًا

فَدَلَّ أَنَّ مَا قَدْ
جَاءَ مِنْ حُكْمِ اللُّقَطَةِ وَالضَّالَّةِ فِي ذٰلِكَ وَذَكَرْنَاهُمَا
جَمِيعًا قَوْلُ الْعَامَّةِ وَأَنَّ الْحَدِيثَ
الَّذِي جَاءَ فِيهِ أَنَّ قَالَ لَهُ السُّلْطَانُ

ان سے گم شدہ چیز کو لقطہ پڑا ہوا گیا تھا انہوں نے کہا تو
اسے سلطان (یا حاکم) کے حوالے کر دے۔

اس سلسلے میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے بھی
ایک حدیث مروی ہے نفاوہ جو بنو عبدالمطلب سے ہیں
حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے سوال کرتے ہوئے کہا
کہ مجھے حرم شریف میں ایک گمشدہ چیز ملی ہے
کیا کسی کو پہچان کرا دوں؟ اس پر حضرت عائشہ
رضی اللہ عنہا نے فرمایا: اس سے بچ جا۔ (یعنی
نہ بتا)

اس سلسلے میں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ
سے بھی اس کی مثل مروی ہے

حضرت ابن ابی ثابت کہتے ہیں کہ میں حضرت
عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے حالت حج میں
ایک غلام خریدا پھر اس کے مالک کو تلاش کیا لیکن
نہ پایا ایک سال تک تشہیر کی پھر بھی نہ ملا پھر صدقہ
کر دینے کا ارادہ کیا اور یوں کہتے تھے
اے اللہ! یہ اس کے مالک کی طرف سے صدقہ
ہے اگر وہ اس سے ملا تو اسے اور اگر نہ ملا تو مجھ پر
اس کی تبعیت ہے پھر ایسا گمشدہ چیز کے
بارے میں عمل کیا جاتا ہے۔

اس سلسلے میں ہمیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
سے روایت کیا اور جن محدثین سے روایت کیا ان
سے یہ بات مروی ہے کہ جس بات کی تشریح ان
دونوں گمشدہ چیزوں یعنی لقطہ اور ضالہ کو ایک جیسا ہے۔

تو یہ اس بات پر دلالت ہے کہ اس سلسلے
میں جو روایات آئی ہیں جن میں ان دونوں میں سے
ایک کا ذکر ہے تو وہ ان کے بارے میں بھی
ہے اور دوسری کا دوسری سے متعلق ہے اور اس سلسلے میں

٢٢٢٤ - وقد حدثنا محمد بن عبد الله بن نمير قال ثنا الوليد بن مسلم قال ثنا الاوزاعي قال ثنا يحيى بن أبي كثير عن أبي سلمة بن عبد الرحمن عن أبي هريرة عن النبي صلى الله عليه وآله وسلم بمثل ذلك الحديث سواء.

٢٢٢٥ - حدثنا أبو بكرة قال ثنا أبو داود قال ثنا هدبة بن خالد قال ثنا همام عن قتادة عن أنس قال قال رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم بمثل ذلك سواء.

٢٢٢٦ - حدثنا ابن مرزوق قال ثنا عبد الرحمن بن مهدي قال ثنا النضر بن شميل يقول فيما يعني عنه أبو عبد الرحمن فيما لا يعني أن يلتقط اللقطة فيرفعها إلى بيته فتعريفها منه حيث أخذها.

وقد روى هذا عن رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم بغير هذا اللفظ.

٢٢٢٧ - أيضا وهو كما قد حدثنا ابن خزيمة قال ثنا أبو داود قال ثنا عمرو بن عثمان قال ثنا أبو يوسف عن يزيد بن أبي زياد عن عطاء عن عبيد بن عمير عن جابر بن عتيك أنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم في ضالة الإبل لا يؤوها إلا ضال إلا لينشد بها.

٢٢٢٨ - حدثنا محمد بن خزيمة قال ثنا أبو داود قال ثنا أبو عاصم النبيل قال ثنا أبو عوانة عن فراس عن عطاء بن السائب عن زاذان عن علي قال

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص گمشدہ اونٹ کو پکڑے وہ صرف اس کا اعلان کرنے کے لیے پکڑے۔

حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص گمشدہ اونٹ کو پکڑے وہ صرف اس کا اعلان کرنے کے لیے پکڑے۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص گمشدہ اونٹ کو پکڑے وہ صرف اس کا اعلان کرنے کے لیے پکڑے۔

حضرت ابوعبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص گمشدہ اونٹ کو پکڑے وہ صرف اس کا اعلان کرنے کے لیے پکڑے۔

حضرت ابوعبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص گمشدہ اونٹ کو پکڑے وہ صرف اس کا اعلان کرنے کے لیے پکڑے۔

فقہ

ہے جبکہ اعلان کرنے کے لیے اٹھانے سے بہتر ہے اور اس حدیث سے حرم شریف کی گری پڑی چیز کے بارے میں اٹھانا جائز ہونا ثابت ہوا کہ اس کا اعلان کیا جائے پھر اسی سال تک رکھی جائے اور یہ بھی احتمال ہے کہ اس سے مراد وہ چیز ہو جو عرفا دیگر شہروں اور مقامات میں گری پڑی چیز سے ممتاز ہو کہ اس کا اعلان بھی اسی طرح کیا جائے جو حرم کے لیے ہے۔ اسی سلسلے میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے کہ ان سے حرم کی گمشدہ چیز کے بارے میں پوچھا گیا ایک عورت نے پوچھا تھا اس نے تشہیر کرنے کے بعد اٹھانے والا نہ ملا تو ام المومنین نے فرمایا اس سے نیچے جاؤ اور تو یہ اس بات پر دلالت ہے کہ حرم شریف کی گری پڑی چیز کا حکم غیر حرم کے لقطہ کی طرح ہے۔

حاجی کے لقطہ (گری پڑی چیز) کے بارے میں

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے حضرت عبداللہ بن عثمان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حاجی کی گری پڑی (گمشدہ) چیز کو اٹھانے سے منع فرمایا ہے تو ہمارے نزدیک اس سے مراد وہ لقطہ ہے جس کا نہ اعلان کیا جائے اور نہ ہی تشہیر کی جائے۔ غیر حاجی کا لقطہ اعلان کرنے کے لیے اٹھانا جائز ہے اور حاجی اور غیر حاجی دونوں قسم کے لوگوں کا ہونا ہے تو غیر حرم کے لقطہ حاجی کا لقطہ اٹھانا اولیٰ ہے۔ یہاں بھی ایسا ہی ہوگا اور اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے۔

كِتَابُ الْقَضَاءِ وَالشَّهَادَاتِ

فیصلوں اور گواہوں کا بیان

بَابُ ۲۵۹ الْقَضَاءِ بَيْنَ أَهْلِ الذِّمَّةِ

۲۴۷ - حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى قَالَ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ وَعَنْ ضَمِّ ذَكَرَهُ بْنِ مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ رَجَمَ يَهُودِيًّا وَيَهُودِيَّةً حِينَ تَحَاكَمُوا إِلَيْهِ

قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ فَذَهَبَ قَوْمٌ إِلَى أَنَّ أَهْلَ الذِّمَّةِ إِذَا أَحْدَثُوا شَيْئًا مِنْ حُدُودِ اللَّهِ تَعَالَى لَمْ يُحْكَمْ عَلَيْهِمْ حُكْمَ الْمُسْلِمِينَ حَتَّى تَجِيءَ الْحُجَّةُ وَيَرْضَوْا بِحُكْمِهِ وَاحْتَجُّوا بِمَا ذَكَرْنَا مِنْ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا رَجَمَ الْيَهُودِيَّ وَالْيَهُودِيَّةَ حِينَ تَحَاكَمُوا إِلَيْهِ وَكَانَ الْإِمَامُ مُخَيَّرًا إِنْ شَاءَ أَعْرَضَ عَنْهُمْ فَلَمْ يَنْظُرْ فِيمَا بَيْنَهُمْ وَإِنْ شَاءَ حَكَمَ وَاحْتَجُّوا فِي ذَلِكَ أَيْضًا بِقَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى فَإِنْ جَاءُوكَ فَاحْكُمْ بَيْنَهُمْ أَوْ أَعْرِضْ عَنْهُمْ وَخَالَفَهُمْ فِي ذَلِكَ آخَرُونَ فَقَالُوا عَلَى الْإِمَامِ أَنْ يَحْكُمَ بَيْنَهُمْ بِأَحْكَامِ الْمُسْلِمِينَ فَنَظَرُوا وَجَبَ عَلَى الْإِمَامِ أَنْ يُقِيمَ عَلَى الْمُسْلِمِينَ فِيمَا أَصَابُوا مِنَ الْحُدُودِ وَوَجَبَ عَلَيْهِ أَنْ يُقِيمَ مِنْ أَهْلِ الذِّمَّةِ غَيْرَ مَا اسْتَحَلُّوا مِنْ ذَلِكَ مِنْهُمْ لِخَمْرٍ وَمَا أَشْبَهَهُ وَأَنَّ ذَلِكَ مِنْهُمْ كَمَا هُوَ مِنَ الْمُسْلِمِينَ فِيمَا أَتَوْا مِنْهُ

باب ۲۵۹۔ ذمی لوگوں کے درمیان فیصلہ کرنا

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک یہودی مرد اور یہودی عورت کو رجم کیا جب وہ اپنا مقدمہ آپ کے پاس لائے۔

حضرت امام ابو جعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں یہ حدیث اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ جب ذمی لوگ حدود اللہ میں سے کسی حد کو پامال کریں تو جب تک وہ مسلمانوں کے حاکم کے پاس اپنا مقدمہ نہ لائیں اور ان کے فیصلے پر راضی نہ ہوں امام ان کے درمیان فیصلہ نہ کریں جب وہ اپنا مقدمہ مسلمانوں کے حاکم کے پاس لائیں تو حاکم کو اختیار ہے چاہے ان سے اعراض کرے اور ان کے باہمی جھگڑوں کی پروا نہ کرے اگر چاہے تو فیصلہ کرے انہیں لے قرآن پاک سے استدلال کرتے ہیں اللہ تعالیٰ نے فرمایا اگر وہ آپ کے پاس آئیں تو آپ ان کے درمیان فیصلہ کریں یا ان سے اعراض کریں۔

بعض دوسرے علماء نے اس بات کی طرف گئے ہیں کہ امام پر واجب ہے کہ مسلمانوں کے لئے جو حدود ثابت ہیں ان کے مطابق ان کے درمیان فیصلہ کرے کوئی اہل ذمہ

سے کسی مسلمان پر حد و قائم کرے تو اس پر لازم ہے کہ وہ حد قائم کرے اور اسے اس عمل کے جیسے وہ اپنے لئے احسان سمجھتے ہیں جیسا کہ مذکور ہوا یا ان جیسے دوسرے کام۔ اس سلسلے میں وہ کفار جو مسلمانوں سے متعلق ہے کیونکہ مسلمانوں کو اس پر سزا دی جاتی ہے اور انہیں نہیں (اور جیسا کہ اہل علم حضرات کے نزدیک زانی وغیرہ کو رجم کرنا ہے جو کہ بعض کہتے ہیں کہ یہ حد احصان کے اسباب میں سے ایک سبب مسلمان ہونا بھی ہے (اور احصان کے بغیر رجم نہیں ہوتا۔)

لیکن اس کے علاوہ جو سزائیں حرمت کے توڑنے کے سلسلے میں دی جاتی ہیں ان میں ذمی لوگ مسلمانوں کی طرح ہیں اور اگر یہ واجب ہے کہ ان پر حد و قائم کرے اگر وہ اپنا مقدمہ اس کے پاس لائیں تو اس پر لازم ہے کہ مسلمانوں پر حد و قائم کرے اگرچہ وہ اس کے پاس مقدمہ نہ لائیں۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت جو ہم نے ذکر کی ہے اس کی دلیل ہے کہ انہوں نے اس بات کی خبر دی کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہود یوں کو رجم کیا جب کہ وہ مقدمہ آپ کے پاس لائے اور جس نے یہ کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں نے ان کو اس لیے رجم کیا کہ وہ اپنا مقدمہ میرے پاس لائے اگر یہ بات لائے تو معلوم ہوا کہ آپ کا فیصلہ ان کے مقدمہ پیش کرنے کے بعد ہوا اور اگر وہ اپنا مقدمہ نہ لاتے تو آپ ان کے معاملات میں نہ پڑتے لیکن آپ سے یہ بات مروی نہیں ہے آپ سے تو صرف اتنی بات مروی ہے کہ آپ نے اس وقت رجم کیا جب وہ اپنا مقدمہ لائے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے عمل اور فیصلے کی خبر دی جب وہ اپنا مقدمہ آپ کے پاس لائے اور آپ کے پاس مقدمہ لانے سے پہلے فیصلے کے بارے میں کوئی خبر نہیں دی کہ کیا آپ نے

ثم نقل ما يدل على نزع من الإثبات
هذا لفظه ... فإذا أنت بنت أبي جحش ... قد
... فقال ... فقال ... عن عامر الشعبي
... عن جابر ... أن اليهود جاؤا إلى
رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم ... فقال لهم رسول الله صلى
... عليه وآله وسلم ... ثنتان بعدهما ... منكم شهادة
... أن رسول الله صلى الله عليه وسلم
قد كان ينظر بينهم قبل أن يحكمه الرجل ... فإذا
... فيه ... فإنا لا نعلم أحدا جمع
... لا نعلم ... احتاج مع إقرارهما إلى أربعة
شهداء.

وروى عن البراء بن عازب عن
رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم ما يدل
على ذلك أيضا.

٢٥٠ - حدثنا ... قال ... عن ... عن أبي
... قال ... عن ... عن عبد الله
... عن ... قال ... على رسول الله صلى
... عليه وآله وسلم ... فقال ... فقالوا ... في
... فقال ... فقال ... فقال ... فقال ... فقال
... فقال ... فقال ... فقال ... فقال ... فقال
... فقال ... فقال ... فقال ... فقال ... فقال
... فقال ... فقال ... فقال ... فقال ... فقال

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ایسی روایات نقل کرتے ہیں جو
اس بات پر دلالت کرتی ہے۔

حضرت عبداللہ بن مرہ، حضرت براء رضی اللہ
عنہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک آدمی کے پاس سے گزرے
کے جسے کچھ لوگ مار رہے تھے
کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا
کہ اگر تم نے کہا ہے ... تو
کہ ... نے ... کہا ... نے
... کہا ... نے ... کہا

[illegible]

[illegible]

[illegible]

اس لڑکی نے عرض کیا کہ میرے والد نے اپنے ایک آدمی کی [illegible] آپ کے پاس بھیجا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے پوچھا تو نے کیا ہم تورات میں [illegible] اس کی سزا رجم پاتے ہیں لیکن جب یہ حکم لوگوں میں بہت عام ہو گیا تو ہم نے تبادلہ کیا کہ دو بچے کے لوگوں پر حد قائم کریں اور جس سے لوگ کچھ لیں تو ہم نے ایک بات پیدا اتفاق کر لیا [illegible] حضور کریم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ سے جس امر کو انہوں نے بدلا دیا اس کو زندہ کرنے کا تجھ کو زیادہ حق ہے۔

تو اس حدیث کے مطابق سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے [illegible] کے درمیان فیصلہ فرمایا اگرچہ وہ اپنا مقدمہ آپ سے [illegible] نہیں لائے کیونکہ اس حدیث میں ہے کہ آپ گزرے [illegible] پھر واپس آ گیا تھا پھر باقی حدیث ذکر کی پھر رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے رجم فرمایا جب حضور علیہ السلام نے ان کے اس عمل کا انکار کرتے ہوئے جو آپ کے پاس آنے سے پہلے وہ کر چکے تھے۔ آپ نے ان کو بلایا تو آپ نے ان کا معاملہ اللہ تعالیٰ کے اس حکم کی طرف لوٹا دیا جس کو انہوں نے مبدل کر دیا اور بدل دیا تھا تو اس سے ثابت ہوا کہ آپ کو ان کے درمیان فیصلے کا حق تھا وہ اپنا مقدمہ آپ کے پاس لاتے یا نہ۔ ان (مذکورہ بالا) روایات میں یہ دلائل تھے جن پر ہم نے گفتگو کی ہے، یہاں تک کہ [illegible] کے اس ارشاد گرامی کا تعلق ہے کہ اگر وہ آپ کے پاس آئیں تو آپ ان کے درمیان فیصلہ فرمائیں یا ان سے اعراض کریں، تو جو حضرات اس حکم کو ثابت مانتے ہیں ان کے نزدیک یہ آیت منسوخ ہے۔

[illegible]

حضرت عبیدہ کی [illegible] حضرت عکرمہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں کہ آیت کریمہ فَإِنْ جَاءُوكَ فَاحْكُمْ بَيْنَهُمْ أَوْ أَعْرِضْ عَنْهُمْ [illegible] منسوخ ہے [illegible]

اصول وضع

وَقَالَ الْآخَرُونَ تَأْدِيَتُهُمَا وَإِلَيْهِ حُكْمُ
بِهِمَا أَنْزَلَ اللَّهُ إِنْ حَكَمْتَ فَلَمَّا اخْتَلَفَتْ
فِي تَأْوِيلِ هَذِهِ الْآيَةِ وَكَانَتْ لَا تَارَةً مَنْ
عَلَى مَا ذَكَرْنَا ثَبَتَ الْحُكْمُ عَلَيْهِمْ عَلَى مَرَامِ الْمُسْلِمِينَ
وَلَمْ يَكُنْ لَهُ تَرْكُهُ إِنَّ فِي عُنُقِهِ الْحُجَّةَ فِي قَوْلِهِمْ
جَمِيعًا إِلَّا مَنْ يَقُولُ عَلَيْهِ أَنْ يَحْكُمَ يَقُولُ قَدْ
تَرَكَ مَا كَانَ عَلَيْهِ أَنْ يَفْعَلَهُ وَمَنْ يَقُولُ لَهُ أَنْ
يَحْكُمَ يَقُولُ قَدْ تَرَكَ مَا كَانَ لَهُ تَرْكُهُ فَهُوَ
حَتَّى يَنْتَهِيَ إِلَيْهِ الْفَرِيقَانِ جَمِيعًا بِالْقَبُولِ وَالتَّمَامِ
فَيَكُونُ بِذَلِكَ فَاصِلًا لِلْأَشْيَاءِ بِمَا
تَفْعَلُ مَا فِيهِ النَّجَاةُ بِالْإِتِّفَاقِ دُونَ مَا فِيهِ خَصَّةُ
النَّجَاةِ بِالْاخْتِلَافِ وَهَذَا الَّذِي ذَكَرْنَا مِنْ
وُجُوبِ الْحُكْمِ عَلَيْهِمْ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ وَأَبِي يُوسُفَ
وَمُحَمَّدٍ فَإِنْ قَالَ قَائِلٌ فَأَنْتُمْ لَا تَرْجُمُونَ
الْيَهُودَ إِذَا زَنَوْا وَقَدْ تَرَكْتُمْ بَعْضَ مَا فِي الْحَدِيثِ
الَّذِي فِيهِ الرَّجْمُ قِيلَ لَهُ إِنَّ حُكْمَهُ كَانَ فِي
الزُّنَاةِ فِي عَهْدِ مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ هُوَ الرَّجْمُ
عَلَى النُّفُوسِ وَكَذَلِكَ كَانَ جَوَابُ الْيَهُودِ حِينَ
لَهُمْ فِي مَسْأَلَةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ
عَنْ حَدِّ الزَّانِي فِي كِتَابِهِمْ فَلَمَّا عَلِمَ عَلَيْهِ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ كَانَ عَلَى
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ إِقَامَةُ حُدُودِ
وَالْفَصْلُ بِهِ لَوْ أَنَّ عَلَى أَحَدٍ مِنْهُمْ شَيْئًا مِنْ
الزِّنَا فِي كَانَ قَبْلَهُ حَتَّى يُحْدِثَ اللَّهُ شَرِيعَةً تَنْسَخُ
شَرِيعَتَهُ قَالَ اللَّهُ تَعَالَى أُولَئِكَ الَّذِينَ هَدَى
اللَّهُ فَبِهُدَاهُمُ اقْتَدِهْ فَرَجَمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى

اصول وضع

اور وہ حکم اور آپ کے درمیان اللہ تعالیٰ کے اس حکم سے جو اس نے نازل کیا ہے کہ آپ ان کے درمیان فیصلہ فرمائیں تو آپ جس کے ساتھ فیصلہ کریں اللہ تعالیٰ نے اس کا حکم دیا ہے ——— جب آیت کی تاویل میں اختلاف ہوا اور روایات ہماری مذکورہ گفتگو پر دلالت کرتی ہیں تو ثابت ہو گیا کہ سوال کا حق ان کے درمیان فیصلہ کرنے کا اور وہ اسے چھوڑ نہیں سکتا اس لیے کہ اس کے ذمہ کے متعلق اس فیصلے میں نجات ہے کیونکہ جو لوگ فیصلے کے حق میں ہیں وہ فرماتے ہیں اس نے اس عمل کو چھوڑ دیا جو اس پر لازم تھا اور جو حضرات فرماتے ہیں وہ فیصلہ نہ کرے تو وہ کہتے ہیں کہ اس نے اس عمل کو چھوڑ دیا جسے وہ چھوڑ سکتا تھا اور جب وہ فیصلہ کرے گا تو دونوں فریق اس کے لیے نجات کی گواہی دیں گے اور جب وہ فیصلہ نہیں کرے گا تو وہ نجات کی گواہی نہیں دیں گے تو جس کام میں باتفاق نجات ہو اسے کرنا اولیٰ ہے بجائے اس کام کے جس میں نجات کے خلاف بات اختلاف کے ساتھ ثابت ہو۔ اور یہ جو ہم نے ان کے خلاف فیصلہ کرنے کا واجب ذکر کیا ہے یہ حضرت امام ابوحنیفہ، امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا قول ہے۔

اگر کوئی شخص کہے کہ تم زانی یہودی کو رجم نہیں کرتے لہٰذا تم نے جس حدیث سے استدلال کیا ہے اس کا کچھ حصہ چھوڑ دیا۔ تو اسے جواب دیا جائے گا کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے زمانے میں زانیوں کی سزا رجم تھی وہ محصن ہوں یا غیر محصن۔ اسی طرح جس یہودی سے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا تھا کہ ان کی کتاب میں زانی کی سزا کیا ہے تو اس کا جواب بھی یہی تھا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کا انکار نہیں فرمایا بلکہ

[illegible]

[illegible]

[illegible]

وكذلك الأمة لا تكون تحصنة بزوجها
حتى كان او عبد افتتحت بما ذكرنا ان قول النبي
صلى الله عليه وآله وسلم الثيب بالثيب
الرجم انما وقع على خاص من الثيب لا على
كل ثيب فلو قيد دخل فيما اجمعوا انه لا وقع
على خاص الا انهم قد اجمعوا ان الذي دخل
وقد اجمعوا ان الحرين المسلمين البالغين
الزوجين الذين قد كان منهما الجماع تحصنين
ومن سواهم فقد احاط علمنا ان
ذلك قد دخل في قول رسول الله صلى الله عليه
وآله وسلم الثيب بالثيب الرجم فادخلنا
فيه ولو يحيط علمنا بما سوى ذلك لم نخرجه
منه وقد كان في القياس ان لا تكون الامة
تحصن الحر ولا يحصنها الحر وكانت هي في
حد غير محصنة ابدا لكن في خاص
ايانا ان يكون كذلك النص عليه فكما
احصن احدهما مسلم كان هو ايضا قد
احصنا وقد ان الامة

سکے اور یہ تحصن ہو جاتا ہے [illegible] حضرت امام ابو یوسف رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اس حدیث سے استدلال کیا ہے جو [illegible] سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جب لونڈی زنا کرے تو اس کو کوڑے مارو اور اگر پھر زنا کرے تو اس کو کوڑے مارو اور اگر پھر زنا کرے تو اس کو بیچ دو اگرچہ بالوں کی رسی کے بدلے ہی بیچنا پڑے۔ اس حدیث سے استدلال کرنے کی وجہ یہ ہے کہ اس حدیث میں لونڈی کو کوڑے مارنے کا حکم دیا ہے اور اس کو رجم کرنے کا حکم نہیں دیا ہے اور اس بات کا احتمال ہے کہ [illegible] کوڑے مارنے کا حکم

بَابُ الْقَضَاءِ بِالْيَمِينِ مَعَ الشَّاهِدِ

۲۵۲۔ حدثنا ... عن ابن عباس ... قضى ... بشاهد ويمين ...

۲۵۳۔ حدثنا ... عن ابي هريرة ... قضى ... بشاهد ويمين ...

۲۵۴۔ حدثنا ... عن ربيعة ... قضى ... بشاهد ويمين ...

قال ... وحدثني ربيعة ...

۲۵۵۔ حدثنا ... عن ربيعة ... قضى ... بشاهد ويمين ...

باب گواہ کے ساتھ قسم کے ذریعے فیصلہ کرنا

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے قسم اور ایک گواہ کے ساتھ فیصلہ فرمایا۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بھی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی کی مثل روایت کرتے ہیں۔

حضرت عبدالعزیز بن محمد حضرت ربیعہ بن ابی عبدالرحمن سے روایت کرتے ہیں انہوں نے اپنی سند سے اسی مثل روایت کیا۔

حضرت عبدالعزیز فرماتے ہیں حضرت سہیل سے بھول گئے اور فرمایا کہ مجھ سے ربیعہ نے حدیث بیان کی اور انہوں نے مجھ (عبدالعزیز) سے روایت کی یحییٰ بن عبدالحمید حمانی فرماتے ہیں سلیمان بلال اور دراوردی نے بیان کیا پھر انہوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا حضرت عبدالعزیز فرماتے ہیں پھر میں نے حضرت سہیل سے ملاقات کی اور ان سے اس حدیث کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے اس

ہوتا ہے کہ جب وہ اپنے مسلمان خاوند کو قصر نہ پائے تو وہ بھی اسے فسخ نہ بنا سکے اور ہم دیکھتے ہیں کہ مسلمان کو قصر نہ پانا جب باطل ہو گیا کہ وہ قصر بھی باطل ہو گیا جو کچھ ہم نے ذکر کیا اس پر قیاس اور یہی ہے اور اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے۔

۲۵۸۔ حدثنا ربیع المؤذن قال ثنا عبد اللہ بن وہب قال حدثنی عثمان بن محمد عن الحکیم بن عمیر عن سہیل بن ابی صالح عن ابیہ عن ابی ہریرۃ عن ثابت عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مثلہ۔

حضرت ربیع مؤذن کہتے ہیں کہ ہمیں عبداللہ بن وہب نے حدیث بیان کی وہ کہتے ہیں کہ ہمیں عثمان بن محمد نے حدیث بیان کی وہ حکیم بن عمیر سے وہ سہیل بن ابی صالح سے وہ اپنے والد سے وہ حضرت ابوہریرہ سے وہ حضرت ثابت سے اور وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۲۵۹۔ حدثنا فہد قال ثنا ابو نعیم قال ثنا سفیان عن جعفر عن ابیہ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ولم یذکر جابرا۔

حضرت جعفر اپنے والد سے اور وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتے ہیں حضرت جابر رضی اللہ عنہ کا ذکر نہیں کیا۔

۲۶۰۔ حدثنا یونس قال ثنا ابن وہب انہ ما بلغہ حدثہ عن جعفر بن محمد عن ابیہ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مثلہ۔

ایک دوسری سند سے حضرت جعفر اپنے والد سے اور وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۲۶۱۔ حدثنا ابن قال ثنا عبد اللہ بن وہب قال حدثنی عمرو بن محمد عن ابیہ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مثلہ۔

حضرت عمرو بن محمد اپنے والد سے اور وہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

قال ابو جعفر فذہب قوم الی القضاء بالیمین مع الشاہد الواحد فی خاص من الاشیاء فی الاموال خاصۃ واحتجوا فی ذلک بہذہ الآثار وخالفہم فی ذلک آخرون فقالوا لا یجب للمدعی فی شیء من الاشیاء الا برجلین او رجل وامرأتین ولا یقضی بشاہد ویمین وممن قال ذلک الشعبی الذی لا یقوم بما معہ فی ذلک شیء من الآثار فقالوا فاما ہذہ الآثار عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فانہ یجوز ان یکون انما قضی بالیمین مع الشاہد الواحد لانہ سأل المدعی فلم یجد عندہ غیر ذلک ولم یکن لہ بینۃ غیر شاہدہ فاستحلفہ فحلف فقضی لہ بحقہ فلم یکن ذلک لان ذلک ہو الواجب فی کل شیء ولکن لان ذلک کان ہو الواجب فی ہذا الشیء خاصۃ دون غیرہ من الاشیاء

حضرت امام ابو جعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ایک جماعت اسی طرف گئی ہے کہ مال معاملات میں ایک گواہ کے ساتھ قسم کے ذریعے فیصلہ کیا جائے۔ انہوں نے اس مسئلہ پر بالا روایات سے استدلال کیا ہے۔

جب کہ دوسرے حضرات نے اس کی مخالفت کرتے ہوئے فرمایا کہ کسی معاملے میں بھی دو مردوں یا ایک مرد اور دو عورتوں کی گواہی کے بغیر نہیں ہو سکتا اور کسی معاملے میں بھی ایک گواہ اور قسم کے ساتھ فیصلہ نہیں ہوتا۔ یہ حضرات فرماتے ہیں کہ جو کچھ تم نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے اس میں ممکن ہے کہ آپ نے قسم اور گواہ کے ساتھ فیصلہ فرمایا تو اس روایت میں ممکن ہے جس کو دوسرے

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] حدیث [illegible] حضرت [illegible] کی روایت کا تعلق ہے
[illegible] حضرت [illegible] سے حدیث [illegible] سے اس
[illegible] پوچھا تو انہوں نے لاعلمی کا اظہار کیا اگر یہ مشہور حدیث
[illegible] ہوتی تو ان کے علم سے باہر نہ ہوتی اور تم
لوگ تو حضرت [illegible] کی روایت سے [illegible] حدیث کی
[illegible] دیتے ہو۔

جہاں تک حضرت [illegible] کی حکم کی روایت کا تعلق ہے
[illegible] نے زہیر کی [illegible] سے [illegible] نے
[illegible] اور انہوں نے حضرت زید بن ثابت رضی اللہ
[illegible] سے روایت کیا تو وہ بھی منکر حدیث ہے کیونکہ [illegible] سے
[illegible] حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے روایت معروف
نہیں ہے اور اگر اس سلسلے میں حضرت سہیل کے پاس کوئی
بات ہوتی تو وہ [illegible] اور [illegible] پر اس کا انکار نہ کرتے جسے تم
نے حضرت زہیر سے نقل کیا اور وہ کہتے کہ میرے والد نے
حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہوئے [illegible]
سنا ہے [illegible] ہو جو دیگر حضرات [illegible] حکم اس [illegible]
[illegible] نہیں ہے کہ ان کی روایت سے اس حکم کا ثبوت [illegible] جائے
جہاں تک حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت کا تعلق ہے
تو وہ منکر ہے کیونکہ ہمارے علم کے مطابق نبی صلی اللہ
علیہ وسلم سے کچھ بھی روایت نہیں کرتے تو وہ اس
حکم کے [illegible] ہیں [illegible] سے کس طرح استدلال کر سکتے ہیں۔

جہاں تک حضرت جعفر بن محمد کی روایت کا تعلق ہے
جسے انہوں نے بواسطہ اپنے والد، حضرت جابر رضی اللہ
عنہ سے روایت کیا ہے تو اسے عبد الوہاب نے روایت
کیا ہے اگر تم نے غور کیا۔

لیکن حفاظ حدیث مثلاً حضرت مالک، سفیان ثوری
اور ان جیسے دوسرے حضرات نے حضرت جعفر سے انہوں نے
اپنے والد سے اور انہوں نے [illegible] سے [illegible] سے
[illegible] کی [illegible] حضرت [illegible] رضی اللہ عنہ کا ذکر نہیں کیا ہے

حضرت خزیمہ رضی اللہ عنہ سے اعرابی کا گھوڑا خریدنا

حضرت خزیمہ رضی اللہ عنہ وہ صحابی ہیں جن کی گواہی کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے دو مردوں کی گواہی کے برابر قرار دیا تھا۔ یہ خزیمہ رضی اللہ عنہ وہ خزیمہ نہیں ہیں جنہیں ذوالشہادتین کہا جاتا ہے۔ ان خزیمہ رضی اللہ عنہ کو ذوالشہادتین نہیں کہا جاتا۔ ان کا نام خزیمہ بن ثابت رضی اللہ عنہ ہے۔ ان کے والد کا نام ثابت رضی اللہ عنہ ہے۔ ان کی والدہ کا نام عمرہ رضی اللہ عنہا ہے۔ ان کی کنیت ابو عمارہ ہے۔ ان کا نسب یہ ہے خزیمہ بن ثابت بن فاکہ بن اصرم بن ثعلبہ بن عمرو بن عبید بن ثعلبہ بن حارثہ بن عمرو بن عوف بن مالک بن اوس بن خزرج انصاری۔ ان کی والدہ عمرہ رضی اللہ عنہا بنت فاکہ بن زید بن ثعلبہ بن عمرو بن عبید بن ثعلبہ بن حارثہ بن عمرو بن عوف بن مالک بن اوس بن خزرج انصاری ہیں۔ ان کی بیوی کا نام عمرہ رضی اللہ عنہا بنت یزید بن سکن بن رافع بن امرؤ القیس بن عامر بن عدی بن مالک بن عمرو بن عوف بن مالک بن اوس بن خزرج انصاری ہے۔ ان کی اولاد میں عمارہ رضی اللہ عنہ اور عبداللہ رضی اللہ عنہ ہیں

۲۶۸۔ وقد روی عن علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ ما حدثنا احمد قال ثنا ابو بکرۃ قال ثنا ابو احمد قال ثنا مسعر عن عمرو بن مرۃ عن ابی البختری عن علی رضی اللہ عنہ قال ان حدثتکم عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حدیثا فلان اخر من السماء احب الی من ان اکذب علیہ وان حدثتکم فیما بینی وبینکم فان الحرب خدعۃ سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول یاتی فی اخر الزمان قوم حدثاء الاسنان سفہاء الاحلام یقولون من خیر قول البریۃ یمرقون من الاسلام کما یمرق السہم من الرمیۃ لا یجاوز ایمانہم حناجرہم فاینما لقیتموہم فاقتلوہم فان فی قتلہم اجرا لمن قتلہم یوم القیامۃ عند اللہ عز وجل

گواہ کی گواہی کے بیان کا بیان

جب دو گواہ کسی کا حق ادا کرنے کے بارے میں گواہی دیں اور مدعا علیہ ان کی گواہی کو جھٹلا دے تو مدعی کے لیے یہ گواہی دینا کیسے درست ہو سکتا ہے جس کی گواہی کو جھٹلا دیا گیا ہو اور جس کے حق میں گواہی دی جس طرح دوسرا شخص اپنے حق میں گواہی دینے والے کی گواہی سے مستحق ہوتا ہے تو مدعا علیہ نے دعوی کیا اپنے حق سے بری ہونے کا دعوی کیا تو اس کا دعوی کیسے درست ہو سکے اس دعوی علیہ کو اس بات پر قسم دی اس حدیث کو رد کرنے کا مقتضیٰ یہ تقاضا ہے کہ جب اپنے خلاف گواہ قائم کر دے اور مدعا علیہ یہ دعوی کرے کہ مدعی علیہ اپنی حق سے بری ہونے کا دعوی کرے کہ مدعی علیہ اپنی حق سے بری ہونے کا دعوی کرے تو اس کا دعوی کیسے درست ہو سکتا ہے کہ جب اپنے خلاف گواہ قائم کر دے اور مدعا علیہ یہ دعوی کرے کہ مدعی علیہ اپنی حق سے بری ہونے کا دعوی کرے تو اس کا دعوی کیسے درست ہو سکتا ہے

جب وہ گواہ جس کی گواہی کے بارے میں اختلاف ہو

جب وہ گواہ جس کی گواہی کے بارے میں اختلاف ہو حضرت امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک جائز ہے کہ گواہی دینے والا اس چیز کا مستحق ہو جس کی گواہی دی جس طرح دوسرا شخص اپنے حق میں گواہی دینے والے کی گواہی سے مستحق ہوتا ہے تو مدعا علیہ نے دعوی کیا اپنے حق سے بری ہونے کا دعوی کیا تو اس کا دعوی کیسے درست ہو سکتا ہے اس دعوی علیہ کو اس بات پر قسم دی اس حدیث کو رد کرنے کا مقتضیٰ یہ تقاضا ہے کہ جب اپنے خلاف گواہ قائم کر دے اور مدعا علیہ یہ دعوی کرے کہ مدعی علیہ اپنی حق سے بری ہونے کا دعوی کرے تو اس کا دعوی کیسے درست ہو سکتا ہے کہ جب اپنے خلاف گواہ قائم کر دے اور مدعا علیہ یہ دعوی کرے کہ مدعی علیہ اپنی حق سے بری ہونے کا دعوی کرے تو اس کا دعوی کیسے درست ہو سکتا ہے

حضرت علی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی احادیث

حضرت ابو جعفر رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں جب میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کوئی حدیث سنتا ہوں تو اس کا وہ معنی خیال کرتا ہوں جو اس حدیث کے الفاظ سے سمجھا جاتا ہے اور اس حدیث کے مخالف نہیں کرتا۔

حضرت عبید نے حضرت عمر سے روایت کیا ہے اور
نے اپنی سند سے اس کا ذکر کیا البتہ انہوں نے
ہیں کہا کہ بہتر ہو۔ تو لوگوں کو اسی طرح کرنا چاہیئے
نے جماعت کو اختیار کرنا چاہیئے عمر کے بہتر ہونے
کے دعوے میں کوئی بات نہیں انہیں اس بات سے روکا
گیا تھا کہ وہ جھوٹی سزا ہوگی اور کسی کے لیے کسی طرح
جائز ہو سکتا ہے کہ وہ اس سے وہ مفہوم مراد لے جو
جماعت نے لیا ہے جب کہ ہم دیکھتے ہیں کہ قرآن پاک
اس مفہوم کو رد کرتا ہے اور متفق علیہ سنت بھی اس کو
رد کرتی ہے۔

جہاں تک قرآن پاک کا تعلق ہے تو اللہ تعالیٰ نے
ارشاد فرمایا تم اپنے مردوں میں سے دو گواہ قائم کرو اگر دو
مرد نہ ہوں تو ایک مرد اور دو عورتیں ہوں نیز فرمایا اپنے
لوگوں و معاملوں میں سے دو انصاف والوں کو گواہ بناؤ
ان دو آیتوں کے نزول سے پہلے ان کے لیے مناسب نہ
تھا کہ وہ ایک ہزار دو یا ان سے زیادہ یا کم کی گواہی
کے ساتھ فیصلہ کرتے کیونکہ ان کی گواہی سے پتہ نہیں چلتا کہ وہ
دانستہ ہے یا جب اللہ تعالیٰ نے یہ مذکورہ آیات
نازل فرمائیں تو عذر ختم ہو گیا اور اللہ تعالیٰ نے اس حکم میں
کسی تعداد کا ذکر فرمایا جو اجتماعی عبادت قائم کر سکے اور
اس سے کم کا ذکر نہیں فرمایا کیونکہ وہ ان کی اجتماعی عبادت
کی تعداد نہیں ہے اور متفق علیہ سنت یہ ہے کہ
ایسے شخص کی گواہی سے فیصلہ نہ کیا جائے جو اپنے
نفع کے لیے گواہی دے اور اسی اس کی شہادت کے ساتھ جو اپنے
نفع سے اس کو دور کرنے والا ہو پس ایک گواہ کے
ساتھ قسم کے ذریعے فیصلہ کرنا جبکہ اس کے ساتھ اس کی مخالفت
نہ ہو اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس مفہوم پر محمول کیا

وَاللّٰهِ مَا أَدْرِي لَعَلَّهُ لَحَقٌّ مَا قَالَ فَمَا قَضَيْتُ لَهُ بِهِ إِلَّا
بِمَا سَمِعْتُ مِنْهُ فَمَا قَدَّرْتُ أَنْ أَقْضِيَ لَهُ بِشَيْءٍ
مِنْ حَقِّ أَخِيهِ إِلَّا قَضَيْتُ لَهُ بِقِطْعَةٍ
مِنَ النَّارِ فَلْيَأْخُذْهَا أَوْ فَلْيَتْرُكْهَا

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا میں تو ایک انسان ہوں اور میرے پاس فیصلے کے لئے جو لوگ آتے ہیں ان میں سے کوئی اپنے مقدمہ کو دوسرے سے بہتر طریقہ سے پیش کرتا ہے اور میں اس کی بات سن کر اس کے حق میں فیصلہ کر دیتا ہوں تو جس شخص کے لئے میں اس کے بھائی کے حق میں سے کچھ فیصلہ کر دوں تو وہ اس کو نہ لے کیونکہ میں اس کو آگ کا ٹکڑا دے رہا ہوں۔

۲۱۲۔ حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ وَإِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ وَعُثْمَانُ بْنُ
أَبِي شَيْبَةَ جَمِيعًا قَالَ إِسْحَاقُ أَخْبَرَنَا وَقَالَ الْآخَرَانِ حَدَّثَنَا
أَبُو الْوَلِيدِ الطَّيَالِسِيُّ قَالَ ثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ عَبْدِ الْحَمِيدِ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ
عُمَيْرٍ عَنْ حَضْرَمِيَّةَ مِنْ وَائِلٍ عَنْ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ قَالَ
كُنْتُ عِنْدَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ
فَأَتَاهُ رَجُلَانِ يَخْتَصِمَانِ فِي أَرْضٍ فَقَالَ أَحَدُهُمَا
إِنَّ هٰذَا يَا رَسُولَ اللّٰهِ انْتَزَى عَلَى أَرْضٍ لِي فِي الْجَاهِلِيَّةِ
وَهُوَ امْرُؤُ الْقَيْسِ بْنُ عَابِسٍ الْكِنْدِيُّ وَخَصْمُهُ
رَبِيعَةُ بْنُ عُبَادَانَ فَقَالَ لَهُ بَيِّنَتُكَ فَقَالَ لَيْسَ لِي
بَيِّنَةٌ قَالَ فَيَمِينُهُ قَالَ إِذًا يَحْلِفَ فَقَالَ إِنَّ لَكَ
إِنْ كُنْتَ كَاذِبًا لَقِيتَ اللّٰهَ وَهُوَ عَلَيْكَ غَضْبَانُ

حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس تھا کہ دو آدمی حاضر ہوئے جو زمین کے ایک ٹکڑے میں جھگڑ رہے تھے ان میں سے ایک نے کہا یا رسول اللہ اس شخص نے زمانہ جاہلیت میں میری زمین پر قبضہ کیا اور وہ امرؤ القیس بن عابس کندی تھا اور اس کا مخالف ربیعہ بن عبدان تھا آپ نے اس سے فرمایا تیرے گواہ ہیں اس نے عرض کیا میرے پاس کوئی گواہ نہیں آپ نے فرمایا پھر وہ قسم اٹھائے گا اس نے کہا اس طرح تو وہ لے جائے گا آپ نے فرمایا تمہارے لیے تو یہی ہے (یعنی گواہ پیش کرو وہ قسم کھائے) جب وہ (مدعا علیہ) قسم اٹھانے کے لیے کھڑا ہوا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جو شخص جھوٹی قسم کھا کر کوئی زمین حاصل کرے گا وہ اللہ سے اس طرح ملاقات کرے گا کہ وہ اس پر غضب ناک ہوگا۔

۲۱۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ
قَالَ ثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ
عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ وَائِلٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ مِنْ

حضرت علقمہ بن وائل اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص حضرموت سے اور دوسرا کندہ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں

حاضر ہوئے حضرمی نے عرض کیا یا رسول اللہ اس شخص نے میری زمین پر قبضہ کر لیا ہے کندی نے کہا وہ میری زمین ہے جو میرے قبضے میں ہے اس میں اس کا کوئی حق نہیں ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرمی سے فرمایا تیرے پاس گواہ ہیں اس نے عرض کیا نہیں کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پھر اسے قسم اس نے کہا اللہ کی قسم کا کیا اعتبار ہے آپ نے فرمایا تیرے لیے اس کی طرف سے یہی کچھ ہے وہ (کندی) قسم کھانے چلا تو آپ نے فرمایا اگر اس نے تیرے مال پر ظلم کرتے ہوئے جھوٹی قسم کھائی تو اسے پکڑ کر لائے تو وہ اللہ تعالیٰ سے اس حالت میں ملاقات کرے گا کہ وہ اس سے اعراض فرمائے گا۔

حضرت جندل بن وائق فرماتے ہیں ہم سے ابو اسامہ نے بیان کیا پھر انہوں نے اپنی سند سے اسی کی مثل ذکر کیا البتہ یوں فرمایا کہ حضرمی نے کہا یا رسول اللہ اس نے میری زمین پر قبضہ کیا جو میری تھی۔

حضرت امام ابو جعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں جب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم گواہ پیش کرو یا وہ قسم کھائے تمہارے لیے عرف یہی کچھ ہے تو اس سے دلالت ہے کہ وہ گواہ جو مدعی کے حق میں ہیں تو یہ ایک گواہ اور قسم کے ساتھ فیصلہ کی نفی کرتی ہے۔

اور ہمارے لیے زیادہ بہتر یہی بات ہے کہ ہم اس حدیث کو اس حدیث میں اختلاف ہے ایسے معنی پر محمول کریں جو اس روایت کے موافق ہو مخالف نہ ہو اور وہ یہ ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر لوگوں کو ان کے دعوی پر دیا جاتا تو کئی لوگ دوسروں کے خونوں اور مالوں کا دعوی کرتے لیکن مدعی علیہ پر قسم ہے یہ ثابت ہوا ہے کہ قسم ہمیشہ مدعی علیہ پر ہوتی ہے راجح نے یہ حدیث اسی کی

[illegible] وقال ابو يوسف رحمه الله

٢٧٢٠ وقال حدثنا ابو حنيفة قال حدثنا ابو يوسف قال قال ابن شبرمة لا تجوز شهادة الخصم ولا شهادة من يجر بشهادته مغنما او يدفع عن نفسه مغرما وكذلك كل من لا تجوز شهادته لغيره من الشاهد وبطلان الشهادة على غير ذلك والله اعلم.

باب ٢٩١ مَرَدِّ الْيَمِينِ

قال ابو جعفر اختلف الناس في المدعى عليه يرد اليمين على المدعي فقال قوم لا يمين على المدعي وقال اخرون بل يستحلف فان حلف استحق ما ادعى عليه وان نكل عن اليمين لم يكن له شيء.

٢٧٢١ واحتجوا [illegible]

استحلف کے ساتھ ہوا ہے۔ [illegible]

اس کے بعد [illegible] کا ذکر ہے [illegible] کہ [illegible] کے ساتھ [illegible] کے [illegible] کے [illegible] کے

علیہ وسلم نے فرمایا کیا تم پر اسے انصار ہاتھ کھا کر بیٹھے ہو۔ پھر حضرت فرماتے ہیں کہ اگر میں نے قسموں کو نہیں شروع میں مدعی علیہ پر ڈال دیا۔ ان کے خلاف بیٹھے قول دلیل دیتا ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جب فرمایا ہو اور اگر یہ قسموں کے ساتھ تو سے بری الذمہ ہو جائے تو مدعیوں کی طرف سے قسموں کو انصار کی طرف نہیں لوٹایا بلکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لہٰذا یہ حدیث ان لوگوں کی دلیل ہے کہ جو حقوق میں قسم کو نہ جانے کا نظریہ رکھتے ہیں آپ نے فرمایا کیا ہو اگر یہ ان قسموں کے ساتھ تو سے بری الذمہ ہو جائیں تو انصار نے عرض کیا ہم کفار قوم کی قسموں کو کیسے قبول کریں تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قسمیں اٹھا کر اپنا حق لیتے ہو تو جائز ہے کہ قسامت کا فیصلہ ایسے ہی ہو اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ آپ نے ان کی بات کا انکار کرتے ہوئے یہ بات فرمائی ہو۔ گویا جب انہوں نے کہا کہ ہم کافر لوگوں کی قسموں کو کیسے قبول کریں تو آپ نے فرمایا کیا تم قسم اٹھا کر مستحق ہو جاؤ گے جیسے آپ نے فرمایا کہ کیا تم محض دعویٰ کر کے حق حاصل کر لو گے؟

جب ان دونوں باتوں کا احتمال ہے تو کسی ایک فریق کے لیے بھی جائز نہیں کہ کسی ایسی دلیل کے لیے جو اس کے موقف پر دلالت کرتی ہو، کسی ایک معنی پر حمل کرے پھر کہے کہ اس حدیث کے علاوہ احادیث کو دیکھا جو اس مسئلے میں مروی ہیں تو حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا اگر لوگوں کو ان کے دعویٰ پر دیا جائے تو کئی لوگ دوسروں کی جانوں اور مالوں کا دعویٰ کریں گے لیکن مدعیٰ علیہ پر قسم ہے۔

اس سے ثابت ہوا کہ ہر شخص اپنے دعوے

فصل ۲ مال کا کچھ حصہ نہیں ہوتا اس کا اس سے کوئی تعلق نہیں ہوتا
ہے اس لیے کہ یہ ملکیت کا وہ حق ہے جو ہر شخص کو حاصل ہوتا ہے
اور اس پر کوئی شخص بھی کسی قسم کا دعویٰ نہیں کر سکتا۔

اور اگر یہ کہا جائے کہ ہم دیکھتے ہیں کہ مدعی علیہ کا یہ حق ہے
کہ وہ قسم سے انکار کر دے اور اس کی طرف سے قسم کھانے کا
مطالبہ مدعی کی طرف لوٹا دے پھر اگر مدعی سے قسم کھا لی تو یہ
اس کی قسم کو اس کے حق میں حجت بنا دیا اور گویا ہم نے
اس کے حق میں اپنی دلیل کے ساتھ فیصلہ کیا جس کے ذریعے
وہ اپنی طرف نفع کو کھینچتا ہے اور یہ بندگانِ خدا کے طریقے
کے خلاف ہے۔ اگر کوئی شخص کہے کہ ہم قسم کے ذریعے
اس کے حق میں فیصلہ کرتے ہیں اگرچہ وہ اس کے ساتھ اپنے
لیے نفع کھینچنے والا ہے کیونکہ مدعی علیہ اس پر راضی ہے
اسے جواب دیا جائے گا کہ کیا مدعی علیہ کا راضی ہونا اس
کی وجہ سے ہمارے لیے دلیل کو لازم کر سکتا ہے؟ بتایئے
اگر کوئی شخص کہے کہ فلاں شخص فلاں پر جس مال کا دعویٰ
کرے میں اس کی تصدیق کرتا ہوں پھر وہ (فلاں) اس میں سے
ایک درہم یا زیادہ کا دعویٰ کرے تو کیا اس سے یہ بات
قبول کی جائے گی اور بتایئے اگر وہ کہے کہ زید نے مجھ
پر جھوٹ بولا ہے حالانکہ وہ (زید) فاسق ہے یا کوئی
شخص جو اس گواہی کے ذریعے اپنے لیے نفع وصول کرتا
ہے تو کیا یہ اس پر زید کی یہ گواہی قبول کی جائے گی اور اس
پر کوئی فیصلہ کیا جائے گا؟ تو جب اس کا جواب علماء کا اس بات
پر اتفاق ہے کہ اس بنیاد پر اس کے خلاف کوئی فیصلہ
نہیں کیا جائے گا اسی طرح مدعی علیہ کی رضا اور عدم
رضا برابر ہیں اس لیے اسے بھی فیصلہ نہیں کیا جائے گا اور

فقہیت

[illegible]

بَابُ ۲۳ الرَّجُلِ يَكُونُ عِنْدَهُ الشَّهَادَةُ لِلرَّجُلِ هَلْ يَجِبُ عَلَيْهِ أَنْ يُخْبِرَهُ بِهَا وَهَلْ يَقْبَلُهُ الْحَاكِمُ عَلَى ذَلِكَ أَمْ لَا

۲۲۰۶۔ حدثنا [illegible]

۲۲۰۷۔ حدثنا [illegible]

حدیث ہی ہو گی اس چیز کے ساتھ جو حقیقتاً واجب ہے اگرچہ وہ اس کو اور قسم کی قسم کو بھی جائز سمجھے اس کے سبب سے وہ حد اس پر قائم کی جائے گی جو واجب نہیں ہوگی اگرچہ یہ بات ایسی ہی ہو۔ اس کی رضامندی کے جو قسم کے ساتھ ظہور کی طرح ہے جیسے رضامندی سے پہلے کا بیع ہے تو جو کچھ ہم نے ذکر کیا اس سے مدعی پر قسم کے ثابت کا بطلان ثابت ہوا۔ حضرت امام ابوحنیفہ امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کے مسلک کے مطابق ہے۔

باب ۲۳ کسی شخص کے پاس دوسرے کے لیے گواہی ہو تو کیا اس پر لازم ہے کہ اسے آگاہ کرے اور کیا حاکم اسے قبول کرے۔

۲۲۰۶۔ [illegible]

حضرت جابر بن عمرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں خطبہ جابیہ میں حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے ہمیں خطبہ دیا آپ نے فرمایا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جیسے میں تمہارے درمیان کھڑا ہوں اور آپ نے فرمایا میرے صحابہ کرام سے حسن سلوک کرو پھر ان لوگوں سے جو ان کے قریب ہیں پھر جو ان کے قریب ہیں پھر جھوٹ پھیل جائے گا حتیٰ کہ آدمی گواہی دے گا حالانکہ اس سے طلب نہیں کی جائے گی اور طلب کئے بغیر قسم کھائے گا۔

۲۲۰۷۔ [illegible]

حضرت جریر بن حازم فرماتے ہیں ہم سے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا پھر انہوں نے اپنی سند سے ذکر کیا البتہ انہوں نے یوں فرمایا میرے صحابہ کرام سے حسن سلوک کرو پھر جو ان کے قریب ہیں پھر جو ان کے قریب ہیں پھر جھوٹ پھیل جائے گا۔

حاشیہ: [illegible] کے الفاظ سے معلوم ہوتا ہے کہ سہواً ایسا لکھا گیا ۱۲ ہزاروی

فَذَهَبَ قَوْمٌ إِلَى أَنَّ مَنْ شَهِدَ
وَخَالَفَهُمْ فِي ذٰلِكَ
فَعَفَى

حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کے اس فیصلہ پر کسی صحابی نے اعتراض نہیں کیا۔ اس سے معلوم ہوا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے روایت اجماعی مان لیا گیا۔

تو یہ کہنا کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کو حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت قبول نہیں ہے ان حضرات کے ان اعتراضات کا جواب ہے جو حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ پر کیے گئے ہیں کہ وہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی روایت کو کیوں نہیں مانتے۔ اس کا جواب یہ ہے کہ ان کو اس اصول پر اعتراض ہے۔

پہلے قول والوں کو اس کو رد کرنے کے لیے یہ ماننا پڑے گا کہ ان کو یہ علم ہے کہ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہو کہ جب تک کہ ایک شخص کسی حقیقت کی گواہی دے گواہ اگر اس سے مطلب نہ ہو کی بات کی قسم اٹھائے گا تو اس سے معاملہ ختم نہیں ہوگا۔ تو اس کا مطلب ہے کہ وہ جھوٹی گواہی کو جھوٹی ثابت کرنے کی کوشش نہ کرے۔ آپ نے فرمایا کہ جھوٹ پھیل جائے گا۔ اس لیے اس کا رد ہونا ضروری ہے۔ جھوٹ کا پھیلنا جھوٹ ہونے کی وجہ سے ہو سکتا ہے۔ آپ کے فرمانے کا مطلب یہ ہوگا کہ جھوٹ پھیل جائے گا کوئی مطلب نہ ہوگا۔

پہلے قول والوں نے اپنے موقف پر یہ دلیل استدلال کیا ہے حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے عمر رضی اللہ عنہ کو مقام جابیہ میں یہ کہتے ہوئے سنا آپ نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمارے درمیان کھڑے ہو کر ہمیں اس طرح خطاب فرمایا جس طرح میں تم سے خطاب کر رہا ہوں۔ آپ نے فرمایا

۲۵۹۔ حدثنا ...

۲۶۰۔ حدثنا ... قالوا ... قال ...

۲۶۱۔ وحدثنا ...

کے قریب ہے پھر جھوٹ پھیل جائے گا حتیٰ کہ کوئی شخص بغیر مطالبہ کے گواہی دے گا۔

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری امت کا بہترین زمانہ وہ ہے جس میں میں مبعوث ہوا پھر وہ جو اس سے متصل ہے پھر وہ جو ان سے متصل ہیں راوی فرماتے ہیں اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے کہ آپ نے تیسری بار ... فرمایا یا نہیں پھر فرمایا اس کے بعد جھوٹ پھیل جائے گا کچھ لوگ گواہی دیں گے حالانکہ ان سے گواہی طلب نہیں کی جائے گی نذر مانیں گے لیکن اسے پورا نہیں کریں گے خیانت کریں گے امانت دار نہیں ہوں گے اور ان میں قسم کھانا عام ہو جائے گا۔

حضرت زرعہ بن مضرس جری سے مروی ہے انہوں نے حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے سنا فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں میرا زمانہ بہتر ہے پھر اس (پہلی حدیث) کی مثل ذکر کیا یہ حضرات فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس حدیث میں اس شخص کی مذمت فرمائی جو کسی مطالبہ کے بغیر گواہی دیتا ہے ان کو (جواباً) کہا جائے گا کہ ... شخص کے بارے میں ہے جس سے ابتداءً گواہی طلب نہیں کی جاتی پس وہ حاکم کے پاس ایسی بات کی گواہی دیتا ہے جس پر اسے گواہ نہیں بنایا گیا اور نہ ہی وہ اسے جانتا ہے لہٰذا اس حدیث کا معنی پہلی حدیث کی طرف لوٹ گیا۔

ان حضرات نے اس سلسلے میں مزید ذکر کیا حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتی ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے لوگوں پر ایک ایسا زمانہ آئے گا جس میں سچا آدمی بھی جھوٹے گواہ اور امانت دار خیانت کرے گا اور خائن لوگوں کے پاس امانت رکھی جائے گی آدمی گواہی دے گا اگرچہ اس سے

۲۸۰ - حدثنا ابن مرزوق قال ثنا حجاج قال ثنا
ح وحدثنا ابن ابی داود قال ثنا یحیی بن عبد الملک قال ثنا ابو عوانة قالا جمیعا عن ابی
بشر عن عبد الله بن شقیق عن ابی هریرة قال
قال رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم خیر امتی
قرنی ثم الذین یلونهم ثم الذین یلونهم ثم انی
رأی بعد قرنه ثلاثة امرا ثم تخلفت بعد هم خلوف
یحبون السمانة ویشهدون ولا یستشهدون

۲۸۲ - حدثنا ابن ابی داود قال ثنا ابو مسهر
قال ثنا سعید بن خالد قال حدثنی عمرو بن
ابی حبیب عن بلال بن سعد عن ابیه قال قلنا
یا رسول الله ای امتک خیر قال انا واقراني قال
قلنا ثم ماذا قال ثم القرن الثانی قال ثم نظر
عاد قال القرن الثالث قال قلنا ثم ماذا قال
ثم یاتی قوم یشهدون ولا یستشهدون ویخونون
ولا یؤتمنون ویؤدون ولا یؤدون

قال

ابو جعفر فاحتملنا فی تاویل هذا هو الحکم الذی
ذکرنا فی تاویل الآثار التی فی الفصل الذی
قبل هذا۔

۲۸۳ - واختلفوا فی ذلک ایضا فحدثنا ابو بکرة
قال ثنا ابو عاصم قال ثنا شعبة عن منصور ح
وسلیمان عن ابراهیم عن عبیدة عن عبد الله قال
قال رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم خیر

اگلی بتیں ہو سکتی ہیں ان کی تصدیق اللہ نے کی ہے ان
سے تو صحابہ کی ہو سکتے۔

حضرت ابو بکرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں
نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اپنی امت کا بہترین
زمانہ پوچھا آپ نے فرمایا میرا زمانہ پھر وہ لوگ جو ان سے
ملیں گے پھر وہ لوگ جو ان سے ملیں گے پھر ایسے لوگ
آئیں گے جو گواہی دیں گے اور ان سے گواہی
نہیں لی جائے گی قسمیں اٹھائیں گے اور کوئی ان سے قسم
کا مطالبہ نہیں ہوگا وہ امانت رکھیں گے لیکن ادا نہیں
کریں گے۔

حضرت ابو جعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں اس
حدیث کی تاویل وہی کلام ہے جو ہم نے پچھلی روایات
کی تاویل میں ذکر کیا ہے۔

ان حضرات نے عبیدہ سے روایت کیا ہے حضرت عبداللہ
رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
تم میں سے بہترین زمانہ ہے پھر وہ لوگ جو ان سے
متصل ہیں پھر وہ لوگ جو ان سے متصل ہیں پھر کچھ لوگ

گے ان کی گواہی ان کی قسموں سے اور ان کی قسمیں ان کی گواہی سے سبقت کر جائیں گی۔

حضرت ابراہیم، حضرت عبیدہ سے وہ حضرت عبداللہ سے اور وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی مثل روایت کرتے ہیں۔

حضرت عبداللہ بن مولہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں حضرت بریدہ اسلمی کے ہمراہ قیدی تھا وہ یہ کہتے تھے یا اللہ مجھے اس زمانے سے کبھی لاحق نہ کر دے جس سے میں ہوں تین بار فرمایا میں ان کے ساتھ تھا میں نے کہا اور میں بھی انہوں نے میرے لیے بھی دعا فرمائی پھر فرمایا میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے اس امت کا بہترین زمانہ وہ زمانہ ہے جس میں میں مبعوث ہوا پھر وہ جو اس سے متصل ہیں پھر وہ جو ان سے متصل ہیں پھر وہ جو ان سے متصل ہیں پھر ایک ایسی جماعت ہوگی جو گواہی دیں گی ان کی قسموں سے اور ان کی قسمیں ان کی گواہی پر سبقت کر جائیں گی۔

حضرت نعمان بن بشیر، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا بہترین لوگ میرے زمانے کے لوگ ہیں پھر وہ جو ان سے متصل ہیں پھر وہ جو ان سے متصل ہیں پھر کچھ نافلت آئیں گے جن کی گواہیاں ان کی قسموں سے اور ان کی قسمیں ان کی گواہیوں سے سبقت کریں گی۔

حضرت ابو عمر ان جونی حضرت عامر سے روایت کرتے ہیں انہوں نے اپنی مسند سے ان کی مثل روایت کی اور یہ اضافہ نقل کیا کہ ایک بار مزید فرمایا پھر وہ جو ان سے متصل ہیں پھر ایک قوم آئے گی ۔۔۔ الخ۔

جن لوگوں نے بیٹھ کر والوں کے لیے ان روایات

[illegible]

۲۱۹۔ حدثنا محمد بن خزيمة قال ثنا عبد الله بن [illegible] قال ثنا شيبان عن منصور عن [illegible] عن عبيدة قال قال عبد الله قال رسول الله [illegible] ثم يجيء قوم تسبق شهادة أحدهم يمينه ويمينه شهادته قال إبراهيم كان أصحابنا ينهوننا ونحن غلمان أن نحلف بالشهادة والعهد۔

فدل هذا من قول

إبراهيم أن الشهادة التي قد أتى النبي صلى الله عليه وسلم على صاحبها هي قول الرجل أشهد بالله ما كان كذا على معنى الحلف فكره ذلك كما يكره الحلف بالشهادة الرجل إذا اشتهر عنه وإن كان صادقا فنهى عن الشهادة التي هي حلف كما نهى عن اليمين أن يحلف بها مبتلون حين بعد وإنما أن يكون أراد بالشهادة التي ذكر في حديث عمران بن الحصين ثم يظهر الكذب فيكون بذلك شاهدا وكاذبا۔

۲۲۰۔ وقد روي عن النبي صلى الله عليه وسلم ما حدثنا محمد بن خزيمة قال ثنا الحسن بن الشاهد قال ثنا [illegible] عن [illegible] عن [illegible] عن [illegible] قال قال رسول الله [illegible]

سے اختلاف ہوا ہے کہ ان کے نزدیک یہ حدیث کس قسم سے تعلق رکھتی ہے اور اس سے کس قسم کی شہادت مراد ہے اس سلسلے میں ہم نے ان کے اقوال کو ذکر کیا ہے اور ان کے دلائل بھی بیان کیے ہیں اب ہم ان کے اقوال پر غور کرتے ہیں۔

حضرت ابراہیم نخعی رحمہ اللہ جو حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ ہمارے بڑے ہمیں منع کرتے تھے یا رسول اللہ ﷺ سے کوئی بہتر بات آپ سے فرماتے سنی ہے کہ لوگ پھر وہ لوگ ہیں جن سے تعلق رکھنے والے پھر ان کی گواہی ان کی قسم سے یا ان کی قسم ان کی گواہی سے پہلے ہوگی حضرت ابراہیم کہتے ہیں ہم بچے تھے کہ ہمارے اصحاب ہمیں شہادت یا عہد کے ساتھ قسم اٹھانے سے منع کرتے تھے۔

تو حضرت ابراہیم رحمہ اللہ کا یہ قول اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جس شہادت والے کی مذمت فرمائی ہے وہ کسی آدمی کا یہ کہنا ہے اشہد باللہ واللہ کی قسم! فلاں کام ایسا ایسا ہوا تو یہ شہادت قسم کے معنی میں ہے لہذا آپ نے اسے مکروہ قرار دیا جیسے قسم اٹھانے کو ناپسند فرمایا کیونکہ آدمی کے لیے کثرت قسم کھانا مکروہ ہے اگرچہ وہ اپنی ہر قسم پر آپ نے اس شہادت سے منع فرمایا جو قسم کے معنی میں ہے جیسا کہ قسم ہے لیکن یہ اس صورت میں ہے جبکہ قسم طلب کی جائے اس وقت وہ مکروہ ہوگا اور ممکن ہے اس مذکورہ شہادت سے مراد ایسے گواہ پر قسم کھانا ہو جو قسم پر مجبور نہیں ہوا کیونکہ آپ نے فرمایا پھر جھوٹ پھیل جائے گا یہاں تک کہ آدمی بغیر قسم کے گواہی دے گا۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل بھی مروی ہے جو ابو نعیم نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے رسول اللہ صلی اللہ

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام نے ایسا کیا ہے وہ خود کہ کے پاس آتے اور خود بخود گواہی دیتے ان میں حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور ان کے صاحبزادے حضرت عبداللہ اور ان کے صاحبزادے حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کے خود بخود گواہی دینے کا ذکر ہے اپنے اوپر لازم سمجھتے تھے حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے اللہ کے خود بخود گواہی دینے پر فخر کا اظہار بھی کیا مگر ان کی گواہیوں کو شک کی نگاہ سے دیکھا گیا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا اور دوسرے قسم کسی نے گواہی طلب کی ہے تو کہا میں بیٹھ گئے تھے کہ تم سے گواہی طلب کی جائے تو جب آپ نے ان سے گواہی سنی اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے اس کا اعلان کیا اس نے کہا کہ کسی نے کہا ہے کہ اس نے کہا ہے کہ اس نے کہا ہے کہ اس

[illegible]

۲۵۳۔ حَدَّثَنَا وَهْبٌ قَالَ ثَنَا ابْنُ أَبِي مُزَيْنَةَ قَالَ ثَنَا [illegible] عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ قَالَ شَهِدَ عَلَى [illegible] أَرْبَعَةٌ فَنَكَلَ زِيَادُ بْنُ أَبِي سُفْيَانَ فَحَدَّ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ [illegible]

[illegible]

[illegible] فَقَالَ أَرَأَيْتَ أَمْرًا قَبِيحًا قَالَ الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي لَمْ [illegible]

[illegible]

[illegible] عَنْ سَعِيدٍ [illegible] عَنْ [illegible] قَالَ شَهِدَ عَلَى الْمُغِيرَةِ [illegible] فَلَمَّا [illegible] فَقَالَ مَا عِنْدَكَ يَا صَاحِبَ الْعُقَابِ وَصَاحَ أَبُو عُثْمَانَ [illegible] فَقَالَ رَأَيْتُ أَمْرًا قَبِيحًا قَالَ الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي لَمْ [illegible]

کی وجہ تھی کہ جب کبھی انہوں نے تو بکرنے سے انکار کیا
یا توبہ نہ کی یا جماعت سے باہر رہنے کی ضد کی۔

حضرت ابو الطفیل فرماتے ہیں کہ ایک گروہ
ساتھ ایک عورت تھی جس کو وہ اکثر سے اور اپنی
کے لیے کچھ لینے ایک مرد بہت سے ساتھ
وہ واپس آئے تو وہ اس کے دونوں پاؤں سے
تھا اس میں سے کسی نے گواہی دی کہ انہوں نے
طرح گئی ہوا دیکھا جس طرح اسلامی
چور تھے نے کہا میں اپنے کانوں اور آنکھوں کو
کہ انہوں نے اسے گھسا ہوا نہیں دیکھا میں نے
کے خصیتین کو دیکھا کہ وہ عورت کی
تھے اور اس کے پاؤں کھسے کے دو کانوں کی طرح
ان دونوں کے بعد حضرت نافع بن حارث خزاعی
تھے جنہوں نے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو لکھا
عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے ان کو لکھا کہ اگر چوتھا آدمی
ان تینوں کی طرح گواہی دے تو ان دونوں مرد و عورت
کو اڑتیس اڑتیس کوڑے مارو گے۔ اور اگر وہ شراب
پی تو تینوں پر حد جاری کرو گے اور اگر چوتھا آدمی گواہی سے
گروہ جو توبہ کیے تھے توبہ کرنے والوں کو کوڑے مارو اور
شخص کا راستہ چھوڑ دو۔ راوی فرماتے ہیں پس ان تینوں
کو کوڑے لگائے گئے اور اس مرد و عورت کا راستہ
چھوڑ دیا گیا۔

تو صحابہ کرام میں سے بعض نے اللہ تعالیٰ
گواہی دی اور ان میں سے بعض نے اسے قبول کیا اور
کرام وہاں حاضر تھے ان میں سے کسی نے اختلاف نہیں کیا
لہٰذا ان سب کا اتفاق اس معنی پر دلالت کرتا ہے اور
سے ان کی روایات کے وہ معانی ثابت ہوئے جو ہم
بیان کیے ہیں یہ حضرت امام ابو حنیفہ امام ابو یوسف اور
امام محمد رحمہم اللہ کا قول ہے۔

بَابُ الْحَاكِمِ يَحْكُمُ بِالشَّيْءِ فَيَكُونُ فِي الْحَقِيقَةِ بِخِلَافِهِ فِي الظَّاهِرِ

باب حاکم کا ایسا فیصلہ کرنا جو حقیقت کے برخلاف ہو

۲۹۵۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا أَبُو الْيَمَانِ قَالَ ثَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ ثَنَا عُرْوَةُ أَنَّ زَيْنَبَ بِنْتَ أَبِي سَلَمَةَ وَأَبَا سَلَمَةَ أَخْبَرَتْهُ أَنَّ أُمَّ سَلَمَةَ قَالَتْ سَمِعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ جَلَبَةَ خَصْمٍ عِنْدَ بَابِ حُجْرَتِهِ فَخَرَجَ إِلَيْهِمْ فَقَالَ إِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ وَإِنَّهُ يَأْتِينِي الْخَصْمُ فَلَعَلَّ بَعْضَكُمْ أَنْ يَكُونَ أَبْلَغَ مِنْ بَعْضٍ فَأَقْضِيَ لَهُ بِذَلِكَ وَأَحْسِبُ أَنَّهُ صَادِقٌ فَمَنْ قَضَيْتُ لَهُ بِحَقِّ مُسْلِمٍ فَإِنَّمَا هِيَ قِطْعَةٌ مِنَ النَّارِ فَلْيَأْخُذْهَا أَوْ لِيَدَعْهَا۔

۲۹۶۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ الْأُوَيْسِيُّ قَالَ ثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ عَنِ ابْنِ عَوْنٍ عَنْ حُسَامٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ۔

۲۹۷۔ حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ أَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَنَا حَيْوَةُ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ زَيْنَبَ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ إِنَّكُمْ تَخْتَصِمُونَ إِلَيَّ فَلَعَلَّ بَعْضَكُمْ أَنْ يَكُونَ أَلْحَنَ بِحُجَّتِهِ فَأَقْضِيَ لَهُ عَلَى نَحْوِ مَا أَسْمَعُ مِنْهُ فَمَنْ قَضَيْتُ لَهُ مِنْ حَقِّ أَخِيهِ شَيْئًا فَإِنَّمَا أَقْطَعُ لَهُ قِطْعَةً مِنَ النَّارِ فَلَا يَأْخُذْهَا۔

۲۹۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْغَنِيِّ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ۔

حضرت ابوسلمہ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں انہوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا۔

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے فرماتی ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بے شک تم لوگ میرے پاس اپنے جھگڑے لاتے ہو اور ہو سکتا ہے کوئی انسان بعض ہو سکتا ہے تم میں سے کوئی اپنی دلیل اچھی طرح پیش کرنے والا ہو تو میں ہر کچھ اس سے سنوں اس کے مطابق اس کے حق میں فیصلہ کر دوں لہذا جس کے لیے میں کسی مسلمان کے حق کا فیصلہ کر دوں تو وہ اس کے لیے آگ کا ایک ٹکڑا کاٹ رہا ہوں چاہیے وہ اسے نہ لے۔

حضرت ابوسلمہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہما سے اور وہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہما سے مروی ہے انہوں نے
اپنے کے دو بھائیوں کے بارے میں جھگڑا کیا جن کے
مرحوم والد کی میت علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوئے
اور عرض کی کہ ان کے ان دونوں بھائیوں نے
ہمارے والد کی میراث دبا لی ہے۔ آپ نے فرمایا کہ ہر ایک
سے ایک ایک گواہ لے آئے۔ جب وہ
ان میں کوئی دوسرے کے مقابلے میں زیادہ ثابت ہوا
اس سبب سے اس کے حق میں فیصلہ کر دوں اور
جو کہ وہ بھائی ہے جس کے حق میں اس نے
بھائی کے حق سے فیصلہ کروں تو وہ آگ کا ایک ٹکڑا ہے
اب اس کی مرضی ہے وہ اسے لے لے یا چھوڑ دے اس
پر وہ دونوں شخص رونے لگے۔ ان میں سے ایک
نے کہا ہمارا حق میرے بھائی کے لیے ہے میں کر دیتا ہوں
علیہ السلام نے فرمایا جب تم نے ایسا کر لیا تو اب جاؤ
اس میں قسمت کرو اور حق کے بارے میں خوب غور کرو پھر
قرعہ اندازی کرو اس کے بعد ہر ایک دوسرے کے لیے
اسے حلال قرار دے۔

حضرت عثمان بن عمر فرماتے ہیں ہمیں حضرت اسامہ
نے حدیث بیان کی پھر انہوں نے اپنی سند سے اس کی
مثل ذکر کیا۔

حضرت عبداللہ بن نافع صائغ فرماتے ہیں مجھ سے
حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا پھر انہوں نے اپنی
سند سے اس کی مثل ذکر کیا حضرت امام ابو جعفر طحاوی رحمۃ
اللہ علیہ فرماتے ہیں جماعت اس بات کی طرف گئی ہے کہ
حاکم جو بھی فیصلہ کرے کسی مال کا مالک بنانا ہو کسی مال
سے ملک کو زائل کرنا ہو نکاح کو ثابت کرنا، طلاق کے
ساتھ نکاح کو فسخ کرنا یا اس کے علاوہ کوئی بھی حکم ہو
سب احکام باطن پر محمول ہوتے ہیں اور جو کچھ
حاکم سے مروی ہو چکے ہیں اس سے حاکم کا فیصلہ

وَمِمَّنْ قَالَ بِذٰلِكَ أَبُو يُوسُفَ رَحِمَهُ اللّٰهُ
فِي رُدُودِ الْحُرُوفِ قَضَاءً أَمَّا كَانَ صَرَفَهُ إِلَى مَنْ يَقْضِي
مَالُهُ فَهُوَ عَلَى حُكْمِ الْبَاطِنِ كَمَا قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَضَيْتُ لَهُ بِشَيْءٍ مِنْ
حَقِّ أَخِيهِ فَلَا يَأْخُذْهُ فَإِنَّمَا أَقْطَعُ لَهُ قِطْعَةً مِنَ النَّارِ.
وَمَا كَانَ مِنْ هٰذَا الْبَابِ مِنْ قَضَاءٍ بِخِلَافِ أَمْرِ اللّٰهِ
وَمَا أَنْعَمَ اللّٰهُ وَبَاجْتِهَادٍ آخَرَ جَائِزٍ عَلَى الْحَاكِمِ
الَّذِي هُوَ فَوْقَهُ فَهُوَ الَّذِي عَنَى اللّٰهُ بِهِ أَنْ يَجْعَلَهُ
شَاهِدًا وَصَاحِبَهُ مَعَهُ فَإِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ فِي الْبَاطِنِ عَرَّفَ
بَيْنَ الظَّاهِرِ وَالدَّلِيلُ عَلَى ذٰلِكَ أَنَّ اللّٰهَ رَدَّ عَلَى عَهْدِ
رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمُتَلَاعِنَيْنِ.

---

۳۰۲ - حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ أَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرِو
بْنِ دِينَارٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ
قَالَ فَرَّقَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ
الْمُتَلَاعِنَيْنِ وَقَالَ لَهُمَا حِسَابُكُمَا عَلَى اللّٰهِ
أَحَدُكُمَا كَاذِبٌ لَا سَبِيلَ لَكَ عَلَيْهَا
قَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ مَالِي قَالَ لَا مَالَ لَكَ
إِنْ كُنْتَ صَدَقْتَ عَلَيْهَا فَهُوَ بِمَا

جو اللہ کے نزدیک ظاہر ہے اور اس کے خلاف جو اللہ کے نزدیک ظاہر ہے اس کا حکم دینا جائز نہیں۔

اور جو لوگ اس کے قائل ہیں ان میں سے ابو یوسف رحمہ اللہ بھی ہیں۔ ان کا کہنا ہے کہ ردود الحروف میں قضا کا یہ تقاضا تھا کہ جو مال جس کے قبضہ میں ہے اسی کو دیا جائے۔ اس لیے کہ ظاہر کا حکم باطن کے حکم کے مطابق ہوتا ہے جیسا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جس شخص کے لیے میں اس کے بھائی کے حق میں سے کسی چیز کا فیصلہ کر دوں تو وہ اس کو نہ لے کیونکہ میں اس کے لیے آگ کا ایک ٹکڑا کاٹ کر دیتا ہوں۔ اور جو کچھ اس باب میں قضا اللہ کے حکم اور اللہ کے انعام کے خلاف ہو یا کسی دوسرے اجتہاد کے خلاف ہو جو حاکم سے اوپر ہو تو یہ وہ ہے جس کے بارے میں اللہ نے فرمایا کہ اس کو گواہ اور اس کے ساتھی کو گواہ بنا دیا جائے۔ پس اللہ عزوجل نے ظاہر اور باطن میں فرق کر دیا۔ اور اس پر دلیل یہ ہے کہ اللہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے عہد میں لعان کرنے والوں کے بارے میں یہی حکم دیا۔

---

۳۰۲ - ہمیں یونس نے بیان کیا، کہا ہمیں سفیان نے عمرو بن دینار سے، انہوں نے سعید بن جبیر سے، انہوں نے عبداللہ بن عمر سے روایت کی، کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے لعان کرنے والوں میں جدائی کرا دی اور فرمایا کہ تمہارا حساب اللہ تعالیٰ پر ہے۔ اللہ تعالیٰ جانتا ہے کہ تم میں سے ایک جھوٹا ہے (اس لیے) تیرا اس عورت پر کوئی حق نہیں۔ اس نے عرض کیا یا رسول اللہ! میرے اس مال کا کیا ہوگا جو میں نے اس کو مہر میں دیا ہے۔ آپ نے فرمایا کہ اگر تو نے سچ کہا ہے تو مال اس کا ہے جس کے

[illegible] صلى الله عليه وسلم قال ابن شهاب فكانت سنة [illegible]

۳۰۰۔ حدثنا ابن ابي داود قال ثنا ابو طي قال ثنا يعقوب عن الزهري عن سهل بن سعد من حديث قال حتى في حديث ذكر شأنه فقد [illegible] رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم [illegible] وعليها الكاذبة منهما بقوليهما لم يفرق بينهما [illegible] من لو علمت المرأة صادقة ثم لاعن لم تحد [illegible] ولو علمت الزوج صادقا ثم حد لم يرجمها [illegible] منهما على الحالين وغيب حكمه آخرا فحرم الفرج على الزوج في الباطن والظاهر فلما رأينا ذلك إلى حكم الباطن فلما شهد في الملاعنين ثبت أن كذلك الفرق بينهما والقضاء بما ليس لهما [illegible] تلك أموال أنه على حكم الظاهر لا على حكم الباطن وأن حكم الظاهر من حكمه في ذلك التحريم والتحليل في الظاهر والباطن جميعا وأن حكمه في الأموال التي تكتسى بها على حكم الظاهر هو في الباطن على خلاف ذلك حتى يكون الذي قضى له بها لا يحل له أخذها بقضائه بالأموال وأن الآخر في القضاء بغير الأموال من إثبات العقوق وحلها حتى تتقي [illegible]

[illegible] سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم [illegible] صحابہ کرام رضی اللہ عنہم [illegible] جب وہ دونوں [illegible] سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم [illegible] اور [illegible] سے [illegible] نے [illegible] سے [illegible] سے [illegible] س

باب ترتیب خلفاء دین والیکون نعمان کیف حکمہ

باب آزاد آدمی پر قرض ہو اور مال نہ ہو تو کیا حکم ہوگا

حضرت عبدالرحمن بن ہیلانی سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ میں حاضر تھا کہ ایک شخص نے آکر کہا کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک صحابی کے بارے میں تمہارا رہنمائی کرو۔ میں ہر وہ شخص کے پاس لے گیا فرمانے کہا اللہ تعالیٰ آپ پر رحم فرمائے آپ کون ہیں اس نے کہا میں مسافر ہوں میں نے کہا آپ پر رحمت خدا فرمائے آپ کے لیے یہ نام کہنا مناسب نہ تھا کہ آپ نبی اور صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی ہیں

[illegible]

[illegible]

ساتھ دین کر دو اس نے ان کا مال ہلاک کر دیا اور خود بھاگ گیا اور وہ مجھے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لے آئے آپ نے فرمایا تم نے کیا کیا میں نے کہا چار اونٹنی کے بدلے فروخت کر دیا اس نے فریدار سے نرخ خواہ مخواہ سے پوچھا کہ تم کیا سلوک کرو گے اس نے کہا اسے آزاد کر دوں گا انہوں نے کہا ہم آخرت کے سلسلے میں تجھ سے زیادہ بے رغبت نہیں ہیں یعنی ہمیں بھی آخرت کی فکر ہے چنانچہ ان سب نے تجھے آزاد کر دیا۔

حضرت امام ابو جعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں اس حدیث میں آزاد آدمی کو قرض کے بدلے بیچنے کا ذکر ہے حالانکہ اجماع امت ہے کہ آزاد شخص کو قرض کے بدلے میں نہیں بیچا جاتا تھا جب اس کے پاس مال نہ ہوتا جس سے وہ قرض ادا کرتا حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ نے اس حکم کو منسوخ کر دیا اور فرمایا اور اگر وہ تنگ دست ہو تو اسے خوشحالی تک مہلت دو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس شخص کے بارے میں اس بات کا فیصلہ فرمایا جس نے پھل خریدے پھر اسے ان میں نقصان ہوا تو اس پر بہت زیادہ قرض ہو گیا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس پر صدقہ کرو چنانچہ اسے صدقہ دیا گیا وہ قرض کی ادائیگی کو نہ پہنچا تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمہارے لیے کچھ نہیں تمہارے لیے صرف یہی ہے ہم نے یہ حدیث اس کتاب میں اس کی اسناد کے ساتھ بیان کی ہے۔ تو قرض خواہوں سے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمانا کہ تمہارے لیے صرف یہی ہے اس بات کی دلیل ہے کہ انہیں اس کو بیچنے کا کوئی حق نہیں مگر یہ بات نہ ہوتی کہ آپ اسے ان کے لیے بیچ دیتے جیسا کہ حضرت تمیم کو قرض خواہوں کے لیے قرض میں بیچا تھا یہ تمام اہل علم کا قول ہے۔

۲۵۔ بَابُ الْوَالِدِ هَلْ يَمْلِكُ مَالَ وَلَدِهِ أَمْ لَا

باب ۲۵: کیا باپ اپنی اولاد کے مال کا مالک ہو سکتا ہے

۲۰۰۱۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ سُفْيَانَ قَالَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُنْكَدِرِ سَمِعَ جَابِرًا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُنْكَدِرِ سَمِعْتُ جَابِرًا قَالَ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ يُوسُفَ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ أَتَى رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِأَبِيهِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَاقِدٌ بَيْنِي وَبَيْنَ أَبِي مَا لَا يَعِيشُ إِلَّا بِي فَقَالَ إِنَّ أَبَاكَ يُرِيدُ أَنْ يَأْخُذَ مَالَكَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ أَنْتَ وَمَالُكَ لِأَبِيكَ۔

۲۰۰۱۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص انصار میں سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں اپنے والد کو لے کر حاضر ہوا اور عرض کیا کہ میرے اور میرے باپ کے درمیان (محبت کا) یہ عالم ہے کہ میرا باپ میرے مال کے بغیر زندہ نہیں رہ سکتا (کیونکہ میں اس کی خدمت کرتا ہوں) اور میرا باپ میرے مال کے درپے ہے (اور اسے لینا چاہتا ہے) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تو اور تیرا مال تیرے باپ کا ہے۔

۲۰۰۲۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو غَسَّانَ قَالَ حَدَّثَنِي زَيْدُ بْنُ أَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ إِنَّ لِي مَالًا وَوَلَدًا وَإِنَّ أَبِي يُرِيدُ أَنْ يَجْتَاحَ مَالِي فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْتَ وَمَالُكَ لِأَبِيكَ وَأَوْلَادُكُمْ مِنْ أَطْيَبِ كَسْبِكُمْ فَكُلُوا مِنْ كَسْبِ أَوْلَادِكُمْ۔

۲۰۰۲۔ حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا کہ میرے پاس مال اور اولاد ہے اور میرا باپ میرا مال تباہ کرنا چاہتا ہے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تو اور تیرا مال تیرے باپ کا ہے اور تمہاری اولاد تمہاری بہترین کمائی سے ہے پس تم اپنی اولاد کی کمائی سے کھاؤ۔

قَالَ

حضرت امام ابو عبد اللہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ایک جماعت کا مؤقف یہ ہے کہ بیٹا اپنی کمائی کے لئے اور اس کے باپ کا ہے اس حدیث کے ان الفاظ سے استدلال کیا ہے۔

لیکن راوی حدیث حضرت سفیان نے اس کی مخالفت کرتے ہوئے فرمایا کہ میں نے محمد کو کہتے سنا ہے وہ حدیث کا یہ حصہ بیان کرتے ہیں کہ تو اور تیرا مال تیرے باپ کا ہے میں کہتا ہوں کہ حضرت نے فرمایا کہ تو اور تیرا مال تیرے باپ کا ہے اگر حدیث کے یہ الفاظ ثابت ہوں تو حضور علیہ السلام کا مقصد یہ ہوگا کہ باپ کو بیٹے کی کمائی کا مالک بنانے سے متعلق نہیں ہے اس کا مطلب یہ ہے کہ

[illegible]

[illegible]

[illegible]

چلے گئے ہیں مناسب نہیں کہ وہ اس سلسلے میں [illegible] کی
کریں بلکہ وہ اس لئے باپ کے حکم کی تعمیل کرنے سے [illegible]
حکمت میں ناغہ کرتے ہے کیا تم نے نہیں دیکھا آپ نے فرمایا
اور تمہارا مال تمہارے باپ کا ہے تو ہر کہ وہ [illegible]
اس اضافت کی وجہ سے بیٹا باپ کا مملوک نہیں ہوتا اسی
طرح آپ کی اس اضافت سے وہ اس کے مال کا مالک
بھی نہیں ہے گا۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے نبی
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے کسی کے مال نے ہرگز اتنا نفع
نہیں دیا جتنا حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے مال نے دیا
ہے تو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ
میں اور میرا مال آپ ہی کا ہے اس سے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ
عنہ کی مراد نہیں تھی کہ ان کا مال، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی
ملک ہے اور ان کی اپنی ملک نہیں ہے بلکہ ان کا مطلب
یہ تھا کہ آپ کا حکم اس مال میں بھی اور ان کے نفس میں بھی
نافذ ہے اسی طرح حضور علیہ السلام کا ارشاد گرامی کہ
تم اور تمہارا مال تمہارے باپ کا ہے اور وہ بھی اسی
معنی پر محمول ہے ۔۔۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے
مروی ہے آپ نے مسلمانوں کے مال کو قابل احترام
قرار دیا جیسے ان کے خون کو قابل عزت قرار دیا
اور اس سلسلے میں والد وغیرہ کو مستثنیٰ نہیں کیا

اس سلسلے میں مروی ہے حضرت مرہ بن شراحیل
فرماتے ہیں مجھ سے ایک صحابی (رضی اللہ عنہ) نے
بیان کیا (حضرت عمرو بن مرہ فرماتے ہیں) میرا خیال
ہے انہوں نے (مرہ بن شراحیل نے) فرمایا کہ میں
لڑائی کے موقعہ پر بیان کیا فرمایا رسول اکرم صلی اللہ علیہ
وسلم ہمارے درمیان کھڑے ہوئے اور فرمایا کیا تم
جانتے ہو کونسا دن ہے انہوں نے عرض کیا ہاں
یہ قربانی کا دن ہے آپ نے فرمایا تم نے سچ کہا یہ [illegible]

[illegible] قال هل تدرون اي شهر هذا
[illegible] قال صدق فقال شهر الله الاصم
هذا الشهر قلنا نعم فقال رسول الله صلى الله عليه وآله
فان دماءكم واموالكم واعراضكم عليكم حرام
عليكم كحرمة يومكم هذا في شهركم هذا
في بلدكم هذا۔

۳۰۔ حدثنا علي بن معبد قال ثنا ابو الاشهب
وهو ابن خليفة قال ثنا ابن عون عن محمد
ابن سيرين عن عبد الرحمن بن ابي بكرة ان النبي
صلى الله عليه وسلم قال في خطبته يوم النحر
في حجة الوداع ان اموالكم واعراضكم ودماءكم
حرام بينكم في شهركم هذا في بلدكم هذا
في مثل يومكم هذا الى يوم تلقونه
فليبلغ الشاهد الغائب۔

۳۱۔ حدثنا مسدد قال ثنا عمرو بن حفص
قال ثنا ابي قال ثنا الاعمش قال سمعت اصحابنا
يحدثون عن ابي سعيد الخدري وعن ابي هريرة
وارى ابا سعيد الخدري قال قال رسول الله صلى
الله عليه وآله وسلم في حجة الوداع اتدرون اي يوم
هذا اليوم وان افضل الشهور حرمة
هذا الشهر وان افضل البلدان حرمة هذا
البلد فان دماءكم واموالكم حرام عليكم كحرمة
هذا يومكم وهذا الشهر وهذا البلد قال بلغت
اللهم قال فليبلغ الشاهد۔

[illegible] سے [illegible] ہے [illegible] نے
[illegible] ابوبکرہ [illegible] سے [illegible] فرمایا [illegible]
[illegible] اللہ تعالیٰ [illegible] کا [illegible] والا [illegible]
ہے کیا تم [illegible] کونسا [illegible] ہے [illegible] نے عرض کیا
[illegible] اللہ [illegible] مشہور حرام [illegible] ہے [illegible] کیا پھر
فرمایا [illegible] تمہارے [illegible] تمہارے [illegible] والے
[illegible] تمہارے [illegible] ہے [illegible] تم
پر اس طرح [illegible] جس طرح تمہارے اس
[illegible] تمہارے اس [illegible] آج کے دن کی حرمت
ہے۔

حضرت عبدالرحمن بن ابوبکرہ رضی اللہ عنہما سے روایت
ہے فرمایا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حجۃ الوداع کے
موقع پر یوم نحر کے خطبہ میں فرمایا بے شک تمہارے مال
تمہاری عزتیں اور تمہارے خون تمہارے درمیان اس طرح
حرام ہیں جس طرح تمہارے اس شہر میں آج کے دن
کی حرمت ہے سنو! حاضر کو چاہیئے کہ غائب تک یہ
بات پہنچا دے۔

حضرت ابو صالح حضرت ابو سعید خدری اور حضرت
ابوہریرہ رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں حضرت محمد
فرماتے ہیں میرا خیال ہے صرف حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ
عنہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ
علیہ وسلم نے حجۃ الوداع کے موقعہ پر فرمایا حرمت و عزت
کے اعتبار سے آج کا دن سب سے عظیم دن ہے اور
سب سے زیادہ عظمت والا مہینہ یہ مہینہ ہے اور سب
سے زیادہ [illegible] ہے [illegible]
تمہارے خون اور تمہارے مال تم پر اسی طرح حرام ہیں
جیسے آج کے دن اس شہر کی حرمت ہے کیا
میں نے پہنچا دیا اللہ گواہ رہنا انہوں نے عرض کیا ہاں آپ نے
فرمایا کاش حاضر غائب تک [illegible] عرض کیا [illegible] اگر [illegible]

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں خطبہ دیا اور فرمایا مسلمانو! بے شک تمہارے خون اور تمہارے مال تم پر حرام ہیں جس طرح تمہارے اس شہر میں آج کا دن حرام ہے اسی مہینے میں تمہارے اس شہر میں آج کا دن حرام ہے۔

حضرت نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں پھر انہوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا۔

حضرت ابو عامر ہوزنی سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں خطبہ دیا پھر انہوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا۔

حضرت سلیم بن عمرو، حضرت عمرو بن احوص رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حجۃ الوداع کے موقع پر خطبہ دیا پھر انہوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا۔

حضرت امام ابو جعفر طحاوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مال کی حرمت کو جس طرح خون کی حرمت قرار دیا تو جس طرح باپ سے بیٹے کا بدلہ اور حقوق کے علاوہ مال میں اسی طرح واجب حقوق کے علاوہ اس کی جان میں کوئی حق نہیں ہے کیونکہ قسامہ باپ کے بارے میں روایت کیا ہے ہم اس کے بارے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے واضح بیان پاتے ہیں۔

ہمیں بتایا ہمیں حضرت عبداللہ بن قرط رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم

وهي حية، فدخل عليها فقال لها أيضا على
[illegible] وهذا أقول لها عيسى وهي حية
[illegible]

کا لگ ہو جائے تو اس کے لیے اس سے وطی جائز ہوتا ہے اور یہ ان عورتوں میں سے ہو جاتی ہے جن سے وطی کرنا اللہ تعالیٰ نے جائز قرار دیا ہے ارشاد خداوندی ہے اور وہ لوگ جو اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کرتے ہیں مگر اپنی بیوی یا لونڈیوں سے روکی جا سکتی ہے، اور اگر اس کا مال اس کے باپ کا ہوتا تو اس صورت میں اس کی اپنی لونڈی سے جو اس نے خود حاصل کی ہو وطی کرنا جائز نہ ہوتا جیسا کہ باپ کی لونڈی سے وطی کرنا جائز نہیں تو یہ بھی اس بات کی نفی پر دلالت کرتی ہے کہ بیٹے کے مال پر باپ کی ملکیت ہو اور یہ روایت بھی ثابت ہوئی ہے کہ اس پر بیٹے کی ملکیت ثابت ہے باپ کی نہیں یہ حضرت امام ابوحنیفہ امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا قول ہے۔

بَابُ الْوَلَدِ يَدَّعِيهِ الرَّجُلَانِ كَيْفَ الْحُكْمُ فِيهِ

باب ۲۳۶۔ کسی بچے پر دو آدمیوں کا دعویٰ

۴۲۷۰۔ حدثنا ابو بكرة قال ثنا سفيان عن الزهري عن عروة عن عائشة رضي الله عنها قالت دخل علي رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم فرأى أسامة وزيدا وعليهما قطيفة قد غطيا رؤوسهما فقال إن هذه الأقدام بعضها من بعض فدخل على رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم مسرورا۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے فرماتی ہیں مجزز مدلجی رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہوئے تو حضرت اسامہ اور حضرت زید رضی اللہ عنہما کو دیکھا ان دونوں پر ایک چادر تھی جس سے ان کے سر ڈھانپے ہوئے تھے اس (مجزز) نے کہا ان قدموں کا آپس میں تعلق ہے (یعنی ایک دوسرے سے ملتے ہیں) رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے تو مسرور تھے۔

۴۲۷۱۔ حدثنا ابو بكرة قال ثنا شعيب بن الليث قال حدثني أبي عن يونس بن يزيد عن ابن شهاب عن عروة عن عائشة أنها قالت دخل علي رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم مسرورا تبرق أسارير وجهه فقال ألم تري أن مجززا نظر آنفا إلى زيد وأسامة فقال إن بعض هذه الأقدام من بعض قال ابن شهاب وأخبرني عروة أن عائشة

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے فرماتی ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس بشاشت تشریف لائے آپ کے چہرہ انور کے خطوط چمک رہے تھے فرمایا کیا تم نے نہیں دیکھا کہ ابھی ابھی مجزز نے حضرت زید بن حارثہ اور حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما کو دیکھا تو کہا [illegible] کہ ہر قدم ایک دوسرے سے تعلق رکھتے ہیں۔

حضرت امام ابو جعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ

وَقَدْ دَلَّهُمْ بِأَنَّ الْقَافَةَ يَحْكُمُونَ بِقَوْلِهِمْ فِي
وَقْتِنَا هٰذَا بِالْأَنْسَابِ قَالُوا وَلَوْلَا ذٰلِكَ لَأَنْكَرَ
رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ عَلَى مُجَزِّزٍ وَلَقَالَ لَهُ
وَيْحَكَ أَيْنَ كُنْتَ قَبْلَ هٰذَا وَلَمْ يَسْكُتْ وَلَمْ يَسْكُتْ عَلَيْهِ وَلَا
يَجُوزُ أَنْ نَقُولَ مَا يُؤَدِّي إِلَى حَقِيقَةٍ يَجِبُ بِهَا

وَخَالَفَهُمْ فِي ذٰلِكَ آخَرُونَ فَقَالُوا لَا
يَجُوزُ أَنْ نَحْكُمَ بِقَوْلِ الْقَافَةِ فِي نَسَبٍ وَلَا غَيْرِهِ
وَكَانَ مِنْ حُجَّةِ لَهُمْ عَلَى أَهْلِ الْمَقَالَةِ الْأُولَى
مَا رُوِيَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ بِقَوْلِ
عُرْوَةَ الْمُدْلِجِيِّ الَّذِي ذَكَرُوا فِي حَدِيثِ عَائِشَةَ
لَيْسَ فِيهِ دَلِيلٌ عَلَى مَا تَوَهَّمُوا مِنْ وَاجِبِ الْحُكْمِ
بِقَوْلِ الْقَافَةِ لِأَنَّ أُسَامَةَ قَدْ كَانَ لَبَّسَهُ ثَبَتَ
مِنْ زَيْدٍ قَبْلَ ذٰلِكَ وَلَمْ يَحْتَجِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَآلِهِ وَسَلَّمَ فِي ذٰلِكَ إِلَى قَوْلِ أَحَدٍ وَلَوْلَا ذٰلِكَ لَمَا
كَانَ دَعْوَى أُسَامَةَ فِيمَا تَقَدَّمَ مِنْ زَيْدٍ وَمَا تَعَجَّبَ
النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ مِنْ إِصَابَةِ مُجَزِّزٍ
مَا تَعَجَّبَ مِنْ ظَنِّ الرَّجُلِ الَّذِي يُصِيبُ بِظَنِّهِ
حَقِيقَةَ الشَّيْءِ الَّذِي ظَنَّهُ وَلَا يَجِبُ الْحُكْمُ بِذٰلِكَ
بِذٰلِكَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ
إِلَّا أَنَّهُ تَعَجَّبَ بِقَوْلِهِ ذٰلِكَ إِذْ كَانَتْ
مُخْبِرًا بِمَا تَقَدَّمَ فَهٰذَا مَا يَحْتَمِلُهُ هٰذَا
الْحَدِيثُ۔

وَقَدْ رُوِيَ فِي أَمْرِ الْقَافَةِ عَنْ عَائِشَةَ

علامت کے اس حدیث سے استدلال کیا ہے اس کا جواب یہ ہے کہ
اس حدیث سے یہ بات کہاں سے ثابت ہوئی کہ قیافہ شناس لوگوں کے
قول سے فیصلہ کرنا جائز ہے اس حدیث سے تو صرف اتنا ثابت ہوتا ہے
کہ آپ نے قیافہ شناس کی بات سن کر اس پر کوئی نکیر نہیں فرمائی
اور خاموش رہے اور آپ کا خاموش رہنا اس بات کی دلیل نہیں ہے کہ
آپ نے قیافہ شناس کی بات کو درست قرار دیا ہے اور اس کے قول کو
قبول فرمایا ہے کیونکہ آپ کا خاموش رہنا اس بات کی بھی دلیل ہو سکتا ہے
کہ آپ نے قیافہ شناس کی بات کو غلط سمجھا ہو لیکن اس کی غلطی کو
ظاہر کرنا مناسب نہ سمجھا ہو اور اس کی غلطی کو ظاہر نہ کرنے کی وجہ
یہ ہو کہ اس کی غلطی ظاہر کرنے سے اس کی دل شکنی ہوتی اور
اس کی دل شکنی کرنا آپ کو پسند نہ ہو اور اس کی دل شکنی کرنا
آپ کو اس لئے پسند نہ ہو کہ وہ شخص نو مسلم ہو اور اس کی دل شکنی
کرنے سے اس کے اسلام سے پھر جانے کا اندیشہ ہو اور اس کا اسلام
سے پھر جانا آپ کو پسند نہ ہو اور اس کی دل شکنی نہ کرنے کی وجہ
یہ بھی ہو سکتی ہے کہ آپ کو اس کی غلطی ظاہر کرنے کی ضرورت
نہ معلوم ہوئی ہو اور آپ نے یہ سمجھا ہو کہ اس کی غلطی ظاہر کرنے
سے کوئی فائدہ نہ ہوگا اس لئے آپ کا خاموش رہنا اس بات کی
دلیل نہیں ہے کہ آپ نے قیافہ شناس کی بات کو درست قرار دیا ہے
اور اس کے قول کو قبول فرمایا ہے اور اس کی وجہ یہ ہے کہ آپ کا
خاموش رہنا اس بات کی بھی دلیل ہو سکتا ہے کہ آپ نے قیافہ
شناس کی بات کو درست قرار دیا ہے اور اس کے قول کو قبول فرمایا ہے
اور اس کی وجہ یہ ہے کہ آپ کا خاموش رہنا اس بات کی بھی دلیل ہو سکتا ہے
کہ آپ نے قیافہ شناس کی بات کو درست قرار دیا ہے اور اس کے قول کو
قبول فرمایا ہے

ان مفہوم کے خلاف مروی ہے۔

حضرت عروہ بن زبیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے انہیں خبر دی کہ زمانہ جاہلیت میں نکاح کی چار صورتیں تھیں ایک صورت یہ تھی کہ ایک شخص کسی عورت کا ولی ہوتا یا اس کی لڑکی ہوتی وہ اس کا مہر مقرر کرتا پھر اس سے نکاح کرتا۔ دوسری صورت یہ تھی کہ ایک شخص اپنی بیوی سے کہتا جب وہ حیض سے پاک ہو جاتی تو اپنے فلاں فلاں شخص کو بلا بھیجتا اور اس سے ہمبستری کرتا اور اس کا شوہر اس سے الگ رہتا اور جب تک اس کا حمل ظاہر نہ ہو جاتا وہ اس سے ہمبستری نہ کرتا۔ یہ صورت تو نیاز فرشناس کی تھی جب وہ بچہ پیدا ہو جاتا جس کے ساتھ چاہتے ملا دیتے وہی اس کا باپ ہوتا تھا اور وہ اس کا بچہ کہلاتا اس سے روکا نہیں جاتا تھا۔ تیسری صورت یہ تھی کہ جب عورتوں کا کوئی گروہ اکٹھا ہوتا تو سب کی سب زانیہ ہوتیں جو بھی ان کے پاس جاتا اس سے وطی کرنے سے انکار نہ کرتیں۔ یہ عورتیں اپنے دروازوں پر جھنڈے گاڑ دیتی تھیں جو بھی ان کے پاس جاتا اس سے وطی کرتیں جب ان میں سے کسی کو حمل ٹھہر جاتا پھر وہ بچہ جنتی تو قیاف شناس اس کے جمع ہو جاتے وہ بچے کو جس کے ساتھ چاہتے ملا دیتے وہی اس کا باپ ہوتا تھا اور وہ اس کا بچہ کہلاتا اس سے روکا نہیں جاتا تھا جب اللہ تعالیٰ نے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو حق کے ساتھ مبعوث فرمایا تو آپ نے اس نکاح کو جس میں یہ حکم ہوتا تھا ختم کر دیا اور آپ نے اس نکاح کو برقرار رکھا جس میں قیاف شناس کی دخل نہیں ہوتی تھی اور بچہ اس کے باپ کے لیے قرار دیا جو اس کا مدعی ہوتا تھا اس سے اس کا نسب ثابت ہوتا اور وہ بیوی جس میں قیاف شناس کے قول کے ساتھ فیصلہ ہوتا تھا آپ نے منسوخ کر دیا اور ان زانیہ عورتوں کی جو اولاد دور جاہلیت میں پیدا ہوئی، اسلام میں جس نے اس کا دعویٰ کیا اس کے ساتھ اسے ملا دیا گیا۔

حضرت ابن وہب فرماتے ہیں کہ حضرت مالک نے حضرت یحییٰ بن سعید سے روایت کرتے ہوئے ان سے بیان کیا

حضرت سلیمان بن یسار رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ اہل جاہلیت کو ان لوگوں کے ساتھ ملاتے تھے جو اسلام میں ان کے مدعی ہوتے تو اس بات پر دلالت ہے کہ وہ قیاف شناس لوگوں کے قول سے دعویٰ کرنے والوں کے ساتھ نہیں ملاتے تھے کہ ان کا قول گواہی قرار پاتا جس سے وہ گواہی دیتے اگر زمانہ جاہلیت کی طرح اسلام میں بھی یہ طریقہ مستعمل ہوتا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ ضرور اس طریقہ کو ختم کر دیتے جیسا کہ آپ نے دوسرے

وَاحْتَجَّ أَهْلُ هٰذِهِ الْآرَاءِ فِي [illegible]

[illegible] عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ أَنَّ رَجُلَيْنِ أَتَيَا عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَشَهِدَ أَحَدُهُمَا أَنَّ امْرَأَتَهُ وَضَعَتْ غُلَامًا مَيِّتًا وَشَهِدَ الْآخَرُ أَنَّهَا اسْتَهَلَّتْ صَارِخًا ثُمَّ مَاتَ فَقَالَ عُمَرُ لِلَّذِي شَهِدَ أَنَّهَا اسْتَهَلَّتْ صَارِخًا أَتَحْلِفُ بِاللّٰهِ الَّذِي لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ لَقَدِ اسْتَهَلَّتْ صَارِخًا فَقَالَ لَا فَقَالَ عُمَرُ لِلَّذِي شَهِدَ أَنَّهَا اسْتَهَلَّتْ صَارِخًا أَتَحْلِفُ بِاللّٰهِ الَّذِي لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ لَقَدِ اسْتَهَلَّتْ صَارِخًا فَقَالَ لَا فَقَالَ عُمَرُ لِلْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَضَاءُ مَنْ قَضَاءُ مَنْ كَانَ هٰذَا لَأَحَدِ الرَّجُلَيْنِ يَا تِيهَا فَيَذْهَبُ بِدِيَةِ أَهْلِهَا فَلَا يُعْطِيهَا حَتَّى نَظُنَّ أَنَّهُ قَدْ أَفْسَدَ ثُمَّ يَنْصَرِفُ عَنْهَا فَاهِرًا فَمُتْ فَمَا مَالُ هٰذَا هٰذَا يَعْنِي الْآخَرَ فَلَا يُعْطِيهَا شَيْئً

[illegible]

پھر حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے عرض کیا اس عورت کو جس نے آپ کو حیرت میں ڈالا ہے تو وہ اس کی طرف متوجہ ہوئے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ اس شخص کی طرف آنکھ اٹھا کر دیکھنے لگے جو وہ بیٹھ گیا پھر فرمایا اللہ کی قسم مجھے فکر ہوئی طرف لے گیا ہے پھر بچے کی ماں کو بلا کر اس سے [illegible] کہا یہ ان میں سے ایک مرد کا ہے جو لوگوں پر غالب آیا اور [illegible] اس کے بچے کئی بچے جنے پھر وہ عادت کے مطابق [illegible] ہوا میں اپنے خیال میں حاملہ ہو گئی لیکن مجھے خون آیا یہاں تک کہ مجھے گمان ہوا کہ میرے پیٹ میں کچھ بھی نہیں پھر یہ لڑکا مجھ سے صحبت ہوا پس اللہ کی قسم مجھے معلوم نہیں کہ یہ ان میں سے کس کا ہے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے لڑکے سے فرمایا ان میں سے جس کے ساتھ چاہو جاؤ تو وہ ایک کے ساتھ چلا گیا حضرت عبدالرحمٰن بن حاطب فرماتے ہیں میں گویا دیکھ رہا ہوں کہ وہ ان میں سے ایک کے پیچھے جا رہا ہے اور اسے لے گیا حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے فرمایا اللہ بنو مصطلق کے بھائی کو ہلاک کرے۔

قَالُوا فِي هٰذَا الْحَدِيثِ

[illegible]

یہ حضرات فرماتے ہیں اس حدیث کے مطابق حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے قیافہ کے مطابق فیصلہ فرمایا لہٰذا ہم نے مجزز مدلجی کی حدیث میں جو تاویل کی ہے یہ اس کے موافق ہے لیکن دوسرے حضرات نے ان کے خلاف دلیل استدلال کیا ہے کہ اس حدیث میں ان لوگوں کے قول کے بطلان پر دلیل پائی جاتی ہے وہ یوں کہ قیافہ شناس نے کہا یہ ان دونوں سے ہے تو حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے اس قول کو قرار نہ دیا اور اس سے فرمایا ان میں سے جس سے چاہو لے لیا۔ جیسے ایک بچہ پر دو آدمی دعویٰ کریں پھر ایک آدمی کہے کہ یہ بچہ ہے کہ اس کا قرار دیا جائے تو جب حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے اس بچے کے متعلق قیافہ شناس کا اعتبار نہ کیا اور آپ نے اسے قیافہ شناس کے قول کا

وَقَدُوْرٍ

فَلَمْ يَقْضِ مِنْ دُيُوْنِهِ شَيْئًا حَتَّى اَتَاهُ اللّٰهُ بِمَالِ الْبَحْرَيْنِ

۳۲۸۔ حَدَّثَنَا ابْنُ مُرْدَوَيْهِ قَالَ ثَنَا وَهْبُ بْنُ كَيْسَانَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ تَوْبَةَ الْعَنْبَرِيِّ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ مَسْرُوْقٍ عَنْ عُمَرَ اَنَّ رَجُلَيْنِ اخْتَصَمَا اِلَيْهِ فَقَالَ اَحَدُهُمَا اِنَّ هٰذَا اَخَذَ بِلِحْيَتِيْ وَاَخَذْتُ بِلِحْيَتِهِ فَقَالَ اَخَذَ الشَّيْطَانُ بِلِحْيَتِهِ وَاَخَذْتَ بِلِحْيَتِهِ فَاَجْعَلْهُ بَيْنَهُمَا۔

۳۲۹۔ حَدَّثَنَا ابْنُ مُرْدَوَيْهِ قَالَ ثَنَا وَهْبٌ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ سَمُرَةَ قَالَ فَقَالَ فِيْ سَوِيْدٍ اِنَّمَا نَزَعَ فِيْ مِيْرَاثٍ قَدْ هُوَ اَخَذَ بِهِمَا مَوْتًا۔

۳۳۰۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ عَامِرٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ عَوْفُ بْنُ اَبِيْ جَمِيْلَةَ عَنْ اَبِي الْمَلِيْحِ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَضٰى فِيْ رَجُلٍ دَعَا وَجُلًا وَكَانَا هُمَا يَزْعُمَانِ اَنَّهُ اِبْنُهُ وَذٰلِكَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَدَعَا عُمَرُ الْقَائِفَ وَالْمُدَّعِيَ فَقَالَ اَتَرْضَيَانِ بِالْقَائِفِ الْمُسْلِمِ لَيْسَ هُوَ مِنْكُمَا قَالَا نَعَمْ فَنَظَرَ الْقَائِفُ فَقَالَ اَيُّكُمَا اَكْبَرُ فَاَشَارَ كُلُّ وَاحِدٍ اِلٰى صَاحِبِهِ فَقَالَ اَيُّكُمَا وُلِدَ اَوَّلًا

[illegible]

---

۳۳۱ - حدثنا علی بن شہاب قال ثنا زید بن [illegible]
[illegible] عن قتادۃ عن سعید بن [illegible]
[illegible] اشترکا فی طہر امرأۃ فوطئہا [illegible]
[illegible] عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ [illegible]
[illegible] فوطئہا کل واحد منہما فی طہر علی حدۃ [illegible]
[illegible] فقال احدہما لقد علقت فاستفتی [illegible]
[illegible] فقال عمر بن الخطاب لقد علقت [illegible]
[illegible] ثم قال لہما [illegible] ثم قال [illegible]
[illegible] فقال عمر بن الخطاب لقد علقت [illegible]
[illegible] ثم قال لہما [illegible] ثم قال [illegible]
[illegible] فقال عمر بن الخطاب لقد علقت [illegible]
[illegible] ثم قال لہما [illegible] ثم قال [illegible]
[illegible] فقال عمر بن الخطاب لقد علقت [illegible]
[illegible] ثم قال لہما [illegible] ثم قال [illegible]

سے انہیں روند ڈالے جس پر وہ ہوتی تھا اسے حکم دیا اس نے بھی ایسا ہی کیا پھر قیافہ شناسوں نے اسے دیکھا آپ نے فرمایا دیکھو کیا معاملہ ہے تو اس وقت تک کلام نہ کرنا جب تک میں تم سے سوال نہ کروں راوی فرماتے ہیں قیافہ شناس حضرات نے دیکھا تو کہا ہم کچھ نہیں کہہ سکتے ہم نے غور کر لیا پھر ان کو جدا جدا ایک ایک سے پوچھا راوی فرماتے ہیں پھر وہ سب متفق ہو گئے اور ہر ایک نے گواہی دی کہ یہ لڑکا ان دونوں کا ہے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے فرمایا جو کچھ یہ کہتے ہیں اس پر تعجب ہے میں جانتا تھا کہ عورتیں بہت سے مردوں سے حاملہ ہوتی ہے لیکن اس سے پہلے مجھے یہ معلوم نہیں تھا کہ عورتیں بھی ایسا کرتی ہیں میں ان کی سزائے کو رد نہیں کروں گا جاؤ یہ دونوں دیت بھائی باپ کی۔

حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں دو آدمی ایک عورت کی پیٹھ پر شریک ہوئے اس نے ان دونوں کے لیے بچہ جنا وہ دونوں اپنا مقدمہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی خدمت میں لے گئے آپ نے تین قیافہ شناسوں کو بلایا اور مٹی منگوائی ان دونوں مردوں اور لڑکے نے اس مٹی کو روندا پھر ان میں سے ایک (قیافہ شناس) سے فرمایا دیکھو اس نے دیکھا وہ آگے بڑھا داہنیں بائیں ہوا اور پیچھے ہٹ گیا پھر کہا کہ پوشیدہ کہوں یا علانیہ؟ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے فرمایا پوشیدہ کہو اس نے کہا اسے ان دونوں سے مشابہت ہے لیکن میں نہیں جانتا ہے ان میں سے کس کا ہے آپ نے اسے بٹھا دیا پھر دوسرے سے فرمایا دیکھو اس نے دیکھا آگے بڑھا داہنیں بائیں ہوا اور پیچھے ہٹ گیا پھر کہا پوشیدہ کہوں یا ظاہر؟ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے فرمایا پوشیدہ کہو اس نے کہا اس نے دونوں کے ساتھ مشابہت اختیار کی ہے [illegible] ان میں سے کس کا ہے آپ نے اسے بھی بٹھا دیا پھر تیسرے کو حکم دیا اس نے دیکھا آگے بڑھا ادھر ادھر ہوا اور پیچھے ہٹا پھر کہا کہ پوشیدہ کہوں یا علانیہ؟ فرمایا ظاہر

قال

وجعفر فيما نحكمه في هذه الآثار التي ذكرنا

٣٢٢۔ وفي حديث سعيد بن المسيب مثل ذلك

فان قال

قیافہ شناسی کے بارے میں

۳۲۳۔ وقد روی عن ابی جعفر رضی اللہ عنہ ...

حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے بھی اس سلسلے میں روایت ہے حضرت ابوالاحوص جو تابعی ہیں کہتے ہیں ایک غلام سے روایت کرتے ہیں وہ کہتا ہے میں دو آدمیوں نے ایک ہی طہر میں ایک لونڈی سے مجامعت کیا لونڈی کو حمل ٹھہر گیا یہ معلوم نہیں ہو سکا کہ وہ کس کا بچہ ہے وہ دونوں بچے میں جھگڑتے ہوئے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے فرمایا مجھے معلوم نہیں میں ان کے درمیان کیسے فیصلہ کروں وہ دونوں حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو انہوں نے فرمایا وہ بچہ تم دونوں کے درمیان مشترک ہے وہ تمہارا وارث ہوگا اور تم دونوں اس کے وارث ہوگے اور وراثت تم دونوں میں سے ہر ایک کو ملے گی تو جس بچے پر وہ آدمی دعویٰ کریں گے جس کا بچہ ہے تو انہوں نے اس سے دونوں کا نسب ثابت فرما دیا اور اس سلسلے میں قیافہ شناسوں کے محتاج نہ ہوئے جیسا کہ حضرت عمر نے ان سے ...

...نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی کہ آپ نے فرمایا ...
...اس شخص کو دعوت دی جائے گی جو ...
...کو ناپسند ہے اور اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے دل میں یہ بات آئی ہو کہ یہ عمل ان دونوں سے ہی سرزد ہوا ہے کیونکہ ایسے شخص سے ملاوٹ جس سے وہ پیدا نہیں ہوا ...
... ہے۔ پس آپ نے قیافہ شناسوں کو بلایا تاکہ ان سے معلوم کریں کہ کیا دو آدمیوں کے نطفہ سے ایک بچہ پیدا ہو سکتا ہے یا نہیں یہ بات ابوالمہلب کی روایت میں بیان ہوئی ہے جیسے ہم ذکر کر چکے ہیں جب قیافہ شناسوں نے آپ کو خبر دی کہ کبھی ایسا بھی ہوتا ہے اور یہ محال نہیں ہے تو آپ نے اس دعویٰ کی طرف رجوع فرمایا جو ان دو آدمیوں کے درمیان تھا اور اس کے مطابق فیصلہ فرمایا اور پھر ان دونوں کے لیے قرار دیا وہ ان دونوں کا وارث ہوگا اور وہ دونوں اس کے وارث ہوں گے تو یہ فیصلہ دلیل کی بنیاد پر تھا قیافہ شناسوں کے قول پر نہیں تھا۔

باب الرجل يبتاع سلعة في دين ثم يموت وثمنها عليه دين

۳۲۲۔ حدثنا أبو اليمان قال أنا ابن وهب أن مالكا وابن أبي ذئب وابن جريج حدثهم عن ابن شهاب عن أبي بكر بن عبد الرحمن بن الحارث بن هشام عن أبي هريرة أن رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم قال أيما رجل مات وعنده متاع رجل بعينه لم يقبض من ثمنه شيئا فوجده بعينه فهو أحق به من غيره.

۳۲۳۔ حدثنا أبو الوليد هشام بن عمار قال حدثنا صدقة بن خالد قال حدثنا عثمان بن أبي العاتكة عن بشير بن نهيك عن أبي هريرة عن النبي صلى الله عليه وآله وسلم بمثله قال فيه ثم قال إني أتى الرجل أشتري منه الشيء وقد نفد العبد والدراهم فلم يعطني شيئا فأتى عليه ويأتيني بعبده فيقول هذا عبدك فأقول قد أخذت متاعك فاذهب فبع عبدي فيقول لا أبيعه إلا بكذا وكذا فأقول قد أخذت متاعك فاذهب فبع عبدي فيقول لا أبيعه إلا بكذا وكذا فأقول قد أخذت متاعك فاذهب فبع عبدي فإن باع العبد وساء ثمنه فإن ملكه قد زال عن البائع وهو أحق بدراهمه وإن مات المشتري فهو أسوة الغرماء.

باب: سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کا آزاد کرنے کے بعد کھجور لگانا اور قیمت کا اس کے ذمہ قرض ہونا

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص مفلس ہو جائے اور اپنا مال اسی طرح پائے تو وہ اس کا دوسروں کی نسبت زیادہ حق دار ہے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص مفلس ہو جائے اور اپنا مال اسی طرح پائے تو وہ اس کا دوسروں کی نسبت زیادہ حق دار ہے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک جماعت احادیث کو اوروں کی نسبت زیادہ یاد رکھتی ہے کہ جب کوئی شخص غلام خریدے اور اس کو بیچنا کرے لیکن کچھ نہ لیا ہو اور اس کی جورو مر جائے اور وہ اس کی میراث چھوڑ جائے اور کوئی شخص مفلس ہو جائے اور کوئی شخص کسی کا مال پائے تو وہ اس کا دوسروں کی نسبت زیادہ حق دار ہے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک جماعت احادیث کو اوروں کی نسبت زیادہ یاد رکھتی ہے کہ جب کوئی شخص غلام خریدے اور اس کو بیچنا کرے لیکن کچھ نہ لیا ہو اور اس کی جورو مر جائے اور وہ اس کی میراث چھوڑ جائے اور کوئی شخص مفلس ہو جائے اور کوئی شخص کسی کا مال پائے تو وہ اس کا دوسروں کی نسبت زیادہ حق دار ہے۔

مطالبے کے سلسلے میں مطلوبہ شے کے قرض خواہوں میں سے کسی قرض خواہ سے وہ اپنے قرض کا مطالبہ کرے جبکہ اس قرض خواہ کے پاس اس شے کے سوا اس کے قرض کی ادائیگی کے لیے اور کوئی چیز موجود نہ ہو۔ اس صورت میں بھی یہی ہے کہ وہ اور باقی قرض خواہ اس کے تمام یا بعض کے مستحق ہیں۔ پہلے قول والوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی جس حدیث سے استدلال کیا ہے تو اس سلسلے میں ہمارے مذہب کے مخالف ہونے پر دلیل یہ ہے کہ اس حدیث میں یہ بیان ہوا تھا کہ اگر کوئی شخص کسی آدمی سے اپنے مال کو بعینہٖ پائے اور اس کا مال اسی طرح موجود ہو تو اس سے غصب کیا ہوا مال اور ادھار لیا ہوا مال اور امانتیں وغیرہ مراد ہیں اور یہ بھی اس کا مال ہے اور وہ دوسرے قرض خواہوں کی نسبت اس کا زیادہ حق دار ہے۔

اور اسی سلسلے میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے پہلے قول والوں کے لیے یہ حدیث اس صورت میں حجت ہوتی جب یہ الفاظ ہوتے کہ اس شخص نے اپنے مال کو اس طرح پایا جو اس کا تھا پھر اس نے اسے اس شخص کے ہاتھ بیچا جس کے پاس اسے پایا ہے اور اس نے ابھی اس کی قیمت پر قبضہ نہیں کیا تو وہ باقی قرض خواہوں کی نسبت اس کا زیادہ حق دار ہے تو اگر حدیث اس طرح ہوتی تو ان کے لیے دلیل بن سکتی تھی۔

لیکن جس طرح ہم نے اسے روایت کیا ہے تو اس سلسلے میں وہ ان کی دلیل نہیں بن سکتی کیونکہ یہ مخصوص مال کی خرید و فروخت اور رہن رکھی ہوئی چیزوں سے متعلق ہے اس لیے کہ وہ مطالبہ کرنے والوں کا اپنا مال ہے جس وقت وہ اس کا مطالبہ کر رہے ہیں اور یہ ایسے ہے جیسے حدیث شریف میں آیا حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس کا مال چوری ہو جائے یا ضائع ہو جائے اور وہ اسے کسی طرح کسی شخص کے پاس پائے تو وہ اس کا زیادہ حق دار ہے اور خرید کرنے والے

قال ابو جعفر فقال اهل المقالة

الاولى ... على ما ذكرنا من تصحيح ما روينا

عن ابن عباس ... ان النساء كن يصلين مع رسول الله صلى الله

عليه وسلم ... وبما روينا عن عائشة ... ان هذا كان

من رسول الله صلى الله عليه وسلم ... عن الحائضة ... يديه

... من رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم

... الصلاة ... ولا الصلاة ... ولا ... فيه

لكان ... الآخرين ... في ذلك ان

... بل هو كلام صحيح ... فيه فائدة

... ان الرجل اذا ... فوجب ان

... جميع ما في يديه ... عليه لثبت ... عليه

... بعض ما في يديه انه اولى بذلك وان الذي

... قد ملكه ... فيه فلا يجب له فيه

... ان هذا الحديث

... بهذا الحديث سمرة ونفى ان يكون المضمون

... يستحق ذلك

... شيئا فهذا وجه هذا الحديث صحيح

قال فهذا من المقالة الاولى وبه ... هذا الحديث

... فهذا توجيه ... بالفاظ غير الفاظ الحديث

الاول فذكره

۴۳۲۰ ـ ما حدثنا يونس قال انا ابن وهب

قال اخبرني يونس بن يزيد عن ابن شهاب قال

... عبد الرحمن ... ان رسول الله صلى

الله عليه وسلم قضى بالشفعة بين ... فاذا وقعت الحدود

حضرت ... صاحب ... نے ... قول والے کہتے ہیں ... حدیث ... نے ... کا مفہوم بیان کیا ہے ... ہیں ... صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ... لوگوں کو معلوم ہے ... فضل ہیں ... فضل ہیں ... سلسلے میں دوسرے ... نہیں ... آپ نے ... توضیح ... ذخیرہ ... جیسوں ... لوگوں کو ... والی روایت ... حاصل کی جائے ... کا حق ... پہلے قول والے ... الفاظ کے ... دوسرے ...

حضرت ابن شہاب سے ... یہ ... عبدالرحمن ... نے ... صلی اللہ علیہ وسلم نے ... نے ... نے ... نے ...

اس طرح اگر مبائع نے ابھی تک قیمت وصول نہیں کی تو وہ باقی قرض خواہوں کے ساتھ برابر کا مستحق ہوگا۔ اور اگر رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فیصلہ دیا ہو کہ جو شخص مر جائے اور اس کے پاس کسی شخص کا سامان اسی حالت میں موجود ہو جبکہ اس نے قیمت وصول نہ کی ہو تو وہ سامان وہ باقی قرض خواہوں کے ساتھ برابر کا مستحق ہوگا۔

ایک دوسرے طریق سے بھی حضرت ابوبکر بن عبدالرحمن سے مروی ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہو کہ سامان خریدے پھر وہ مفلس ہو جائے بائع نے ابھی تک قیمت وصول نہ کی ہو اور وہ اپنے سامان کو اسی حالت میں پائے تو وہ اس کا زیادہ حق دار ہے اور اگر خریدار فوت ہو جائے تو سامان والا دوسرے قرض خواہوں کے ساتھ برابر کا شریک ہوگا۔

یہ حضرات فرماتے ہیں اس حدیث سے ظاہر ہوگیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس پہلی حدیث میں بیچنے والے لوگ ہی مراد لیے ہیں دوسرے حضرات مراد نہیں ان کے خلاف دوسرے قوم والوں کی دلیل یہ ہے کہ یہ حدیث منقطع ہے اس قسم کی حدیث سے استدلال نہیں ہو سکتا۔

اگر وہ کہیں کہ ہم اس کے منقطع ہونے کے باوجود اسے قبول کرتے ہیں کیونکہ حدیث متصل میں جو کچھ بیان ہوا ہے اس کا مفہوم مشکل ہے ——— تو انہیں (جواباً) کہا جائے گا کہ جب حضرت ابوبکر بن عبدالرحمن کی اس روایت میں اضطراب ہو گیا جسے ان سے حضرت زہری نے اس طرح روایت کیا جس طرح ہم نے بعد میں بیان کیا اور حضرت عمر بن عبدالعزیز نے اس طرح روایت کیا جیسا کہ ہم نے پہلے بیان کیا تو تمہارے لیے مناسب تھا کہ تم ان کے غیر کی روایت کی طرف رجوع کرتے اور وہ حضرت ابوبکر بن عبدالرحمن رضی اللہ عنہ کی روایت ہے تو اسے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث کی اصل قرار دیتے

[illegible] فهذا لا يصح لان [illegible] فهذا لا يصح لان [illegible] فهذا لا يصح لان [

اس نے اپنے قبضے سے نکال کر خریدار کے قبضے میں دیا ہے تو اب اوہ اور باقی تمام قرض خواہ برابر ہیں کیونکہ حجت ہے اور دوسری حجت یہ ہے کہ جب تک مشتری قبضہ نہ دے اور باقی کے لیے تمام قیمت ادا کرے یا کچھ قیمت ادا کر دی اور کچھ رقم باقی ہے تو باقی کو حاصل کرنے تک اس غلام کا زیادہ حق دار ہے تو جب تک قبضے میں ہے تو اور زیادہ حق حاصل ہوگا جب کہ کچھ قیمت یا کچھ قیمت خریدار کے ذمہ باقی ہو اس مسئلے میں کوئی فرق نہیں ہوگا اور دونوں صورتوں میں حکم ایک جیسا ہوگا۔

جب صورت حال یہ ہے اور اس بات پر اتفاق ہے کہ خریدار جب غلام پر قبضہ کر لے اور قیمت کا کچھ حصہ باقی کر دے دے پھر وہ مفلس ہو جائے تو اب باقی باقی قیمت کی وجہ سے دیگر قرض خواہوں کے مقابلے میں غلام کا زیادہ حق دار نہیں ہوگا بلکہ وہ اور دوسرے قرض خواہ برابر ہوں گے اس طرح جب تمام قیمت باقی ہو خریدار مفلس ہو جائے تو اس وجہ سے بھی وہ باقی قرض خواہوں کے مقابلے میں زیادہ مستحق نہیں ہوگا بلکہ وہ سب برابر ہوں گے پس حکم ایک جیسا ہوگا جب تمام رقم مشتری کے ذمے باقی ہو یا کچھ باقی ہو اور سب وہ مفلس ہو جائے جس طرح اس کی صورت میں ان دونوں (کل قیمت، بعض قیمت) کا باقی رہنا برابر ہے اور اس پر اتفاق ہے جیسا کہ ہم نے ذکر کیا لہٰذا جو کچھ ہم نے ذکر کیا وہ قیاس سے ثابت ہوا۔ حضرت امام ابو حنیفہ، امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا قول ہے۔

حضرت ابراہیم اور حضرت اشعث (آل حمران کے مولیٰ) دونوں اپنی اپنی اسناد سے حضرت حسن سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں وہ (بائع) دیگر قرض خواہوں کے ساتھ برابر کا شریک ہوگا (واللہ اعلم)

بَابُ شَهَادَةِ الْبَدَوِيِّ هَلْ تُقْبَلُ عَلَى الْقَرَوِيِّ

باب: شہری کے خلاف دیہاتی کی گواہی

۴۲۰۔ حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ [illegible] عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ [illegible] أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ [illegible] شَهَادَةَ الْبَدَوِيِّ عَلَى الْقَرَوِيِّ فَذَهَبَ [illegible] شَهَادَةَ أَهْلِ الْبَادِيَةِ غَيْرُ جَائِزَةٍ لِأَحَدٍ عَلَى [illegible] وَخَالَفَهُمْ

۴۲۰۔ حضرت عطاء بن یسار رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے اہل الصحرا کے خلاف دیہاتی کی گواہی کو قبول نہ کرنے کے بارے میں ارشاد فرمایا۔ کچھ لوگوں نے کہا ہے کہ یہ حدیث اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ شہریوں کے خلاف دیہاتیوں کی گواہی جائز نہیں ہے انہوں نے اس روایت کو بھی اس پر محمول کیا ہے۔

حضرت عطاء بن یسار رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے اہل الصحرا کے خلاف دیہاتی کی گواہی کو قبول نہ کرنے کے بارے میں ارشاد فرمایا۔ کچھ لوگوں نے کہا ہے کہ یہ حدیث اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ شہریوں کے خلاف دیہاتیوں کی گواہی جائز نہیں ہے انہوں نے اس روایت کو بھی اس پر محمول کیا ہے۔

[illegible] دوسرے حضرات نے اس کی مخالفت کرتے ہوئے فرمایا کہ اگر دیہاتی ان لوگوں میں سے ہو جن کے بارے میں [illegible] جاتے ہیں اور جو اسباب عادل کبیر ہوں میں پائے جاتے ہیں ان کا حامل ہو تو اس کی گواہی قبول ہوگی لیکن وہ شہریوں کی طرح ہوگی اور ان سے جرحا نے پر عدم قبول ہو تو اس کی گواہی قبول نہ کی جائے گی۔ اب ہم اس کی اس روایت کو دیکھتے ہیں جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے حضرت عروہ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ [illegible] ہیں ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے پاس دودھ کا ایک کٹورہ تھا جسے وہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے لطور تحفہ لائی تھیں اسے میرے پاس رکھ دیا ان کے پاس ایک [illegible] بھی تھا جس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تشریف لائے تو فرمایا اے ام سلمہ یہ دودھ کا کٹورہ اور فراخ جگہ آنری میں انہوں نے عرض کی میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں میں نے آپ کے لیے دودھ کا ایک [illegible] تحفہ لائی ہوں آپ نے فرمایا اللہ تجھے برکت دے بیٹا میں کڑا ہوں نے پیا جانے میں فرمایا جب آپ نے پیا تو میں نے عرض کیا کہ آپ نے فرمایا تھا

[illegible]

۳۲۲۔ [illegible]

۳۲۳۔ [illegible]

فمن [illegible]

میں کسی اعرابی اور دیہاتی سے کچھ قبول نہیں کروں گا مگر [illegible] صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمہیں اعلم ہے دیہاتی اور دیہاتی میں بڑا فرق ہے۔ دیہاتی کے لوگ ہیں اور ہم ان کے شہر میں آتے ہیں جب ہم انہیں بلاتے ہیں وہ حاضر ہو جاتے ہیں اور جب وہ ہمیں بلاتے ہیں تو ہم بھی پہنچ جاتے ہیں پھر آپ نے (درود دیا) نوشش فرمایا۔

حضرت یونس بن بکیر فرماتے ہیں ہم سے ابن اسحٰق نے بیان کیا پھر انہوں نے اپنی سند سے اسی کی مثل ذکر کیا۔

حضرت عبداللہ بن دینار، حضرت عروہ سے وہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہم اسے اور وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں لیکن اس کے آخر میں یہ اضافہ ہے کہ (آپ نے فرمایا) وہ اعرابی نہیں ہیں تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے وضاحت فرمائی کہ جو دیہاتی بلانے پر حاضر ہو جائیں وہ شہری کی طرح ہیں اور وہ دیہاتی جن کے تحفے قبول نہ کئے جائیں وہ ان کے برخلاف ہیں اور یہ وہ دیہاتی ہیں جو بلانے پر حاضر نہیں ہوتے پس جو لوگ اس قسم کے ہوں ان کی گواہی قبول نہ کی جائے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت میں سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی صراحت ہے کہ لوگ ہیں ہم جو کچھ لکھتے ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے۔

كِتَابُ الصَّيْدِ وَالذَّبَائِحِ وَالْاَضَاحِيِّ

شکار، ذبیحوں اور قربانیوں کا بیان

بَابُ ۲۶۱ الْعُيُوبِ الَّتِي لَا يَجُوزُ الْهَدَايَا وَالضَّحَايَا إِذَا كَانَتْ بِهَا

۳۴۲۔ حَدَّثَنَا أَبُو مُوسَى يُونُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ وَابْنُ لَهِيعَةَ وَاللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ وَابْنُ سُلَيْمٍ وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ حَدَّثَهُمْ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ فَيْرُوزَ مَوْلَى بَنِي شَيْبَانَ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّهُ سَأَلَهُ فَقَالَ كَرِهَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْأَضَاحِيِّ أَوْ نَهَى عَنْهُ فَقَالَ قَامَ فِينَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِهِ وَيَدِي أَقْصَرُ مِنْ يَدِهِ فَقَالَ أَرْبَعٌ لَا تَجُزْنَ فِي الضَّحَايَا الْعَوْرَاءُ الَّتِي عَوَرُهَا وَالْعَرْجَاءُ الَّتِي عَرَجُهَا وَالْمَرِيضَةُ الَّتِي مَرَضُهَا وَالْهَزِيلُ الَّتِي لَا تُنْقِي قَالَ الْبَرَاءُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَلَقَدْ رَأَيْتُ مَا يَكْرَهُ فِي الْأَرْضِ فَأَقُولُ وَقَدْ رَأَيْتُ فَأَسْكُتُ إِلَيْهَا فَإِذَا هِيَ أَحْسَنُ مَا تَكُونُ فَمَا قُلْتُ لَهُ فَإِنِّي أَكْرَهُ أَنْ يَكُونَ فِي سِنٍّ بَعْضٌ فِي الْأُذُنِ نَقْصٌ أَوْ فِي الْقَرْنِ نَقْصٌ فَإِنْ كَرِهْتَ شَيْئًا مِنْهُ وَلَا تُحَرِّمْهُ عَلَى أَحَدٍ۔

۳۴۳۔ حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ

باب ۲۶۱ وہ عیب جن کی وجہ سے ہدایا اور قربانی جائز نہیں

حضرت عبید ابن فیروز جو بنو شیبان کے آزاد کردہ غلام ہیں حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے ان سے پوچھا کہ کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قربانی کے جانوروں کے بارے میں کچھ فرمایا ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم میں کھڑے ہو کر اپنا ہاتھ میرے ہاتھ سے چھوٹا کر کے اور میرا ہاتھ آپ کے ہاتھ سے چھوٹا کر کے فرمایا کہ چار قسم کے جانور قربانی میں جائز نہیں ہیں کانا جس کا کانا پن ظاہر ہو، لنگڑا جس کا لنگڑا پن ظاہر ہو، ایسا بیمار جس کی بیماری ظاہر ہو اور ایسا دبلا جس کی ہڈیوں میں مغز نہ رہا ہو۔ حضرت براء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے کہا کہ میں ایک بکری کو ناپسند کرتا ہوں حالانکہ میں اسے عیب دار نہیں پاتا ہوں۔ حضور نے اس کی طرف جانا تو میں جب اسے عیب دار نہیں پاتا ہوں تو اس کی قربانی کرنا پسند نہیں کرتا ہوں۔ آپ نے کہا کہ میں جس بات کو ناپسند کرتا ہوں اس کے متعلق میں نقصان ہو یا کان میں کوئی عیب ہو یا سینگ میں نقص ہو انہوں نے فرمایا جسے تم ناپسند کرتے ہو اسے کسی دوسرے پر حرام نہ کرو۔

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں آپ سے پوچھا گیا کہ قربانی کے جانوروں

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

۳۴۳۔ واختلفوا في ذلك أيضا بما رويناه عن رسول الله صلى الله عليه وسلم في غير هذا الحديث

۳۴۴۔ حدثنا فهد ثنا [illegible] قال حدثنا أبو نعيم قال ثنا أبو الحسن عن [illegible] عن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال لا صلاة بعد الصبح حتى ترتفع الشمس ولا صلاة بعد العصر حتى تغرب الشمس۔

۳۴۵۔ حدثنا [illegible] قال ثنا زهير بن معاوية قال حدثنا أبو إسحق عن شريح بن النعمان قال أبو إسحق وكان خير صدق عن علي عن النبي صلى الله عليه وآله وسلم مثله۔

۳۴۶۔ حدثنا سليمان بن شعيب قال ثنا أسد قال ثنا همام قال ثنا قتادة عن زرارة بن أوفى قال حدثنا عبد الله بن الصامت قال سمعت عليا رضي الله عنه يقول نهى رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم عن قضاء القرآن بالليل قال قتادة فقلت لابن الصامت ما قضاء القرآن قال إذا قام فقرأ حائرا من ذلك مقصورا۔

۳۴۷۔ حدثنا سليمان قال ثنا علي بن معبد

[illegible] کرنا مکروہ ہے۔

[illegible] سے ثابت ہے کہ [illegible] کرنا مکروہ ہے اور [illegible] سے ثابت ہے کہ [illegible] کرنا مکروہ ہے اور [illegible] سے ثابت ہے کہ [illegible] کرنا مکروہ ہے۔

اس حدیث سے ثابت ہے کہ [illegible] کرنا مکروہ ہے اور [illegible] سے ثابت ہے کہ [illegible] کرنا مکروہ ہے۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے [illegible] سے منع فرمایا ہے۔

حضرت ابو الحسن سے روایت ہے کہ [illegible] سے منع فرمایا ہے اور [illegible] سے منع فرمایا ہے اور

رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسے جانور کی قربانی سے منع فرمایا کہ جس کا کان آگے یا پیچھے سے کٹا ہوا چھدا ہوا یا گول یا لمبائی میں کٹا ہوا ہو۔

حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں ہمیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں حکم دیا کہ ہم قربانی کے جانور کی آنکھ اور کان کو اچھی طرح دیکھ لیں۔

حضرت عبیبہ بن عدی سے مروی ہے وہ فرماتے ہیں ایک شخص حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا اس نے ایسے جانور کے بارے میں پوچھا جس کا سینگ ٹوٹا ہوا تھا انہوں نے فرمایا تجھ سے پہلے حضرات ہمیں اس کام سے منع فرما چکے ہیں اور ہمارے کان نے فرمایا جب قربانی کا کان تک سینگ وغیرہ ٹوٹا ہو تو قبیح ہے، رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں حکم دیا کہ ہم آنکھ اور کان کو اچھی طرح دیکھ لیں۔

حضرت امام ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں اس روایت میں خطا یا اور مدبرہ کی قربانی سے منع کیا گیا اور یہ کان میں ہوتا ہے جس کا کان اگلے حصے سے چھدا ہوا ہو وہ خطا یا کہلاتا ہے اور جو پچھلی طرف سے ہو وہ مدبرہ ہے حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ نے عضباء الاذن میں کہ قربانی سے منع کیا اس کی وضاحت فرمائی کہ یہ وہ جانور ہے جس کا نصف کان کٹا ہوا ہو۔

اس سے ثابت ہوا اس جانور کی قربانی کرنے کی ممانعت ثابت ہوئی جس کا کان کٹا ہوا ہو اور ہمارے لیے اسے چھوڑنا جائز نہیں ہوگا کہ حضرت براء رضی اللہ عنہ کی جو روایت ہمنے ذکر کی ہے وہ دونوں میں سے ایک سے خالی نہیں ہوگا اگر وہ اس حدیث سے متقدم ہے تو حضرت علی رضی

[illegible] **فان** [illegible]
[illegible] حدیث علی رضی اللہ عنہ عن النبی
[illegible] **قیل** [illegible]
[illegible] عن علی رضی اللہ عنہ
[illegible] عن النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خلاف ما قد
[illegible] رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم [illegible]

۳۵۰۔ [illegible] حدیث ابراھیم بن محمد الصیدی فی حدیثہ
[illegible] فی اسنادہ و متنہ وقد بینّا ذلک فیما سلف۔

۳۵۱۔ **حدثنا** عبد الغنی بن رفاعۃ ابو عقیل
قال ثنا عبد الرحمن بن زیاد قال ثنا شعبۃ عن
[illegible] عن محمد بن قرظۃ عن ابی سعید الخدری
رضی اللہ عنہ قال ولم نسمعہ منہ انہ سئل
[illegible] فاکل الرطب ذنبہ او بعضہ
[illegible] سئل النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عن
[illegible]

فقال فسد اسناد ھذا الحدیث ما قد ذکرنا
[illegible] انہ قال قطع ذنبہ او بعضہ ذنبہ
[illegible]

[illegible] کے اسناد کی وجہ سے [illegible]
[illegible] کے [illegible] سے [illegible]
[illegible] کے [illegible] کے [illegible]
[illegible] کے [illegible] کے [illegible]
[illegible] کے [illegible] ک

نہیں ہو گی حدیث اس طرح ہو جس طرح حضرت ابن عباس
نے اسے روایت کیا ہے کہ اس نے اپنے ایک غلام کو
روانہ کیا اس سے بھی چھ کا احتمال ہے کیونکہ جب
بکری کو ذبح کیا جاتا ہے اس نے سوئی کاٹ دی جس طرح عقیقہ ہو
کچھ حصہ کاٹنے پر کیا جاتا ہے اس کی انتڑی کاٹ دی۔ قربانی
کی تصحیح کی سنت ہے حضرت براء رضی اللہ عنہ کی روایت میں
جن چار قسم کے جانوروں کا ذکر ہے ان کی قربانی بھی عیب
اور شکایت اور مدابرہ کی قربانی بھی جائز نہیں اور اس سے
مراد یہ ہے کہ ان کے کان کا اکثر حصہ آگے پیچھے سے کٹا
ہوا ہو تو جب قربانی میں اس قسم کے عیب دار جانور جائز
نہیں تو جس کا کان کٹا ہوا ہو وہ بدرجہ اولیٰ جائز نہ ہو گا
ہمارے نزدیک قیاس بھی یہی ہے کہ بکری کا جو بھی عضو کاٹ
جائے مثلاً اس کا تھن یا سرین وغیرہ تو اس کی قربانی اس صورت
میں ممنوع ہے جب پورا عضو کاٹا جائے جہاں تک اس
کے کچھ حصے کے کٹنے کا تعلق ہے تو اس میں ہمارے
اصحاب رحمہم اللہ کے درمیان اختلاف ہے۔

حضرت امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ جب
اس عضو کا چوتھا یا اس سے زائد حصہ کٹا ہوا ہو تو اس جانور
کی قربانی جائز نہ ہو گی اور اگر چوتھائی سے کم ہو تو اس کی
قربانی کی جا سکتی ہے۔ حضرت امام ابو یوسف رحمہ اللہ
فرماتے ہیں جب عضو کا نصف یا اس سے زائد حصہ کٹا ہوا ہو
تو اس جانور کی قربانی جائز نہیں اور اگر نصف سے کم کٹا ہوا ہو
تو اس کی قربانی میں کوئی حرج نہیں البتہ امام ابو یوسف رحمہ اللہ
فرماتے ہیں کہ انہوں نے اپنا یہ قول حضرت امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ
کے سامنے ذکر کیا تو انہوں نے فرمایا میرا قول بھی تمہارے قول
کی طرح ہے اس سے ثابت ہوا کہ حضرت امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ
نے اپنے قول سے حضرت امام ابو یوسف رحمہ اللہ کے قول کی
طرف رجوع فرمایا۔

۳۵۸۔ وقد [illegible]

ان کا یہ قول حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ کی اس

[illegible] فقد [illegible] فيه [illegible] ما كان من هذا لا يكون ضحية [illegible] فإنه لا يكون هديا۔

بَابُ مَنْ ذَبَحَ يَوْمَ النَّحْرِ قَبْلَ أَنْ يَذْبَحَ الْإِمَامُ

باب امام کی قربانی سے پہلے قربانی کرنا

۳۵۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ دَاوُدَ الْمَقْدَادِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ دَاوُدَ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ لَهِيعَةَ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ الْمَكِّيِّ عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ صَلَّى يَوْمَ النَّحْرِ بِالْمَدِينَةِ فَقَدَّمَ رِجَالًا فَنَحَرُوا فَظَنُّوا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ قَدْ نَحَرَ فَأَمَرَ مَنْ كَانَ نَحَرَ قَبْلَهُ أَنْ يُعِيدَ بِنَحْرٍ آخَرَ وَلَا يَنْحَرُ حَتَّى يَنْحَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ

۳۵۹۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے قربانی کے دن مدینہ میں نماز پڑھی تو کچھ لوگوں نے آگے بڑھ کر قربانی کر دی ان کا خیال تھا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قربانی کر چکے ہیں تو آپ نے حکم دیا کہ جس نے آپ سے پہلے قربانی کی ہے وہ دوسری جانور ذبح کرے اور کوئی شخص اس وقت تک قربانی کا جانور ذبح نہ کرے جب تک رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قربانی نہ کریں۔

قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ وَمِمَّنْ ذَهَبَ إِلَى هَذَا فَقَالُوا لَا يَجُوزُ لِأَحَدٍ أَنْ يَنْحَرَ حَتَّى يَنْحَرَ الْإِمَامُ وَإِنْ نَحَرَ قَبْلَ ذَلِكَ بَعْدَ الصَّلَاةِ وَإِنْ قَبْلَهَا لَمْ يُجْزِهِ ذَلِكَ وَاحْتَجُّوا فِي ذَلِكَ بِهَذَا الْحَدِيثِ وَبِقَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تُقَدِّمُوا بَيْنَ يَدَيِ اللَّهِ وَرَسُولِهِ

امام ابو جعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ایک جماعت اسی بات کی طرف گئی ہے وہ حضرات کہتے ہیں کہ کسی شخص کے لیے جائز نہیں کہ وہ امام کی قربانی سے پہلے قربانی کرے اور اگر وہ اس سے پہلے قربانی کر لے نماز کے بعد کرے یا پہلے بہرحال نہیں ان حضرات نے اس حدیث سے استدلال کیا ہے اور اللہ تعالیٰ کے اس فرمان سے اے ایمان والو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے آگے نہ بڑھو اسی کی تاویل کی ہے۔

وَخَالَفَهُمْ

وَقَالَ خَرَجُوا فَقَالُوا مَنْ ذَبَحَ بَعْدَ صَلَاةِ الْإِمَامِ أَجْزَأَهُ ذَلِكَ وَمَنْ ذَبَحَ قَبْلَ الصَّلَاةِ وَلَمْ يُعِدْ ذَبَحَ مَا ذَبَحَ وَاحْتَجُّوا فِي ذَلِكَ بِمَا رُوِيَ عَنِ ابْنِ الزُّبَيْرِ أَنَّ هَدْيَ الْأَيَّامِ

لیکن دوسرے حضرات نے اس سلسلے میں ان کی مخالفت کی ہے وہ فرماتے ہیں جو آدمی امام کی نماز کے بعد قربانی کرے اس کے لیے یہ کفایت کرتی ہے اور جو آدمی نماز سے پہلے قربانی کرے تو اس کی قربانی جائز نہیں وہ فرماتے

[illegible]

۳۶۰۔ قال ابوحنیفہ رحمہ اللہ [illegible]

[illegible] وکان [illegible]

۳۶۱۔ حدثنا [illegible]

[illegible] قال ابوحنیفہ رحمہ اللہ [illegible]

[illegible] حضرت ابن زبیر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ ان اسی کے بارہ میں نازل ہوئی ہے۔

چنانچہ انہوں نے بیان کیا کہ حضرت ابن ابی [illegible] حضرت عبداللہ ابن زبیر رضی اللہ عنہما سے ان کی [illegible] کو جو تحفہ کے بکرے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر کئے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے عرض کیا یا رسول اللہ! قصقاع بن معبد ان زیادہ کو امیر مقرر فرمائیں حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے عرض کیا اقرع بن حابس کو امیر مقرر کریں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا آپ اس بات کے ذریعے میری مخالفت کیوں چاہتے ہیں حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں آپ کی مخالفت کرنا نہیں چاہتا دونوں کے درمیان نزاع ہوئی حتیٰ کہ دونوں کی آوازیں بلند ہو گئیں تو اللہ تعالیٰ نے آیت نازل فرمائی۔ اے ایمان والو! اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے آگے نہ بڑھو۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی روایت کے سلسلے ان حضرات کی رائے یہ ہے کہ یہ دوسرے الفاظ کے ساتھ بھی مروی ہے۔

حضرت ابوالزبیر حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ ایک صحابی نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے خطبہ ادا کرنے سے پہلے بکری کا بچہ ذبح کیا تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمہارے بعد کسی کے لیے ایسا کرنا جائز نہیں اور آپ نے نماز عید سے پہلے ذبح کرنے سے منع فرمایا۔

حضرت امام ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اس حدیث میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جو نہی فرمائی ہے ہمارے نزدیک آپ کا مقصد نماز سے پہلے ذبح کرنے کی ممانعت ہے آپ کے ذبح کرنے سے پہلے نہیں اور نماز سے پہلے ذبح کرنے کی ممانعت اسی صورت میں ہو سکتی ہے جب آپ کا مقصد ہمیں اس بات کی خبر دینا ہو کہ نماز کے بعد

۳۳۰۔ وَقَدْ رُوِيَ فِي ذٰلِكَ أَيْضًا عَنْ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَ هٰذَا۔

۳۳۱۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا وَهْبٌ قَالَ ثَنَا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْأَضْحَى إِلَى الْبَقِيعِ فَبَدَأَ بِالصَّلَاةِ فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَيْنَا بِوَجْهِهِ فَقَالَ إِنَّ أَوَّلَ نُسُكِنَا فِي يَوْمِنَا هٰذَا أَنْ نَبْدَأَ بِالصَّلَاةِ ثُمَّ نَرْجِعَ فَنَنْحَرَ فَمَنْ فَعَلَ ذٰلِكَ فَقَدْ وَافَقَ سُنَّتَنَا وَمَنْ ذَبَحَ قَبْلَ ذٰلِكَ فَإِنَّمَا هُوَ لَحْمٌ عَجَّلَهُ لِأَهْلِهِ لَيْسَ مِنَ النُّسُكِ فِي شَيْءٍ فَقَامَ خَالِي فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنِّي أَصَبْتُ جَذَعَةً مُخْبِرَةً مِنْ مُسِنَّةٍ فَقَالَ زِدْنِي أَزِدْنِي أَوْ لَا تُوفِي عَنْ أَحَدٍ بَعْدَكَ۔

۳۳۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ دَاوُدَ قَالَ ثَنَا عَفَّانُ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ قَالَ أَخْبَرَنِي زُبَيْدٌ وَمَنْصُورٌ وَدَاوُدُ وَعَوْفٌ وَيُونُسُ كُلُّهُمْ عَنِ الشَّعْبِيِّ وَهٰذَا حَدِيثُ زُبَيْدٍ قَالَ سَمِعْتُ الشَّعْبِيَّ هٰهُنَا يُحَدِّثُ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ فِي الْمَسْجِدِ وَلَوْ كُنْتُ قَرِيبًا مِنْهُ لَسَمِعْتُ مَوْضِعَهُ الَّذِي سَمِعَ مِنْهُ۔

۳۳۳۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا أَبُو الْمُظَفَّرِ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ خَالِدٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ خَطَبَنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت براء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا ہم عید الاضحیٰ کے دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی جانب جو ہماری طرف تشریف لائے آپ نے پہلے دو رکعت نماز پڑھی پھر ہماری طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا جو آج کی پہلی عبادت ہے وہ یہ ہے کہ پہلے نماز پڑھیں پھر واپس جا کر قربانی کریں گے جس نے ایسا کیا اس نے ہمارے طریقہ سنت کی موافقت کی اور جس نے اس سے پہلے ذبح کیا تو وہ محض گوشت ہے جو اس نے گھر والوں کے لیے جلدی سے پکوا لیا قربانی کے ساتھ اس کا کوئی تعلق نہیں فرمانے لگے اس پر میرے ماموں کھڑے ہوئے اور عرض کیا یا رسول اللہ میں نے ذبح کر لیا اور میرے پاس ایک چھ ماہ کا بکری کا بچہ ہے جو ایک سال والے سے بہتر ہے آپ نے فرمایا تم اسے ذبح کرو اور تمہارے بعد کسی کے لیے یہ جائز نہیں یا فرمایا کسی کے لیے کافی نہیں۔

حضرت زبید، منصور، داؤد، عوف اور یونس رحمہم اللہ حضرت شعبی سے روایت کرتے ہیں اور حضرت زبید کی روایت ہے وہ فرماتے ہیں میں نے حضرت شعبی سے سنا وہ مسجد کے ستون کے پاس حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے حدیث بیان کر رہے تھے اگر میں ان کے قریب ہوتا تو جس جگہ سے انہوں نے اس کو سنا تھا میں اس کو وہیں سے سنتا۔

۳۳۳۔ حضرت ابوبکرہ نے کہا ہم سے ابوالمظفر نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے خالد سے انہوں نے شعبی سے انہوں نے براء رضی اللہ عنہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے

[illegible]

۳۶۶۔ وَقَدْ رَوَى شُعْبَةُ [illegible] عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَيْرَ الْبَرَاءِ۔

۳۶۷۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا [illegible] قَالَ حَضَرْتُ الْأَسْوَدَ بْنَ قَيْسٍ عَنْ جُنْدَبٍ الْبَجَلِيِّ أَنَّهُ قَالَ شَهِدْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ [illegible] يُصَلِّيَ فَقَالَ مَنْ كَانَ ذَبَحَ قَبْلَ الصَّلٰوةِ فَلْيُعِدْ مَكَانَهَا وَمَنْ لَمْ يَكُنْ ذَبَحَ فَلْيَذْبَحْ۔

۳۶۸۔ حَدَّثَنَا [illegible] قَالَ ثَنَا [illegible] عَنِ الْأَسْوَدِ بْنِ قَيْسٍ عَنْ جُنْدَبٍ أَبِي [illegible] قَالَ [illegible] صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ [illegible] فَقَالَ مَنْ ذَبَحَ قَبْلَ أَنْ يُصَلِّيَ [illegible] وَمَنْ لَمْ يَكُنْ ذَبَحَ [illegible]

۳۶۹۔ حَدَّثَنَا [illegible] عَنِ الْأَسْوَدِ بْنِ قَيْسٍ [illegible] عَنْ جُنْدَبٍ [illegible] أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ [illegible]

حضرت امام ابو جعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حدیث میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا قول ہے کہ آدمی نماز کی عبارت نماز پڑھتا ہے پھر واپس جا کر قربانی کرے گا اگر کسی نے ایسا کیا اس نے ہمارے طریقے کی موافقت کی تو آپ نے بتایا کہ قربانی کے دن پہلی عبادت نماز ہے اور اس کے بعد ذبح کرنا ہے تو یہ اس بات پر دلالت ہے کہ جس عمل کی وجہ سے جو ذبح کرنا جائز ہو جاتا ہے وہ نماز ہے نہ کہ ذبح کرنا جو نماز کے بعد ہوتا ہے اور اس بات پر بھی دلالت ہے کہ نماز کے بعد قربانی کا حکم، اس سے پہلے قربانی کرنے کے حکم کے خلاف ہے۔

حضرت براء رضی اللہ عنہ کے علاوہ صحابہ کرام نے بھی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس قسم کی حدیث روایت کی ہے

حضرت جندب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ میں قربانی کے دن نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ ایک ایسی جماعت کے پاس سے گزرے جو نماز سے پہلے ذبح کر چکے تھے آپ نے فرمایا جس نے نماز سے پہلے قربانی کی ہے دوبارہ کرے اور جب ہم نماز پڑھ لیں تو جو چاہے ذبح کرے اور جو چاہے نہ کرے۔

حضرت اسود بن قیس، حضرت جندب بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے نماز پڑھنے سے پہلے قربانی کی ہے اور وہ اس کی جگہ دوسری قربانی کرے اور جس نے ذبح نہیں کی وہ ذبح کرے۔

حضرت اسود بن قیس سے مروی ہے انہوں نے حضرت جندب رضی اللہ عنہ سے سنا وہ فرماتے ہیں میں عید کے دن کھڑا ہوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا آپ کو معلوم ہوا کہ کچھ لوگوں نے نماز سے پہلے اپنے جانور ذبح

۳۰۔ حدثنا ابو امیۃ قال ثنا عبید اللہ بن موسیٰ قال انا اسرائیل عن ایوب عن محمد قال حدثنی انس بن مالک وحدثنا عن محمد عن انس ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال من نسی صلوٰۃ او نام عنہا فکفارتہا ان یصلیہا اذا ذکرہا۔

قال ابو جعفر فذہب قوم الی ان من ذکر صلوٰۃ من صلوٰۃ النہار او صلوٰۃ من صلوٰۃ اللیل فی وقت صلوٰۃ من ذلک الوقت انہ یبدأ بالتی ذکر قبل الصلوٰۃ التی ہو فی وقتہا۔ واحتجوا فی ذلک بہذا الحدیث۔ وخالفہم فی ذلک آخرون فقالوا بل یصلی التی ہو فی وقتہا ثم یقضی بعد ذلک التی ذکر۔ وکان من حجتہم فی ذلک ان الوقت الذی ہو فیہ ہو الوقت الذی یجب علیہ فیہ ان یصلی ما فیہ علیہ فلا یجوز ان یشتغل عنہ بغیرہ۔ فاما ما یدل علیہ النظر فی ذلک فانا رأینا من ذکر صلوٰۃ من الصلوٰۃ التی لا یجوز ان یصلیہا فی وقت صلوٰۃ من الصلوٰۃ التی یجوز ان یصلیہا فی ذلک الوقت فانہ یصلی التی ذکر ثم یصلی بعدہا التی ہو فی وقتہا۔ فکان من حجتنا علیہم فی ذلک ان الوقت الذی ہو فیہ ہو الوقت الذی یجب علیہ فیہ ان یصلی ما فیہ علیہ فلا یجوز ان یشتغل عنہ بغیرہ۔ فاما ما یدل علیہ النظر فی ذلک فانا رأینا من ذکر صلوٰۃ من الصلوٰۃ التی لا یجوز ان یصلیہا فی وقت صلوٰۃ من الصلوٰۃ التی یجوز ان یصلیہا فی ذلک الوقت فانہ یصلی التی ذکر ثم یصلی بعدہا التی ہو فی وقتہا۔

۳۱۔ وقد روی عن محمد بن اسحٰق عن یحییٰ بن عبد اللہ بن ابی قتادۃ عن ابیہ عن جدہ ما حدثنا ابن مرزوق قال ثنا اسحٰق بن بکر بن مضر قال حدثنی ابی عن سعید بن مسلم بن بابنوس عن محمد بن اسحٰق بہذا الحدیث وزاد فیہ

حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص نماز پڑھنا بھول جائے یا سو جائے تو اس کا کفارہ یہ ہے کہ جب یاد آئے تو پڑھ لے۔

حضرت ابو جعفر طحاوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اس حدیث کی وجہ سے بعض علماء کا خیال ہے کہ جو شخص کسی وقت کی نماز بھول گیا ہو اور اب اس کو یاد آیا ہو تو اس وقت جو نماز پڑھ رہا ہے اس سے پہلے اس بھولی ہوئی نماز کو پڑھ لے۔ مثلاً ظہر کا وقت ہے اور عصر کی نماز یاد آئی تو پہلے عصر پڑھے پھر ظہر پڑھے۔ اور دوسرے علماء کا خیال ہے کہ جو نماز اس وقت پڑھ رہا ہے اس کو پڑھ لے پھر بعد میں بھولی ہوئی نماز کو پڑھے۔ ان کی دلیل یہ ہے کہ جو نماز اس وقت پڑھ رہا ہے اس کا وقت اسی وقت ہے اس لئے اس کو چھوڑ کر دوسری نماز پڑھنا جائز نہیں۔ اور ہماری دلیل یہ ہے کہ جو نماز یاد آئی ہے اس کا وقت نہیں ہے اور جو نماز پڑھ رہا ہے اس کا وقت ہے تو جس نماز کا وقت نہیں ہے اس کو پڑھنے کے لئے جس کا وقت ہے اس کو چھوڑنا جائز نہیں۔ اور جس نماز کا وقت ہے اس کو پڑھنے سے کوئی رکاوٹ نہیں ہے۔

حضرت ابو قتادہ سے مروی ہے کہ حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما اس حدیث کو اسی طرح بیان کرتے تھے۔

قال ...

حضرت ابوہریرہ سے بھی روایت ہے کہ میں نے حضرت ابوبکر صدیق اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہما کو بھی نہ قربانی نہیں کرتے تھے۔

حضرت امام ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں تمہارا کیا خیال ہے ان صحابہ کرام میں کسی نے قربانی نہیں کی جو قربانی نہ کرنے والے کے ساتھ ہے اور تمہارا کیا خیال ہے اگر وہ قربانی کے وجوب کی وجہ سے قربانی نہیں کرتے تھے یا کسی اور وجہ سے قربانی نہیں کر سکتے تھے تو دوسرا شخص جو قربانی کرتا ہے وہ قربانی نہیں کرے گا اگر کوئی شخص کہے کہ اسے اس سال قربانی نہیں کرنی چاہیے تو اس سے وہ شخص جمہور کے قول سے خارج ہو گیا اور اگر کہے کہ لوگوں کو چاہیے کہ سورج طلوع ہونے کے بعد قربانی کریں تاکہ نماز کا وقت نکل جائے تو یہ اس بات پر دلالت ہے کہ نماز عید کے وقت میں قربانی کے جواز کے لیے جو چیز شرط ہے وہ نماز سے امام کا فارغ ہونا نہیں جب امام نماز پڑھ چکے تو جو آدمی قربانی کرنا چاہے اس کے لیے قربانی کرنا جائز ہو گیا کیا تم نہیں دیکھتے کہ امام نماز سے پہلے قربانی کرے تو اس کے لیے یہ جائز نہیں قربانی لوگوں کا بھی یہی حکم ہے تو نماز سے پہلے قربانی کے عدم جواز کے سلسلے میں امام اور دوسرے لوگ برابر ہیں۔ اس پر قیاس کا تقاضا ہے کہ نماز کے بعد ذبح کرنے میں بھی امام اور دوسرے لوگوں کے لیے ایک ہی حکم ہے تو جس طرح نماز کے بعد امام کا ذبح کرنا جائز ہے اسی طرح نماز کے بعد دوسرے لوگوں کا ذبح کرنا بھی جائز ہے اسی سلسلے میں بھی قیاس کا یہی تقاضا ہے اور یہی حضرت امام ابوحنیفہ امام ابویوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا قول ہے۔

بَابُ الْبُدْنَةِ عَنْ كَمْ تُجْزِئُ فِي الضَّحَايَا وَالْهَدَايَا

۳۰۴۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ ثَنَا يُوسُفُ بْنُ بَهْلُولٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ إِدْرِيسَ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ [illegible] عَنْ جَابِرٍ وَعَنْ [illegible] عَنْ عَلْقَمَةَ وَعَنْ [illegible] عَنْ [illegible] قَالُوا خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ عَامَ الْحُدَيْبِيَةِ [illegible] وَسَاقَ مَعَهُ الْهَدْيَ وَكَانَ [illegible] سَبْعِينَ بَدَنَةً وَكَانَ النَّاسُ سَبْعَ مِائَةٍ [illegible] وَكَانَتْ كُلُّ بَدَنَةٍ عَنْ عَشَرَةٍ

قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ

فَذَهَبَ قَوْمٌ إِلَى أَنَّ الْبَدَنَةَ تُجْزِئُ فِي الْهَدَايَا وَالضَّحَايَا عَنْ عَشَرَةٍ وَاحْتَجُّوا فِي ذٰلِكَ بِهٰذَا الْحَدِيثِ

وَخَالَفَهُمْ فِي ذٰلِكَ آخَرُونَ فَقَالُوا لَا تُجْزِئُ الْبَدَنَةُ إِلَّا عَنْ سَبْعَةٍ وَقَالُوا قَدْ رُوِيَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فِي نَحْرِ الْبُدْنِ يَوْمَ الْحُدَيْبِيَةِ [illegible] فَذٰلِكَ.

۳۰۴۹۔ وَذَكَرُوا فِي ذٰلِكَ مَا حَدَّثَنَا [illegible] قَالَ ثَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنْ [illegible] أَنَّ [illegible] عَنْ [illegible] عَنْ [illegible] عَنْ

[illegible]

۳۸۸۔ حدثنا [illegible]

۳۸۹۔ حدثنا [illegible]

۳۹۰۔ حدثنا [illegible]

۳۹۱۔ [illegible]

۳۹۲۔ [illegible]

۳۹۳۔ حدثنا [illegible]

جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ہم نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ ایک اونٹ سات آدمیوں کی طرف سے ذبح کیا حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا گائے کے بارے میں کیا حکم ہے انہوں نے فرمایا وہ اس کی مثل ہے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے یہ سوال وہاں موجود تھے وہ فرماتے ہیں ہم نے ان کے ساتھ ستر اونٹ ذبح کئے تھے۔

حضرت ابوالزبیر حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں ہم نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ ستر اونٹ ذبح کئے ہمیں حکم دیا کہ ہم میں سے سات آدمی ایک اونٹ میں شریک ہوں۔

حضرت سلیمان بن قیس، حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں ہم نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ ستر اونٹ ذبح کئے ایک اونٹ سات آدمیوں کی طرف سے تھا۔

حضرت قتادہ، حضرت انس رضی اللہ عنہ سے اور وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا گائے اونٹ سات آدمیوں کی طرف سے ہے۔

توبہ حضرت جابر رضی اللہ عنہ ہیں جو سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس بات کی خبر دیتے ہیں کہ ہم نے حج کی اور وہ اس دوران آپ کے ساتھ تھے۔

حضرت علی المرتضیٰ اور حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما کا قول بھی اس بات کے موافق مروی ہے کہ گائے اونٹ سات آدمیوں کی طرف سے ہے۔

حضرت علی المرتضیٰ اور حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں ایک اونٹ سات آدمیوں کی طرف سے اور گائے بھی سات آدمیوں کی طرف سے ہے۔

وَقَدْ رَوَى ... عَنْ أَنَسٍ ...

۳۸۶ - حَدَّثَنَا ... قَالَ ثَنَا ... عَنْ أَنَسٍ ... قَالَ كَانَ أَصْحَابُ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَكْثُرُونَ سَبْعَةً فِي الْبَدَنَةِ أَوْ سَبْعَةً فِي الْبَدَنَةِ مِنَ الْعَشَرَةِ.

۳۸۷ - فَهَذَا أَصْحَابُ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ يَرَوْنَ عَنْهُمْ فِي الْبَدَنَةِ يُذْبَحُ مَا رُوِيَ عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّهُ رَوَى عَنِ الْحُدَيْبِيَةِ وَمَرْوَانَ فَهُوَ فِي سُنَّةٍ

وَلَمَّا كَانَ

عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ مِنْ رَأْيِهِ أَنَّ الْبَدَنَةَ عَنْ سَبْعَةٍ فِي هَذَا الْبَابِ مِثْلَ مَا رُوِيَ عَنْهُ فِي هَذَا الْبَابِ مِمَّا سِوَى ذَلِكَ مِنْ يَوْمِ الْحُدَيْبِيَةِ.

۳۸۷ - فَإِذَا حُسَيْنُ بْنُ نَصْرٍ قَدْ حَدَّثَنَا قَالَ ثَنَا يُوسُفُ بْنُ عَدِيٍّ قَالَ ثَنَا حَفْصٌ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَبِي جَمْرَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ حَجَّ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَشْرَكْتُمْ مَعَهُ أَنْفُسَكُمْ فِي نَاقَةٍ وَقَدْ عَرَّفَ فَقَالَ شُرَكَاءُ سَبْعَةٍ مِنَ الْغَنَمِ

أَفَلَا تَرَى

صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فِي هَذَا الْحَدِيثِ أَنَّهُ أَمَرَهُمْ بِأَنْ يَجْعَلُوا مِنَ الْغَنَمِ سَبْعَةً فِي كُلِّ وَاحِدَةٍ مِنْهُنَّ مَا يَجْعَلُونَ لَهَا بَعْضَ مِنْ أَنْفُسِهِمْ فَقَدْ دَلَّ ذَلِكَ عَلَى مَا ذَكَرْنَا مِنْ أَنَّ سَبْعَةً مِنَ الْغَنَمِ

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے بھی اسی طرح روایت ہے اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا یہی مذہب تھا۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم قربانی کے جانور میں سات آدمیوں کو شریک ہوتے تھے یا دس میں سے سات آدمی شریک ہوتے تھے۔

آپ دیکھتے ہیں کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا مذہب ہے جو حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی روایت کے موافق ہے حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی روایت کے خلاف نہیں ہے اور یہ حضرات جو بھی اس مسئلہ کی روایت کرتے ہیں سب حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی روایت کے مطابق ہے۔

جب یہ ثابت ہو گیا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی روایت بھی یہی ہے اور آپ نے اس مسئلے میں جو کچھ ارشاد فرمایا ان روایات کو ترجیح دی گیا جو اس مذہب کے خلاف ترجیح کرنے کے لائق ہیں۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ ہم نے ایک سفر میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حج کیا جب ہم نے عرض کی کہ ہم اونٹ میں شریک ہوئے تھے اور ہر شریک کو اس میں سے اونٹ کا کچھ حصہ ملا تھا آپ نے فرمایا ہر سات آدمی ایک اونٹ میں شریک ہوں۔

تو کیا تم نہیں دیکھتے کہ اس حدیث میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس مذکورہ بات کو بیان کر کے حضور نے حکم دیا کہ ہر ایک اونٹ میں سات آدمی کی طرف سے قربانی کریں اور ہر ایک کی طرف سے ایک بکری ہو۔ اس بکریوں کے بارے میں ہم نہیں جانتے کہ آپ نے اس بکریوں کے بارے میں کیا حکم دیا تو یہ روایت جو حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی روایت کے خلاف ہے

[illegible]

واما [illegible]

قیل [illegible]

[illegible]

[illegible]

[

بَابُ الشَّاةِ مِنْ كَمْ تُجْزِئُ أَنْ يُضَحَّى بِهَا

۴۹۔ حَدَّثَنَا [illegible] عَنْ [illegible] ح وَحَدَّثَنَا [illegible] قَالَ نَا [illegible] وَحَدَّثَنَا [illegible] عَنْ [illegible] عَنْ [illegible] عَنْ

اس وقت جبکہ وہ کھڑے ہوتے آپ اسے اپنے ہاتھ سے ذبح کرتے پھر فرماتے اے اللہ! اسے میری امت کے ان لوگوں کی طرف سے قبول فرما جو تیری توحید اور میری رسالت کی گواہی دیتے ہیں پھر دوسرا مینڈھا لایا جاتا تو آپ اسے ذبح کرتے پھر فرماتے اے اللہ! اسے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور آل محمد کی طرف سے قبول فرما پھر ان دونوں کو کھاتے اور آپ خود بھی اور آپ کے گھر والے بھی ان دونوں سے کھاتے فرماتے راوی فرماتے ہیں ہم کئی سال تک اس حالت میں رہے کہ ہم میں سے کوئی شخص بھی قربانی نہیں کرتا تھا اللہ تعالیٰ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی وجہ سے اخراجات اور کلفت سے حفاظت فرماتی (یعنی آپ کی برکت سے سب کچھ عطا فرمایا)۔

حضرت عبدالرحمٰن بن یعمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میرے والد نے مجھ سے بیان کیا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس دو چیختے بڑے بڑے بیلوں والے اور سینگوں والے مینڈھے لائے گئے آپ نے ان میں ایک کو ذبح کیا اور یہ الفاظ کہے اللہ تعالیٰ کے نام سے اور اللہ تعالیٰ سب سے بڑا ہے یا اللہ! اسے حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کی امت کے ان افراد کی طرف سے قبول فرما جنہوں نے تیری توحید اور میری رسالت کی گواہی دی۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے عید کے دن دو مینڈھوں کی قربانی دی جب ان کو قبلہ رخ کیا تو فرمایا میں نے اپنا چہرہ اس ذات کی طرف متوجہ کیا جس نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا، (آخر تک) اے اللہ! تیری طرف سے اور تیرے لیے حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کی امت کی طرف سے ہے پھر بسم اللہ اور تکبیر پڑھ کر ذبح فرمایا۔

حضرت ابان عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے

قَالَ أَخْبَرَنِي يَعْقُوبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَغَيْرُهُ
قَالَ أَخْبَرَنِي سَالِمٌ عَنْ عَمِّهِ وَمُوسَى بْنُ شُعَيْبٍ عَنْ
عَمِّهِ عَبْدِ اللّٰهِ وَعَنْ نَصْرِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ سَلَمَةَ
بْن

[illegible]

[illegible]

۳۹۵۔ [illegible]

۳۹۶۔ [illegible]

ملاوہ دوسروں کی طرف سے قربانی کی جا سکتی ہے۔

پھر اس قول والوں اور ان لوگوں کے درمیان جو ہوئی جوان کے مخالف ہیں اور کہتے ہیں کہ ایک بکری ایک گائے سے زائد کی طرف جائز نہیں وہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی ان احادیث کو جن سے پہلے دو گروہوں نے استدلال کیا منسوخ مانتے ہیں یا آپ سے خاص قرار دیتے ہیں۔

جو چیز اس بات پر دلالت کرتی ہے وہ یہ ہے کہ جب جانور ایک سے زائد افراد کی طرف سے کفایت کرتا ہے کہ ان کی تعیین ہے اور نہ تعداد، تو گائے اور اونٹ کا ایسا ہونا زیادہ مناسب ہے اور ان کو ایک سے زائد غیر متعین اور غیر محدود افراد کی طرف سے جائز ہونا چاہیے۔

پھر جنہوں نے گذشتہ باب میں سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کے خلاف روایت کیا ہے کہ آپ کے ساتھ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے اونٹ کو سات آدمیوں کی طرف سے اور گائے کو بھی سات کی طرف سے ذبح کیا اور صحابہ کرام کے نزدیک آپ کا یہ فعل اس بات کو واضح کرنے کے لیے تھا کہ اونٹ اور گائے میں سے کوئی ایک بھی ان افراد سے زائد کی طرف سے کافی نہیں جتنے افراد کی طرف سے اس دن ذبح کیا گیا اس سلسلے میں صحابہ کرام سے تواتر کے ساتھ روایات آئی ہیں۔

حضرت سلمہ بن کہیل، حضرت حجیہ بن عدی، عبداللہ بن شداد اور مالک بن حویرث سے روایت کرتے ہیں کہ ابن کہیل کے قبیل کے مطابق ایک شخص نے قربانی کے لیے گائے خریدی اس نے بچہ جنا اس نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے اس کی جگہ دوسرے گائے کی قربانی کرنے کے بارے میں پوچھا تو آپ نے فرمایا اسے اور اس کے بچے کو قربانی کے دن سات آدمیوں کی طرف سے

۳۹۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ حَجَّاجٍ عَنْ زُهَيْرِ بْنِ جَنْدَبٍ عَنْ سُوَيْدِ بْنِ غَفَلَةَ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ مِثْلَهُ۔

حضرت زہیر بن جندب حضرت علی رضی اللہ عنہ سے اور وہ حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے اسی کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۳۹۰۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا أُمَيَّةُ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ رِبْعِيٍّ قَالَ كَانَ أَصْحَابُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ نَقُولُ يَقُودُونَ الْبَقَرَةَ عَنْ سَبْعَةٍ۔

حضرت ربعی سے مروی ہے فرماتے ہیں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم فرماتے تھے کہ گائے سات آدمیوں کی طرف سے ہے۔

۳۹۱۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ قَالَ ثَنَا مُعَيْصَةُ بْنُ عُقْبَةَ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي حُصَيْنٍ ح وَحَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ هَبْطِ بْنِ صُرُدٍ قَالَ ثَنَا وَهْبٌ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي حُصَيْنٍ عَنْ خَالِدِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ الْبَقَرَةُ عَنْ سَبْعَةٍ۔

حضرت خالد بن سلمہ حضرت ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں گائے سات آدمیوں کی طرف سے ہے۔

۳۹۲۔ حَدَّثَنَا رَبِيعُ الْمُؤَذِّنُ قَالَ ثَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ ثَنَا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ قُسَيْطٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ ثَوْبَانَ عَنْ أُنَاسٍ مِمَّنْ أَدْرَكَ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ

حضرت محمد بن عبدالرحمن بن ثوبان، کئی صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

فَلَمَّا جَعَلَتِ الْبَقَرَةَ عَنْ سَبْعَةٍ وَكَانَ ذٰلِكَ مِمَّا قَدْ وُقِفَ عَلَيْهِ وَلَمْ يَجْعَلْ فِيمَا بَعْدَ ذٰلِكَ إِلَى مَا هُوَ أَكْثَرُ مِنْهُ ثَبَتَ بِذٰلِكَ أَنَّ الْأَضْحِيَّةَ عَنِ الْأَكْثَرِ مِمَّا تَجْزِي عَنْهُ الْبَقَرَةُ مِنْ خِلَافِ

ترجمہ: گائے کو سات آدمیوں کی طرف سے قرار دیا گیا، اس پر حکم ٹھہر گیا اور جتنے بھی بعد میں آئے ہیں کہ جن کی اس سے زیادہ تعداد کی طرف نشاندہی کریں تو ہمیں اس بات کے زیادہ قریب ہے کہ وہ اس تعداد سے زیادہ کے لیے کافی ہو جو اس تعداد کے لیے گائے کفایت کرتی ہے۔

فَلَمَّا ثَبَتَ أَنَّ الشَّاةَ لَا تَجْزِي عَنْ أَكْثَرَ مِنْ سَبْعَةٍ انْتَفَى بِذٰلِكَ قَوْلُ مَنْ قَالَ مِنْ أَهْلِ الْعِرَاقِ مِنْ أَنَّ الْبَدَنَةَ إِذَا وَجَبَتْ عَلَى رَجُلٍ مَكَانَ بَدَنَةٍ وَاجِبَةٍ عَلَيْهِ أَوْ عَلَى غَيْرِهِ وَكَانَتْ بَدَنَةً

جب ثابت ہوا کہ بکری سات سے زائد آدمیوں کو کفایت نہیں کرتی تو اس سے ان لوگوں کے قول کی نفی ہو گئی جو کہتے ہیں کہ یہ بات سب کی طرف سے ہے جس کی طرف سے اسے اپنی اور تعداد کے تعین کے بغیر فدیہ

فقال [illegible] فقيل [illegible]

۴۰۔ [illegible] عن ابن عمر [illegible] صلى الله عليه وسلم [illegible]

وقد [illegible]

فصل [illegible]

۴۰۔ وقد [illegible] صلى الله عليه

دیکھ کر اس نے غیر کی طرف التجا نہ کی ہو اپنے [illegible] اور وہ ان لوگوں کا قول ہے جو کہتے ہیں کہ بکری کی قربانی آدمی کی طرف سے کفایت کرتی ہے۔

اگر کوئی شخص کہے کہ ہم نے بکری کو اس لئے [illegible] ضرورت کی وجہ سے جائز قرار دیا تھا تاکہ لوگوں سے [illegible] دور کی کفایت کرتا ہے تو اس کا جواب یہ ہے کہ بکری [illegible] سے افضل ہے — تو اس شخص کو دوبارا کیا جائے گا [illegible] تعالیٰ یہ بات نہیں کہی اور تمہارے پاس اس کی دلیل کیا ہے؟

حالانکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے [illegible] ابن عمر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اونٹ کی قربانی دیتے تھے اور جب اونٹ نہ پاتے تو مینڈھے کی قربانی کرتے — تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے اس حدیث میں بتایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اونٹ حاصل ہوتا تو اسی کی قربانی کرتے تھے تو یہ اس بات کی دلیل ہے کہ جب آپ اس پر قادر ہوتے تو قربانی کے باقی جانوروں پر بھی اور بکری کو چھوڑ دیتے تھے اور بکری کی قربانی اس وقت کرتے جب اونٹ پر قادر نہ ہوتے تو یہ اس بات کی دلیل ہے کہ آپ کے نزدیک اونٹ بکری سے افضل ہے —— اور ہم دیکھتے ہیں کہ حج کے موقع پر اونٹ کی ہدی میں جو فضیلت رکھی گئی ہے وہ بکری میں نہیں اونٹ میں ایک جماعت کی شرکت ہو سکتی ہے اور وہ سب حضرات حج قران اور حج تمتع کے لئے اونٹ کی قربانی کرتے ہیں جب کہ بکری کا یہ حکم نہیں ہے۔

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اونٹ کی صحت میں ہدی میں شرکت کی اباحت کے سلسلے میں [illegible] ہے۔

[illegible] حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ سِنَانٍ قَالَ
[illegible] عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِيهِ
[illegible] رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُعْطِي بِالْجُزُورِ وَزِيَادَةٍ
[illegible] عَشْرَ جُزُرٍ.

۴۰۴۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایک سفر میں اونٹ پر سوار ہو کر گئے اور حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ کو ان کی اہلیہ کی طرف بھیجا۔

۴۰۴۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ [illegible] قَالَ نَا أُسَامَةُ
[illegible] عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ
جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَآلِهِ وَسَلَّمَ أَهْدَى لِعَائِشَةَ بَدَنَةً وَأَشْرَكَ عَلِيًّا
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فِي ثَمَنِهَا.

۴۰۵۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سفر سے واپس تشریف لائے اور آپ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو ایک اونٹ ہدیہ کیا اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کو اس کی قیمت میں شریک کیا۔

۴۰۵۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ نَا
[illegible] قَالَ نَا سُلَيْمَانُ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ
جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَاقَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَآلِهِ وَسَلَّمَ [illegible] وَاشْتَرَكَ [illegible]
لَهُمَا كَانَ الِاشْتِرَاكُ جَائِزًا فِي الْجُزُورِ وَمُبَاحًا
فِي الْهَدْيِ وَغَيْرِهِ مِنْ أَحَدٍ فِي الشَّاةِ إِذَا ثَبَتَ
[illegible] أَنَّ الْعَدَدَ لَيْسَ شَرْطًا فِي الْجُزُورِ.

تو جب اونٹ میں شرکت جائز ہے اور ہدی وغیرہ میں مباح ہے اور بکری میں جائز نہیں تو اس سے ثابت ہوا کہ گائے اونٹ کی ایک جزء کے برابر ہے۔

۴۰۶۔ قَدْ ذَكَرْنَا عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَآلِهِ وَسَلَّمَ فِي الْبَابِ الَّذِي قَبْلَ هَذَا أَنَّ رَجُلًا
[illegible] عَلَيَّ نَاقَةٌ وَقَدْ عَرِيَتْ عَلَى ظَهْرِهَا وَأَنَا أُحِبُّ
[illegible] وَأَسْتَفِيدُ مِنَ الْغَنَمِ فَدَلَّ ذَلِكَ عَلَى مَا ذَكَرْنَا
[illegible]

اور ہم نے گزشتہ باب میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہوئے ذکر کیا کہ ایک شخص نے آپ کی خدمت میں عرض کیا کہ مجھ پر ایک اونٹنی لازم ہے اور وہ میری دسترس سے باہر ہے تو آپ نے اسے اس کی بجائے بکریاں کرنے کا حکم دیا — تو یہ بھی ہماری مذکورہ گفتگو پر دلالت ہے۔

۴۰۷۔ وَقَدْ رُوِيَ عَنْ [illegible] عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى
عَنْهُمَا مَا يُوَافِقُ هَذَا الْمَعْنَى.

حضرت ابو الزبیر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے پوچھا گیا کہ حج تمتع میں سات حصے کیا حرام ہے۔ تو انہوں نے فرمایا اونٹ یا گائے میں سات حصے جائز ہیں۔

۴۰۸۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ حَدَّثَنَا
[illegible] قَالَ نَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي حَمْزَةَ قَالَ سُئِلَ
[illegible] رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا عَمَّا اشْتَرَكَ مِنْ
[illegible] جُزُورٌ أَوْ بَقَرَةٌ أَوْ شَرِكٌ فِي دَمٍ.

[illegible]

[illegible]

حضرت حماد بن زید، حضرت ابو طعمہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کو فرماتے ہوئے سنا پھر انہوں نے اسی کی مثل ذکر کیا۔

[illegible]

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ انہوں نے بتایا کہ اونٹ کی ایک نجر، بکری کے برابر ہے اس نجر میں جو ہدی سے میسر ہو۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ اونٹ کو گائے پر اور گائے کو بکری پر فضیلت حاصل ہے۔

[illegible]

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب جمعہ کا دن ہوتا ہے تو مسجد کے ہر دروازے پر فرشتے ہوتے ہیں پہلے آنے والے پھر اس کے بعد آنے والوں کے بارے میں لکھتے ہیں۔ جب امام منبر پر بیٹھ جاتا ہے تو وہ اپنی کتابوں کو لپیٹ لیتے ہیں اور خطبہ کو ذکر کی مجلس سنتے ہیں تو سب سے پہلے آنے والا اس شخص کی طرح ہے جو اونٹ کی قربانی کرتا ہے پھر دوسرا گائے قربانی کرتا ہے پھر اس شخص کی طرح جو بکری کی قربانی دیتا ہے پھر اس شخص کی طرح جو اللہ کی راہ میں مرغی ذبح کرتا ہے پھر اس کی طرح جو انڈا پیش کرتا ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے دوپہر کے وقت فرشتے آگے آگے

[illegible]

[illegible]

عن ابی هريرة رضی الله عنه قال سمعت رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم یقول مثل الذی یهدی بدنة مثل الذی یهدی بقرة ثم الذی یهدی کبشا ثم الذی یهدی دجاجة ثم الذی یهدی بیضة۔

(ترجمہ) ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے سنا کہ جو شخص اونٹ کی قربانی کرتا ہے اس کی مثال اس شخص کی طرح ہے جو گائے کی قربانی کرتا ہے پھر اس کے بعد آنے والا مینڈھے کی قربانی کرنے والے کی طرح ہے پھر اس کے بعد آنے والا اس شخص کی طرح ہے جو اللہ تعالیٰ کی راہ میں مرغی ذبح کرتا ہے پھر اس کے بعد آنے والا انڈے کا تحفہ پیش کرنے والے کی طرح ہے۔

۲۱۳۔ حدثنا یحیی بن یحیی المازنی قال انا عبد العزیز یعنی الدراوردی قال انا سهیل بن ابی صالح عن سعید بن مسیب عن ابی هریرة رضی الله عنه عن النبی صلی الله علیه وسلم نحوه۔

حضرت سعید بن مسیب حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہوئے اسی کی مثل ذکر کرتے ہیں۔

۲۱۴۔ حدثنا یحیی بن ابی طالب قال انا عبد الوهاب بن عطاء قال انا نصیف بن صالح بن دینار قال انا روح بن القاسم عن العلاء یعنی ابن عبد الرحمن عن ابیه عن ابی هریرة رضی الله عنه عن رسول الله صلی الله علیه وسلم مثله۔

حضرت علاء بن عبدالرحمن اپنے والد سے وہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۲۱۵۔ حدثنا محمد بن خزیمة قال انا حجاج قال انا ابن ثوبان قال انا یحیی بن سلمة عن موسی بن عقبة عن العلاء بن عبد الرحمن عن ابیه قال سمعت ابا سعید الخدری رضی الله عنه یقول قال رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم فذکر مثله۔

حضرت علاء بن عبدالرحمن اپنے والد سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں میں نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے سنا وہ فرماتے تھے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے فرمایا۔ پھر انہوں نے اسی کی مثل ذکر کیا۔

فلما جعل رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم المهجر فی الفضل الاوقات کالمهدی بدنة والمهجر فی الوقت الذی بعده کالمهدی بقرة والمهجر فی الثالث کالمهدی کبشا ثلثت بالدجاجة والمصلی هو الجالس فی المقعد الاخر

تو جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے افضل اوقات میں پہلے آنے والے کو اونٹ کی قربانی کرنے والے اس کے بعد آنے والے کو گائے کی قربانی دینے والے اور تیسرے وقت میں آنے والے کو مینڈھے کی قربانی دینے والے کی طرح قرار دیا تو ثابت ہوا کہ جمعہ کے لیے جلدی آنے والا اونٹ کی قربانی کرنے والے کی طرح ہے پھر اس کے بعد آنے والا گائے کی قربانی کرنے والے کی طرح ہے پھر اس کے بعد آنے والا مینڈھے کی قربانی کرنے والے کی طرح ہے پھر اس کے بعد آنے والا مرغی ذبح کرنے والے کی طرح ہے پھر اس کے بعد آنے والا انڈے کا تحفہ پیش کرنے والے کی طرح ہے۔

بَابُ مَنْ أَوْجَبَ ضَحِيَّةً فِي أَيَّامِ الْعَشْرِ وَعَزَمَ عَلَى أَنْ يُضَحِّيَ هَلْ لَهُ أَنْ يَقُصَّ شَعْرَهُ أَوْ أَظْفَارَهُ

باب: قربانی کرنے والے کا بال یا ناخن اتروانا

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتی ہیں آپ نے فرمایا تم میں سے جو شخص ذی الحجہ کا چاند دیکھے اور وہ قربانی کرنے کا ارادہ رکھتا ہو تو وہ قربانی کرنے تک اپنے بال اور ناخن نہ ترشوائے۔

ایک دوسری سند سے بھی بواسطہ حضرت سعید بن مسیب حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے اس کی مثل مروی ہے حضرت ابوداؤد فرماتے ہیں بے شک یہ حکم آیا

سے تجاوز کر جاتی ہے اس کے لیے اس کا حکم بدل جاتا ہے۔

حضرت امام ابو جعفر طحاوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ جماعت اس حدیث کو قبول کرتی ہے اور اسی کو اختیار کرتی ہے اور اسی کو اصل قرار دیتی ہے۔

ہم نے اس حدیث سے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی مخالفت کرنے کے لیے اس لیے استدلال کیا ہے کہ ان کی حدیث کو منسوخ ہونے پر کوئی حرف نہیں آتا اور نہ ہی اس کے ساقط ہونے پر۔

اس سلسلے میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت سے استدلال کیا ہے جسے ہم نے کتاب الحج میں بیان کیا ہے اور کہا ہے کہ اس کے ہوا کے بارے میں آنے والی احادیث میں سے کوئی حدیث اس کے منسوخ ہونے پر دلالت نہیں کرتی۔ اب اسے ان احادیث کی طرح قرار دیا جائے جو احرام کے بعد جماع سے ممانعت پر دلالت کرتی ہیں۔ اس سے ہر ایک کو روک دیا گیا ہے اور اس کے بعد اس کی اجازت دے دی گئی ہے۔

اس پر اس کی دلیل یہ ہے کہ اس سے متعلق حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت آئی ہے۔ اور حضرت مالک رضی اللہ عنہا کی روایت کو لینا حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی روایت کو لینے سے بہتر ہے کیونکہ ان کی روایت اثر کے ساتھ آئی ہے جب کہ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی روایت اس طرح وارد نہیں ہوئی بلکہ حضرت مالک کی روایت پر طعن کیا گیا کہا گیا کہ یہ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے موقوف حدیث کے طور پر مروی ہے۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ حضرت عبید کی حدیث سے اور وہ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے نیز مروان بن الحکم اور مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں ہم اس حدیث کے بارے میں جو کچھ کہہ چکے ہیں اسے دیکھیے اور وہ کہنا ہوا کہ قبول کرنے کے لائق ہے۔

اپنے بال اور ناخنوں سے کچھ نہ نکالے۔

ایک دوسرے طریق سے بھی حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے اس کی مثل غیر مرفوع مروی ہے۔ حضرت ابن ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے مروی اصل حدیث یہ ہے اور روایات کے طریقے پر اس باب کا یہ اخیر مذکورہ بالا حکم ہے۔

جہاں تک قیاس کا تعلق ہے تو ہم دیکھتے ہیں کہ یہ کام احرام کی وجہ سے حرام ہو جاتے ہیں جب کہ ان سے پہلے وہ جائز ہوتے ہیں مثلاً (بیوی سے) جماع کرنا بوسہ لینا، عمل کرانا، ان مندرجات کا شکار کرنا وغیرہ، یہ تمام امور احرام کی وجہ سے حرام ہو جاتے ہیں پھر ان کے احکام مختلف ہیں جو شخص حالت احرام میں جماع کرے اس کا احرام ٹوٹ جاتا ہے اور اس کے علاوہ کام سے احرام فاسد نہیں ہوتا لہٰذا ممنوعات احرام میں سے جماع سب سے زیادہ شدید ہے پھر ہم دیکھتے ہیں کہ جب کوئی بھول کے دو بار جماع کرتا ہے تو قربانی کرنے کا کہنے والے پر جماع حرام نہیں ہوتا حالانکہ ممنوعات احرام میں سے اس کا حکم سب سے زیادہ سخت ہے تو زیادہ مناسب یہ ہے کہ اس سے کم درجے کے کام بھی حرام نہ ہوں اس باب میں قیاس یہی ہے اور یہی حضرت امام ابوحنیفہ امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا قول ہے ۔ مستدرکین کی ایک جماعت سے بھی اسی طرح مروی ہے۔

حضرت یزید بن عبداللہ بن قسیط سے مروی ہے فرماتے ہیں حضرت عطاء بن یسار ابوبکر بن عبدالرحمن ابن حارث بن ہشام اور ابوبکر بن سلیمان رحمہم اللہ ان کے دل میں بالوں اور ناخنوں کے کاٹنے میں کچھ حرج نہیں سمجھتے تھے۔

الحديث بين وشاكيه و
[illegible] سليمان كانوا لا يرون بأسا ان يأخذ
[illegible] شعره وبقلامة اظفاره في عشره
[illegible]

۴۲۲۱۔ وقال اخبرني ذلك ايضا بعض اهله
[illegible] ابو لبيد قال اخبرنا ابن وهب قال حدثني
[illegible] ابي ذئب عن مخلد بن خفاف بن عبيد الله بن رافع
[illegible] عن عبد الرحمن بن هرمز عن محمد بن زيد بن
[illegible] قال رأى عمر بن الخطاب رضي الله عنه طويل
[illegible] يضحي بعد ذلك بيوم او يومين فامره ان يقص
[illegible] ويحلق فقلت له لا عجة عندنا في هذا لانه لا يريد
[illegible] ان يضحي فامرني ان اقص من شعري وفعلت
ولا عجة عندنا في هذا لانه لا يريد ان
[illegible] ان يضحي فلا عجة في هذا على اهل
[illegible] الاولى بانهم انما يمنعون من ذلك من
[illegible] يضحي وعجتهم الاخرى ان خبر هذا الحديث
[illegible] يكون به عجة عليه وحجة ذلك انه لم ير ان
[illegible] كان في عشر ذي الحجة او قبل ذلك۔

باب الذبح بالسن والظفر

۴۲۲۲۔ حدثنا ابراهيم بن مرزوق قال ثنا
[illegible] عن غندر وروح بن عبادة قالا ثنا شعبة
[illegible] قال ثنا ابراهيم بن مرزوق قال ثنا ابو حذيفة
[illegible] قالا ثنا الاحوص عن ابي حنظلة عن
[illegible] قال

ہمارے بعض اصحاب نے اس حدیث سے استدلال کیا ہے
حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے بعض حضرات نے جواب دیا ہے
نے کہا کہ ہمارے نزدیک اس حدیث سے استدلال نہیں کیا جا
وقت اور اطمینان کی ہر صورت میں ضرورت تھی اس لئے
تھا انہوں نے کہا کہ موئیں کاٹنے کا حکم دیا تو میں نے کاٹ لیا
کیا۔

[illegible] کرتے ہیں کہ ان کے نزدیک اس حدیث
[illegible] میں کوئی حجت نہیں کیونکہ وہ قربانی کرنے کا ارادہ نہیں رکھتے تھے
کیونکہ وہ قربانی کا ارادہ رکھتے تھے تو اس صورت
سے پہلے بال کاٹنے کی ممانعت ہے اور یہ حجت
کیونکہ وہ اس حدیث سے ان لوگوں کو منع کرتے ہیں جو
قربانی کرنا چاہتا ہو۔ ایک اور جماعت نے اس حدیث
سے استدلال کرتے ہوئے کہا ہے کہ قربانی کرنے والے
یہ بات ذکر نہیں کی کہ یہ واقعہ ذی الحجہ کے دس دنوں
میں ہوا یا اس سے پہلے۔

باب ۲۲۲۔ اونٹوں اور گائیوں سے ذبح کرنا

[illegible] سے روایت ہے
[illegible] اپنے [illegible]
[illegible] کو [illegible]
[illegible] اور [illegible]
[illegible] ہوئے [illegible]
[illegible] سے

اور اللہ تعالیٰ کا نام ذکر کرو۔

حضرت امام ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ جماعت اس بات کی طرف گئی ہے کہ وہ دانتوں اور ناخنوں کے ساتھ ذبح کرنے کو جائز قرار دیتے ہیں وہ علیحدہ ہیں نہ ہوں۔ انہوں نے اس حدیث سے استدلال کیا ہے جبکہ دوسرے حضرات نے ان کی مخالفت کرتے ہوئے دانت کے ساتھ ذبح کو ناپسند کیا جب کہ وہ اتر سے ہوئے نہ ہوں البتہ علیحدہ کئے ہوئے ہوں تو جائز ہے۔

انہوں نے اس سلسلے میں یوں استدلال کیا ہے حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ ہم کل صبح دشمن سے ملنے والے ہیں اور ہمارے پاس چھریاں نہیں ہیں آپ نے فرمایا دانت اور ناخن کے علاوہ جس چیز سے خون بہایا جائے اور بسم اللہ بھی پڑھی جائے تو اسے کھا سکتے ہو اور حضرت رافع ہی سے مروی ہے انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ ہم امید کرتے ہیں اور خدشہ بھی رہتا ہے کہ دشمن سے ملاقات ہو اور ہمارے پاس چھریاں نہ ہوں تو کیا بانس سے ذبح کر سکتے ہیں آپ نے فرمایا جو چیز خون بہا دے اور بسم اللہ بھی پڑھی جائے تو تم اسے کھا سکتے ہو البتہ دانت اور ناخن (کا ذبیحہ صحیح نہیں)

تو اس حدیث میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے

[illegible] فضل الشتن والقلفر مما باح الله كاة
[illegible] فضل ان يكون ذلك على المنزوعين و
[illegible] فضل ان يكون على المنزوعين و غير المنزوعين
[illegible] ان ذلك على المنزوعين فهو ما الذي اعلم
[illegible] شرعي ان يكونا كذلك وان كان ذلك
[illegible] فليس في ذلك دليل على حظر
[illegible] في ذلك كيف هو فلما احاط العلم
[illegible] الناس في هذا على غير المنزوعين دل
[illegible] على المنزوعين وقد حرما
[illegible] الذي ذكرنا وعلمنا الحديث
[illegible] العلم باخراج حديث رافع اياه منه
[illegible] ما احتج العلم باخراج حديث رافع
[illegible] على ما اطلقه حديث [illegible]

۴۲۲۰۔ وقد روى عن ابن عباس رضي الله عنهما
[illegible] هذا عن سليمان بن شعيب قال ثنا
[illegible] قال ثنا ابو اسامة عن الاشعث عن الحكم
[illegible] قال حدثنا حنش عن رجل من قوم
[illegible] بقفير فنشرها فاكلوها وكنا
[illegible] فمر بنا المسيب فسألت ابن عباس
[illegible] فقال لعلك اكلت معهم فقلت
انا حششتها فتلوتها خنقا۔

۴۲۲۱۔ حدثنا ابو اسامة عن الاشعث عن الحكم قال
[illegible] حنش قال كنا ملازمين رافع عن ابي

دانت اصحاب کرام رضی اللہ عنہم سے نقل کرنے کے
ساتھ ذکر کیا ہے تو اس کا احتمال ہے کہ یہ بھی
ہوسکے مراد ہوں یعنی احتمال ہے کہ یہ بھی ہوسکے
ہوں یا نہ ہوں مراد ہوں اگر ملک کے ہوں تو اس
کو ذبح کرنا واجب ہے اگر ملک کے نہ ہوں تو
ان کا ذبح کرنا واجب نہیں ہے اگر ملک کے ہوں
تو اس میں الگ کرنے کی ضرورت ہے اس کی کوئی
تعیین نہیں کی ہے۔ جب تک وہ کھیت سے
کی حفاظت کا حکم ہو گیا اور اس کے ساتھ ذبح کی ممانعت
کا حکم نہ ہو جو تک کہتے ہوئے ہیں اور حضرت علی
کی روایت جو ہمنے ذکر کی ہے اور اس
سے تو ہم نے اس سے اس کو نکالا ہے جس کے نکلنے کا
علم حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ کی حدیث سے حاصل
ہوا اور حضرت رافع کی حدیث سے جس کے نکلنے کا
علم حاصل نہ ہوا اسے حضرت عمار رضی اللہ عنہ کی روایت
کے مطابق مطلق رکھا۔

اس سلسلے میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے
بھی مروی ہے حضرت ابو ہریرہ و عطاء رضی اللہ عنہما سے
مروی ہے فرماتے ہیں ہم رجیع کے لئے نکلے ہم
میں سے ایک شخص نے لشکر والوں کو اطلاع کر دی اپنے
ساتھیوں سے کہا پھر سب نے کھجوریں کھائیں
ان کے ساتھ نہ کھائیں جب ہم مدینہ پہنچے تو میں نے
حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے پوچھا انہوں نے
فرمایا شاید تم نے بھی ان کے ساتھ کھائی ہیں میں نے
کہا کہ میں نے فرمایا تم نے قے کی ہے (یعنی کھانا
اسے کچھ نقصان کر رہا ہے)

حضرت عمار بن نذیر حضرت ابو ہریرہ سے
کی شکل روایت کرتے ہیں

[illegible]

تو کیا تم نہیں دیکھتے کہ حضرت ابراہیم [illegible] نے اپنی اس حدیث میں وہ بھی بیان کیا جس کے [illegible] سے ذبح کئے ہوئے کا کھانا حرام ہے کیونکہ وہ گلا گھونٹنے سے کیونکہ اس کے ساتھ ذبح کیا گیا وہ جھٹکے کے ساتھ ذبح کیا گیا اس کے غیر کے ساتھ نہیں مذا وہ گلا گھونٹنا ہے اور یہ اس بات پر دلالت ہے کہ [illegible] اس [illegible] سے متعلق ہے جو جھٹکے کے ساتھ ملا ہوا ہو جیسا کیا ہوا تھا نہ ہر وہ نہیں اس طرح دانتوں سے ذبح کیا ہوا بھی اس دانت سے متعلق ہے جو منہ کے ساتھ جڑا ہو گیونکہ یہ کاٹنا ہے لیکن جو دانت اترا ہوا ہو وہ ایسا نہیں ہے۔ یہ حضرت امام ابوحنیفہ، امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا قول ہے۔

بَابُ أَكْلِ لُحُومِ الْأَضَاحِيِّ بَعْدَ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ

باب ۳۵۔ قربانی کا گوشت تین دن بعد کھانا

۴۲۸۔ [illegible]

۴۲۹۔ [illegible]

۴۳۰۔ [illegible]

حضرت عبدالرحمٰن کے غلام حضرت ابوعبید رضی اللہ عنہما سے روایت ہے انہوں نے حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے سنا آپ نے عیدالاضحیٰ کے دن فرمایا اے لوگو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات سے منع فرمایا کہ تم اپنی قربانیوں کا گوشت تین دن بعد تک کھاؤ پس اب اس کے بعد نہ کھاؤ۔

حضرت ابن جریج کے غلام حضرت ابوعبید فرماتے ہیں میں نے حضرت علی ابن ابی طالب رضی اللہ عنہ کے ہم راہ عید کی نماز پڑھی ان دنوں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا محاصرہ کیا گیا تھا حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے نماز سے پہلے خطبہ دیا اور فرمایا تین دن بعد قربانیوں کے گوشت نہ کھاؤ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہی حکم دیا ہے۔

حضرت سلیم اپنے والد والی اللہ عنہما سے روایت

[illegible]

[illegible]

۲۲۰۔ حدثنا [illegible] قال حدثنا شعیب [illegible]
[illegible] قال اخبرنا اللیث عن نافع عن ابن عمر
[illegible] عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم
[illegible] یقول لا یاکل احدکم من لحم اضحیتہ
[illegible] ایام

قَدْ ذَهَبَ قَوْمٌ إِلَى هٰذَا الْحَدِيثِ
[illegible] بعد ثلثۃ ایام و احتجوا فی ذلک
[illegible] وَخَالَفَهُمْ فِي ذٰلِكَ آخَرُونَ فَلَمْ
يَرَوْا بِأَكْلِهَا وَادِّخَارِهَا بَأْسًا۔

۲۲۱۔ وَاحْتَجُّوا فِي ذٰلِكَ بِمَا حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ
[illegible] عن معاویۃ بن صالح عن ابی
[illegible] عن جبیر بن نفیر عن ثوبان قال ذبح
[illegible] صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اضحیتہ ثم
[illegible] لحم ھذا الا اضحیتہ فما زلت
[illegible] حتی قدم المدینۃ۔

۲۲۲۔ حدثنا ابراھیم بن مرزوق قال ثنا ابو
[illegible] قال ثنا شعبۃ عن جابر عن ابی جعفر عن الشعبی
عن مسروق عن عائشۃ رضی اللہ عنہا قالت
[illegible] بعد عشرین تعیق لحوم الاضاحی۔

۲۲۳۔ حدثنا ابراھیم بن مرزوق قال ثنا ابو عاصم
[illegible] قال ثنا زھیر بن محمد عن شریک بن ابی
[illegible] عن ابی حسین عن ابی حسین [illegible]
[illegible] عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم
[illegible] الا ما حول او نحوہ۔

لا احتمل ان یکون [illegible]

[illegible] سے کھانے کی ممانعت کی روایت
[illegible] ہے۔

[illegible] حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے
[illegible] ہم سے فرمایا کہ قربانی کا گوشت تین دن سے زیادہ نہ کھاؤ۔
[illegible] ہم نے ایسا ہی کیا۔ پھر جب مدینہ آئے تو فرمایا کہ
[illegible] کھاؤ اور ذخیرہ کرو۔

[illegible] اس مسئلے میں [illegible] حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے
[illegible] جبیر بن نفیر حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے
[illegible] وہ فرماتے ہیں کہ ہم نے عید الاضحیٰ کے
[illegible] کے بعد روزے رکھے پھر فرمایا اے ثوبان! ان قربانیوں
[illegible] گوشت کو درست کرو۔ ہم نے مدینہ آنے تک
[illegible] کھایا۔ پھر آپ مدینہ تشریف لائے۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ قربانی
[illegible] سے واپس فرمایا کہ قربانی کے گوشت کو تین دن کے بعد
بھی کھاتے تھے۔

[illegible] حضرت عبد الرحمن بن ابی سعید خدری اپنے والد
[illegible] ابو سعید رضی اللہ عنہ سے حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ
سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا قربانیوں کے گوشت کو [illegible] کرو۔

[illegible] کا احتمال ہے کہ [illegible]

[illegible]

۴۲۵۔ [illegible]

ہیں ت ایک سنی دلیل قرار پاتے اور وہ دوسرے کو
ہے اصح ہو لہٰذا ہم نے اس مسئلے میں غور و فکر کیا۔

حضرت نائلہ بن نمر قی بن سلیم فرماتے ہیں مجھ
سے میرے والد نے بیان کیا کہ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے
فرمایا رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں کہ تمہیں
قربانیوں کا گوشت تین دن سے زیادہ جمع کرنے سے منع
کیا تھا اب جس قدر مناسب خیال کرو جمع کر سکتے ہو

۴۲۶۔ [illegible]

حضرت ربیعہ بن نائلہ اپنے والد سے وہ حضرت
علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے اور وہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم
سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۴۲۷۔ [illegible]

حضرت مسروق بن اجدع حضرت عبداللہ بن مسعود
رضی اللہ عنہ سے اور وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس
کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۴۲۸۔ [illegible]

حضرت ابو بریدہ اپنے والد رضی اللہ عنہما سے
اور وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل
روایت کرتے ہیں۔

۴۲۹۔ [illegible]

حضرت معروف بن واصل فرماتے ہیں مجھ سے
حضرت محارب بن دثار نے بیان کیا پھر انہوں نے
اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا۔

۴۳۰۔ [illegible]

حضرت ابن بریدہ اپنے والد سے اور وہ
نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت

کرتے تھے۔

۴۲۱۔ حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ نے کہا کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ سفر کرتے تھے ہم نے آپ سے اس کی اجازت مانگی (کہ ہم گوشت کھا سکتے ہیں) آپ نے فرمایا۔

۴۲۲۔ حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ وہ (صحابہ کرام) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ تین روز تک گوشت نہیں کھاتے تھے پھر آپ نے صحابہ کرام کو اجازت دی کہ وہ جب تک چاہیں کھا سکتے ہیں اور ذخیرہ بھی کر سکتے ہیں۔

۴۲۳۔ اسی دوسری سند سے بھی حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۴۲۴۔ حضرت زید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ نے ان کو بتایا کہ وہ گھر تشریف لائے تو ان کے پاس گوشت کا ایک ہدیہ بھیجا گیا۔ انہوں نے کھانے سے انکار فرمایا تو ان کے بھائی حضرت قتادہ بن نعمان رضی اللہ عنہ نے ان سے بیان کیا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تمہیں تین دن سے زیادہ قربانی کا گوشت کھانے سے منع کیا تھا اب تم اسے تمہارے لیے حلال کیا گیا ہے جب تک چاہو اس سے کھا سکتے ہو۔

۴۲۵۔ حضرت عبید اللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا گوشت

[illegible]

۴۲۶۔ [illegible]

۴۲۷۔ [illegible]

۴۲۸۔ [illegible]

۴۲۹۔ [illegible]

کھانے سے منع فرمایا ہو اب اللہ تعالیٰ نے تمہیں وسعت عطا فرمائی ہے پس تم کھاؤ جمع بھی کر سکتے ہو بے شک یہ دن کھانے پینے اور اللہ تعالیٰ کے ذکر کے دن ہیں۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے قربانی کا گوشت تین دن سے زیادہ کھانے سے منع فرمایا پھر اس کی اجازت دی فرمایا کھاؤ توشہ بناؤ اور جمع کرو حضرت عمرو بن حارث فرماتے ہیں حضرت ابوالزبیر نے فرمایا حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے تھے کہ ہم نے مدینہ طیبہ جانے تک اسے توشہ بنائے رکھا۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں ہم نے منیٰ میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ قربانی کی اور اس سے مدینہ طیبہ آنے تک ذخیرہ کیا۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے قربانی کا گوشت تین دن سے زیادہ جمع کرنے سے منع فرمایا اور حکم دیا کہ ہم اس سے کھائیں اور صدقہ کریں اور تین دن کے بعد کھائیں تو جب تک اللہ تعالیٰ نے چاہا ہم اس پر قائم رہے پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر وحی آئی کہ آپ نے جس سے کھانے اور صدقہ کرنے کا حکم دیا اور جو کچھ چاہے اسے جمع کر سکتا ہے۔

حضرت یزید بن ابوعبید انصاری اپنے چچا سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے قربانیوں کے گوشت کے بارے میں پوچھا تو

[illegible] فقال لا تاكلوا لحوم ضحاياكم بعد ثلاث فجاء ابو طالب من سفر فقدمت [illegible] فقال لا تاكلوا حتى اسأل رسول الله صلى الله عليه وسلم فسأله فقال كلوا وادخروا وتصدقوا

۴۴- حدثنا هناد عن شعبة عن ابيه عن [illegible] عن يزيد بن ابي عبيد عن سلمة بن الاكوع قال ذكروا لحوم الاضاحي على عهد النبي صلى الله عليه وسلم فذكر باسناده ومثله قال ابو جعفر فهذا الاثر مما يدل على صحة ما رويناه في هذا الباب عن رسول الله صلى الله عليه وسلم من النهي عن لحوم الاضاحي فوق ثلاث

۴۵- فان قيل فقد روي عن علي في هذا الفصل عن النبي صلى الله عليه وآله وسلم انه رخص لهم الاضاحي بعد ما قد كان نهى عنها وروي عنه في الفصل الذي قبل هذا الفصل انه خطب الناس وعثمان محصور فقال لا تاكلوا لحوم اضاحيكم بعد ثلاثة ايام فان رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم كان امرنا بذلك فقد دل ذلك على ان رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم كان نهى عن ذلك بعد ما كان اباحه حتى تحتمل معاني ما روي عن علي رضي الله عنه في هذا ولا يتضاد فقيل له ما في هذا دليل على ما ذكرت لانه قد يجوز ان يكون رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم كان نهى عن لحوم الاضاحي [illegible] فان الناس فيها كانوا [illegible] فلما ذهب ذلك نهى عن ذلك لذلك المعنى

ہم [illegible] حضرت علی رضی اللہ عنہ سے [illegible] کہ آپ نے فرمایا [illegible] تشریف لائے تو [illegible] گوشت سے کچھ ان کے سامنے پیش کیا انہوں نے فرمایا [illegible] صلی اللہ علیہ وسلم سے [illegible] چنانچہ انہوں نے [illegible] صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم زاد راہ کے لئے [illegible] کھا سکتے ہو۔

حضرت عاصم بن عمر بن قتادہ انصاری کے آزاد کردہ غلام یزید بن ابی عبید سے روایت کرتے ہیں پھر انہوں نے اپنی سند سے اسی کی مثل ذکر کیا حضرت امام ابو جعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ان روایات کا مضمون اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ باب کے شروع میں ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے جو روایات قربانی کا گوشت تین دن سے زیادہ کھانے کی ممانعت کے بارے میں نقل کی ہیں وہ منسوخ ہیں۔

اگر کہا جائے کہ تم نے [illegible] حضرت علی رضی اللہ عنہ کی اگر صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے کہ آپ نے قربانی کے گوشت سے منع کرنے کے بعد اس کو جائز قرار دیا پھر تم نے پہلی فصل میں ان ہی سے روایت کیا کہ انہوں نے خطبہ دیا اور اس وقت حضرت عثمان محصور تھے [illegible] صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں تین دن کے بعد قربانی کا گوشت کھانے سے منع فرمایا تھا تو اس سے ثابت ہوا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے پہلے منع فرمایا تھا پھر اجازت دے دی ہے جو اس بات کی دلیل ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے جائز قرار دینے کے بعد پھر منع فرما دیا تھا اس لئے [illegible] ہے تو حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی روایات [illegible] ان کے درمیان تضاد ثابت نہ ہو۔ — اس شخص کو [illegible] جائے گا اس میں تمہاری [illegible] کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے قربانی کا گوشت تین دن سے زیادہ کھانے کی ممانعت کی وجہ سے منع فرمایا تھا پھر [illegible]

فرمان کے بعد آپ نے فرمایا کہ جب حضرت علی رضی اللہ عنہ نے خلیفہ بننے کے بعد اس وقت دوبارہ حالات خراب ہوتے دیکھے تو انہوں نے وہی حکم دیا جو ایسے حالات میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دیا تھا۔

ہماری اس مذکورہ بات پر دلیل یہ ہے حضرت جبیر بن نفیر کی حدیث جس کو انہوں نے اپنے والد سے روایت کیا ہے جو کہ ان کے والد حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوئے تو انہوں نے ان سے پوچھا کہ اے ہجرتوں کی ماں! کیا سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے قربانی کا گوشت تین دن سے زیادہ کھانے کی ممانعت فرمائی ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ آپ نے یہ ممانعت اس سال فرمائی جس میں لوگوں کو بھوک نے گھیرا تھا تو آپ نے چاہا کہ مالدار، فقیر کو (کھانا) کھلائے اور جب تک ہم (ضرورتمند) رہتے ہم گوشت کے بارے میں (اپنے) ارادے رکھتے تھے (یعنی بچا کر رکھتے تھے)

حضرت امام ابو جعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں یہ حدیث اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے ممانعت اس رکاوٹ کی وجہ سے تھی جو اس حدیث میں مذکور ہے جب یہ رکاوٹ ختم ہو گئی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جس بات سے انہیں منع کیا تھا اس کی اجازت دے دی ممانعت کا ذکر باب کے شروع میں ہم نے کیا ہے۔ اسی طرح حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے زمانے میں حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے جو کچھ کیا وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے کئے گئے بعد اجازت کا علم ہونے کے باوجود لوگوں کو حکم دیا تو ہمارے نزدیک اس کا مفہوم یہی ہے کہ اس وقت ہونے کی وجہ سے حکم ویسے ہی تھا جیسے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں اس وقت تھی جب آپ نے ان کو قربانی کا گوشت تین دن سے زیادہ کھانے سے منع فرمایا تو اس قسم کے حالات میں حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے لوگوں کو حکم

دن کے بعد قربانی کا گوشت کھانا، اور [illegible] انہوں نے ارادہ کیا، لیکن تھوڑے عرصے بعد [illegible] تو آپ نے فرمایا کہ ان لوگوں سے قربانی کرنے والے کو کھانے اور جمع رکھنے کی ممانعت کے بارے میں پوچھو، کیونکہ ان دنوں بدو لوگ [illegible] سے آنے والے لوگ زیادہ ہوں اور قربانی کرنے والے لوگ تھوڑے ہوں تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم سے صدقہ کرنے کا حکم دیا تو اس حدیث کا مفہوم وہی ہے جو حدیث کی قرأت کیا گیا۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے ایسی حدیث بھی مروی ہے جو اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا حکم عزیمت پر مبنی نہ تھا بلکہ ان کو صدقہ کی ترغیب دینا مقصود تھا۔

حضرت عمرہ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا کہ انہوں نے قربانی کے گوشت کھانے کے بارے میں سنا کہ ہم اس میں سے کچھ گوشت کھاتے پھر کچھ لوگ ہمارے پاس آئے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا صرف تین دن تک کھا سکتے ہو تو یہ حکم عزیمت کے طور پر نہ تھا بلکہ آپ نے اس سے (دوسروں کو) کھلانے کا ارادہ فرمایا۔

تین دن سے زائد گوشت نہ کھانے سے متعلق نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی یہی دو صورتوں سے خالی نہیں یا تو اس کا مطلب حرام کرنا ہے یا ان لوگوں کو صدقہ اور بھلائی کی ترغیب دینا تھا اگر اس کا مطلب اس صدقہ کی ترغیب دینا ہے کہ جس کا حکم نہیں تو یہ اس بات کی دلیل ہے کہ قربانی کے گوشت کو جمع کرنے اور تین دن سے زیادہ کھانے میں کوئی حرج نہیں اور اگر اس سے مراد یہ ہے کہ [illegible] صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے حرام قرار دیا [illegible]

باب ۲۰۰ اکل الضبع

۳۰۔ قال ابو جعفر رحمہ اللہ ذھب عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ الی اباحۃ الضبع واحتجوا فی ذلک بحدیث ابن ابی عمار عن جابر رضی اللہ عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قال ھی من الصید وبحدیث ابراھیم عن عطاء عن جابر رضی اللہ عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مثل ذلک وقال ان شاء اباح بہ ان شاء

باب ۲۰۰ بجو کھانے کا بیان

حضرت امام ابو جعفر طحاوی رحمۃ اللہ علیہ اس مسئلہ میں ایک جماعت کے ساتھ ہیں جن کا کہنا ہے کہ بجو کا کھانا جائز ہے اس کے لئے انہوں نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے استدلال کیا ہے حضرت امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا مذہب یہ ہے کہ بجو کا کھانا جائز نہیں ہے اور حضرت امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کا بھی یہی مذہب ہے اور حضرت امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کا مذہب یہ ہے کہ بجو کا کھانا جائز ہے حضرت امام طحاوی رحمۃ اللہ علیہ نے اس مسئلہ میں حضرت امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کی موافقت کی ہے اور حضرت امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کی مخالفت کی ہے اور حضرت امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کی بھی مخالفت کی ہے حضرت امام طحاوی رحمۃ اللہ علیہ نے اس مسئلہ میں حضرت امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کی موافقت کی ہے اور حضرت امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کی مخالفت کی ہے اور حضرت امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کی بھی مخالفت کی ہے

[illegible]

[illegible]

ہر کیل والے درندے کے حرام ہونے کے بارے میں روایت ہے حضرت عاصم بن محمد، حضرت محمد رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر کیل والے (شکاری) درندے اور ہر پنجوں والے (شکاری) پرندے کے کھانے سے منع فرمایا۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر کیل والے درندے اور پنجوں والے پرندے سے منع فرمایا۔

حضرت ابو ثعلبہ الخشنی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا اور فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا۔

۲۰۸۔ حدثنا احمد بن عبد الله بن يونس ثنا زهير ثنا ابو اسحاق عن عمرو بن ميمون عن ابن مسعود قال قال رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس کی مثل ذکر کیا۔

۲۰۹۔ حدثنا ابن ابي عمر ثنا عبد الله بن الحارث قال ثنا ابن جريج عن ابي الزبير عن سعيد بن جبير عن ابن عباس رضي الله عنهما عن رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم مثله

حضرت سعید بن جبیر حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں۔

۲۱۰۔ حدثنا يونس قال ثنا ابن وهب قال اخبرني عمرو بن الحارث عن عبد الرحمن بن القاسم عن ابيه عن عائشة رضي الله عنها قالت نهى رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم عن قتل ذي ناب من السباع

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہر کچلی والے درندے کے قتل سے منع فرمایا۔

۲۱۱۔ وحدثنا يونس قال ثنا سفيان عن الزهري عن ابي ادريس الخولاني عن ابي ثعلبة الخشني رضي الله عنه عن رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم بمثله

حضرت ابو ثعلبہ خشنی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۲۱۲۔ حدثنا ابو بكرة قال ثنا هشيم بن بشير قال ثنا عبد العزيز بن صهيب قال ثنا عمرو بن عطية عن ابي سلمة عن ابي هريرة رضي الله عنه عن رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم مثله

حضرت ابو سلمہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

فقد دلت هذه الآثار عن رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم على ما ذكرنا في هذا الباب من استثناء ما استثنى من الكلاب من الاباحة التي اباحها الله عز وجل بقوله فكلوا مما امسكن عليكم واذكروا اسم الله عليه الا ما كان منها عقورا او اكلت ذات الصيد فان ذلك لا يؤكل بما ذكرنا

ترجمہ کی وضاحت اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کیے گئے ان استثناء کی وضاحت کرتی ہیں جو کتوں کے متعلق اس اباحت میں کیے گئے ہیں جو اللہ عزوجل نے اپنے اس فرمان کے ساتھ دی ہے کہ جو وہ تمہارے لیے روکے رکھیں تو اسے کھاؤ اور اس پر اللہ کا نام لو مگر جو کاٹ کھانے والا ہو یا شکار کو کھا گیا ہو تو اس کا کھانا حلال نہیں ہے جس کا ہم نے ذکر کیا ہے

باب ۲۷۶: حَرَمُ الْمَدِينَةِ

۲۰۰۔ حدثنا

۲۰۱۔ حدثنا

۲۰۲۔ حدثنا

باب ۲۷۷: مدینہ طیبہ کا شکار

حضرت ابراہیم تیمی فرماتے ہیں مجھ سے میرے والد نے بیان کیا اور فرماتے ہیں حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ہمیں اونٹوں کے نیا پر دیکھ کر خطبہ دیا اس پر لکھی تھی جس کے ساتھ ایک کتاب لٹک رہی تھی انہوں نے فرمایا قسم ہے اس اللہ تعالیٰ کی کتاب (قرآن) کی اور جو کچھ اس صحیفہ میں ہے، کے سوا کچھ نہیں جسے ہم پھیر کر دیکھتے تو اس میں لکھا ہوا تھا مدینہ طیبہ حرام ہے مقام عیر تک حرام ہے۔

حضرت عامر بن سعد رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضرت سعد اپنے محل کی طرف سوار ہوئے جو مقام عقیق میں تھا انہوں نے ایک لڑکے کو پایا جو درخت کو کاٹ رہا تھا یا اس سے پتے جھاڑ رہا تھا حضرت عامر فرماتے ہیں میرا خیال ہے کہ انہوں نے اس کا سامان اس کی پیٹھ پر واپس کر دیا تو لڑکے کے گھر والے ان کے پاس آئے اور ان سے اس کی واپسی کے بارے میں گفتگو کی تو انہوں نے کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آپ فرماتے تھے کہ مدینہ حرام ہے عیر سے فلاں فلاں جگہ تک جو شخص اس میں سے کچھ کاٹے یا جو شکار کو پائے اس کا سامان اس کا ہے۔ سعد

[illegible] صلی اللہ علیہ وسلم [illegible]

۴۰۴۔ حَدَّثَنَا اَسَدُ بْنُ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ [illegible] عَنْ مَرْوَانَ بْنِ مُعَاوِيَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ [illegible] عَنْ [illegible] قَالَ حَرَّمَ عَلِيٌّ حَامِرَ بْنَ سَعْدٍ عَنْ اَبِيْهِ [illegible] رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَرَّمَهَا بَيْنَ اِنْ اَنَاخَ بِنَاحِيَةٍ اَنْ يَقْطَعَ عُضَاهَا اَوْ يُقْتَلَ صَيْدُهَا

۴۰۵۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ ثَنَا اَحْمَدُ [illegible] عَنْ اَبِيْ [illegible] عَنْ [illegible] عَنْ [illegible] عَنْ [illegible] عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ [illegible] عَنْ [illegible] عَنْ [illegible] قَالَ اَصَبْتُ [illegible] فَاَتَيْتُ بِهِ [illegible] فَاَتَانِيْ قَابِضِيْنِيْ اَبُوْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ [illegible] فَقَالَ مَا هٰذَا فَقُلْتُ [illegible] فَقَالَ [illegible] اَدْرِيْ عَمَّا شَهِدْتُ [illegible] رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ [illegible] اَنْ يُقْتَلَ اَحَدٌ مِنْهُمَا۔

۴۰۶۔ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ [illegible] عَنْ يُوْنُسَ بْنِ يُوْسُفَ عَنْ عَطَاءِ [illegible] عَنْ اَبِيْ [illegible] اَبُوْ اَيُّوْبَ الْاَنْصَارِيُّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهُ [illegible] الْقَوْمُ [illegible] اَبِيْ زَاوِيَةٍ [illegible] فَقَالَ

[illegible] ہے [illegible] ہے [illegible] ہے [

[illegible]

۴۰۹۔ [illegible]

۴۱۰۔ [illegible]

۴۱۱۔ [illegible]

۴۱۲۔ [illegible]

۴۱۳۔ [illegible]

۴۱۴۔ [illegible]

۴۱۵۔ [illegible]

[illegible]

[illegible] حضرت شرحبیل کی صحابیت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے [illegible] کہتے ہیں میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا [illegible] نے اپنے دست مبارک کو مدینہ طیبہ کی طرف جھکاتے ہوئے فرمایا یہ قابل احترام امن والا ہے۔

حضرت شرحبیل فرماتے ہیں حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ ہمارے پاس تشریف لائے اور ہم مدینہ طیبہ میں اپنا باغ لگا رہے تھے انہوں نے اسے چھینک دیا اور فرمایا کیا تو نہیں جانتا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو حرام قرار دیا ہے۔

حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حضرت ابراہیم علیہ السلام نے مکہ مکرمہ کو حرم قرار دیا اور ان کے لیے دعا فرمائی اور میں مدینہ طیبہ کو حرم قرار دیتا ہوں اور ان کے لیے ایسی ہی دعا کرتا ہوں جیسی حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اہل مکہ کے لیے کی تھی اللہ تعالیٰ ان کے صاع اور مُد میں برکت دے۔

حضرت محمد بن جعفر فرماتے ہیں مجھے حضرت عمرو بن یحییٰ نے خبر دی پھر انہوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بے شک حضرت ابراہیم علیہ السلام نے بیت اللہ شریف کو حرم اور

اس والی حدیث کو ذکر کیا جس میں آپ نے مدینہ کے درختوں کو قطع کرنے اور وہاں کے رہنے والوں کو قتل کرنے سے منع فرمایا ہے اس کی اطلاع ملنے پر ابن زبیر رضی اللہ عنہ نے اس کو قتل کر دیا ہے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ طیبہ کے درمیان کو حرم قرار دیا۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ طیبہ کے درمیان کو حرم قرار دیا۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ مروان بن حکم نے خطبہ دیتے ہوئے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ طیبہ کے درمیان کے رہنے والوں کے بارے میں جو کچھ فرمایا ہے اس کی حرمت اور وہاں کے باشندوں کا کوئی لحاظ نہیں کیا حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور فرمایا کیا بات ہے میں سنتا ہوں کہ تم کہتے ہو کہ اس کی حرمت اور باشندوں کا ذکر نہیں کیا حالانکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی حرمت اور اس کے باشندوں کے بارے میں جو کچھ فرمایا ہے میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ نے مدینہ کے درمیان کو حرم قرار دیا اور یہ جہاں سے ثور تک ایک یعنی حرم ہے جیسے اگر تم چاہو تو میں تمہارے سامنے بیان کروں مروان نے کہا تمہارے لئے کافی ہے۔

حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ طیبہ کے درمیان کو حرم قرار دیا اور یہ جہاں سے ثور تک ایک یعنی حرم ہے جیسے اگر تم چاہو تو میں تمہارے سامنے بیان کروں مروان نے کہا تمہارے لئے کافی ہے۔

[illegible]

۴۱۸۴ - [illegible]

۴۱۸۵ - [illegible]

۴۱۸۶ - [illegible]

۴۱۸۷ - [illegible]

۴۱۸۸ - [illegible]

۴۱۸۹ - [illegible]

۴۱۹۰ - [illegible]

فاعل کون ہے بے شک حضرت ابراہیم علیہ السلام نے مکہ مکرمہ کو حرم بنایا اور میں نے اس (مدینہ طیبہ) کو دو پہاڑیوں کے درمیان کو حرم قرار دیا۔

حضرت انس ابن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کوہ احد پر تشریف لے گئے اور فرمایا یہ پہاڑ ہم سے محبت کرتا ہے اور ہم اس سے محبت کرتے ہیں اے اللہ! بے شک ابراہیم علیہ السلام نے مکہ مکرمہ کو حرم قرار دیا اور میں اس کی دو پہاڑیوں کے درمیان کو حرم قرار دیتا ہوں۔

حضرت عمرو، حضرت انس رضی اللہ عنہ سے اور وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

ایک دوسری سند سے بھی بواسطہ حضرت انس رضی اللہ عنہ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل مروی ہے۔

حضرت عاصم فرماتے ہیں میں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے پوچھا کیا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ طیبہ کو حرم قرار دیا انہوں نے فرمایا "ہاں" فلاں مقام سے فلاں مقام تک۔

حضرت حماد، حضرت عاصم احول سے وہ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے اور وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

حضرت عاصم، حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ طیبہ کو فلاں جگہ سے فلاں جگہ تک حرم قرار دیا اس کا [illegible]

[illegible]

[illegible] حَدَّثَنَا [illegible] قَالَ [illegible] عَنْ [illegible] عَنْ [illegible] عَنْ

[illegible]

[illegible]

۹۴۔ [illegible]

۹۵۔ [illegible]

۹۶۔ [illegible]

۹۷۔ [illegible]

علیہ وسلم میں ایسا کلام کرے تو جو شخص اس کو پڑھتا ہے اس کے لئے سفارش و شہادت دینا جائز ہے ان حضرات نے ان روایات سے استدلال کیا ہے۔

بعض دوسرے حضرات نے ان کی اس بات کو رد کرتے ہوئے فرمایا کہ جو کچھ تم نے مدینہ طیبہ کے فضائل اور اس کے رہنے والوں کے بارے میں کہا ہے تو بیشک آپ نے ایسا ہی کہا ہے لیکن اس سے یہ نہیں کہ آپ نے اسے کبھی مدینہ کی عورتوں کو گھر کے دروازوں کی عورت قرار دیا بلکہ مدینہ طیبہ کی زینت کو برقرار رکھنا مقصود تھا تاکہ لوگ اسے بسنے کی وجہ سے محبت کریں اور ہم دیکھتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ طیبہ کے قلعوں کو گرانے سے منع فرمایا اور ارشاد فرمایا کہ یہ مدینہ طیبہ کی زینت ہیں۔

حضرت نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ کے قلعوں کو گرانے سے منع فرمایا۔

حضرت اسحاق بن محمد فروی، حضرت عمری سے روایت کرتے ہیں انہوں نے اپنی سند سے اسی کو مثل ذکر کیا۔

حضرت ابو حمید رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مدینہ طیبہ کے قلعوں کو گرانا مدینہ طیبہ کی زینت ہیں۔

حضرت ابو مصعب فرماتے ہیں ہم سے دراوردی نے بیان کیا انہوں نے اپنی سند سے اسی کو مثل ذکر کیا۔

فلا ترى أن رسول الله صلى الله عليه
... فما ... آلوا ... ذلك زينة
... فيها ... شئتما ... منها
... وجوب
... شجرة ... من ... شجر
... عن النبي صلى الله عليه وسلم ...
... آخر ... على ما ذكرنا.

٩٨٩م - فأخبرنا إسحاق بن يحيى الخزاعي قال حدثنا
... قال حدثنا محمد بن إدريس الشافعي عن ...
... نفيل عن أنس بن مالك رضي الله عنه
... لأبي طلحة ابنا من أم سليم يقال له
... وكان رسول الله صلى الله عليه وسلم
... إذا دخل وكان له نغير فدخل رسول
... صلى الله عليه وسلم في أبي أما عمير حزينا
... ما شأن أبي عمير فقيل يا رسول الله مات
... فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم
... ما فعل النغير.

٩٩٠م - حدثنا أبو موسى قال أخبرنا ابن وهب
قال أخبرني يحيى بن أيوب عن حميد عن أنس
... قال كان لأبي طلحة ابن يكنى أبا
... فكان له نغير وكان رسول الله صلى الله عليه
... دخل قال يا أبا عمير ما فعل النغير.

٩٩١م - حدثنا سليمان بن شعيب قال حدثنا

تو آپ نے دیکھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
... کرتے ہیں کہ ... کے ... سے ... تو
... کرتے ہیں ... کے ... سے ... تو
... کرتے ہیں ... کے ... سے ... تو
... کرتے ہیں

قال ابو جعفر

—

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ فرماتے ہیں کہ ہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے کہ ایک بھائی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے ہوتے اور فرماتے ابو عمیر! نغیر نے کیا کیا۔

حضرت ثابت، حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں میرا ایک بھائی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے ہوتے اور فرماتے ابو عمیر! نغیر نے کیا کیا۔

حضرت امام ابو جعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: مدینہ طیبہ کا واقعہ ہے اگر وہاں کے شکار کا حکم، مکہ مکرمہ کے شکار کی طرح ہوتا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بلبل کے بچے کو بند رکھنے اور اس کے ساتھ کھیلنے کی اجازت نہ دیتے جیسا کہ مکہ مکرمہ میں اس کی اجازت نہیں دی جاتی کسی موجہ نے کہا کہ ہو سکتا ہے یہ قیاس میں ہوا ہو اور وہ حکم سے خارج ہے لہذا اس حدیث میں تمہارے لیے حجت نہیں ہے — پس ہم نے دیکھا کہ کیا ہم اس حدیث کے علاوہ کچھ پاتے ہیں جو مدینہ طیبہ کے شکار کے بارے میں ہماری راہنمائی کرے۔

حضرت مجاہد سے مروی ہے فرماتے ہیں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر والوں کے پاس ایک جنگلی جانور تھا جب آپ تشریف لے جاتے تو وہ کھیلتا اور دوڑتا آگے اور پیچھے کو جاتا جب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی تشریف آوری کا پتہ چلتا تو وہ گھنٹوں کے بل بیٹھ جاتا اور خاموشی اختیار کرتا اس بات کو پسند کرتے ہوئے کہ آپ کو اذیت پہنچے۔

کوہ واقوہ مدینہ طیبہ کے اس مقام پر ہے جو حرم میں داخل ہے جانوروں کو پناہ دیتے انہیں پکڑتے اور ان پر دروازے بند کر دیتے تھے تو یہ حدیث بھی انہی باتوں پر دلالت

حكم المدينة في ذلك خلاف حكم مكة۔

وقد حدثنا ابن نمير وابو كريب قالا ثنا ابن ادريس عن شعبة بن عثمان بن عبد الله بن موهب عن ابيه عن ابي قتادة ان رسول الله كان ببعض طريق مكة وهو غير محرم فرأى حمرا وحشية فاستوى على فرسه فسأل اصحابه ان يناولوه سوطه فأبوا فسأل رمحه فأبوا فأخذه ثم شد على الصيد فاصطاد منها اتانا فأكل منها بعض اصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم وأبى بعضهم فلما ادرك رسول الله صلى الله عليه وسلم قال انما هي طعمة اطعمكموها الله۔

وحدثنا حسين بن نصر قال ثنا نعيم بن حماد قال ثنا محمد بن طلحة التيمي عن موسى بن عبد الله بن يزيد الخطمي عن ابيه عن ابي سلمة بن عبد الرحمن عن ابي قتادة رضي الله عنه عن النبي صلى الله عليه وسلم مثله۔

وحدثنا احمد بن داود قال اخبرنا ابراهيم بن حمزة الزبيري قال ثنا محمد بن طلحة قال حدثني موسى بن محمد بن ابراهيم بن الحارث بن خالد التيمي قال قرأت بخط جدي باسناده ومثله۔

ففي هذا الحديث

دلالة على ان حرمة صيد المدينة الا عرض آخر۔ اذ قد كان صلى الله عليه وسلم قد دل صاحبه وهو على موضع الصيد وذلك لا محالة لاحد امرين اما ليصيده وهو بتلك الحال واما ليصيد صيدا ادركه فاكله فاستباحه في ذلك ليست حرمة صيد المدينة كحرمة صيد مكة فلا يحرم صيدها الا ما حرم صيد مكة من ذلك ايضا فهذا حكم هذا الباب عند العلماء۔

حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ مکہ کے راستہ میں تھے اور وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے الگ تھے۔ آپ نے اپنے اصحاب سے فرمایا کہ میرا کوڑا اٹھا دو۔ انہوں نے انکار کر دیا۔ پھر نیزہ مانگا۔ انہوں نے انکار کر دیا۔ پھر آپ نے خود اٹھا لیا اور شکار پر حملہ کیا۔ وہاں سے ایک گدھی شکار کی۔ آپ نے اس میں سے کھایا اور بعض اصحاب نے انکار کر دیا۔ جب آپ کو پہنچے تو آپ نے فرمایا کہ یہ تو اللہ کا کھلایا ہوا کھانا ہے۔

حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے اور وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی کی مثل روایت کرتے ہیں۔

حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے اسی طرح روایت ہے

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] وَحَرَّمَ [illegible] فِي لِسَانِهِ

[illegible] الْمَدِينَةَ كُلَّهَا حَرَامٌ فَمَنْ [illegible] لَا يَحِلُّ [illegible] وَلَا يَحِلُّ [illegible] أَنْ يَقْطَعَ مِنْهَا شَجَرَةً إِلَّا أَنْ [illegible] صَيْدُهَا وَشَجَرُهَا وَحَشِيشُهَا فِي [illegible] كَصَيْدِ مَكَّةَ إِنَّمَا حَرَّمَ مَا حَرَّمَتْهَا [illegible] وَلَمْ يُحَرِّمْهَا فِي نَفْسِهَا حَرَامًا مَا لَمْ يُحَرِّمْ [illegible] وَلَا يَحِلُّ [illegible] أَنْ يَحْمِلَ مِنْهَا شَيْئًا إِلَّا لِعَلَفٍ

حضرت امام ابو جعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں
جماعت نے گوہ کا گوشت حرام قرار دیا ہے کیونکہ گوہ
سے بے خوف نہیں ہو سکتے گوہ مسخ شدہ ہوں یا نہ
اس لئے کہ یہ بات) حدیث سے استدلال کیا ہے
لیکن دوسرے حضرات نے اس کی مخالفت کی ہے
اس سلسلے میں کچھ حرج نہیں سمجھتے۔ اس سلسلے میں ان کی دلیل
یہ ہے کہ حضرت حصین نے یہ حدیث حضرت زید بن ارقم
سے حضرت اعمش کی روایت کے خلاف نقل کی ہے۔

حضرت زید بن ثابت انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت
ہے فرماتے ہیں ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے
صحابہ کرام کو کچھ گوہ ملیں تو انہوں نے انہیں بھون کر کھایا
مجھے بھی ایک گوہ ملی میں نے اسے بھونا پھر میں نبی اکرم صلی اللہ
علیہ وسلم کی خدمت میں لایا آپ نے ایک شاخ پکڑی
اس سے اس کی انگلیاں شمار کرنے لگے پھر فرمایا یہ بنی اسرائیل
کا ایک گروہ تھا جسے زمین کے چوپائے کی شکل میں بدل
دیا گیا اور مجھے معلوم نہیں شاید یہ وہی ہو میں نے عرض
کیا صحابہ کرام نے اسے بھون کر کھایا ہے تو آپ نے
اسے نہ کھایا اور نہ ہی منع فرمایا۔

حضرت ابو الولید فرماتے ہیں ہم سے حضرت ابو عوانہ
نے بیان کیا انہوں نے حضرت حصین سے روایت کی
پھر انہوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا البتہ انہوں
نے ثابت بن ودیعہ کا ذکر کیا۔

حضرت امام ابو جعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ
حدیث میں پہلی حدیث کے خلاف ہے کیونکہ اس کے راوی
نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو کھانے سے منع نہیں
فرمایا البتہ اس بات کا ڈر محسوس کیا کہ یہ وہی مسخ شدہ
قوم ہو جیسا کہ پہلی حدیث میں اس خوف کا ذکر ہے البتہ
ہو سکتا ہے آپ نے اس لیے منع کیا ہو کہ

[illegible]

وَاذَا ابْنُ هُبَيْرَةَ بْنُ مَرْثَدٍ قَدْ حَدَّثَنَا قَالَ
[illegible] وَعُثْمَانُ قَالَا ثَنَا أَبُو عَوَانَةَ قَالَ ثَنَا
[illegible] عَنْ حُصَيْنٍ وَحَدَّثَنِي مَنْ سَمِعَ مِنْ ثَعْلَبَةَ
[illegible] عَنْ حُصَيْنِ بْنِ جُنْدُبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ
[illegible] صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَاهُ أَعْرَابِيٌّ وَهُوَ يَخْطُبُ
[illegible] عَلَيْهِ خُطْبَتَهُ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ مَا تَقُولُ
[illegible] يَخْطُبُ فَقَالَ إِنَّهُ أُمَّةٌ مِنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ مُسِخَتْ
[illegible] فِي الدَّوَابِّ فَمُسِخَتْ۔

[illegible] حَدَّثَنَا [illegible] قَالَ ثَنَا حَيْوَةُ بْنُ شُرَيْحٍ قَالَ
[illegible] عَنْ عَمْرٍو عَنْ شُعْبَةَ قَالَ حَدَّثَنِي الْحَكَمُ
[illegible] عَنْ ذَكْوَانَ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ
[illegible] الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ
[illegible] صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ أُتِيَ بِخَمْسٍ فَقَالَ لَعَنَ
[illegible] خَمْسًا۔

[illegible] حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرَةَ بَكَّارُ بْنُ مُسَيْبَةَ قَالَ ثَنَا
[illegible] قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ قَالَ سَمِعْتُ زَيْدَ بْنَ
[illegible] عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ عَنْ ثَابِتِ بْنِ وَدِيعَةَ
رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَجُلًا أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
[illegible] فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ
[illegible] لَعَنَ خَمْسًا۔

[illegible] حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا حَمِيدٌ
[illegible] قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ خَالِدِ بْنِ ذَكْوَانَ عَنْ
[illegible] عَنْ ثَابِتِ بْنِ وَدِيعَةَ عَنْ رَجُلٍ مِنْ
[illegible] أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ بِخَمْسٍ
[illegible] عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

[illegible] کی روایت میں ہے کہ حضرت [illegible] سے آپ نے فرمایا تھا
[illegible] پھر ہم نے اس حدیث میں ان [illegible] کی طرف رجوع کیا۔

تو ہم نے دیکھا کہ [illegible] کی حضرت [illegible] سے [illegible] کے لئے [illegible] کی [illegible] کی روایت میں [illegible] کی [illegible] کی [illegible] کی

[illegible]

۵۱۶۔ حدثنا ابو بکرۃ حدثنا عبد الصمد حدثنا ہمام حدثنا قتادۃ عن ابی المدلہ عن ابن عباس عن ابی طلحۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لا یدخل بیتا فیہ صورۃ ولا کلب ولا جنب۔

قال ابو جعفر رحمہ اللہ فی ہذا الحدیث ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قد نہی عن اتخاذ الکلب فی البیت وان ذلک مما یمنع دخول الملائکۃ فیہ وقد کان فی حدیث ابی ہریرۃ الذی قدمنا ذکرہ فی اول ہذا الباب ان الکلب الاسود البہیم یقطع الصلوٰۃ۔

قال ابو جعفر فی ہذا الحدیث ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قد نہی عن اتخاذ الکلب فی البیت وان ذلک مما یمنع دخول الملائکۃ فیہ وقد کان فی حدیث ابی ہریرۃ الذی قدمنا ذکرہ فی اول ہذا الباب ان الکلب الاسود البہیم یقطع الصلوٰۃ۔

۵۱۷۔ حدثنا ابو امیۃ حدثنا ابو نعیم قال حدثنا ابو عوانۃ عن ابی بشر عن سعید بن جبیر عن ابن عباس رضی اللہ عنہ قال سئل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن الصور فی البیت فامر بہا فمحیت۔

۵۱۸۔ حدثنا ابو بکرۃ حدثنا عبد الصمد حدثنا ہمام حدثنا قتادۃ عن ابی المدلہ عن ابن عباس عن ابی طلحۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لا یدخل بیتا فیہ صورۃ ولا کلب ولا جنب۔

قال ابو جعفر فی ہذا الحدیث ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قد نہی عن اتخاذ الکلب فی البیت وان ذلک مما یمنع دخول الملائکۃ فیہ وقد کان فی حدیث ابی ہریرۃ الذی قدمنا ذکرہ فی اول ہذا الباب ان الکلب الاسود البہیم یقطع الصلوٰۃ۔

۵۱۹۔ حدثنا ابو امیۃ حدثنا ابو نعیم حدثنا ابو عوانۃ عن ابی بشر عن سعید بن جبیر عن ابن عباس رضی اللہ عنہ قال سئل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن الصور فی البیت فامر بہا فمحیت۔

۵۲۰۔ حدثنا ابو بکرۃ حدثنا عبد الصمد حدثنا ہمام حدثنا قتادۃ عن ابی المدلہ عن ابن عباس عن ابی طلحۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لا یدخل بیتا فیہ صورۃ ولا کلب ولا جنب۔

قال ابو جعفر فی ہذا الحدیث ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قد نہی عن اتخاذ الکلب فی البیت وان ذلک مما یمنع دخول الملائکۃ فیہ وقد کان فی حدیث ابی ہریرۃ الذی قدمنا ذکرہ فی اول ہذا الباب ان الکلب الاسود البہیم یقطع الصلوٰۃ۔

فلیبلغ الشاهد الغائب فرب مبلغ اوعی من سامع

۵۱۔ حدثنا ابو بکر بن ابی شیبۃ حدثنا وکیع عن سفیان عن منصور عن ابی الضحی عن مسروق قال قال عبد اللہ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لیس منا من لطم الخدود وشق الجیوب ودعا بدعوی الجاہلیۃ

۵۲۔ حدثنا ابو بکر بن ابی شیبۃ حدثنا ابو معاویۃ عن الاعمش عن ابی وائل عن عبد اللہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لیس منا من ضرب الخدود وشق الجیوب ودعا بدعوی الجاہلیۃ

۵۳۔ حدثنا ابو بکر بن ابی شیبۃ حدثنا ابو اسامۃ عن بریدعن ابی بردۃ عن ابی موسیٰ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انا بریء من الصالقۃ والحالقۃ والشاقۃ

۵۴۔ حدثنا ابو بکر بن ابی شیبۃ حدثنا ابو خالد الاحمر عن ابن عجلان عن القعقاع بن حکیم عن ابی صالح عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اثنتان فی الناس ہما بہم کفر الطعن فی النسب والنیاحۃ علی المیت

۵۵۔ حدثنا ابو بکر بن ابی شیبۃ حدثنا ابو معاویۃ عن الاعمش عن ابی سفیان عن جابر قال لعن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم النائحۃ والمستمعۃ

۵۶۔ حدثنا ابو بکر بن ابی شیبۃ حدثنا ابو معاویۃ عن الاعمش عن ابی سفیان عن جابر قال لعن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم النائحۃ والمستمعۃ

۵۷۔ حدثنا ابو بکر بن ابی شیبۃ حدثنا ابو معاویۃ عن الاعمش عن ابی سفیان عن جابر قال لعن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم النائحۃ والمستمعۃ

۵۸۔ حدثنا ابو بکر بن ابی شیبۃ حدثنا ابو معاویۃ عن الاعمش عن ابی سفیان عن جابر قال لعن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم النائحۃ والمستمعۃ

۵۹۔ حدثنا ابو بکر بن ابی شیبۃ حدثنا ابو معاویۃ عن الاعمش عن ابی سفیان عن جابر قال لعن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم النائحۃ والمستمعۃ

۶۰۔ حدثنا ابو بکر بن ابی شیبۃ حدثنا ابو معاویۃ عن الاعمش عن ابی سفیان عن جابر قال لعن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم النائحۃ والمستمعۃ

۶۱۔ حدثنا ابو بکر بن ابی شیبۃ حدثنا ابو معاویۃ عن الاعمش عن ابی سفیان عن جابر قال لعن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم النائحۃ والمستمعۃ

۶۲۔ حدثنا ابو بکر بن ابی شیبۃ حدثنا ابو معاویۃ عن الاعمش عن ابی سفیان عن جابر قال لعن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم النائحۃ والمستمعۃ

۶۳۔ حدثنا ابو بکر بن ابی شیبۃ حدثنا ابو معاویۃ عن الاعمش عن ابی سفیان عن جابر قال لعن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم النائحۃ والمستمعۃ

۶۴۔ حدثنا ابو بکر بن ابی شیبۃ حدثنا ابو معاویۃ عن الاعمش عن ابی سفیان عن جابر قال لعن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم النائحۃ والمستمعۃ

۶۵۔ حدثنا ابو بکر بن ابی شیبۃ حدثنا ابو معاویۃ عن الاعمش عن ابی سفیان عن جابر قال لعن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم النائحۃ والمستمعۃ

۶۶۔ حدثنا ابو بکر بن ابی شیبۃ حدثنا ابو معاویۃ عن الاعمش عن ابی سفیان عن جابر قال لعن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم النائحۃ والمستمعۃ

۶۷۔ حدثنا ابو بکر بن ابی شیبۃ حدثنا ابو معاویۃ عن الاعمش عن ابی سفیان عن جابر قال لعن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم النائحۃ والمستمعۃ

۶۸۔ حدثنا ابو بکر بن ابی شیبۃ حدثنا ابو معاویۃ عن الاعمش عن ابی سفیان عن جابر قال لعن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم النائحۃ والمستمعۃ

۶۹۔ حدثنا ابو بکر بن ابی شیبۃ حدثنا ابو معاویۃ عن الاعمش عن ابی سفیان عن جابر قال لعن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم النائحۃ والمستمعۃ

۷۰۔ حدثنا ابو بکر بن ابی شیبۃ حدثنا ابو معاویۃ عن الاعمش عن ابی سفیان عن جابر قال لعن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم النائحۃ والمستمعۃ

۵۲۲۰۔ قال حدثنا عبد الله بن محمد قال حدثنا عبد الرزاق قال أخبرنا معمر عن أيوب عن نافع عن ابن عمر أن النبي صلى الله عليه وسلم نهى عن الشرب قائما.

۵۲۲۰۔ قال حدثنا عبد الله بن محمد قال حدثنا عبد الرزاق قال أخبرنا معمر عن أيوب عن نافع عن ابن عمر أن النبي صلى الله عليه وسلم نهى عن الشرب قائما.

فقال ابن عمر رضي الله عنهما سمعنا النبي صلى الله عليه وسلم يقول لا يشرب أحدكم قائما فمن نسي فليستقئ. قيل له فما بال الأكل؟ قال ذاك أنكى وأمرأ.

۵۲۲۱۔ حدثنا عبد الله بن محمد قال حدثنا عبد الرزاق قال أخبرنا معمر عن قتادة عن أنس أن النبي صلى الله عليه وسلم زجر عن الشرب قائما.

۵۲۲۲۔ حدثنا عبد الله بن محمد قال حدثنا عبد الرزاق قال أخبرنا معمر عن قتادة عن أنس أن النبي صلى الله عليه وسلم زجر عن الشرب قائما.

۵۲۲۳۔ حدثنا عبد الله بن محمد قال حدثنا عبد الرزاق قال أخبرنا معمر عن قتادة عن أنس أن النبي صلى الله عليه وسلم زجر عن الشرب قائما.

کل سیخ ہونے کی وجہ سے یا سیخ کے سوراخ کے بند ہونے کی وجہ سے۔

پھر ہم نے دیکھا کہ جو کچھ اس کے خلاف مروی ہے یہ اس امر میں کوئی ایسی بات نہیں پاتے ہیں جو اس کے کھانے کے جواز یا منع پر دلالت کرے۔

حضرت نافع حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ ایک دن نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اہل میں سے کسی بیوی کی دعوت کی جو گوشت اور روٹی سے ساتھ بنائی گئی تو آپ کے صحابہ کرام میں سے ایک شخص بھوکے پیٹ روٹی سے آگے نہیں آگرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا کسی چیز میں تھا انہوں نے عرض کیا گوشت کے ٹکڑے میں آپ نے فرمایا اسے اٹھاؤ۔

تو کسی قائل نے کہا کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کی اس روایت میں اس بات پر دلالت پائی جاتی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم گوشت کھانا ناپسند کرتے تھے تو اس شخص کو جواب دیا جائے گا کہ تمہیں اس ناپسندیدگی کا سبب وہ روایت ہو جو حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے اور وہ حدیث ہم روایت کر چکے ہیں یہ سبب نہیں کہ آپ نے اسے لوگوں پر بھی حرام کر دیا۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے اس بات کا ازالہ کرنے والی روایت بھی مروی ہے

حضرت نافع حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک گروہ لائی گئی تو آپ نے اسے کھانا شروع فرما دیا۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے فائدہ

حدثنا عبد الله بن يوسف قال انا مالك عن نافع عن عبد الله بن عمر رضي الله عنهما ان رجلا قال يا رسول الله صلى الله عليه وسلم ما تقول في الضب فقال لست بآكله ولا محرمه

۵۲۶۔ حدثنا عبد الله بن يوسف قال انا مالك ح وحدثنا عبد الله بن مسلمة قال انا مالك عن نافع عن عبد الله بن عمر رضي الله عنهما قال سئل رسول الله صلى الله عليه وسلم عن الضب فذكر مثله

۵۲۷۔ حدثنا علي بن عبد الله قال انا سهل بن يوسف قال انا عمرو عن المنكدر سمع جابرا قال سمعت ابا عمر رضي الله عنهما قال سئل رسول الله صلى الله عليه وسلم عن الضب فقال لا آكله ولا احرمه

۵۲۸۔ حدثنا نصر بن مرزوق قال انا اسد قال انا زائدة عن عبد الله بن دينار عن ابن عمر رضي الله عنهما عن رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم مثله

۵۲۹۔ حدثنا ابراهيم بن مرزوق قال انا ابو عوانة قال انا سفيان عن عبد الله بن دينار عن ابن عمر رضي الله عنهما عن النبي صلى الله عليه وسلم مثله

۵۳۰۔ حدثنا علي بن شيبة قال انا يزيد بن هارون قال اخبرنا شعبة عن عبد الله بن دينار عن ابن عمر رضي الله عنهما عن النبي صلى الله عليه وآله وسلم مثله

۵۳۱۔ فهذا ابن عمر رضي الله عنهما يخبر عن رسول الله صلى الله عليه وسلم انه لم يحرم ما اكل الضب

۵۳۲۔ وقد روى عن ابن عمر رضي الله عنهما عن النبي صلى الله عليه وسلم انه قال لا يؤمن

حضرت عبد اللہ بن یوسف نے ہم سے بیان کیا کہا ہم سے حضرت امام مالک رحمۃ اللہ علیہ نے بیان کیا وہ نافع سے وہ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے کہ ایک شخص نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم گوہ کے بارے میں آپ کا کیا ارشاد ہے آپ نے فرمایا میں اسے کھاتا نہیں اور منع بھی نہیں کرتا۔

حضرت علی بن عبد اللہ نے بیان کیا کہا ہم سے حضرت امام مالک رحمۃ اللہ علیہ نے بیان کیا (دوسری سند) اور حضرت عبد اللہ بن مسلمہ نے کہا ہم سے حضرت امام مالک رحمۃ اللہ علیہ نے بیان کیا وہ نافع سے وہ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے گوہ کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا میں اسے کھاتا نہیں اور منع بھی نہیں کرتا۔

حضرت علی بن عبد اللہ نے بیان کیا کہا ہم سے حضرت سہل بن یوسف نے بیان کیا وہ عمرو سے وہ منکدر سے کہ انہوں نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے سنا وہ حضرت ابو عمر رضی اللہ عنہما سے بیان کرتے تھے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے گوہ کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا میں اسے کھاتا نہیں اور منع بھی نہیں کرتا۔

حضرت عبد اللہ بن مبارک رحمۃ اللہ علیہ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے اور وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی کی مثل روایت کرتے ہیں۔

حضرت عبد اللہ بن دینار رحمۃ اللہ علیہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے اور وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی کی مثل روایت کرتے ہیں۔

ایک دوسری سند سے بھی یزید بن ہارون حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی کی مثل مروی ہے۔

تو یہ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما ہیں جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے خبر دے رہے ہیں کہ آپ نے گوہ کو کھانا حرام قرار نہیں دیا۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بھی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح کی روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا

حضرت توبہ عنبری فرماتے ہیں میں نے حضرت شعبی سے سنا فرماتے تھے میں نے خالد کو دیکھا جب وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتا تھا کہ میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے ساتھ مجلس کی تو میں نے ان سے نہیں سنا کہ نبی مکرم رسول عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کے علاوہ کچھ اور فرمایا کہ بعض صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو دیکھتے تھے تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک زوجہ مطہرہ آزاد کردہ گوہ ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسے کھاؤ اور فرمایا یہ میرے کھانے میں شامل نہیں ہے حضرت وہب کی روایت میں ہے آپ نے فرمایا یہ حلال ہے۔

حضرت امام ابو جعفر طحاوی فرماتے ہیں اس حدیث میں ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے حلال ہونے کی خبر دی اور آپ نے اسے اس لیے پھر اکر آپ کے کھانے میں نہیں تھی۔

حضرت اسود فارقی رضی اللہ عنہ سے بھی مروی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے حرام قرار نہیں دیا۔

حضرت ابو الزبیر فرماتے ہیں میں نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے گوہ کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے بتایا کہ اسے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لایا گیا تو آپ نے فرمایا میں اسے نہیں کھاتا حضرت خزاعی رضی اللہ عنہ نے فرمایا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے حرام قرار نہیں دیا اللہ تعالیٰ اس سے جتنا سے لوگوں کو نفع پہنچاتا ہے وہ عام چیزا ہوں کو کھاتا ہے اور گوہ میرے پاس ہوتی تو میں بھی اسے کھاتا۔

ایک جماعت نے جن میں حضرت امام ابو حنیفہ امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ بھی شامل ہیں اسے مکروہ قرار دیا ہے۔

ان حضرات کے لیے حضرت ام شریک رضی اللہ عنہا

[illegible] عن عبد الله بن [illegible] قال حدثنا [illegible]
[illegible] حدثنا [illegible] عن [illegible] قال حدثنا [illegible] عن [illegible] عن [illegible] عن

ی عشرۃ قال ثنا شعبۃ عن ابی التیاح عن انس رضی اللہ عنہ قال

۵۳۸ ۔ حدثنا ابو الولید قال ثنا شعبۃ قال اخبرنی ابو التیاح قال سمعت انس بن مالک رضی اللہ عنہ قال قدم النبی صلی اللہ علیہ وسلم المدینۃ فلقیہ غلمان من غلمان المدینۃ یقال لہ انس بن مالک رضی اللہ عنہ فغدا بہ ابو طلحۃ الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فلم یزل یخدمہ حتی مات عن ثلاث وعشرین سنۃ

۵۳۹ ۔ حدثنا ابو الولید قال ثنا شعبۃ قال اخبرنی عبد الملک بن میسرۃ سمعت انس بن مالک رضی اللہ عنہ قال کان ابو طلحۃ اکثر انصاری بالمدینۃ نخلا وکان احب اموالہ الیہ بیرحاء وکانت مستقبلۃ المسجد وکان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یدخلہا ویشرب من ماء فیہا طیب فلما انزلت لن تنالوا البر حتی تنفقوا مما تحبون قام ابو طلحۃ الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال یا رسول اللہ ان اللہ تبارک وتعالی یقول لن تنالوا البر حتی تنفقوا مما تحبون وان احب اموالی الی بیرحاء وانہا صدقۃ للہ ارجو برہا وذخرہا عند اللہ تعالی فضعہا یا رسول اللہ حیث شئت فقال بخ ذلک مال رابح ذلک مال رابح وقد سمعت ما قلت فیہا وانی ارای ان تجعلہا فی الاقربین فقال ابو طلحۃ افعل یا رسول اللہ فقسمہا ابو طلحۃ فی اقاربہ وبنی عمہ

۵۴۰ ۔ حدثنا ابو الولید قال ثنا ھشیم عن حمید بن ھلال عن انس بن مالک رضی اللہ عنہ قال کنا عند عمر رضی اللہ عنہ فقال اتی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بمال من البحرین فقال انثروہ فی المسجد وکان اکثر مال اتی بہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فخرج الی الصلوۃ ولم یلتفت الیہ فلما قضی الصلوۃ جاء فجلس الیہ فما رای احدا اعطی شیئا الا اتی فیظن انہ اقل او قد اعطی فقال خذ فحثا فی ثوبہ ثم احتمل فذہب یقل فامر بعضہم ان یرفعہ الیہ فقال لا قال فارفعہ انت فرفعہ علی کاہلہ فذہب بہ فما زال یتبعہ بصری حتی رفع شیئا منہ حتی قال لہ لا قال فما زال یتبعہ بصری حتی انطلق فما قام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم واحد منہا حتی قام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

۵۴۱ ۔ حدثنا ابو الولید قال ثنا شعبۃ عن ابی التیاح قال سمعت انس بن مالک رضی اللہ عنہ قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یاتی قباء راکبا وماشیا فیصلی فیہ رکعتین

حضرت زہری فرماتے ہیں کہ مدینہ طیبہ کی کھجور سے دو تہائی ہیں۔

حضرت براء رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ لوگ صدقات کے لیے نہایت گھٹیا قسم کی کھجور لاتے اور نہایت ردی قسم کا کھانا لاتے تھے۔ تو آیت کریمہ نازل ہوئی۔ اے ایمان والو اپنی پاکیزہ کمائی میں سے خرچ کرو اور اس چیز سے جو ہم نے تمہارے لیے زمین میں سے نکالی ہے گھٹیا چیز خرچ کرنے کا ارادہ نہ کرو حالانکہ تم خود اسے نہیں لیتے البتہ کچھ چشم پوشی کرو۔ ارشاد فرمایا اگر وہ تمہارے لیے ہو اور کوئی شخص تمہیں دے تو تم اسے لیتے ہوئے یہ سمجھتے ہو کہ اس نے تمہارے حق میں کمی کر دی ہے

حضرت عوف بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں اس دوران کہ ہم مسجد میں تھے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے آپ کے دست مبارک میں لاٹھی تھی مسجد میں کھجوروں کے خوشے لگے ہوئے تھے ان میں ایک خراب خوشہ تھا آپ نے فرمایا ان کھجوروں کا مالک اگر چاہتا تو اس سے اچھی کھجوریں صدقہ کرتا ہے بیشک ان کا مالک قیامت کے دن ردی کھجوریں کھائے گا پھر آپ صحابہ کرام کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا سنو! اللہ کی قسم وہ اسیں مدینہ طیبہ کے باغات کو چھ یا سات مالک اجوانی فرمایا حاجت مندوں کے لیے محفوظ رکھے گا۔

حضرت کثیر بن مرہ حضرمی، حضرت عوف بن مالک کعبی رضی اللہ عنہ سے اور وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں

هٰذا المتن الذي قال رسول الله صلى الله
عليه وسلم لعائشة رضي الله عنها انه حرام
الا ان اكله حرام۔

۵۲۱۰ - وقد روى عن رسول الله صلى الله عليه
وسلم في اباحة اكله ايضا ما حدثنا يونس
قال حدثنا وهب قال اخبرني يونس ومالك
عن ابن شهاب انه اخبره عن ابي امامة بن
سهل بن حنيف عن ابن عباس رضي الله عنهما ان
رجلا من الانصار رضي الله عنه دخل مع رسول الله
صلى الله عليه وآله وسلم بيت ميمونة رضي الله عنها
فاتي بضب محنوذ فاهوى اليه رسول الله صلى
الله عليه وآله وسلم بيده فقال بعض النسوة
في بيت ميمونة رضي الله عنها اخبروا
رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم بما يريد ان
يأكل منه فقالوا هو ضب يا رسول الله فرفع يده فقلت احرام
هو يا رسول الله قال لا ولكنه لم يكن بارضي قومي فاجدني
اعافه فاجترته فاكلته ورسول الله صلى الله
عليه وآله وسلم ينظر الي فلم ينهني۔

۵۲۱۱ حدثنا محمد بن خزيمة بن يونس قال
حدثني ابي قال حدثني محمد بن السوداء عن يزيد
ابن ابي حبيب عن مرثد بن عبد الله اليزني عن
ابي الخير قال دعينا لعرس بالمدينة فقربت
الينا طعاما فاكلنا ثم قربت الينا ثلثة عشر ضبا
فاكل منها رجل فلما انصرفنا اتيت ابن عمر
رضي الله عنهما فاخبرته بذلك فقال بعض من
حضر اكل رسول الله صلى الله عليه وسلم منه
فلا تحرموه ولا تحرموا اكله فلعل عنه فقال اجل
قد رخص رسول الله صلى الله عليه وسلم ما بعث رسول الله صلى الله
عليه وسلم حلالا او حرما فكره الي رسول الله

کر کھانا مکروہ ہے۔ اس لیے کہ اس میں حضرت عائشہ
رضی اللہ عنہا کو حرام کہہ دینے سے منع فرمایا ہے کہ وہ
نہیں کہ اس کا کھانا حرام ہے۔

گوہ کھانے کے جواز کے سلسلے میں جو کہ رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم سے مزید مروی ہے حضرت ابو امامہ بن سہل بن
حنیف، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے
ہیں کہ حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم
کے ہمراہ حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا کے گھر داخل ہوئے
تو ایک بھنی ہوئی گوہ لائی گئی تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس
کی طرف ہاتھ بڑھایا حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا کے گھر میں
موجود عورتوں نے کہا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو بتاؤ جو
تم آپ کس چیز کو کھانے کا ارادہ رکھتے ہیں چنانچہ انہوں
نے بتایا کہ یہ گوہ ہے آپ نے ہاتھ اٹھا لیا حضرت خالد
بن ولید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے عرض کیا کیا یہ
حرام ہے؟ آپ نے فرمایا نہیں، لیکن یہ میری قوم کی
زمین میں پائی نہیں جاتی تو میں اس سے گھن کرتا ہوں
حضرت خالد فرماتے ہیں میں نے اسے اپنی طرف کھینچا اور
کھایا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم میری طرف دیکھتے رہے
لیکن مجھے منع نہیں فرمایا۔

حضرت یزید بن ابو حبیب فرماتے ہیں ہمیں مدینہ میں کسی
ایک شادی کی دعوت دی گئی کھانا ہمارے قریب کیا گیا
تو ہم نے اسے کھایا پھر تیرہ گوہ ہمارے قریب کی گئیں تو
ہم میں سے بعض کھانے لگے اور بعض نے چھوڑ دیا صبح
ہوئی تو میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی خدمت
میں حاضر ہوا آپ کو واقعہ کی خبر دی تو حاضرین میں سے بعض
نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو حلال اور حرام کرنے
کے لیے بھیجا گیا ہے، اسے آپ کے سامنے پیش کیا گیا
تو آپ نے کھانے کے لیے اتنا فرمایا حضرت مسعود رضی اللہ
عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ! کیا گوہ کے بارے میں آپ

نے پنڈلی کا گوشت لیا حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ کھانا نہیں کھاتی جسے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ کھایا ہو۔

حضرت عطاء حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک پیالہ لایا گیا جس میں کچھ گوشت تھا آپ نے فرمایا تم اسے کھاؤ مجھے اس سے گھن آتی ہے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے فرماتے ہیں میری خالہ حضرت ام حفید نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پنیر، گھی اور گوہ کا ہدیہ بھیجا تو آپ نے پنیر اور گھی کو کھایا لیکن گوہ سے نہ کھایا لیکن آپ کے دسترخوان پر اسے کھایا گیا اگر یہ حرام ہوتی تو آپ کے دسترخوان پر اسے کھایا جاتا۔

ان روایات کی تصحیح سے ثابت ہوا کہ گوہ کھانے میں کوئی حرج نہیں ہمارا بھی یہی قول ہے اور اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے۔

باب ۲۰۹ گھریلو گدھوں کا گوشت کھانا

حضرت ابن منقل، مزینہ قبیلہ کے دو آدمیوں سے روایت کرتے ہیں ان میں سے ایک دوسرے سے روایت کرتا ہے ایک کا نام عبداللہ بن حکم و بن ابوعبید اللہ دوسرے کا نام غالب بن ابجر ہے حضرت شعبہ راوی ابوالتیاح

عن عبد الله بن سلام رضي الله عنه قال سألت النبي صلى الله عليه وسلم فقلت يا رسول الله انه ليبلغني عن معاذ شيء في الطهور هل هو صحيح فقال ما هو فقلت بلغني انه يقول لا طهور الا بحمر في الدار فقال له النبي صلى الله عليه وسلم صدق معاذ فانا قلت ذلك قبل نزول الفريضة۔

۵۲۰۔ حدثنا محمد بن بشار قال حدثنا ابو نعيم قال حدثنا عبد الرحمن بن عبد الرحمن بن عقيل عن عبد الرحمن بن البيلماني عن جابر بن عتيك عن مزينة من انصار النبي صلى الله عليه وسلم من اخواهم وعن ابن عمر ان رجلا اتى النبي صلى الله عليه وسلم فقال يا رسول الله ان سبيل بن عمرو بن عوف قد اسلموا فان احببت ان اقطعهم ارضا من ارض الجرباء فعلت فان لي فيهم مالا وان لم تفعل رغبت عنهم حتى ما لي فيهم نفير۔

۵۲۰۔ حدثنا ابن مروزي قال حدثنا ابو حذيفة قال حدثنا شعبة قال سمعت عبيد بن الحسن عن عبد الرحمن بن عقيل عن عبد الرحمن بن البيلماني ان ناسا من اصحاب النبي صلى الله عليه وسلم من مزينة حدثوا عن سبيل مزينة الاجرا ان ابجر سأل النبي صلى الله عليه وسلم فذكر مثله

۵۲۱۔ حدثنا ابو سعيد بن مروزي قال حدثنا ابو داود قال حدثنا شعبة فذكر بإسناده ومثله غير انه قال عبد الرحمن بن عقيل وقال عن رجال من مزينة الحرة وقد نفض من اصحاب النبي صلى الله عليه وسلم وقال ان ابجر او ابن ابجر۔

قال ابو جعفر فذهب

بعض اہل علم کے پاس ہے کہ پانی کو صرف وہی چیز ناپاک کرتی ہے جو پانی کے اوصاف میں سے کسی وصف کو بدل دے اور پانی کے اوصاف میں سے کوئی وصف بدل جانے کی صورت میں پانی کو ناپاک قرار دیتے ہیں۔ اور یہ حضرات اس حدیث سے استدلال کرتے ہیں۔

حضرت عبد الرحمن بن البیلمانی سے مروی ہے کہ مزینہ قبیلہ سے چند صحابہ کرام نے قبیلہ مزینہ کے کنوؤں کے بارے میں آپ سے روایت کیا انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا پھر اس کی مثل بیان کیا۔

حضرت ابو داؤد فرماتے ہیں ہم سے حضرت قعنبی نے بیان کیا پھر انہوں نے اپنی اسناد سے ویسا ہی ذکر کیا البتہ انہوں نے عبد الرحمن بن عقیل کا ذکر کیا اور فرمایا کہ ہمیں مزینہ کے بعض لوگوں سے روایت کیا ہے جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام سے تھے اور فرمایا ابجر یا ابن ابجر۔

حضرت امام ابو جعفر محمد بن سلامہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں ایک جماعت ان روایات کو لیتی ہے اور وہ یہ کہتی ہے کہ پانی کو کوئی چیز ناپاک نہیں کرتی ہے الا یہ کہ وہ پانی کے اوصاف میں سے کسی وصف کو بدل دے (اور)

حدیث سے استدلال کیا ہے۔

لیکن دوسرے حضرات نے ان کی مخالفت کی ہے اور گدھوں کا گوشت کھانا پسند فرمایا ہے اور فرماتے ہیں کہ اس حدیث میں یہی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جس چیز کا کھانا جائز قرار دیا ہو اور آپ کا ارشاد گرامی کہ میں اپنی کے لیے حرام قرار دیتا ہوں اس سے مراد گھریلو گدھے ہوں۔

حضرت شریک نے حضرت غالب کی یہ روایت حضرت مسعر اور شعبہ کی روایت کے خلاف نقل کی ہے۔

حضرت شریک، حضرت منصور بن معتمر سے وہ ہلیہ بن حسین سے اور وہ غالب بن ابجر سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ ہم قحط زدہ ہو گئے ہیں اور ہمارے قیمتی مال گدھے ہیں آپ نے فرمایا اپنے قیمتی مال میں سے کھاؤ۔

تو انہوں نے خبر دی کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ان کے لیے اسے جائز قرار دینا قحط سالی میں تھا اگر اس سے مراد وہ ہو جس پر ہم نے حضرت مسعر اور شعبہ کی روایت کو محمول کیا ہے تو وہ اسی پر ہو گا جس پر ہم نے اسے محمول کیا اور اگر اس سے گھریلو گدھے مراد ہوں تو وہاں ضرورت کا حکم ہے اور ضرورت کے وقت مردار بھی حلال ہو جاتا ہے تو اس حدیث میں ضرورت کے بغیر گھریلو گدھوں کے حلال ہونے پر کوئی دلیل نہیں۔ اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے گھریلو گدھوں کا گوشت کھانے کی ممانعت میں تواتر کے ساتھ روایات مروی ہیں۔

حضرت علی اور حضرت عبداللہ اپنے والد حضرت محمد بن علی سے روایت کرتے ہیں انہوں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے سنا، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے فرما رہے تھے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر کے

۵۴۸۔ حدثنا ... عن ... رضی اللہ عنہ ... عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم ... عن ... عن ...

۵۴۹۔ حدثنا ... قال ... عن ... عن ابن عباس رضی اللہ عنہما ... عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم ... عن ...

۵۵۰۔ حدثنا ... قال ثنا ابو بکر ... عن ... قال ... عن ... رضی اللہ عنہ ... قال نہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ... عن ...

۵۵۴۔ حدثنا ... قال ... عن ... عن ...

۵۵۵۔ حدثنا ... قال ... عن ... عن ابی جحیفۃ ... عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم ...

۵۵۶۔ حدثنا ... قال ثنا ابو بکر ... عن ... قال حدثنا ... عن ... عن ... عن ابیہ ... وکان بدریا قال لقد اتانا نہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ... عن ...

۵۵۷۔ حدثنا ربیع المؤذن قال ثنا اسد قال حدثنا ... عن ... عن ابن عباس رضی اللہ عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ... عن ...

حضرت ... سے روایت کرتے ہیں کہ ... نے ... سے منع فرمایا۔

حضرت ... سے روایت کرتے ہیں کہ ... نے ... سے منع فرمایا۔

حضرت ... سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں کہ ... نے ... کے ... سے منع فرمایا۔

حضرت ... سے روایت ہے کہ ... نے ... سے منع فرمایا۔

حضرت ... سے روایت ہے کہ ... نے ... سے منع فرمایا۔

حضرت ... سے روایت ہے کہ ... نے ... سے منع فرمایا۔

حضرت ... سے روایت ہے کہ ... نے ... سے منع فرمایا۔

[illegible]

۵۵۱۔ حدثنا [illegible] عن جابر رضی اللہ عنہ قال [illegible] صلی اللہ علیہ وسلم [illegible]

۵۵۲۔ حدثنا [illegible] عن جابر رضی اللہ عنہ [illegible] صلی اللہ علیہ وسلم [illegible]

۵۵۳۔ حدثنا [illegible] عن جابر رضی اللہ عنہ [illegible] صلی اللہ علیہ وسلم [illegible]

۵۵۴۔ حدثنا [illegible] عن جابر رضی اللہ عنہ [illegible] صلی اللہ علیہ وسلم [illegible]

۵۶۶۔ حدثنا ... عن ابن عمر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ...

۵۶۷۔ حدثنا اسمٰعیل بن سعید الاشجعی قال انا ... عن ابن عمر قال قلت ... قال ... عن ابن عمر ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم ... قال ... عن ابن عمر ... قال ... عن ابن عمر ... قال ... عن ابن عمر

[illegible]

۵۰۲۔ [illegible]

۵۰۳۔ [illegible] عَنْ أَبِي ثَعْلَبَةَ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ أَكْلِ كُلِّ ذِي نَابٍ مِنَ السِّبَاعِ وَعَنْ لُحُومِ الْحُمُرِ الْأَهْلِيَّةِ۔

۵۰۴۔ [illegible]

۵۰۵۔ [illegible]

آپ نے حضرت ابو طلحہ رضی اللہ عنہ کو حکم دیا [illegible] اس کے بعد اسی [illegible] کی شکل ذکر کیا۔

حضرت محمد، حضرت انس رضی اللہ عنہ سے اور وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی کی مثل روایت کرتے ہیں۔

حضرت ابو ادریس خولانی، حضرت ابو ثعلبہ خشنی رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر نوکیلے دانت والے (شکاری) درندے کو کھانے اور گھریلو گدھوں کو گوشت سے منع فرمایا۔

حضرت سلمہ بن کہیل کے غلام یزید بن ابی عبید سے مروی ہے فرماتے ہیں حضرت سلمہ نے مجھے خیبر کی جانب بھیجا جب ہم خیبر پہنچے تو اس کی شام وہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے آپ نے آگ جلتی ہوئی دیکھی تو پوچھا کیسی آگ ہے صحابہ کرام نے عرض کیا گھریلو گدھوں کے گوشت کے لیے جلائی گئی ہے تو آپ نے فرمایا جو کچھ ان (ہنڈیوں) میں ہے اسے گرا دو اور ان ہنڈیوں کو توڑ دو قوم میں سے ایک شخص نے عرض کیا کیا ہم انہیں دھو لیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یا اسی طرح کر دو۔

حضرت ابو عاصم فرماتے ہیں ہم سے حضرت یزید ابو عبید نے حضرت سلمہ سے روایت کرتے ہوئے بیان کیا پھر انہوں نے اس کی مثل ذکر کیا۔ گو یہ روایات اس کے ساتھ موجود ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے گھریلو گدھوں کا گوشت کھانے سے منع فرمایا تو جہاں سے یہ فرمان عالیشان ہوا ہے کہ حضرت غالب بن ابجر رضی اللہ عنہ کی روایت کو اس معنی پر محمول کریں جو ان روایات کے موافق ہو تاکہ مختلف معنی پر محمول نہ کریں۔

فقال لهم أنا أعلم

بن سلام صلى الله عليه وسلم عن ذلك فقال ما حدثني به قد فقدنا ما
۵۷۰۰ وزوج أبو طلحة أم سليم فقدمنا ما
فقال حدثني أصحابي قال أنا أعلم بن عبد الرحمن بن أبي ليلى
قال قال أنا حدثني رضي الله عنهما أنهما أتيا رسول الله
صلى الله عليه وسلم فخبرته عن أبي محمد عمر
لأفيئة الأمر من حيل أنها ظهر.

۵۷۰۱ حدثنا قال حدثنا قال أنا أبو عمر رضي الله عنه قال
حدثنا يحيى بن أبي كثير عن أبي سلمة أن أبا هريرة رضي الله عنه
عن عبد الله بن عمر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم
بينما رجل أراكب بقرة التفت إليها فقال لم أخلق لهذا
خلقت لحراثة.

۵۷۰۲ حدثنا بن سلام قال أنا عن بن أبي ذئب
عن سعيد المقبري عن أبي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم
بينما رجل راكب بقرة التفت إليها فقال لم أخلق لهذا
إنما خلقت للحراثة.

فكان ما علمت

عليه وفي الدلالة أن جابر رضي الله عنه قد علم أن
النبي صلى الله عليه وسلم أطعمهم لحوم الخيل
وهو عن لحوم الحمر وهذه كالتوابع لهذين الوجوه
ونظير في الحمر وذلك أن تركه متعلق بالتحريم
فكان في معنى من الظهر وتركه في الظهر حتى
أخرج لا يدل على أن ما منعه من الحمر
الحمر فكانوا إلى أن نعلم من أهل العلم أحد
أحد يحتجون حتى يحتمل كما يحتجون على الحمر
يقولون لم يزل يعلم أن لحوم الحمر
الحمر ليست هي في معنى

لحم الخيل فكان ما علمت من حال الحمر أنها ظهر
۵۷۰۳ حدثنا قال أنا عن بن أبي ذئب عن سعيد المقبري
عن أبي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم
بينما رجل راكب بقرة التفت إليها فقال لم أخلق لهذا
إنما خلقت للحراثة.

۵۷۰۴ حدثنا قال أنا عن بن أبي ذئب عن سعيد المقبري
عن أبي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم
بينما رجل راكب بقرة التفت إليها فقال لم أخلق لهذا
إنما خلقت للحراثة.

لحم الخيل فكان ما علمت من حال الحمر أنها ظهر

۵۷۰۵ وزوج أبو طلحة أم سليم فقدمنا ما
فقال حدثني أصحابي قال أنا أعلم بن عبد الرحمن بن أبي ليلى
قال قال أنا حدثني رضي الله عنهما أنهما أتيا رسول الله
صلى الله عليه وسلم فخبرته عن أبي محمد عمر
لأفيئة الأمر من حيل أنها ظهر.

۵۷۰۶ حدثنا قال حدثنا قال أنا أبو عمر رضي الله عنه قال
حدثنا يحيى بن أبي كثير عن أبي سلمة أن أبا هريرة رضي الله عنه
عن عبد الله بن عمر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم
بينما رجل أراكب بقرة التفت إليها فقال لم أخلق لهذا
خلقت لحراثة.

۵۷۰۷ حدثنا بن سلام قال أنا عن بن أبي ذئب
عن سعيد المقبري عن أبي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم
بينما رجل راكب بقرة التفت إليها فقال لم أخلق لهذا
إنما خلقت للحراثة.

لحم الخيل فكان ما علمت من حال الحمر أنها ظهر

[illegible]

[illegible]

مگر گدھا ہو جو گدھوں پر سوار نہیں ہوتے تھے اور ان کی
[illegible] اس بات کی دلیل ہے کہ جس وجہ سے ان کو
گدھے کا گوشت کھانے سے روکا گیا وہ یہ بات نہیں
دوسرے لوگوں نے کہا کہ وہ گدھوں کا گوشت کھانے
اس لیے روکے گئے تھے کہ وہ گدھے
تھے۔

انہوں نے اس سلسلے میں اس طرح روایت کیا ہے
حضرت اسبانی سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت
ابی اوفی کی روایت جس میں آپ نے خیبر کے دن ہانڈیاں
کا حکم دیا تھا حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ سے ذکر کیا
تو فرمایا کہ آپ نے ان سے اس لیے منع فرمایا کہ وہ گدھے
کھاتے تھے۔

حضرت فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ان
کے کھانے سے منع کرنا اس علت کی بنیاد پر تھا [illegible]
کے خلاف دلیل یہ ہے کہ اگر اس سلسلے میں صرف ہانڈیاں
کا حکم ہی ہوتا اور اس کی بات کا احتمال تھا لیکن یہ بات بھی
ہے اور اس سلسلے میں مطلق نہی بھی آئی ہے۔

حضرت ابو ورد اور رضی اللہ عنہ کے کاتب مسلم بن مخشم
رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں میں نے حضرت ابو ثعلبہ خشنی رضی اللہ
عنہ سے سنا فرماتے تھے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت
میں حاضر ہوا اور عرض کیا یا رسول اللہ! مجھے بتائیے کہ
میرے لیے کیا حلال ہے اور کیا چیز مجھ پر حرام ہے
آپ نے فرمایا گھریلو گدھوں اور کچلی والے درندوں
اور ہر دانت والے پرندوں کو نہ کھاؤ۔

اس حدیث میں سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا کلام
حضرت ابو ثعلبہ خشنی رضی اللہ عنہ کے سوال کا جواب ہے
جب انہوں نے پوچھا کہ ان کے لیے کیا حلال ہے اور کیا
حرام تو اس بات پر دلالت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ
علیہ وسلم کا گھریلو گدھوں کا گوشت کھانے سے منع کرنا

۵۹۰۔ وَرَوَوْا فِي ذٰلِكَ مَا حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ

۵۹۱۔ فَإِنْ كَانَ مِنَ الْحُجَّةِ عَلَيْهِ فِي ذٰلِكَ أَنَّ قَوْلَهُ حُجَّةٌ عَلَيْهِ

۵۹۲۔ فَإِنْ كَانُوا مَا حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ دَاوُدَ قَالَ

جواباً کہا جائے گا کہ ان کا پھینا ہوا ہونا ثابت نہیں ہوتا
کہ تم نے ذکر کیا تو اس بات کی کیا دلیل ہے کہ ان سے نفرت
پھینے کی وجہ سے تھی۔ اور تمہاری تاویل کہ ممانعت کی
ان کا پھینا ہے تمہارے غیر کی تاویل سے کہ
پر منع ہیں۔ پھینے ہوئے ہونے کی وجہ سے
سے دوسروں کی تاویل سے) اولیٰ قرار دیا جائے

ہم نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کی
ذکر کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے
ہانڈیاں انڈیل دو بے شک یہ ناپاک ہے تو یہ اس
بات پر دلالت ہے کہ ممانعت ان کے ناپاک ہونے
کی وجہ سے آتی ہے پھینے ہوئے ہونے کی وجہ سے
نہیں۔

اور حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ کی روایت میں
ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا
کو انڈیل دو اور انہیں توڑ ڈالو انہوں نے
یا رسول اللہ کیا ہم ان کو دھو لیں آپ نے فرمایا
طرح کر لو۔ تو یہ بھی اس بات پر دلالت ہے کہ
کی وجہ گھریلو گدھوں کی نجاست ہے نہ کہ ان کا پھینا
ہونا اور نہ یہ کہ وہ مغصوبہ تھے۔

کیا وہ شخص نہیں دیکھتا کہ اگر کوئی آدمی کسی
کی بکری غصب کرے پھر اسے ذبح کرکے اس کا گوشت
پکائے تو جب ہانڈی میں اسے پکایا ہے وہ ناپاک نہیں
ہوگی اور طہارت کے سلسلے میں اس کا حکم اس
طرح ہے جس میں غیر مغصوبہ بکری کا گوشت پکایا گیا ہو
کا ان برتنوں کو دھونے کا حکم جن میں اس گوشت کو پکایا
اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ جو کچھ فرمایا گیا وہ ناپاک تھا
یہ اس بات پر بھی دلالت ہے کہ جو کچھ ان برتنوں میں تھا
ان کو گرانے کا حکم اسی کی نجاست کی وجہ سے تھا غصب
کی وجہ سے نہ تھا۔

وقال

فقال

ہدیہ قبول کرنے کے بارے میں ان کے اخلاق اور ان کے طلب کرنے کے بارے میں بیان کیا گیا ہے۔

طلب کرنے کی کیفیت ایک شخص سے دوسرا شخص سے مانگتا ہے یا اس کے پاس سوال کرنے کا ارادہ کرتا ہے یا اس کے پاس آتا ہے اور اس کے سامنے اپنی حاجت بیان

پکائے تو کسی کے نزدیک بھی گوشت کو پھینکنے والا نہیں
کیا اسی طرح ہی گھریلو گدھوں کو خیبر میں ذبح کیا گیا
ان کے پیسے ہوئے ہونے کی وجہ سے
غضب والا حکم ہوتا تو آپ ان کو گوشت کے
دیتے بلکہ ان کو اس قسم کا حکم دیتے جیسا کہ اس بارے
میں دیا جسے غضب کرنے کے بعد ذبح کرنے کا
جب اس بات کی نفی ہو گئی کہ گدھوں کے گوشت کی
کی ممانعت ان وجوہ سے ہو جو ان حضرات نے
اور ان کے گوشت کو حلال قرار دیا ہے تو ثابت ہو گیا
کا ان سے منع کرنا ان گدھوں کی ذاتی بنیاد پر تھا جیسا کہ نہی
(کیل والے) درندوں کے کھانے سے منع فرمایا
وہ ممانعت بھی ان کی ذاتی وجہ سے تھی لہٰذا اسی شخص کے لیے
مناسب نہیں کہ وہ اس کے خلاف بات بیان کرے۔ رسول
رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں تم میں سے کسی ایک کو
ہرگز نہ پاؤں کہ اس نے تکیہ لگا رکھا ہو اس کے پاس میرے
احکام میں سے کوئی حکم آئے کہ وہ کہے کہ جو چیز اس
کتاب اللہ میں ہے ہمارے درمیان اللہ تعالیٰ کی کتاب کافی ہے ہم اس
میں جو کچھ حرام پائیں گے اسے حرام سمجھیں گے اور جو کچھ
حلال پائیں گے اسے حلال سمجھیں گے۔ سنو! بے شک جو
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حرام قرار دیا وہ اللہ تعالیٰ کے
حرام کرنے کی طرح ہے۔ یہ حدیث حضرت مقدام رضی اللہ
عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے۔

حضرت مقدام بن معدیکرب کندی رضی اللہ عنہ سے
مروی ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے کتاب
اللہ کے بارے عطا کی گئی قریب ہے کہ کوئی سیر شکم
اپنے تخت پر بیٹھے ہمارے اور میرے درمیان
یہ کتاب اللہ ہے پس جو کچھ اس میں حلال ہے ہم اسے
حلال سمجھیں گے اور جو کچھ اس میں حرام ہے ہم اسے
حرام سمجھیں گے۔ سنو! بات اس طرح نہیں ہے

[illegible] ۵۸۸ - حدثنا يونس قال حدثنا [illegible] عن عمرو بن الحارث عن أبي النضر عن بسر بن سعيد عن النبي صلى الله عليه وسلم [illegible]

۵۸۹ - وحدثنا يونس قال حدثنا [illegible] عن الليث بن سعد عن أبي النضر عن بسر بن سعيد عن أبي [illegible] عن عبيد الله بن [illegible] رسول الله صلى الله عليه وسلم قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم والذي نفسي بيده لأقضين بينكم بكتاب الله عز وجل أما غنمك وجاريتك فرد عليك وعلى ابنك مائة جلدة وتغريب عام وأما أنت يا أنيس فاغد على امرأة هذا فإن اعترفت فارجمها فاعترفت فرجمها

۵۹۰ - حدثنا عيسى بن إبراهيم الغافقي قال حدثنا سفيان عن ابن المنكدر وأبي النضر عن عبيد بن أبي رافع عن أبيه أو عن عمرو عن النبي صلى الله عليه وسلم أنه قال لا ألفين أحدكم متكئا على أريكته يأتيه الأمر من أمري مما قد أمرت به أو نهيت عنه فيقول لا أدري ما وجدنا في كتاب الله اتبعناه

فصل من رسول الله صلى الله عليه وسلم

من خلاف أمره وما جاء عن غير رسول الله صلى الله عليه وسلم في خلاف كتاب الله عز وجل

فإن قال قائل فما الدليل على أن على كل أحد اتباع ما جاء عن رسول الله صلى الله عليه وسلم فيما وافق وخالف مما لم يأت في القرآن

[illegible] اس کی تعمیل کرنا ہوگی

حضرت ابو النضر حضرت بسر بن سعید سے وہ ابو [illegible] سے اور وہ عبید اللہ سے روایت کرتے ہیں

حضرت لیث بن سعد نے ابو النضر سے انہوں نے بسر بن سعید سے انہوں نے ابو [illegible] سے اور انہوں نے عبید اللہ بن [illegible] سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے میں تم دونوں کے درمیان کتاب اللہ کے مطابق فیصلہ کروں گا تیری لونڈی اور بکریاں تجھ کو واپس ہیں اور تیرے بیٹے کو سو کوڑے اور ایک سال کی جلاوطنی کی سزا ملے گی اور اے انیس تو اس عورت کے پاس جا اگر وہ اقرار کرے تو اسے سنگسار کر دینا چنانچہ اس نے اقرار کیا اور اس کو سنگسار کر دیا گیا

حضرت عیسیٰ بن ابراہیم غافقی اپنے والد سے یا ان کے علاوہ کسی سے اور وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا میں تم میں سے کسی ایک کو ہرگز نہ پاؤں کہ وہ اپنے تخت پر تکیہ لگائے ہوئے ہو اس کے پاس میرا حکم آئے کہ میں نے تمہیں کس چیز کا حکم دیا ہے یا کس چیز سے منع کیا ہے تو وہ کہے کہ میں نہیں جانتا ہم جو کچھ کتاب اللہ میں پائیں گے اس کی پیروی کریں گے

فصل

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے حکم کی خلاف ورزی سے اس طرح ڈرایا جس طرح اللہ تعالیٰ کی کتاب کی مخالفت سے ڈرایا لہٰذا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کی مخالفت سے بچنا چاہیے ورنہ بلاشبہ اسی عذاب کا مستحق ہوگا جس سے متعلق وہ کتاب سے جو قرآن کی مخالفت کرتا ہے

اگر کوئی کہنے والا کہے کہ آپ نے مخالفت کے بارے میں تو خبر کے ساتھ روایات ذکر کی ہیں جب کہ ہم نے بیان کیا ہے کہ [illegible] کے صحابہ اس طرف گئے ہیں جو ہم نے بیان کیا ہے

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

بَابُ ٢٨ أَكْلِ لُحُومِ الْخَيْلِ

باب ۲۸: گھوڑے کا گوشت کھانا

۵۹۱۔ حَدَّثَنَا ... قَالَ قَالَ ... حَدَّثَنَا بَقِيَّةُ بْنُ الْوَلِيدِ ... عَنْ ثَابِتِ بْنِ ثَوْبَانَ ... عَنْ يَحْيَى بْنِ الْمِقْدَامِ ... عَنْ جَدِّهِ ... وَعَنْ خَالِدِ بْنِ الْوَلِيدِ ... نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ... عَنْ لُحُومِ الْخَيْلِ وَالْبِغَالِ وَالْحَمِيرِ ... قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ فَذَهَبَ قَوْمٌ إِلَى هَذَا فَحَرَّمُوا لُحُومَ الْخَيْلِ ... وَذَهَبَ إِلَى ذَلِكَ أَبُو حَنِيفَةَ رَحِمَهُ اللَّهُ ... وَذَهَبَ آخَرُونَ فَقَالُوا لَا بَأْسَ بِأَكْلِ لُحُومِ الْخَيْلِ۔

۵۹۱۔ ... حضرت خالد بن ولید ... نے رسول اللہ ... سے روایت کی ... کہ آپ نے گھوڑے، خچر اور گدھے کے گوشت سے منع فرمایا ... امام طحاوی فرماتے ہیں کہ ایک جماعت نے اس حدیث کو لے کر گھوڑے کا گوشت حرام کہا ہے ... اور امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کا یہی مذہب ہے ... اور دوسرے لوگوں نے کہا کہ گھوڑے کا گوشت کھانے میں کوئی حرج نہیں۔

وَخَالَفَهُمْ فِي ذَلِكَ

۵۹۲۔ فَاحْتَجُّوا ... حَدَّثَنَا ... قَالَ ... حَدَّثَنَا ... عَنْ جَابِرٍ ... قَالَ نَحَرْنَا فَرَسًا ... فَأَكَلْنَاهُ ... فَقُلْنَا ... نَأْكُلُ لُحُومَ الْخَيْلِ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ ... وَسَلَّمَ۔

۵۹۲۔ ... حضرت جابر ... سے روایت ہے کہ ہم نے ایک گھوڑا ذبح کیا ... اور اس کو کھایا ... ہم نے کہا ... ہم گھوڑے کا گوشت کھاتے تھے رسول اللہ ... کے عہد میں ...

۵۹۳۔ حَدَّثَنَا ... قَالَ ... حَدَّثَنَا ... عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ ... عَنْ سُفْيَانَ ... عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ ... عَنْ جَابِرٍ ... قَالَ ذَكَرَ بِمِثْلِهِ۔

۵۹۳۔ ... حضرت جابر ... سے روایت کرتے ہیں ... اسی کی مثل ذکر کیا۔

۵۹۴۔ حَدَّثَنَا ... قَالَ ... حَدَّثَنَا ... عَنْ هِشَامٍ ... عَنْ فَاطِمَةَ ... عَنْ أَسْمَاءَ ... قَالَتْ ...

۵۹۴۔ ... حضرت اسماء ... سے روایت ہے کہ ہم نے عہد رسالت میں گھوڑے ...

[illegible]

الجواب عما یظن ان فیہ معارضۃ بین ھذہ الروایۃ وبین ما تقدم من روایۃ ابن عباس رضی اللہ عنہما

مخالفت ہیں ہے اس لئے ہم نے انہیں ان کے علاوہ کی طرف منسوب کیا ہے ایک جماعت نے یہ موقف اختیار کر کے گھوڑوں کا گوشت کھانے کی اجازت دی ہے حضرت امام ابو یوسف اور حضرت امام محمد رحمہما اللہ بھی ان لوگوں میں شامل ہیں ان حضرات نے ان احادیث کو جو تواتر کے ساتھ جواز والی روایات سے ثابت ہیں کراہت والی روایات تبا اس کے ظہور پر لی جائے تو گھریلو گھوڑوں کی کراہت میں کوئی فرق نہ ہوگا لیکن جب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایات صحیح ثابت ہوں اور تواتر کے ساتھ ہوں تو ان کے مقابلے میں ان پر عمل کرنا اولیٰ ہے خصوصاً جب کہ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما اپنی روایت میں خبر دے رہے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں گھوڑوں کا گوشت کھانے کی اس وقت اجازت دی جب آپ نے گھریلو گدھوں کا گوشت کھانے سے منع فرمایا تو یہ بات ان دونوں کے گوشت کا باہم مختلف ہونے پر دلالت کرتی ہے۔

۲۴ كِتَابُ الْأَشْرِبَةِ

مشروبات کا بیان

بَابُ ۲۸۱ الْخَمْرُ الْمُحَرَّمَةُ مَاهِيَ

۵۹۵۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرَةَ بَكَّارُ بْنُ قُتَيْبَةَ قَالَ ثَنَا يَزِيدُ وَوَكِيعٌ قَالَا ثَنَا هِشَامٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْخَمْرُ مِنْ هَاتَيْنِ الشَّجَرَتَيْنِ النَّخْلَةِ وَالْعِنَبَةِ۔

۵۹۶۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ وَهْبِ بْنِ مُنَبِّهٍ عَنْ جَابِرٍ عَنْ أَبِي كَثِيرٍ هِشَامٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ۔

۵۹۷۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا صَفْوَانُ بْنُ عِيسَى قَالَ ثَنَا عَوْفٌ عَنْ مَعْبَدِ بْنِ هِلَالٍ الْعَنَزِيِّ قَالَ ثَنَا حَمْرَانُ بْنُ أَبَانَ قَالَ لَمَّا صَارَتْ إِلَى الْعِرَاقِ خَلَوْتُ بِالْيَمَامَةِ إِلَى نَفَرٍ مِنْ أَهْلِهَا فَتَذَاكَرْنَا أَمْرَ الْخَمْرِ فَاخْتَلَفُوا فِي الشَّيْءِ يُرْوَى أَنَّهُ مِنْهَا فَسَأَلْتُ عَنْهُ أَبَا هُرَيْرَةَ فَأَتَيْتُهُ فَسَأَلْتُهُ فَقَالَ يَا أَبَا هُرَيْرَةَ إِنِّي أَتَيْتُكَ مِنَ الْيَمَامَةِ أَسْأَلُكَ عَنِ الشَّيْءِ يُرْوَى لَنَا أَنَّهُ مِنْهَا فَقَالَ أَلَا أُحَدِّثُكَ بِمَا سَمِعْتُ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمْ أُحَدِّثُكَ بِمَا سَمِعْتُ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْتُ بَلْ حَدِّثْنِي بِمَا سَمِعْتَ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ الْخَمْرُ مِنَ الْكَرْمَةِ وَالنَّخْلَةِ۔

باب ۲۸۱ حرام شراب کونسی ہے؟

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ شراب ان دو درختوں انگور اور کھجور سے ہوتی ہے۔

ایک دوسری سند سے بھی یہ حدیث ۲ ہجری حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً مروی ہے۔

حضرت ابوکثیر یمامی فرماتے ہیں کہ میں یمامہ سے مدینہ طیبہ آیا اس وقت یہاں کے لوگوں کے درمیان زیادہ اختلاف پیدا ہوا تھا تو میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے ملاقات کر کے ان کے پاس گیا اور پوچھنا چاہتا تھا جو انہوں نے اس سے ملاقات کر کے عرض کیا کہ میں یمامہ سے آپ کے پاس اس بارے میں آکر آپ سے پوچھنے کے لئے آیا ہوں تاکہ آپ سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث لیجائے کہ جس اور کی بات بیان فرمائی ہے فرمایا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے خمر انگور اور کھجور سے ہوتی ہے۔

قال ابو جعفر رحمہ اللہ فذھب ذاھبون الی ان

من الخمر ما حرمہ اللہ تعالیٰ ان یکون حلالا

وما الفقہ فی ذلک ان

حضرت امام ابو جعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں
حرمت کا مجموعہ سبب ہے کشمش، کھجور اور انگور سے
ان حضرات نے اس (مجموعہ والی) حدیث سے استدلال
کیا ہے۔

لیکن دوسرے حضرات نے ان کی مخالفت کرتے ہوئے
فرمایا کہ قرآن پاک میں جس شے کو حرام قرار دیا گیا ہے اور
کچے سے ہوتی ہے جب اسے پوشش آتشے اور پکا
پھوڑے حضرت ابو حنیفہ رحمہ اللہ اسی طرح فرماتے ہیں
حضرت امام ابو یوسف رحمہ اللہ فرماتے ہیں جب جوش
دے مگر جھاگ نہ چھوڑے تو وہ حرام ہو جاتی ہے اس
اب سکے فروغ ہیں ہم نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی
جو روایت ذکر کی ہے وہ ہمارے نزدیک اس کے مخالف
نہیں ہے کیونکہ لکھا ہے آپ کے ارشاد گرامی کہ قرآن
دو درختوں سے ہوتی ہے سے مراد ان میں سے ایک
درخت ہو لیکن خطاب میں دونوں شامل ہوتے ہیں جب
مراد ایک ہو جس طرح اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے ان دونوں
میں سے موتی اور مرجان نکلتے ہیں حالانکہ ان میں سے ایک سے
نکلتے ہیں اور فرمایا اے جنوں اور انسانوں کے گروہ کیا
تمہارے پاس تم میں سے رسول نہیں آئے حالانکہ رسول
انسانوں سے ہوتے ہیں جنوں سے نہیں اور جس طرح
رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حضرت عبادہ بن صامت
رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے کہ جب آپ نے صحابہ کرام
سے بیعت لی اس طرح عورتوں سے لی تو فرمایا شرک نہ کرو
چوری نہ کرو اور زنا نہ کرو پھر فرمایا تم میں سے جو شخص
یہ عمل کرے پھر اسے سزا مل جائے تو وہ اس کے لیے
کفارہ ہے۔

یہ صورت رحم سے (امام طحاوی سے) حضرت ابو بکرہ
سے بیان کی پھر انہوں نے اپنی سند سے حضرت عبادہ بن
صامت رضی اللہ عنہ سے اور انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ

وقال غيرهم

۵۰۹۔ [illegible]

۵۱۰۔ حدثنا ربیع بن سلیمان المؤذن قال ثنا [illegible]

[illegible]

[illegible]

فیل لہ عندہ ھذا

[illegible]

۵۱۱۔ [illegible]

اے لوگو! جب تم کھجور کی حرمت ثابت ہوئی تو ان دونوں چیزوں سے ہوگی تھی کھجور، انگور، منقہ، گندم اور جو سے اور خمر اس چیز کو کہتے ہیں جو عقل کو ڈھانپ لے۔

بواسطہ حضرت ابن عمر اور حضرت نعمان رضی اللہ عنہم بھی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے۔

حضرت سالم بن عبداللہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا انگور سے تر ہوتی ہے اور میں تمہیں ہر نشہ والی چیز سے روکتا ہوں۔

حضرت شعبی، حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے اور وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں البتہ ان کی روایت میں یہ الفاظ نہیں کہ میں تمہیں ہر نشہ والی چیز سے روکتا ہوں۔

اس شخص کو جواب دیا جائے گا کہ ان دو حدیثوں میں جو اس کا معارض ہے کا احتمال ہے جن کا پہلی حدیث میں ایک معنی کا احتمال نہیں ہے جب کہ پہلی حدیث میں اس کا احتمال ہے اور یہ وہ معنی ہے جو ان لوگوں نے اختیار کیا جنہوں نے کھجور کو خشک کرنے تک کو مکروہ جانا ہے اس حدیث میں معنی کا احتمال نہیں ہے کیونکہ اس میں گندم کی خمر اور جو کی خمر کو بھی ملایا گیا ہے اور وہ حضرات اس کے قائل نہیں ہیں کیونکہ ان کے نزدیک گندم اور جو کے رس میں کوئی حرمت نہیں ہے وہ ان دونوں اور کھجور و کشمش کے رس میں فرق کرتے ہیں پس اس حدیث میں اس معنی کا احتمال نہیں ہے بلکہ اس میں دوسری تاویلات کا احتمال ہے جیسا کہ پہلی حدیث میں ہے۔

اگر وہ حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت سے استدلال کرے جو اوپر ہے، حضرت یزید [illegible] حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے

[illegible] رسول الله صلى الله عليه وسلم [illegible]
[illegible] فذهب [illegible] فنزل تحريم الخمر [illegible] أحد منا فضلا
[illegible] وقتل [illegible] منا.

۲۰۲۔ حدثنا نصر بن علي قال ثنا علي بن جعفر قال ثنا إسماعيل بن جعفر قال ثنا حميد الطويل عن أنس قال كان أبو عبيدة بن الجراح وسهيل بن بيضاء وأبي بن كعب عند أبي طلحة وأنا أسقيهم من شراب حتى قال بينما هم كذلك إذ قال رجل ألا إن الخمر قد حرمت فقال أبو طلحة قم يا أنس فأهرق هذه القلال فما راجعوها بعد ولا سألوا عنها بعد خبر ذلك الرجل.

۲۰۳۔ حدثنا علي بن شهرة قال ثنا محمد بن بكر قال ثنا حميد عن أنس مثله.

۲۰۴۔ حدثنا أبو هشام بن مروان قال ثنا حماد قال ثنا حماد بن سلمة قال أنا ثابت وحميد عن أنس قال كنت أسقي أبا طلحة وسهيل بن بيضاء وأبا عبيدة بن الجراح وأبي بن كعب خليط البسر والتمر حتى أسرعت فيهم فأتاهم آت فقال إن الخمر قد حرمت فقال أبو طلحة قم يا أنس فأكفأتها فلقد رأيت بعضهم حلق لقوا الله عز وجل وكان خمرهم يومئذ البسر والتمر.

۲۰۵۔ حدثنا عبد الله بن محمد بن خشيش قال

[illegible] ہیں ابو عبیدہ بن الجراح اور ابی بن کعب کو کچھ [illegible] کا شربت پلا رہا تھا [illegible] اتنے میں ایک شخص آیا اور کہنے لگا سنو شراب حرام کر دی گئی ہے ابو طلحہ نے کہا اے انس اٹھ اور ان مٹکوں کو توڑ دے پھر کسی نے اس کے بعد شراب کا نام نہیں لیا اور نہ اس کے بارے میں کچھ پوچھا۔

حضرت حمید حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں حضرت ابو عبیدہ بن جراح سہیل بن بیضاء اور ابی بن کعب رضی اللہ عنہم حضرت ابو طلحہ رضی اللہ عنہ کے پاس تھے اور میں ان سب کو شراب پلا رہا تھا اتنے میں کوئی شخص آیا اور کہنے لگا سنو شراب حرام کر دی گئی ہے ابو طلحہ نے کہا اے انس اٹھ اور ان مٹکوں کو توڑ دے پھر کسی نے اس کے بعد شراب کا نام نہیں لیا اور نہ اس کے بارے میں کچھ پوچھا۔

حضرت ثابت اور حمید حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں میں ابو طلحہ سہیل بن بیضاء ابو عبیدہ بن الجراح اور ابی بن کعب کو کھجور کا شربت پلا رہا تھا اتنے میں ایک شخص آیا اور کہنے لگا سنو شراب حرام کر دی گئی ہے ابو طلحہ نے کہا اے انس اٹھ اور ان مٹکوں کو توڑ دے پھر کسی نے اس کے بعد شراب کا نام نہیں لیا اور نہ اس کے بارے میں کچھ پوچھا۔

کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابو طلحہ رضی اللہ عنہ
نے [illegible] کھجوروں کا ملا جلا نبیذ پیا تھا۔ جب
خمر حرام کر دی گئی تو میں نے ان کو بہا دیا اور اس
وقت ان کو پلا رہا تھا اور میں سب سے چھوٹا تھا
ہم اس کھجور کے نبیذ کو خمر شمار کرتے تھے۔

حضرت فرماتے ہیں یہ حدیث اس بات پر دلالت
کرتی ہے کہ یہ کھجور نبیذ بھی خمر تھی ——— کیونکہ
کھجور کا نبیذ اگر کہا جائے گا تو ہماری اس مذکورہ بات میں کوئی
نہیں کیونکہ ہو سکتا ہے کہ کھجور کا وہ نبیذ خمر بن چکا ہو جس
نشہ کی وجہ کو پہنچ چکا ہو۔ اس سے ان لوگوں کا قول ثابت ہو
جائے گا جو کھجور کے نبیذ کو بھی حرام کہتے ہیں اور اس
سے پہلے ہوئے نبیذ کی حرمت ثابت نہ ہوگی اور اس بات
کا بھی احتمال ہے کہ انہوں نے یہ بیان کرایا کہ جو کچھ اس
کا ہوا وہ بیانِ نشہ آور ہے اور وہ شراب کی حرمت کا زمانہ
قریب ہونے کی وجہ سے انہیں (دوبارہ) اس کی عادت
ہونے کا ڈر تھا لہٰذا انہوں نے اس برتن کو توڑ دیا۔ اب
جہاں تک حضرت انس رضی اللہ عنہ سے اس قول کا تعلق ہے
کہ ان فضیخ یہ ہماری خمر تھی تو اس بات کا احتمال ہے
کہ انکی مراد یہ ہو کہ ہم اس سے خمر بنایا کرتے تھے۔

اس پر دلیل یہ ہے حضرت ابن ابی لیلیٰ حضرت علی
سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں کہ ان کے والد نے
انہیں کسی کام سے حضرت انس رضی اللہ عنہ کے پاس بھیجا
انہوں نے ان کے پاس سخت تیز طلاء دیکھا اور طلاء
اسے کہتے ہیں جس کی زیادہ تر پکانے سے دو تہائی
انس رضی اللہ عنہ کے نزدیک یہ خمر نہ تھی حالانکہ اس کا تیز
نشہ آور ہوتا ہے تو جو کچھ ہم نے بیان کیا اس سے ثابت
ہوا کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ کے نزدیک ہر خمر
نہیں بلکہ وہ خاص مشروبات سے حاصل ہوتی ہے
جس کی دیگر علامات بھی ملتی ہیں جو حضرت انس رضی اللہ

وَمِمَّا يَدُلُّ أَيْضًا مِمَّا تَأَوَّلْنَا عَلَيْهِ أَحَادِيثَ النَّبِيِّ ﷺ

وَحَدَّثَنَا نُعَيْمٌ قَالَ ثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ الْمَكِّيِّ عَنْ طَاوُسٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ قَالَ حُرِّمَتِ الْخَمْرُ بِعَيْنِهَا وَالسُّكْرُ مِنْ كُلِّ شَرَابٍ فَأَخْبَرَ ابْنُ عَبَّاسٍ أَنَّ حُرْمَةَ الْخَمْرِ قَدْ وَقَعَتْ عَلَى الْخَمْرِ بِعَيْنِهَا وَعَلَى السُّكْرِ مِنْ سَائِرِ الْأَشْرِبَةِ فَكَانَتْ بِذَلِكَ أَشَدَّ مِمَّا سِوَاهَا مِنَ الْمُحَرَّمَاتِ الَّتِي حُرِّمَتْ بِأَعْيَانِهَا فَقَدْ رَأَيْنَا مَنْ شَرِبَ قَلِيلًا مِنَ الْأَشْرِبَةِ الَّتِي لَا يُسْكِرُ مِنْهَا عَلَى مَا وَصَفْنَا مِنَ الْأَشْرِبَةِ الْمُتَقَدِّمَةِ غَيْرِ الْخَمْرِ وَغَيْرِ الْمَاءِ الَّتِي شَرِبَ مِنْهَا الْخَمْرَ شَارِبُهَا فَلَمْ يَكُنْ عَلَيْهِ فِي شُرْبِهِ إِيَّاهَا حَدٌّ وَلَا عُقُوبَةٌ وَكَانَ الْحَدُّ وَالْعُقُوبَةُ إِنَّمَا هُمَا فِي شُرْبِ الْخَمْرِ وَالْمَاءِ الَّذِي شَرِبَ الْخَمْرَ شَارِبُهَا فَلَمَّا اسْتَوَى ذَلِكَ وَكَانَتِ الْأَشْيَاءُ قَدْ تَتَقَدَّمُ أَشْيَاءَ فِي أَشْيَاءَ جَاءَتْ فِي حَدِيثٍ آخَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ مَا يُخَالِفُ مَا ذَكَرْنَا عَنْهُ فِي هَذَا الْبَابِ مِمَّا قَدْ أَجْمَعَ عَلَيْهِ أَهْلُ الْعِلْمِ مِنَ الْإِجْمَاعِ يَأْتِي عَلَى مَا ذَكَرْنَا فِي هَذَا الْبَابِ مِنْ تَحْرِيمِ الْخَمْرِ بِعَيْنِهَا وَتَحْرِيمِ السُّكْرِ مِنَ الْأَشْرِبَةِ كُلِّهَا وَلَا يَشْهَدُ عَلَيْهِ أَنَّهُ حَرَامٌ وَلَا يُوجِبُ عَلَيْهِ حَدًّا وَلَا عُقُوبَةً وَكَانَ فِي الشَّهَادَةِ عَلَى اللَّهِ تَعَالَى بِالتَّحْرِيمِ وَفِي شُرْبِ الْمَاءِ الَّذِي شَرِبَ فِيهِ مَا كَانَ مِنَ الْخَمْرِ عَلَيْهِ مَا وَصَفْنَا مِنَ الْأَشْرِبَةِ الَّتِي لَا يُسْكِرُ مِنْهَا وَشُرْبِ الْمَاءِ الَّذِي شَرِبَ فِيهِ مَا كَانَ مِنْهَا وَكَانَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ وَأَبِي يُوسُفَ وَمُحَمَّدٍ رَحِمَهُمُ اللَّهُ

عمر کا مذکورہ حدیث کے ان الفاظ سے استدلال کرنا جن میں شراب کو حرام قرار دیا گیا ہے۔

حضرت ابو جعفر احمد بن محمد بن سلامہ الطحاوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ہم نے اس حدیث میں غور کیا ہے تو ہمیں معلوم ہوا ہے کہ حضور ﷺ کا ارشاد گرامی ہے کہ خمر بعینہا حرام ہے ——— اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کا ارشاد ہے کہ خمر بعینہا حرام ہے اور اس کے علاوہ دوسرے مشروبات کا نشہ آور ہونا حرمت کا سبب ہے۔ اس سے ثابت ہوا کہ خمر کی حرمت دوسرے مشروبات کی حرمت سے بڑھ کر ہے کیونکہ خمر کی حرمت اس کی ذات کی وجہ سے ہے اور دوسرے مشروبات کی حرمت ان کے نشہ آور ہونے کی وجہ سے ہے اور یہ بات ظاہر ہے کہ ذات کی حرمت نشہ کی حرمت سے بڑھ کر ہوتی ہے۔ اس لئے کہ نشہ کی حرمت کا احتمال ہے کہ کسی وقت وہ اس طور پر حلال ہو جائے جس طور پر کہ ہم نے ذکر کیا ہے کہ جس چیز سے بھی نشہ آور ہونے کی وجہ سے حرمت ثابت ہوئی ہے اس کی حرمت کا احتمال ہے کہ وہ حلال ہو جائے جس طرح کہ ہم نے ذکر کیا ہے۔

لیکن ذات کی حرمت کا احتمال ہے اور نہ ہی کسی وقت حلال ہونے کی طرف منتقل ہونے کا احتمال ہے۔ اس لئے کہ ذات کی حرمت ہمیشہ ہے جب تک اس کی حرمت پر اجماع نہ ہو جائے اور یہ حالت ہے جس میں ہم نے خمر کی حرمت کو پایا ہے کہ اس کی حرمت پر اجماع ہے اور اس کی حرمت کے بارے میں کسی کا اختلاف نہیں ہے اور اس کی حرمت کے بارے میں اجماع ہونے کی بات پر ہم نے گواہی دی ہے اور اس کے علاوہ جس چیز کی حرمت پر اجماع نہیں ہے اس کو ہم حرام نہیں ٹھہرا سکتے اس لئے کہ اس کی حرمت پر اجماع نہیں ہے اور ہم نے جس کی حرمت پر اجماع کا دعویٰ کیا ہے اس کی حرمت پر اجماع ہونے کی وجہ سے ہم اس کو حرام ٹھہرا سکتے ہیں اور یہ ہے وہ جس کے بارے میں ہم نے ذکر کیا ہے کہ خمر کی حرمت ذات کی وجہ سے ہے اور اس کے علاوہ دوسرے مشروبات کی حرمت نشہ آور ہونے کی وجہ سے ہے

[illegible]

[illegible]

باب ما یحرم من الاشربۃ

[illegible]

ہے ہمارے نزدیک قیاس یہی ہے حضرت امام ابو حنیفہ اور امام محمد رحمہم اللہ کا یہی قول ہے ابو یوسف رحمہ اللہ کے نزدیک ان کا اختلاف ہے وہ اسے حرام کہتے ہیں لیکن ہمارے (امام طحاوی رحمہ اللہ) نزدیک معاملہ ایسا نہیں ہے جیسے وہ فرما رہے ہیں کیونکہ ایک متفق علیہ بات دیکھتے ہیں وہ یہ کہ کچی لکڑی اور پکا ہوا برابر ہیں وہ پکانے سے حلال ہیں ہوتا جب تک وہ پہلے سے حلال نہ ہو البتہ ایسا پکانا ہوا سے لکڑی کی قوت سے نکال کر شہد کی تعریف میں داخل کر دے اس صورت اس کا وہی حکم ہوگا جو شہد کا ہے تو جب دیکھتے ہیں کہ کشمش اور کھجور کا پکا ہوا اس بارہ اتفاق مباح ہے تو قیاس ہوا تفاوت ہے ان دونوں کے لکڑی کا بھی یہی حکم ہو پس کھجور اور کشمش کا جنہ اور پکا ہوا برابر ہو گئے جنس ایک اس کا اس کا حکم مختلف ہوا، دونوں برابر ہیں، قیاس یہی ہے لیکن ہمارے اصحاب نے اس تاویل کی وجہ سے اس کی مخالفت کی ہے جو انہوں نے حضرت ابو ہریرہ اور حضرت ابن رضی اللہ عنہما کی روایات کے سلسلے میں بیان کی ہے ہم نے یہ دونوں احادیث ذکر کی ہیں اور حضرت عبیداللہ بن رضی اللہ عنہ کی روایت سے بھی اس مسئلہ کا حال کیا ہے۔

حضرت ابن شہر مہ، حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں وہ اس کے بارے میں فرماتے ہیں کہ یہ شراب ہی ہے لہٰذا اس سے بچو (کشمش اور کھجور کے شیرے کے بارے میں فرمایا)۔

باب ۲۸۲ حرام نبیذ کا بیان

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر نشہ آور چیز حرام ہے۔

[illegible] رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم [illegible] نشہ دے اس کی تھوڑی مقدار سے بھی روکا ہوں۔

۶۱۹۔ [illegible] حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے انہوں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر نشہ آور چیز سے منع فرمایا۔

۶۲۰۔ [illegible] حضرت قیس بن جبیر حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بے شک اللہ تعالیٰ نے شراب اور جوئے اور ہر نشہ آور چیز سے منع فرمایا اور ارشاد فرمایا کہ ہر نشہ آور چیز حرام ہے۔

۶۲۱۔ [illegible] حضرت ابو سلمہ بن عبدالرحمٰن نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا وہ فرماتی ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نبیذ کا حکم دریافت کرنے کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا ہر وہ مشروب جو نشہ دے حرام ہے۔

۶۲۲۔ [illegible] حضرت مالک اور یونس نے حضرت ابن شہاب سے روایت کیا پھر انہوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا۔

۶۲۳۔ [illegible] حضرت ابو سلمہ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے اور انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا آپ نے فرمایا ہر نشہ آور مشروب حرام ہے۔

۶۲۴۔ [illegible] حضرت ابراہیم بن سعد حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں آپ فرماتی ہیں [illegible] رسول اکرم صلی اللہ

[illegible] بن عمیر بن محمد یحدث عن [illegible] انہ سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول [illegible] وما اسکر الفرق منہ فملء الکف [illegible]

حضرت [illegible] سے روایت ہے انہوں نے [illegible] سے سنا آپ منبر پر فرما رہے تھے میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ ہر نشہ آور چیز حرام ہے۔

۶۱۹۔ حدثنا ابو کریب قال ثنا ابو بکر بن عیاش ح وحدثنا محمد بن عبید اللہ بن نمیر قال ثنا ابی عن محمد بن عبید اللہ بن ابی محمد عن عطاء بن یسار عن میمونۃ وعن القاسم بن محمد عن عائشۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ قال ما اسکر کثیرہ فقلیلہ حرام۔

حضرت [illegible] سے روایت ہے انہوں نے [illegible] سے سنا آپ منبر پر فرما رہے تھے میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ ہر نشہ آور چیز حرام ہے۔

۶۲۰۔ حدثنا ربیع المؤذن قال ثنا اسد قال ثنا سلمۃ عن ابن محمد بن اسحق عن یزید بن حبیب عن ولید بن ابی عبدۃ عن عبد اللہ بن عمرو ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم نہی عن الخمر والمیسر والکوبۃ وقال کل مسکر حرام۔

حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے شراب، جوا اور طبلہ سے منع فرمایا اور ارشاد فرمایا ہر نشہ آور چیز حرام ہے۔

۶۲۱۔ حدثنا علی بن معبد قال ثنا یونس بن محمد قال ثنا عبد اللہ بن عمرو عن عمرو بن شعیب عن ابیہ عن عبد اللہ بن عمرو ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ما اسکر کثیرہ فقلیلہ حرام۔

حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس چیز کی زیادہ مقدار نشہ دے اس کی تھوڑی مقدار بھی حرام ہے۔

۶۲۲۔ حدثنا ربیع الجیزی قال ثنا ابو الاسود قال ثنا ابن لہیعۃ عن ابی ہبیرۃ قال سمعت شیخا یحدث ابا تمیم انہ سمع قیس بن سعد بن عبادۃ علی المنبر یقول سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول کل مسکر حرام۔

حضرت ابو تمیم سے روایت ہے انہوں نے ایک شیخ سے سنا وہ حضرت قیس بن سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ سے سنا آپ منبر پر فرما رہے تھے میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ ہر نشہ آور چیز حرام ہے۔

۶۲۳۔ حدثنا علی بن معبد قال ثنا یعلی بن عبید قال ثنا سفیان بن حسین عن جعفر عن واقد بن بکیر عن محمد بن المنکدر عن جابر بن عبد اللہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما اسکر کثیرہ فقلیلہ حرام۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس چیز کی زیادہ مقدار نشہ دے اس کی تھوڑی مقدار بھی حرام ہے۔

[illegible]

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں تمہیں ہر نشہ آور چیز سے روکتا ہوں۔

حضرت شعبی بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے سنا وہ کوفہ کے منبر پر تشریف فرما فرما رہے تھے کہ میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ ہر نشہ آور چیز سے روکتا ہوں۔

حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر نشہ آور چیز حرام ہے۔

حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ ہی سے مروی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب ان کو اور حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کو یمن کی طرف بھیجا تو حضرت ابو موسیٰ نے عرض کیا کہ ہمارے علاقے میں شہد سے شراب بنتی ہے اسے بتع کہا جاتا ہے اور جو سے بھی بنتی ہے جسے مزر کہا جاتا ہے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر نشہ آور چیز حرام ہے۔

حضرت امام ابو جعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ایک جماعت اس بات کی طرف گئی ہے کہ انہوں نے قلیل و کثیر ہر نشہ کو حرام قرار دیا اور اس سلسلے میں ان احادیث مبارکہ سے استدلال کیا ہے۔

لیکن دوسرے حضرات نے ان کی مخالفت کرتے ہوئے اتنی مقدار کو حلال قرار دیا جو نشہ نہ دے اور زیادہ مقدار جو نشہ دے اسے حرام ٹھہرایا۔ اس سلسلے میں ان کی دلیل یہ ہے کہ یہ روایات جو ہم نے

[illegible] ... [illegible] ... [illegible] ... [

[illegible]

۲۳۷۔ حدثنا [illegible] قال ثنا [illegible] قال ثنا زهير قال ثنا [illegible] عن سعيد بن ذي العوة قال دخلت على عمر رضي الله عنه فجيء برجل سكران فقال انما شربت من شراب فقال ادرك فاجلدوه۔

۲۳۸۔ حدثنا احمد قال ثنا عمر بن حفص قال ثنا [illegible] عن سعيد بن ذي حدان او ابن ذي العوة قال جاء رجل قد قرص في فيه فسقاه فلم يسقه فاتي به عمر فسقاه فلم يسقه فاتي بسكين فقال لعمر فشرب حتى سكر فدعا عمر فاضجعه وذبحه فلما شرعت من شفرته قال عمر انما امرتك على السكر فقصرت۔

۲۳۹۔ حدثنا [illegible] قال ثنا عمر بن حفص قال ثنا ابي قال ثنا الاعمش قال اخبرني حبيب عن ابي ثابت عن نافع عن ابن عمر رضي الله عنهما قال صنعت لابن عمر رضي الله عنهما نبيذ في بعض اهل المدائن فاتيناه به فاتى بطعام فطعم فلما فرغ من طعامه اتيناه بالنبيذ فشربه فلما قام قال ان عبد الله بن عمر اتاه فشرب منه فلما قام قال ان عبد الله بن عمر اتاه فشرب منه فلما قام قال ان عبد الله بن عمر اتاه فشرب من

حَدَّثَنَا ... قَالَ ... عَنِ ابْنِ شِهَابٍ ... عَنْ ... بْنِ ... أَنَّ ... قَالَ ... فَقَالَ ... فَقَالَ ... فَق

۶۲۲۔ وهذا ابن عمر عن النبي صلى الله عليه وسلم

۶۲۳۔ وقال ... عن النبي صلى الله عليه وسلم ...

۶۲۴۔ ... عن النبي صلى الله عليه وسلم ...

۶۲۵۔ ... عن النبي صلى الله عليه وسلم ...

۶۲۶۔ ... عن النبي صلى الله عليه وسلم ...

۶۲۷۔ ... عن النبي صلى الله عليه وسلم ...

طلق هذا ابنه ...

ہے۔ یہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کیا جنہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا کہ ہر نشہ آور چیز حرام ہے۔

ابن عمر سے مروی ہے فرماتے ہیں میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا آپ کے خدمت میں ایک مشروب پیش کیا گیا آپ نے اسے سونگھ کے آپ نے اس کو واپس کر دیا پھر سنا دیا ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ کیا حرام ہے؟ آپ نے وہ مشروب دوبارہ لیا پھر پانی منگوا کر اس پر ڈالا پھر دیا اس صورت ذکر کیا، پھر فرمایا جب یہ شکیزے تم پر تیز ہو جایا کریں تو ان کی تیزی کو پانی سے توڑ دیا کرو۔

حضرت قزعہ بجلی نے بیان کیا فرماتے ہیں مجھ سے عبدالملک بن ابی سفاح نے بیان کیا انہوں نے عزہ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے اس کی مثل روایت کیا۔

حضرت عبدالملک بن ابی سلیمان رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں میں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے پوچھا یا انہوں نے عرض کیا ہمارے گھر والے شکیزے میں نبیذ بناتے ہیں اگر میں اسے زیادہ پیوں تو وہ مجھ میں اثر کرے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا کیا تم اس پر سے جو گناہ کا ارادہ کرتے ہیں اس عظیم معاملہ کے وقت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اس وقت ایک شخص آپ کے پاس تیہ کا ایک پیالہ لایا، پھر ابو اسامہ کی روایت کی مثل ذکر کیا البتہ اس میں فرمایا کہ آپ نے اترش اور فرمایا پانی کے ساتھ اس کے اثر کو توڑ دو۔

تو اس حدیث میں تھوڑی مقدار میں سخت نبیذ کا جواز ہے جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ بھی ثابت

عن النبي صلى الله عليه وسلم خرج عن عائشة
صلى الله عليه وسلم ... يكون في الحديث ...
... فيه ...

---

۶۲۸ - وقد روى أبو سلمة والأنصاري عن النبي
صلى الله عليه وسلم نحو حديث ابن عمر هذا.

۶۲۹ - أخبرنا محمد قال: ثنا محمد بن سعيد قال: أنا
يحيى اليمان عن سفيان عن منصور عن خالد بن
سعد عن مسعود قال: عطس النبي صلى الله عليه
وسلم فقال: السلام عليك أيها النبي ورحمة الله وبركاته
السلام على الله فإن السلام هو الله، ولكن قولوا: التحيات
لله والصلوات والطيبات السلام عليك أيها النبي ورحمة الله
وبركاته السلام علينا وعلى عباد الله الصالحين فإنكم إذا
قلتم ذلك أصاب كل ملك في السماء أو بين السماء والأرض
أن محمداً عبده ورسوله. ثم يخير من الدعاء أعجبه إليه
فيدعو به.

---

۶۲۹ - وقد روي في ذلك عن أبي موسى الأشعري
عن النبي صلى الله عليه وسلم حدثنا علي بن معبد
قال: ثنا يونس قال: ثنا شريك عن أبي إسحاق عن أبي بردة
عن أبي موسى عن أبيه قال: بعثني رسول الله صلى الله
عليه وسلم أنا ومعاذاً إلى اليمن فقلنا يا رسول الله
إن شرابين يصنعان من البر والشعير أحدهما
يقال له المزر، والآخر يقال له البتع فما نشرب
فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم اشربا ولا
تسكرا.

۶۳۰ - وحدثنا بكر قال: ثنا عبد الله بن صالح
عن شريك عن أبي إسحاق عن أبي بردة عن أبي موسى
عن النبي صلى الله عليه وسلم نحوه.

حضرت ابو سلمہ انصاری رضی اللہ عنہ سے بھی حضرت
ابن عمر رضی اللہ عنہما کی اس حدیث کی طرح مروی ہے۔

حضرت خالد بن سعد حضرت ابو مسعود رضی اللہ عنہ
سے روایت کرتے ہیں کہ ہم ایک دن نبی کریم علیہ السلام کے پاس
نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو چھینک آئی تو آپ نے فرمایا
طلب کیا آپ نے السلام علیکم سے میں نے عرض کیا کہ آپ
نے اسے سوگھا چھوڑ دیا ہے جبکہ اس کے بعد اللہ کی
حمد بیان کرنے کا حکم دیا ہوا ہے کیونکہ جس نے چھینک آنے پر
الحمد للہ کہا ہو آپ نے فرمایا نہیں۔

اس سلسلے میں حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کے
واسطہ سے بھی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے حضرت
ابو موسیٰ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ
فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے اور حضرت معاذ
رضی اللہ عنہ کو یمن کی طرف بھیجا تو عرض کیا یا رسول اللہ
وہاں دو مشروب بنائے جاتے ہیں جو گندم اور جو سے بنائی جاتی ہیں
ان میں سے کیا پیئیں تو آپ نے فرمایا کہ جو کچھ تم پیتے ہو
اس کا نام مزر ہے اور دوسرے کا نام بتع ہے ان دونوں کا
نشہ آور نہ ہونا ہی بہتر ہے تو آپ نے فرمایا کہ
نشہ آور نہ ہونا ہی بہتر ہے۔

حضرت ابو بکر اپنے والد سے روایت کرتے ہیں
وہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے اور حضرت
معاذ رضی اللہ عنہ کو یمن کی طرف بھیجا تو عرض کیا
آپ جس کسی جگہ کی طرف بھیجتے ہیں جہاں کے

[illegible]

[illegible]

[illegible]

عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے دو باتیں سنی تھیں ایک کو تو میں نے لوگوں میں پھیلا دیا ہے اور دوسری بات کو میں اس وقت تک نہیں بیان کروں گا جب تک میری موت نہ آ جائے اور وہ یہ ہے کہ آپ نے فرمایا تھا کہ امانت (یعنی جب نفس کو دے کر دیکھ لیا جائے کہ وہ قسم کے بعد کا حکم ہے ۱۲ ہزاروی)

تشریح: حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ جو یہ بیان کر رہے ہیں سے سخت ناپسندیدگی کا اظہار کرنے کے لئے ہے اور قول معروف ہے جو ہم نے ذکر کیا اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد گرامی کی طرف اشارہ ہے جس کی تفسیر بھی معروف ہے۔

۶۵۰۔ وقد روی عن عبداللہ بن عباس عن النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ما یدل علی ھذا ایضاً۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس مفہوم پر دلالت کرنے والی روایات مروی ہیں۔

۶۵۱۔ حدثنا ابوبکر قال ثنا ابو احمد قال ثنا سفیان عن علی بن بذیمۃ عن قیس بن حشرم قال سمعت زید بن ثابت عن الملا الانصر الذی الانصار قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تشربوا فی الحنتم ولا فی المزفت فشربوا فی الاسقیۃ فقالوا یا رسول اللہ انا نشرب فی الاسقیۃ قال صبوا علیہ من الماء وقال لھم

حضرت قیس بن حشرم رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے سرخ گھڑوں اور سبز گھڑے کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے فرمایا اس معاملے کے بارے میں سب سے پہلے عبدالقیس کے وفد نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا تو آپ نے فرمایا کھجور کے برتن تارکول لگے ہوئے کیا آپ نے فرمایا کھجور کے برتن تارکول لگے ہوئے برتن اور لکڑی کھود کر بنائے گئے برتن میں نہ ہو تو کیا

مشکیزوں میں پیو انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ اگر
مشکیزوں میں سخت ہو جائے تو آپ نے فرمایا (اسے)
اونٹ تیروں یا برچھی سے پھاڑ دیا جائے گا اور
حضرت علی ابن شیبہ حضرت قیس ابن حجاج
ابن حجاج رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ
گھڑے (جس شراب کے اسے میں پوچھا گیا تھا
نے اس کی مثل ذکر کیا۔
تو اس حدیث کے مطابق رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم
نے ان کے لیے جائز قرار دیا کہ وہ مشکیزوں میں شراب
پی سکتے ہیں اگرچہ سخت ہو۔
اگر کوئی شخص کہے کہ اس کے بعد ان کو گرانے کا حکم
دینا اس اباحت کو منسوخ کر دیتا ہے۔
تو ان لوگوں کو جواب دیا جائے گا یہ بات کہے
ہو گی۔
جب کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد حضرت
ابن عباس رضی اللہ عنہما کا قول مروی ہے انہوں نے فرمایا
خمر بعینہ حرام ہے اور ہر شراب سے نشہ آور مقدار
حرام ہے۔
اور ہم یہ بات اس کی سند کے ساتھ اس سے پہلے
ذکر کر چکے ہیں تو یہ اس بات پر دلالت ہے کہ خمر ان کے
سامنے میں اس طور پر حرمت کے متعلق ہے وہ تھوڑا
ہو یا زیادہ اور اس کے علاوہ سے نشہ آور مقدار حرام ہے
اور یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما اپنے
علم و فضل کے باوجود نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے یوں
روایت کریں کہ نبیذ شدید حرام ہے پھر خود فرمائیں کہ خمر بعینہ
حرام ہے اور باقی تمام مشروبات نشہ دار تو حرام ہیں
جبکہ لوگ جانتے ہیں کہ خمر کے علاوہ شراب اگر جو زیادہ ہو
کی صورت میں نشہ دے لیکن جب تھوڑی مقدار نشہ
نہ دے تو حلال ہے علماء کے نزدیک ان کے لیے ایسا کہنا جائز

۶۲۴۴۔ حضرت سائب بن یزید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ ان کے پاس نشہ میں آئے اور فرمایا میں نے فلاں سے شراب کی بو پائی ہے اور میرا خیال ہے کہ اس نے خلاء شراب پی رکھی ہے لہٰذا میں اس پر حد لگاؤں گا چنانچہ اس پر حد لگائی۔

امام طحاوی فرماتے ہیں یہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ ہیں جنہوں نے اس شراب پر حد لگائی جو نشہ دیتی ہے اور یہ روایت اس کے خلاف ہے جو ہم نے بواسطہ حضرت عمرو بن میمون وغیرہ ان سے روایت کی ہے تو اس شخص کو جواب دیا جائے گا کہ یہ اس کے خلاف نہیں ہے کیونکہ اس روایت میں حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں پوچھوں گا کہ اس نے کونسی شراب پی تھی اگر وہ نشہ دیتی ہے تو کوڑے لگاؤں گا تو اس میں اس بات کا احتمال ہے کہ آپ کی مراد یہ ہو کہ کونسی شراب پی تھی اگر اتنی مقدار سے نشہ آتا ہے تو مجھے معلوم ہو جائے گا کہ اسے نشہ آیا ہے اور اس پر حد واجب ہو گئی ہے حدیث شریف کو اس معنی پر محمول کرنا زیادہ مناسب ہے تاکہ اس سلسلے میں مروی دیگر احادیث کے ساتھ اس کا تضاد ثابت نہ ہو۔

۶۲۴۵۔ اس سلسلے میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے بھی مروی ہے حضرت ابوصالح، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی ایک اپنے مسلمان بھائی کے پاس جائے اور وہ اسے کھانا پیش کرے تو اس کے کھانے سے کھائے اور اس کے بارے میں تفتیش نہ کرے اور اگر وہ اسے کوئی مشروب پلائے تو وہ اس سے پیئے اس کے بارے میں سوال نہ کرے اور اگر

فقہی مذاہب کی تفصیل

بَابُ الْاِنْتِبَاذِ فِي الدُّبَّاءِ وَالْحَنْتَمِ وَالنَّقِيْرِ وَالْمُزَفَّتِ

کدو کے برتن، بغیر روغن کھرنچی ہوئی لکڑی اور تارکول لگے ہوئے برتن میں نبیذ بنانا

۲۰۲۲۔ حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ وَابُوْ دَاوُدَ قَالَ ثَنَا الْفَزَارِيُّ عَنْ ثَابِتٍ الْحَدَّادِ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ عُبَيْدٍ عَنْ سَفِيْنَةَ النَّوْرِيِّ عَنْ عَلِيٍّ عَنْ اَبِيْ هُبَيْرَةَ الْمُشْجَعِيِّ عَنِ الْحَارِثِ بْنِ سُوَيْدٍ قَالَ نَهَى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الدُّبَّاءِ وَالْمُزَفَّتِ۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کدو سے بنائے گئے برتن اور رال لگے ہوئے برتن سے منع فرمایا۔

۲۰۲۳۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَيْمُوْنٍ قَالَ ثَنَا مُسْلِمُ بْنُ خَالِدٍ قَالَ ثَنَا هِشَامُ الدَّسْتَوَائِيُّ قَالَ ثَنَا اَيُّوْبُ عَنْ يَحْيٰى بْنِ اَبِيْ كَثِيْرٍ قَالَ سُئِلَ ابْنُ عُمَرَ عَنْ نَبِيْذِ الْجَرِّ فَقَالَ حَرَّمَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَانْتَبَذْتُ

حضرت یحییٰ بن کثیر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے گھڑے کے بنائے ہوئے نبیذ کے بارے میں پوچھا گیا تو انہوں نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے حرام قرار دیا ہے تو میں نے

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے [illegible] بات [illegible] فرمایا کہ [illegible] رضی اللہ عنہما نے [illegible] مرد ہے فرمایا [illegible]

حضرت وہیب، حضرت ایوب سے وہ [illegible] سے اور وہ حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

حضرت قیس بن حفص فرماتے ہیں میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے عید اور سورج گرہن کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے فرمایا اس سلسلے میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سب سے پہلے عبدالقیس کے وفد نے پوچھا تھا انہوں نے عرض کیا کہ ہمیں کھجوروں کے درخت حاصل ہیں تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ وہ کچی رال ملے ہوئے برتن لکڑی کھرچنے کے بنائے گئے برتن اور گھڑے سے نہ پیا (یعنی ان برتنوں میں نبیذ نہ بناؤ)

حضرت یحییٰ ذھرانی سے مروی ہے فرماتے ہیں میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے سنا وہ فرماتے تھے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کدو کے برتن، سبز گھڑے کھرچی ہوئی لکڑی اور رال ملے ہوئے برتن سے منع فرمایا۔

حضرت شعبہ اور حضرت حماد بن سلمہ حضرت ابوجمرہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے سنا فرماتے تھے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے عبدالقیس کے وفد کو کدو کے برتن، سبز گھڑے اور کھرچی ہوئی لکڑی سے منع فرمایا حضرت شعبہ کی روایت میں ہے بعض دفعہ دونوں حدیثوں میں کھرچی ہوئی لکڑی اور رال ملے ہوئے برتن کا ذکر فرمایا اور حضرت شعبہ کی روایت میں ہے کہ مجھ سے ان برتنوں کو یاد رکھو اور اپنے پیچھے والوں کو اس کی خبر دو۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے گھریلو گدھے کا گوشت حرام قرار دیا ہے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے گھریلو گدھے کا گوشت حرام قرار دیا ہے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے گھریلو گدھے کا گوشت حرام قرار دیا ہے۔

۶۰۔ حدثنا یزید بن سنان قال ثنا ابو عامر العقدی قال ثنا شعبۃ عن سلمۃ بن کہیل قال حدثنا الحکم قال سألت ابن عباس عن الثیران یعنی عن لحوم الحمر الاہلیۃ فقال نہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عن لحوم الحمر الاہلیۃ وایاہ والسرقین قال وسألت ابن عمر فقال مثل ذلک قال وسألت ابن عمر قال نہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عن لحوم الحمر الاہلیۃ وایاہ والسرقین قال وأحسبہ قال ورکوب الخیل حتی عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم مثل ذلک۔

۶۱۔ حدثنا ابو مروان قال ثنا ابو عامر قال ثنا [illegible]

حضرت حکم سے روایت ہے کہ میں نے حضرت عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ سے سنا کہ انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے گھریلو گدھے کے گوشت سے منع فرمایا اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے گھریلو گدھے کا گوشت حرام قرار دیا ہے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے پوچھا کہ کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے گھریلو گدھے کا گوشت حرام قرار دیا ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ ہاں۔ میں نے پوچھا کہ کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے گھریلو گدھے کا گوشت حرام قرار دیا ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ ہاں۔ میں نے پوچھا کہ کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے گھریلو گدھے کا گوشت حرام قرار دیا ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ ہاں۔

حضرت حکم سے روایت ہے کہ میں نے حضرت عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ سے سنا کہ انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے گھریلو گدھے کے گوشت سے منع فرمایا اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے گھریلو گدھے کا گوشت حرام قرار دیا ہے۔

حضرت حکم سے روایت ہے کہ میں نے حضرت عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ سے سنا کہ انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے گھریلو گدھے کے گوشت سے منع فرمایا اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے گھریلو گدھے کا گوشت حرام قرار دیا ہے۔

[illegible] عن عائشة [illegible] عن الأسود [illegible] عن عائشة [illegible] عن الأسود [illegible] عن عائشة [illegible] عن الأسود [

[illegible] حدثنا [illegible] وقال ثنا [illegible] عن [illegible] عن [illegible] قال ثنا [illegible] عن [illegible] قال ثنا [illegible] عن [illegible] عن [illegible] عن

بنانے سے منع فرمایا۔

حضرت طاؤس، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نبیذ کے بنانے سے منع فرمایا۔

حضرت نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مکھن والے رال ملے ہوئے برتن سے منع فرمایا۔

حضرت ابوالزبیر، حضرت جابر اور حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہم سے روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے لکڑی کو کھرچ کر بنائے گئے برتن، کدو کے برتن اور رال ملے ہوئے برتن سے منع فرمایا۔

حضرت عقبہ ابن حریث سے مروی ہے وہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مکھن والے، کدو کے برتن اور رال ملے ہوئے برتن سے منع فرمایا اور حکم دیا کہ نبیذ مشکیزوں میں بنائی جائے۔

حضرت محارب بن دثار، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کدو کے برتن، سبز گھڑے اور رال ملے ہوئے برتن سے منع فرمایا راوی فرماتے ہیں مجھے معلوم نہیں کھودی ہوئی لکڑی کے برتن کا ذکر فرمایا یا نہیں۔

حضرت زاذان سے مروی ہے فرماتے ہیں میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے عرض کیا کہ مجھے ان برتنوں کی خبر دیجئے جن سے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا اور ہماری زبان میں ہمارے لیے ان کی وضاحت کیجئے تو انہوں نے فرمایا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ختم سے منع فرمایا اور یہ وہ ہے جسے تم

ہمیں دعا کرنے کو کہا تو ہم نے دعا کی اور کہا اے اللہ ہم تجھ سے ڈرتے ہیں اور تجھ سے ہی امید رکھتے ہیں اور تجھ پر ایمان لاتے ہیں اور تیرے نبی کی تصدیق کرتے ہیں اور اپنے حج اور عمرے کو پورا کرتے ہیں اور تیرے بندوں کو تیرے گھر کی طرف لے جانے کا ارادہ رکھتے ہیں۔ اے اللہ ہم پر رحم فرما اور ہمارے اور ہمارے دشمنوں کے درمیان فیصلہ فرما اور ہمیں ان پر فتح عطا فرما اور ہمیں ان پر مدد عطا فرما اور ہمیں ان پر غلبہ عطا فرما۔

۶۹۳۔ حدثنا ابن مسرور قال ثنا يحيى عن سفيان قال حدثني عبد الله بن أبي بكر عن أبيه عن عبد الله بن عباس قال نهى رسول الله صلى الله عليه وسلم عن النباذ في الدباء والمزفت والنقير۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کدو کے برتن، رال لگے ہوئے اور کھجور کے تنے کو کھود کر بنائے گئے برتن سے منع فرمایا۔

۶۹۴۔ حدثنا علي قال ثنا الحجاج عن ابن جريج قال أخبرني أبو الزبير أنه سمع جابر بن عبد الله يقول نهى رسول الله صلى الله عليه وسلم عن النباذ في المزفت والدباء والنقير۔

حضرت ابوالزبیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے سنا وہ فرماتے تھے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے رال لگے ہوئے برتن، کدو کے برتن اور کھجور کی لکڑی کے برتن سے منع فرمایا۔

۶۹۵۔ حدثنا علي قال ثنا الحجاج عن ابن جريج قال أخبرني أبو جمرة أنه سمع ابن عباس يقول قدم وفد عبد القيس على رسول الله صلى الله عليه وسلم فقالوا يا نبي الله إنا حي من ربيعة وقد حالت بيننا وبينك كفار مضر فلسنا نخلص إليك إلا في الشهر الحرام فمرنا بأمر نأخذ به وندعو إليه من وراءنا قال آمركم بأربع وأنهاكم عن أربع آمركم بالإيمان بالله وحده هل تدرون ما الإيمان بالله وحده شهادة أن لا إله إلا الله وإقام الصلاة وإيتاء الزكاة وأن تعطوا من المغانم الخمس وأنهاكم عن الدباء والحنتم والنقير والمزفت۔

حضرت ابوجمرہ نے مجھے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے حدیث بیان کرتے ہوئے سنا کہ عبدالقیس کا وفد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تو انہوں نے عرض کیا یا نبی اللہ ہم ربیعہ کا قبیلہ ہیں ہمارے اور آپ کے درمیان مضر کے کفار حائل ہیں ہم آپ کے پاس صرف حرمت والے مہینے میں ہی آسکتے ہیں ہمیں کوئی ایسا حکم دیجئے جس پر ہم عمل کریں اور اپنے پیچھے والوں کو بھی اس کی دعوت دیں۔ آپ نے فرمایا میں تمہیں چار باتوں کا حکم دیتا ہوں اور چار سے روکتا ہوں۔ میں تمہیں ایمان باللہ کا حکم دیتا ہوں۔ کیا تم جانتے ہو ایمان باللہ کیا ہے؟ یہ ہے کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور نماز قائم کرنا اور زکوٰۃ ادا کرنا اور مال غنیمت کا پانچواں حصہ ادا کرنا۔ میں تمہیں دباء، حنتم، نقیر اور مزفت کے برتن میں نبیذ بنانے سے منع کرتا ہوں۔

۶۹۶۔ حدثنا ابن أبي داود قال ثنا عباش الترقفي قال ثنا عبد الرحمن قال ثنا ابن أبي ذئب عن الزهري عن عبد الله بن مالك قال سمعت النبي صلى الله عليه وآله وسلم ينهى عن النباذ في الدباء والمزفت وأن ينبذ فيهما وقال لا تشربوه وإن خلل۔

حضرت عبداللہ بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ اس (حنتم) سے منع فرما رہے تھے جو رال لگے ہوئے برتنوں اور کدو کے برتن سے بنایا جاتا تھا جو آپ نے نبیذ بنانے سے منع فرمایا ہے۔

۹۹۷۔ حدثنا ... عن ابی ... قال ... عن ابی ... عن ابی ... قال ... عن ابی ... قال ... عن ابی ... قال

فَقَالَ حَتّٰى نَسْتَأْمِرَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فَاَتَوْهُ فَسَاَلُوْهُ عَنِ الْقَيْءِ عَنِ الدَّمِ وَالْمُضْطَرِّ وَالْمُتَقَيِّءِ فَقَالَ الْقَيْءُ وَالدَّمُ لَا يُفَطِّرُ وَلٰكِنْ لَا يَتَعَمَّدُ اَحَدٌ الْقَيْءَ فَاِنْ تَعَمَّدَ فَلْيَقْضِ وَاَمَّا الْمُضْطَرُّ فَاِنَّهُ لَا يَقْدِرُ عَلٰى اَنْ لَّا يَقِيْءَ وَلَا يَسْتَطِيْعُ اَنْ لَّا يَدْمٰى وَاَمَّا الْمُتَقَيِّءُ فَاِنَّهُ لَا يَقْدِرُ عَلٰى اَنْ لَّا يَتَقَيَّءَ وَلَا يَسْتَطِيْعُ اَنْ لَّا يَدْمٰى فَاِنْ شَاءَ فَلْيَقْضِ وَاِنْ شَاءَ فَلَا يَقْضِ وَهُوَ اَفْضَلُ ذٰلِكَ۔

۱۰۰۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ ثَنَا شُعَيْبُ بْنُ اللَّيْثِ قَالَ ثَنَا اَبِيْ عَنِ الْاَوْزَاعِيِّ قَالَ ثَنَا سُلَيْمَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ اَخْبَرَهُ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ اَنَّهُ سَمِعَ اَبَا هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ لَا تُشَدُّ الرِّحَالُ اِلَّا اِلٰى ثَلٰثَةِ مَسَاجِدَ اَلْمَسْجِدِ الْحَرَامِ وَمَسْجِدِ الْاَقْصٰى ثُمَّ يَقُوْلُ اَبُوْ هُرَيْرَةَ اَجِيْئُوا الطَّعَامَ وَالتَّمْرَ فِي الصَّحْفَةِ ثُمَّ يَقُوْلُ اَبُوْ هُرَيْرَةَ اَجِيْئُوا الطَّعَامَ وَالتَّمْرَ فِي الصَّحْفَةِ ثُمَّ يَقُوْلُ اَبُوْ هُرَيْرَةَ اَجِيْئُوا الطَّعَامَ وَالتَّمْرَ فِي الصَّحْفَةِ۔

۱۰۱۔ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا عَمْرٌو وَحَدَّثَنِيْ سَلَمَةُ قَالَ ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ يُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ سَلَمَةُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَنَّ اَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ حَدَّثَنِيْ عِيْسٰى بْنُ اَبِيْ عِيْسٰى قَالَ سَمِعْتُ اَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبُوْ هُرَيْرَةَ قَالَ تَسَحَّرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَامَ اِلَى الصَّلٰوةِ فَصَلّٰى وَلَمْ يَتَوَضَّاْ۔

۱۰۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيْزِ بْنِ مَيْسُرَةَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ حُذَيْفَةَ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْاَوْزَاعِيِّ عَنْ يَحْيٰى عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فِي الْجَرَادِ اَلْجَرَادُ مِنْ صَيْدِ الْبَرِّ وَاَنَا نَكْرَهُ اَكْلَهُ وَنَحْنُ حُرُمٌ۔

۱۰۳۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِيْ عِمْرَانَ قَالَ ثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ عَنْ اِدْرِيْسَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ

نے عبد شیں کہ ذکر کرنے کے لئے اس کو ذکر کرتے ہیں اور ذکر کرتے ہیں اس کو جو اس سے بڑا ہو اور اس سے بڑا ہو اور اس سے بڑا ہو اور

برتن میں نبیذ بنانے سے منع فرمایا۔

حضرت عبدالرحمٰن بن لیصر دیلمی رضی اللہ عنہ اپنے والد سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

حضرت علی بن ربیعہ حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کدو کے برتن، سبز روغن اور روغن کدو کے برتن سے منع فرمایا۔

حضرت عبداللہ بن بریدہ رضی اللہ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں جب غمر کی حرمت نازل ہوئی تو ہم بلدح کو نبیذ میں حاضر ہوا میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ہمارے والے لوگ ہیں اور غمر کی حرمت نازل ہو گئی ہے تو ہم کس کے ساتھ کیا کریں؟ آپ نے فرمایا ان کو کشمش کے ساتھ بناؤ۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ کشمش کے ساتھ کیا کریں؟ فرمایا مشکیزہ میں بھگویا کرو اور شام کو کر لیا کرو اور شام کو بھگو کر پیا کرو انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ کیا ہم اسے نہ پئیں تاکہ وہ تیز ہو جائے آپ نے فرمایا مگر دل اور کدو کے برتن میں نہ رکھو۔

حضرت امام ابو جعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ایک جماعت اس طرف گئی ہے کہ کدو کا کھوکھلا ہوا ٹکڑا کہ جس کے گودے اور دانے نکلے ہوئے ہوں برتن میں نبیذ بنانا جائز ہے۔ ان لوگوں نے ان دونوں حضرات کی روایات سے استدلال کیا ہے جن حضرات نے ان کی مخالفت کرتے ہوئے ہر قسم کے برتن میں نبیذ بنانے کو جائز قرار دیا ہے۔ اس سلسلے میں ان کی دلیل یہ ہے کہ یہ مذکورہ بالا تمام روایات منسوخ ہیں۔ ان کے نسخ کے سلسلے میں [illegible]

قال ثنا ابو معشر عن عبد الله بن عمرو بن ابی الحجاج
قال ثنا عبد الوارث قال ثنی حاتم بن ابی صغیرۃ قال ثنا
ابو اسحاق عن ہبیرۃ بن یریم قال ثنی ابو صادق
عن علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وآلہ وسلم انی کنت نہیتکم عن الاضحیۃ
فوق ثلاث فی ایام النحر فکلوا وتصدقوا۔

۷۱۴۔ حدثنا ثنا ربیع المؤذن قال ثنا اسد قال ثنا
شداد بن سلمۃ عن علی بن زید عن زہیرۃ بنت
نافعۃ عن ابیہم عن علی عن النبی صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم مثلہ۔

۷۱۵۔ حدثنا محمد بن حمیرۃ قال حدثنا شعبۃ ثم
قال حدثنا حماد وقتادۃ عن ابراہیم بمثلہ۔

۷۱۶۔ حدثنا یونس قال ثنا ابن وہب قال ثنا
ابن جریج عن ایوب بن ہانی عن مسروق بن
الاجدع عن ابن مسعود عن النبی صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم مثلہ وزاد الا ان دعاء لا یحرم شیئا۔

۷۱۷۔ حدثنا حسین بن نصر قال حدثت یزید
بن ہارون قال ثنا حماد عن ابراہیم قال سافرقد النبی
قال ثنا ہشیم عن یزید اللہ بہ صغیرۃ قال حدثت عن
عبد اللہ عن النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مثلہ
وحدیث علی عن النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔

۷۱۸۔ حدثنا ثنا ابن ابی داود قال ثنا محمد بن
القاسم الاسدی قال ثنا شریک عن یزید بن
ابی زیاد عن ابی عیاض عن عبید اللہ بن عدی قال
سئل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عن
الصدقۃ فقال لا تنبغی لآل النبی ولا لمحمد منہا
فقال رجل یا رسول اللہ لا طعمک ہذا قال النبی صلی
اللہ علیہ وآلہ وسلم رضوا ما حل لکم حلوا۔

حضرت ابو طالب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا تھے اور آپ کی
مدد کرتے تھے اور آپ کی ہر طرح حفاظت کرتے تھے اور آپ کے
دشمنوں سے آپ کو بچاتے تھے۔

حضرت ربیعہ بن نافع فرماتے ہیں کہ حضرت
علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے اور دوسری جگہ حضرت علی رضی اللہ عنہ
سے ان کو حدیث بیان کرتے ہوئے سنا۔

حضرت محمد بن حمیرہ فرماتے ہیں کہ حضرت شعبہ نے
بیان کیا وہ کہتے ہیں ابراہیم سے حضرت حماد نے بیان کیا پھر
انہوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا۔

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ
علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کیا اور یہ اضافہ کیا کہ اللہ
تعالیٰ کسی چیز کو حرام نہیں کرتے۔

حضرت ابو جحیفہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت
مسروق سے سنا وہ حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ
سے اور وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے حضرت علی
رضی اللہ عنہ کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے
ہوئے سنتے ہیں۔

حضرت عبید اللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے
فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ہر کھانے کے بارے
میں پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا کھاؤ اس کے علاوہ کہ جس
پر حرام ہونے کا حکم آپ نے فرمایا ہو کھاؤ تم کھاؤ
اس کے علاوہ ہر حرام ہے جو تم پر آپ نے فرمایا ہو کھاؤ تم
بے حلال ہے جو تم اللہ ہر لشکر آور سے بچو۔

حضرت سالم بن ابی جعد حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے برتنوں سے منع فرمایا تو انصار نے عرض کیا ہمارے پاس برتن ضرورت کی ہیں تو آپ نے فرمایا پھر کوئی حرج نہیں۔

حضرت عبدالرحمٰن بن جابر بن عبداللہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم کدو، گھڑے اور رال ملے ہوئے برتن میں نبیذ بنانے سے منع کرتا تھا پس تم نبیذ بناؤ اور ہر نشہ آور چیز کو حلال نہیں کرتا۔

حضرت واسع بن حبان فرماتے ہیں حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہوئے ان سے بیان کیا۔

حضرت ابو بردہ بن نیار انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں تمہیں ہر ظرف میں پینے سے منع کرتا تھا پس جو مناسب ہو اس میں پیو لیکن نشہ نہ آئے۔

حضرت علقمہ بن مرثد حضرت ابن بریدہ رضی اللہ عنہ سے اور وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی کی مثل

روایت کرتے ہیں۔

۷۲۲۔ حضرت ابن بریدہ اپنے والد سے اور وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۷۲۳۔ حضرت غالب بن شداد حضرت ابن بریدہ سے وہ اپنے والد سے اور وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۷۲۴۔ حضرت زبید یامی، حضرت غالب بن شداد سے وہ حضرت ابن بریدہ سے وہ حضرت زبیر سے راوی فرماتے ہیں میرا خیال ہے کہ وہ اپنے والد سے اور وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۷۲۵۔ حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس موجود تھا جب آپ نے کھجور کے خیبر سے تیار کیا ہوا اور اس وقت بھی موجود تھا جب آپ نے اس کے پینے کی اجازت دی اور فرمایا کہ نشہ سے بچو۔

۷۲۶۔ حضرت شہر بن حوشب حضرت ابو ریحانہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں جب عبدالقیس کا وفد ان کی طرف آیا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر آدمی اپنے ضمن کا مخاطب ہے چاہیے کہ ہر قوم جس جس چیز کی اجازت دیتی ہے اس کی اجازت دے اور جس جس چیز سے منع کرتی ہے اس سے منع کرے۔

[illegible]

[illegible]

[illegible]

۲۵ كِتَابُ الْكَرَاهَةِ

مکروہات کا بیان

بَابُ ۲۸ حَلْقِ الشَّارِبِ

باب ۲۸ مونچھیں منڈوانا

۲۴۲۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ هَاشِمٍ الْعَبْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا
[illegible] قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ح وَحَدَّثَنَا
[illegible] قَالَ حَدَّثَنَا عَفَّانُ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ
سَلَمَةَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَمَّارٍ
[illegible] قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
الْفِطْرَةُ عَشْرَةٌ فَذَكَرَ قَصَّ الشَّارِبِ۔

۲۴۲۔ حضرت عمار رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دس چیزیں فطرت سے ہیں پھر آپ نے مونچھیں کترانے کا ذکر کیا۔

۲۴۳۔ حَدَّثَنَا مُهَنَّدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ الْعَبْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا
[illegible] عَنْ مُصْعَبِ بْنِ شَيْبَةَ عَنْ طَلْقِ بْنِ حَبِيبٍ
عَنِ ابْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ۔

۲۴۳۔ حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے اور وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی کی مثل روایت کرتی ہیں۔

۲۴۴۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْغَنِيِّ بْنُ رِفَاعَةَ عَنْ أَبِي عَقِيلٍ
[illegible] قَالَ أَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ
ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ
النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ [illegible]
[illegible]

۲۴۴۔ حضرت سعید بن مسیب حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا پانچ چیزیں فطرت سے ہیں پھر اسی کی مثل ذکر کیا۔

۲۴۵۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ شُعَيْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا [illegible]
[illegible] قَالَ أَنَا الْمَسْعُودِيُّ عَنْ أَبِي عَوْنٍ [illegible]
[illegible] عَنْ شُعْبَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ [illegible] الشَّارِبِ [illegible]
[illegible]

حضرت محمد بن عبید اللہ، حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ ایک نبی مونچھوں والا آدمی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مسواک منگوائی پھر چھری منگوا کر اس آدمی کی مونچھ کو مسواک پر رکھ کر کاٹا۔

حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے میری مونچھوں کو مسواک پر رکھ کر کاٹا۔

حضرت امام ابو جعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں اہل علم میں سے ایک جماعت ان روایات کی طرف گئی ہے اور انہوں نے مونچھوں کو بالکل صاف کرنے پر کاٹنے کو ترجیح دی ہے ——— لیکن دوسرے حضرات نے اس کی مخالفت کرتے ہوئے فرمایا کہ مونچھوں کو منڈوانا مثلہ ہے اور ہمارے خیال میں یہ کٹوانے سے افضل ہے ——— انہوں نے اس سلسلے میں اس طرح استدلال کیا ہے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنی مونچھوں کو بالکل صاف کرتے تھے اور حضرت ابراہیم علیہ السلام بھی اپنی مونچھوں کو صاف کیا کرتے تھے۔

حضرت نافع فرماتے ہیں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہوئے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا مونچھوں کو منڈواؤ اور داڑھی کو بڑھاؤ۔

۴۳۹۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَقِيلٍ قَالَ ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ ثَنِي مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ۔

حضرت مالک حضرت نافع سے اور وہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۴۴۰۔ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ سِنَانٍ قَالَ ثَنَا حِبَّانُ بْنُ هِلَالٍ قَالَ ثَنَا أَبُو جَعْفَرٍ الْمَدِينِيُّ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ نَافِعٍ مَوْلَى ابْنِ أَبِي عَتِيقٍ عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ وَزَادَ وَلَا تَشَبَّهُوا بِالْيَهُودِ۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی کی مثل روایت کرتے ہیں البتہ انہوں نے یہ اضافہ نقل کیا کہ مونچھوں سے مشابہت اختیار نہ کرو۔

۴۴۱۔ حَدَّثَنَا يَزِيدُ قَالَ ثَنَا ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْحُرَقِيِّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جُزُّوا الشَّوَارِبَ وَأَرْخُوا اللِّحَى۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مونچھوں کو خوب تراشو اور داڑھی کو چھوڑ دو۔

۴۴۲۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الدِّمَشْقِيُّ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ قَالَ ثَنَا هِشَامٌ عَنْ عَمْرِو بْنِ أَبِي سُفْيَانَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ اِحْفُوا الشَّوَارِبَ وَأَعْفُوا اللِّحَى۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا مونچھوں کو خوب اور داڑھی کو بڑھاؤ۔

فَهٰذَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ أَمَرَ بِإِحْفَاءِ الشَّوَارِبِ فَثَبَتَ بِذٰلِكَ الْإِحْفَاءُ عَلَى مَا ذَكَرْنَا فِي حَدِيثِ ابْنِ عُمَرَ وَفِي حَدِيثِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَأَبِي هُرَيْرَةَ جَزُّ الشَّوَارِبِ وَالْإِحْفَاءُ يَحْتَمِلُ أَنْ يَكُونَ جَزَّ سَعَةِ الْإِحْفَاءِ وَيَحْتَمِلُ أَنْ يَكُونَ عَلَى مَا هُوَ دُونَهُ فَإِذَا ثَبَتَ مَعَارَضَةُ حَدِيثِ أَبِي عُمَرَ حَدِيثَ أَبِي هُرَيْرَةَ وَعَمَّارٍ وَعَائِشَةَ الَّذِي ذَكَرْنَا فِي أَوَّلِ هٰذَا الْبَابِ۔

تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مونچھوں کو مونڈنے کا حکم دیا اس سے مونڈنا ثابت ہو گیا جیسا کہ ہم نے حضرت ابن عمر کی روایت میں ذکر کیا اور ابن عباس اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہم کی روایات میں ہے کہ مونچھوں کو کاٹو تو اس میں احتمال ہے کہ ایسا کاٹنا ہو جس کے ساتھ مونڈنا بھی ہو اور یہ احتمال ہے کہ اس (مونڈنے) کے بغیر ہو تو حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کی روایت کا حضرت ابوہریرہ حضرت عمار اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہم کی ان روایات سے تعارض ہوا جو ہم نے اس باب کے شروع میں ذکر کیا، تو کراہت لازم ہوا۔

۴۴۳۔ وَأَمَّا حَدِيثُ الْمُغِيرَةِ فَلَيْسَ فِيهِ دَلِيلٌ عَلَى أَنَّ الْإِحْفَاءَ أَنْ يَكُونَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَلَ وَلَمْ يَكُنْ بِحَضْرَتِهِ مَنْ يَفْعَلُ ذٰلِكَ بِهِ فَيَعْلَمُ

جہاں تک حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ کی روایت کا تعلق ہے تو اس میں کسی بات پر دلیل نہیں ہے کیونکہ ہو سکتا ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس لیے ایسا

[illegible]

[illegible]

[illegible]

۴۵۔ حَدَّثَنَا ... عَنْ نَافِعٍ قَالَ ... عَنْ عُثْمَانَ بْنِ ... عَنْ ... قَالَ رَأَيْتُ ... يُحْفُونَ شَوَارِبَهُمْ ... عَبْدِ اللهِ وَأَبَا هُرَيْرَةَ يُحْفُونَ شَوَارِبَهُمْ.

۴۶۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا أَحْمَدُ بْنُ ... قَالَ ثَنَا ... عَنْ ... عَنْ ... عَنْ نَافِعٍ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ يُحْفِي شَارِبَهُ حَتَّى ...

۴۷۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا حَامِدُ بْنُ يَحْيَى قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ ... عَنْ ... عَنْ ... قَالَ رَأَيْتُ ابْنَ عُمَرَ يُحْفِي شَارِبَهُ.

۴۸۔ حَدَّثَنَا ... قَالَ ثَنَا ... عَنْ ... عَنْ ... عَنْ ... قَالَ رَأَيْتُ ابْنَ عُمَرَ يُحْفِي شَارِبَهُ وَأَنَا يَنْتِفُهُ.

۴۹۔ حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا ... عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ دِينَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ كَانَ يُحْفِي شَارِبَهُ.

۵۰۔ حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ ثَنَا ... عَنْ ... عَنْ أَبِي لَهِيعَةَ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ سَالِمٍ قَالَ مَا رَأَيْتُ ... أَحْفَى شَارِبًا وَلَا أَنْتَفَ لِشَارِبٍ مِنِ ابْنِ عُمَرَ كَانَ يُحْفِيهِ عَلَى الْجِلْدِ لَيْسَ.

فَهَؤُلَاءِ أَصْحَابُ رَسُولِ اللهِ

صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ كَانُوا يُحْفُونَ شَوَارِبَهُمْ وَيَنْهَوْنَ ... وَهُوَ مَعْنَى مَا رُوِيَ عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ مَنْ لَمْ يَأْخُذْ ... فَلَيْسَ مِنَّا وَمَنْ ... مِنْ شَارِبِهِ مِنْ غَيْرِ ... فَلَيْسَ مِنَّا وَقَدْ ...

اور ابو مالک اشجعی سے حضرت سعد کی کنیت ہے اور ابو اسحاق نے بیان کیا کہ میں نے حضرت سعد کو دیکھا وہ مونچھیں کتر رہے تھے۔

حضرت ابو اسحاق ابو عبیدہ سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو دیکھا وہ مونچھیں کتر رہے تھے۔ ابو اسحاق کہتے ہیں کہ میں نے عبداللہ بن یزید اور عبداللہ بن حارث کو دیکھا وہ مونچھیں کتر رہے تھے۔

حضرت عثمان بن عمر اپنے والد سے اور وہ ابو جعفر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ وہ اپنی مونچھیں کتر رہے تھے۔

حضرت ابراہیم بن محمد اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کو دیکھا وہ مونچھیں کتر رہے تھے۔

حضرت عثمان ابن ابراہیم بیان فرماتے ہیں میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کو دیکھا آپ مونچھیں کاٹ رہے تھے گویا ان کو اکھیڑ رہے تھے۔

حضرت عبداللہ بن دینار رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما مونچھیں کتر رہے تھے۔

حضرت عقبہ بن سالم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے بڑھ کر کسی کو مونچھیں صاف کرنے والا نہیں دیکھا آپ خط کھینچنے حتی کہ چمڑے کی سفیدی دکھائی دیتی۔

ان صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں جو مونچھیں کترتے تھے اور ان میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بھی ہیں لوگوں نے ان احادیث سے جن میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے کہ آپ نے فرمایا مونچھیں کٹواؤ اور داڑھیاں بڑھاؤ یہ سمجھا ہے کہ مونچھیں کاٹنا داڑھی بڑھانے سے ہے

ات ہے اور ان کے بعد منذر (ان افضل ہیں اور اس
وہ فضیلت ہے جو کسی کو نہیں ہے۔

باب ۲۸۵ قضائے حاجت اور پیشاب کے وقت قبلہ رُخ ہونا

حضرت عطاء بن یزید لیثی سے مروی ہے
نے حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ سے سنا
تھے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قضائے حا
پیشاب کرتے وقت قبلہ رُخ نہ ہو بلکہ مشرق یا مغرب کی طر
رُخ کرو۔ ہم شام میں آئے تو ہم نے بیت الخلاء دیکھے جو قبلہ
بنے ہوئے تھے تو ہم قبلہ سے ہٹ کر بیٹھتے اور اللہ تعالیٰ سے
معافی مانگتے۔

حضرت یونس حضرت ابن شہاب سے روایت کرتے
کہا انہوں نے عطاء بن یزید سے اس کی مثل ذکر کیا۔ البتہ انہوں نے
ابوایوب رضی اللہ عنہ کا قول نقل نہیں کیا کہ ہم شام میں آئے
(حدیث کے آخر تک)

حضرت عبدالرحمن بن خریدان عارشہ رضی اللہ عنہا سے
مروی ہے فرماتے ہیں حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ
پھر انہوں نے پوری حدیث نقل کی اور حضرت ابوایوب
رضی اللہ عنہ کا قول بھی ذکر کیا۔

آل شفاء (شفاء ایک خاتون ہیں) کے آزاد کردہ غلام
حضرت رافع بن اسحٰق رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہیں
مولیٰ ابوطلحہ بن کہا جاتا تھا انہوں نے حضرت ابوایوب انصاری
رضی اللہ عنہ سے سنا آپ حدیث فرماتے تھے اللہ تعالیٰ
بندے معزز ہیں کہ ان کی حاجت خانوں کا کیا کروں رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی ایک قضائے حاجت
یا پیشاب کے لیے جائے تو نہ قبلہ رُخ ہو اور نہ اُدھر
پیٹھ کرے۔

حضرت ابوحیفہ فرماتے ہیں کہ انصار کے ایک شخص نے
انہیں اپنے والد سے روایت کرتے ہوئے خبر دی کہ انہوں

[illegible] صلی اللہ علیہ وسلم [illegible]

۵۵۰۔ حدثنا [illegible] قال حدثنا [illegible] عن ابراہیم عن [illegible] عن عبد اللہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قال لہ جبریل ان اللہ یعلمکم حتی انہ لیعلمکم کیف تأتون الخلاء وانہ حضرت انہ لیفعل ثم ذکر نحوہ الا انہ قال وآداب الخلاء ان یستقبل القبلۃ۔

۵۵۱۔ حدثنا یونس قال انبأنا [illegible] وحدثنی حرملۃ بن یحیی قال حدثنا ابن وہب قال اخبرنی یونس وحدثنی حرملۃ قال اخبرنا ابن وہب قال اخبرنی اللیث وابن لہیعۃ عن ابی قبیل عن عبید اللہ بن ابی جعفر عن محمد بن عبد اللہ بن الحارث بن جزء الزبیدی قال انا اول من سمع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول لا یبولن احدکم مستقبل القبلۃ ولا یتغوطن بہا ولا بمغاربہا ولا یستدبرہا ولا یستقبلہا ولا یستدبرہا ولا یستنجین احدکم بیمینہ ولا یستنجین احدکم بدون ثلاثۃ احجار ولا یستنجین احدکم برجیع او عظم۔

۵۵۲۔ حدثنا ابن مرزوق قال حدثنا ابو عاصم عن عبید اللہ ابن جعفر عن یزید بن ابی حبیب عن عبد اللہ بن الحارث بن جزء قال انا اول من حفظ من سمع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ینہی الناس ان یبولوا مستقبل القبلۃ فذکر مثل حدیث اللیث۔

۵۵۳۔ حدثنا ابو الربیع قال حدثنا حماد یعنی ابن زید عن ایوب عن محمد بن سیرین عن معقل بن سنان الاشجعی قال رآنی عمر وانا ارید ان اجلس قبل القبلۃ فضربنی برجلہ وقال حول مقعدتک قبل القبلۃ فقلت یا امیر المؤمنین الم تر انی اجلس الا قبل القبلۃ فقال فاجلس کذا او کذا۔

۵۵۴۔ حدثنا [illegible] قال حدثنا [illegible] عن ابی [illegible] قال حدثنی سہل بن حنظلۃ عن عبد اللہ بن [illegible] عن ابیہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یبول الرجل مستقبل القبلۃ [illegible] عن جابر قال نہی رسول اللہ صلی اللہ

[illegible] نے [illegible] سے [illegible] سے [illegible] س

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ہم [illegible] سے روکا گیا۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے [illegible] صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپ نے [illegible] بے والد کی طرح ہوں میں تمہیں تعلیم دیتا ہوں جب تم [illegible] کوئی آدمی رفع حاجت کے لیے آئے تو نہ قبلہ کی طرف [illegible] نہ اس کی طرف پیٹھ کرے۔

حضرت ابوداؤد نے بیان کیا فرماتے ہیں ہمیں [illegible] نے بیان کیا وہ فرماتے ہیں ہمیں حضرت محمد بن [illegible] نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے [illegible] صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا جب تم میں سے کوئی شخص رفع حاجت کے لیے جائے تو قبلہ کی طرف منہ نہ کرے نہ پیٹھ کرے بلکہ بائیں یا دائیں طرف بیٹھے۔

حضرت معقل بن ابی معقل اسدی رضی اللہ عنہ ہمیں [illegible] صلی اللہ علیہ وسلم سے شرف صحابیت رکھتے ہیں فرماتے ہیں [illegible] صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں قضائے حاجت کے وقت [illegible] بے قبلہ رخ ہونے سے منع فرمایا۔

ایک دوسری سند سے حضرت معقل بن ابی معقل [illegible] علیہ السلام سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی روایت کرتے ہیں۔

حضرت [illegible] حضرت معقل [illegible] سے [illegible] صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی [illegible] روایت کرتے ہیں

ذهب ... وخالفهم ...

۴۶۸ - واحتجوا ...

۴۶۹ - حدثنا ...

۴۷۰ - حدثنا ...

۴۷۱ - حدثنا ...

[illegible]

[illegible]

[illegible]

فكانت هذه الآثار نجعة لأهل هذه الصناعة
وقد خالفت قومه في القولين جميعا
وقد خالفت هذه الآثار كلها لا يشبه شيئا
من حديث من تبعة النبي صلى الله عليه وسلم يدعي عنه
وإنما قال وأنا أول من حدث الناس بذلك فقد
كذبوا ذلك النبي لم يقله على النبي والغلط
فيه لا شك فيه

ثم جاء أبو أيوب فكانت حكايته عن النبي صلى الله
عليه وسلم في الشفعة خالفت ما حفظه
عدول بني جلدته على ما قدمنا ذكره
عن النبي صلى الله عليه وسلم فقد يعلم
من له أدنى تمييز من أهل العلم
أن تبعة من النبي صلى الله عليه وسلم
يعرف فعلم أن النبي صلى الله عليه وسلم أراد به
نفعا لا تحكم فيه للبيوت بما يشبه ذلك
وقد أن يكون النبي صلى الله عليه وسلم أراد
أن يعلمهم أنه ليس في ذلك شيء عن النبي صلى
الله عليه وسلم يقين لما أراد أن يعلمهم

حضرت عمرؓ کی اس شکایت سے ابو ایوب اور حضرت عائشہؓ کی مذکورہ روایت کیا یہ ثابت نہیں ہوتا کہ وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے خلاف بات کہتے تھے؟ ترجمہ: یہ بات نہیں ہے کیونکہ ان کی یہ شکایت اس بنا پر تھی کہ ان کے خیال میں ان حضرات نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث کو صحیح طور پر نہیں سمجھا تھا۔

[illegible] کہ ان حضرات کی روایات کے خلاف [illegible] کی روایات کو ترجیح دی جائے۔ [illegible] کی روایات کو ترجیح دینے کی وجہ یہ ہے کہ [illegible] کی روایات کے راوی [illegible] کی روایات کے راوی سے زیادہ ثقہ ہیں۔

مستقبل قبلہ کی روایت اور حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت جو کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی گئی ہے ان میں تطبیق ممکن ہے۔ ہم کہتے ہیں کہ روایت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو گھر کی چھت پر قبلہ کی طرف بیٹھے دیکھا تو اس میں احتمال ہے کہ آپ گھر میں تھے اور آپ کا چہرہ قبلہ کی طرف تھا اور آپ کی پشت مبارک بیت المقدس کی طرف تھی اور یہ بھی احتمال ہے کہ آپ گھر میں نہ ہوں بلکہ آپ نے بیت المقدس کی طرف رخ کر کے قضائے حاجت فرمائی ہو اور آپ کی پشت مبارک قبلہ کی طرف ہو۔ اور جن روایات میں آپ کے بیت المقدس کی طرف رخ کرنے کی ممانعت کا ارشاد فرمایا ہے تو ہمارے نزدیک ان احادیث کو دیگر احادیث پر ترجیح حاصل ہے اور وہ احادیث جو ممانعت کی ہیں ان کی ناسخ ہیں اور وہ پہلی احادیث منسوخ ہیں حضرت مالک بن انس رحمہ اللہ کا قول ہے۔

حضرت ابن وہب فرماتے ہیں کہ انہوں نے حضرت مالک کو یہ بات فرماتے ہوئے سنا پھر ہم حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ کی روایت کی طرف رجوع کرتے ہیں تو اس میں ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم قبلہ کی طرف منہ کر کے پیشاب کرتے تھے تو ہو سکتا ہے انہوں نے آپ کو اسی طرح دیکھا ہو جس طرح حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے دیکھا تو حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت کا ایک ہی مفہوم ہوگا۔ یا انہوں نے آپ کو صحرا میں دیکھا تو یہ حدیث حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت کے خلاف ہوگی، تو یہ حدیث ناسخ ہوگی لیکن ہمارے نزدیک یہ اس وقت ناسخ نہیں ہو سکتی جب تک تاریخ سے معلوم نہ ہو جائے کہ اس نے ان کو منسوخ کیا ہے یہاں تک حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی روایت کا تعلق ہے تو انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے قضائے حاجت اور پیشاب کے لیے قبلہ کی طرف منہ کرنے کی ممانعت سنی ہے لیکن اس کا بیان نہیں ہے تو اس بات کا احتمال ہے کہ اس کا مفہوم بھی وہی ہو جو ہم نے حضرت ابو ایوب رضی اللہ عنہ کی روایت کے سلسلے میں وضاحت و تفسیر کی ہے لہٰذا اس میں بھی تعارض کرنے والی دلیل نہیں ہو سکتی۔

باب ۲۸۶: پیاز، لہسن اور گندنا کھانا

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص ان سبز ترکاریوں میں سے کوئی سبزی کھائے وہ ہرگز ہماری مسجد کے قریب نہ آئے کیونکہ فرشتوں کو اس چیز سے تکلیف ہوتی ہے جس سے انسانوں کو تکلیف ہوتی ہے۔

حضرت نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اس درخت سے کھائے وہ مسجد میں نہ آئے۔

حضرت نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص ان سبزیوں سے کھائے وہ مسجد میں ہرگز نہ آئے حتیٰ کہ اس کی بو ختم ہو جائے اس سے لہسن مراد ہے۔

حضرت نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر میں لہسن کے کھانے سے منع فرمایا۔

حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا جو شخص ان سبزیوں سے کچھ کھائے وہ ہماری مسجد میں ہمارے قریب نہ آئے یا فرمایا کہ وہ ہمیں اذیت نہ دے۔

حضرت جابر بن عتیک اپنے چچا سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اس درخت سے

سے کھائے وہ ہماری مسجد کے قریب ہرگز نہ آئے
کیونکہ فرشتے اس سے تکلیف پاتے ہیں۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ
نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص ان کچی ترکاریوں
میں سے کھائے وہ ہماری مسجد کے قریب نہ آئے
کیونکہ آدمی جن چیزوں سے تکلیف پاتے ہیں
فرشتے بھی ان سے تکلیف پاتے ہیں۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ
نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص ان کچی ترکاریوں
میں سے کھائے وہ ہماری مساجد میں ہرگز نہ آئے
کیونکہ آدمی جن چیزوں سے تکلیف پاتے ہیں
فرشتے بھی ان سے تکلیف پاتے ہیں۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ
نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص ان کچی ترکاریوں
میں سے کھائے وہ ہماری مسجد کے قریب ہرگز نہ آئے
کیونکہ آدمی جن چیزوں سے تکلیف پاتے ہیں
فرشتے بھی ان سے تکلیف پاتے ہیں۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ
نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص ان کچی ترکاریوں
میں سے کھائے وہ ہماری مساجد میں ہرگز نہ آئے
کیونکہ آدمی جن چیزوں سے تکلیف پاتے ہیں
فرشتے بھی ان سے تکلیف پاتے ہیں۔

فقہی تحول رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

۴۹۲۔ حدثنا

حضرت عبداللہ فرماتے ہیں میں نے ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ سے سنا وہ کہتے تھے میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا آپ کی خدمت میں کھانا پیش کیا گیا آپ نے اس میں سے کچھ تناول فرمایا اور فرمایا کہ مجھے یہ بات ناپسند ہے کہ میرے منہ کی بو کسی کو اذیت پہنچے۔

حضرت ابو رہم سماعی سے مروی ہے حضرت ابو ایوب رضی اللہ عنہ نے کہا ہے بیان کیا فرماتے ہیں میں نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ نے کھانا بھیجا کرتے تھے تو میں اسے بھیجتا اگر اس میں آپ کے ہاتھ کی نشانی پاتا تو اس میں اپنا ہاتھ ڈالتا حتیٰ کہ یہ کھانا آیا جو آپ نے بھیجا ہے تو بھیجا تو مجھے آپ کی انگلیوں کے نشان نظر نہ آئے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہاں اس میں پیاز تھا تو میں نے اس فرشتے کی وجہ سے اس کا کھانا پسند نہ کیا جو میرے پاس آتا ہے لیکن تم اسے کھاؤ۔

حضرت ابن لہیعہ حضرت یزید بن ابی حبیب سے روایت کرتے ہیں انہوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا۔

حضرت مزید بن عبداللہ حضرت ابو امامہ سے اور وہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں البتہ انہوں نے اس پودے کا نام نہیں لیا۔

حضرت عکرمہ بن عمار سے مروی ہے کہ حضرت سنان ابو عبداللہ نے بیان کیا انہوں نے حضرت ابو ایوب انصاری سے انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کیا البتہ انہوں نے پیاز اور گندنے کا ذکر کیا اور آپ کے آخر میں یہ کہا کہ یہ حرام نہیں ہے۔

تو ان تمام روایات کے مطابق نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے پیاز اور گندنے کا کھانا مباح قرار دیا گیا

فان ... قيل له ...

---

۸۰۰ - وحدثنا يونس قال ثنا ابن وهب قال ... عن ابن شهاب قال حدثني عطاء بن ... أن جابر بن عبد الله قال إن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال من أكل ثوما ... فلا يقربن مسجدنا ... فإنا نتأذى ... خصلات من البقول ... أن نأكل منها ... أن نأكل ...

۸۰۱ - حدثنا يونس قال ثنا ابن وهب قال ... عن أبي الزبير عن جابر أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال من أكل من هذه الشجرة فلا يقربن مسجدنا ... فإن الملائكة تتأذى مما يتأذى منه الإنسان.

۸۰۲ - حدثنا عبد العزيز بن معاوية العتابي ... حدثنا ... عن ... قال ...

... کے لیے ... کے ... کے ... ک

فقال

ترجمہ: ہم نے ذکر کیا اور اس بات پر دلالت کرنے والی حدیث کا جو ہم نے بیان کی یا اس کے سوا کوئی اور حدیث ہے جو ہم نے نہیں بیان کی یہاں تک کہ وہ اس حدیث کو بیان کرنے میں اضافہ کرے جو ہم نے بیان کی ہے اور اس حدیث کو بیان کرنے میں کمی کرے جو ہم نے بیان کی ہے۔ حضرت امام ابوحنیفہ اور امام محمد رحمہم اللہ کا یہی قول ہے۔

بَابُ الرَّجُلِ يَمُرُّ بِالْحَائِطِ أَوْ بِالْمَاشِيَةِ أَنْ يَأْكُلَ مِنْهُ أَوْ لَا

باب: کسی کے باغ سے گزرتے ہوئے جانور سے کھانا کیسا ہے

۳۰۳۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ قَالَ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ بَكْرٍ

قال

ترجمہ: حضرت ابوحنیفہ حضرت ابوسعید ضمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہوئے فرماتے ہیں میرا خیال ہے کہ انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا آپ نے فرمایا جب تم میں سے کوئی کسی باغ میں جائے تو تین مرتبہ آواز دے اگر جواب ملے تو ٹھیک ورنہ کھائے بغیر نہ گزرے اور جب کسی کے پاس آئے تو اس کے مالک کو تین بار آواز دے اگر وہ جواب دے تو ٹھیک ہے ورنہ اس کا دودھ پی کر نقصان نہ کرے۔

حضرت امام ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ایک جماعت اس بات کی طرف گئی ہے انہوں نے کسی باغ سے گزرنے والے کے لیے بغیر اجازت کے کھانا مباح کیا ہے وہ اس کے مالک کو تین بار آواز دے اگر وہ جواب دے تو ٹھیک ہے ورنہ کھائے اسی طرح بکری کا حکم ہے یہ حضرات اپنے قول کی دلیل میں حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما کی حدیث پیش کرتے ہیں جو ہمارے نزدیک اس حدیث کے مناسب نہیں اگر حدیث ہو تو اس سے کھانا مباح ہونا ثابت ہوتا ہے جیسا کہ حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے دوسری حدیث میں ذکر کیا گیا ہے جو ہم نے بیان کی ہے اس حدیث میں ذکر کیا گیا ہے کہ اجازت کے بغیر کھانا مباح نہیں ہے۔

[illegible]

فقہی

[illegible]

۸۰۵۔ حَدَّثَنَا رَبِيعُ الْمُؤَذِّنُ قَالَ ثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ مَنْصُورٍ قَالَ ثَنَا أَبِي عَنْ شَرِيكٍ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ الشَّيْبَانِيِّ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ حَفْصَةَ سَمِعَتْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا يَحْتَلِبَنَّ أَحَدٌ مَاشِيَةَ أَحَدٍ بِغَيْرِ إِذْنِهِ أَيُحِبُّ أَحَدُكُمْ أَنْ يُؤْتَى مَشْرُبَتَهُ فَيَكْسِرَ خِزَانَتَهُ فَيَحْمِلَ طَعَامَهُ فَإِنَّمَا تَخْزُنُ لَهُمْ ضُرُوعُ مَوَاشِيهِمْ أَطْعِمَتَهُمْ فَلَا يَحْتَلِبَنَّ أَحَدٌ مِنْكُمْ مَاشِيَةَ أَحَدٍ إِلَّا بِإِذْنِهِ۔

۸۰۶۔ حَدَّثَنَا بُكَيْرٌ قَالَ ثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ [illegible]

۸۰۷۔ حَدَّثَنَا [illegible]

[illegible]

[illegible]

[

کبیرہ گناہ کا بیان

حضرت ابو حمید ساعدی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کسی شخص کے لیے حلال نہیں کہ کسی شخص کی چیز اس کی رضامندی کے بغیر لے۔ راوی نے کہا یا رسول اللہ کیا اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں پر مسلمان کا مال بڑی سختی سے حرام فرمایا۔

حضرت عمرو بن یثربی سے مروی ہے فرمایا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ کسی شخص کے لیے اس کے بھائی کے مال سے اس کی رضامندی کے بغیر کچھ بھی لینا جائز نہیں وہ فرماتے ہیں میں نے عرض کیا یا رسول اللہ اگر میں اپنے چچا زاد بھائی کی بکری کا دودھ پی لوں تو کچھ ہے سکتا ہوں؟ آپ نے فرمایا اگر تو اس کو اس حالت میں پائے کہ اس کے مالک نے اس کا دودھ دوہ لیا ہو تو اسے پریشان نہ کرے۔

تو یہ روایات جو ہم نے بیان کی ہیں وہ اس شخص کے دعویٰ پر دلالت کرتی ہیں جو یہ کہتا ہے کہ اگر کسی شخص کے پاس کوئی چیز گری ہوئی پائے تو اس کا اٹھانا واجب ہے اگر اس کا مالک اس کو نہ پہچانے تو اس کا اختیار ہے کہ اس کو صدقہ کر دے یا اپنے پاس رکھ لے اگر مالک آ جائے تو اس کو اختیار ہے اگر چاہے تو اس کے صدقہ کرنے کو جائز قرار دے اور اگر چاہے تو اس کو تاوان کا مطالبہ کرے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اپنے بھائی کی چیز کو لے اور اس کو ضائع کر دے یا اس کو ہلاک کر دے تو اس کو چاہیے کہ اس کا بدلہ دے۔

۸۱۱۔ حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ قَالَ ثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ۔

۸۱۲۔ حَدَّثَنَا هُدْبَةُ قَالَ ثَنَا عَبَّادُ اللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ قَالَ ثَنَا صَفْوَانُ بْنُ صَالِحٍ أَنَّ أَبَا طَلْحَةَ حَدَّثَهُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِي الَّذِي يَقْرَأُ فِي صَلَاةِ الصُّبْحِ فَيَخْرُجُ فَيَقُولُ لَا يَأْخُذُ بَعْدَ قِرَاءَتِهِ لَا حَرَجَ عَلَيْهِ۔

۸۱۳۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ دَاوُدَ قَالَ ثَنَا عَمْرُو بْنُ خَالِدٍ قَالَ ثَنَا صَفْوَانُ بْنُ صَالِحٍ عَنْ نُعَيْمِ بْنِ حَمَّادٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ۔

۸۱۴۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا أَبُو مُسْهِرٍ قَالَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ حَمْزَةَ عَنِ الزُّبَيْدِيِّ عَنْ ضَمْرَةَ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي عَمْرَةَ الْأَنْصَارِيِّ عَنْ بَعْضِ أَهْلِ بَنِي سَعْدٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَيُّمَا رَجُلٍ ضَافَ بِقَوْمٍ فَأَصْبَحَ الضَّيْفُ مَحْرُومًا فَلَهُ أَنْ يَأْخُذَ بِقَدْرِ قِرَاهُ۔

۸۱۵۔ حَدَّثَنَا رَبِيعُ الْمُؤَذِّنُ قَالَ ثَنَا شُعَيْبٌ قَالَ ثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ أَبِي الْخَيْرِ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ قُلْنَا يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّكَ تَبْعَثُنَا فَنَمُرُّ بِقَوْمٍ قَالَ إِنْ نَزَلْتُمْ بِقَوْمٍ فَأَمَرُوا لَكُمْ بِمَا يَنْبَغِي لِلضَّيْفِ فَاقْبَلُوا فَإِنْ لَمْ يَفْعَلُوا فَخُذُوا مِنْهُمْ حَقَّ الضَّيْفِ الَّذِي يَنْبَغِي

فَأَوْجَبَ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الضِّيَافَةَ فِي هٰذِهِ الْآثَارِ وَجَعَلَهَا حَقًّا وَاجِبًا لِلضَّيْفِ عَلَى الْمُضِيفِ فَقَدْ وَجَبَتْ لَهُ أَخْذُهَا كَمَا أَخَذَ الَّذِينَ ثُمَّ نُسِخَ ذٰلِكَ

۸۱۶۔ فَمِمَّا رُوِيَ فِي نَسْخِ ذٰلِكَ مَا حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا سَلَّامُ بْنُ سُلَيْمٍ الْمَدَائِنِيُّ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ أَبِي لَيْلَى قَالَ ثَنَا

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے اسی طرح روایت ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص نماز فجر پڑھ کر اپنی جگہ سے اٹھتا ہے اور اس کے بعد کچھ نہیں پڑھتا اس پر کوئی حرج نہیں ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کسی قوم کے پاس جائے اور وہ اس کی مہمانی نہ کریں تو مہمان کو حق ہے کہ بقدر اپنی مہمانی کے ان سے وصول کرے۔

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ ہمیں بھیجتے ہیں تو ہم لوگوں کے پاس سے گزرتے ہیں کہ وہ ہماری مہمانی نہیں کرتے تو آپ کا کیا حکم ہے آپ نے فرمایا اگر تم کسی قوم کے پاس جاؤ اور وہ تمہارے لیے مہمان کے مناسب ہے تو اسے قبول کرو اگر وہ ایسا نہ کریں تو ان سے مہمان کا مناسب حق وصول کرو۔

قرار دیا جس کو اللہ تعالیٰ نے ان روایات میں مہمان کا حق قرار دیا ہے اور اسے اس کے لیے واجب قرار دیا ہے اسے اجازت دی کہ وہ اسے اس طریقہ پر حاصل کرے جس طریقہ پر اس کا حاصل کرنا اس کے لیے واجب

[illegible]

[illegible]

[illegible]

بَابُ لُبْسِ الْحَرِيرِ

باب ۲۱۸ ریشم پہننا

۸۳۱۔ حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ قَالَ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنْ يُسَيْرِ بْنِ مَخْرَمَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عُرِضَتْ عَلَيْهِ أَقْبِيَةٌ فَبَلَغَ ذٰلِكَ أَبَا مَخْرَمَةَ فَقَالَ يَا بُنَيَّ إِنَّهُ قَدْ بَلَغَنِي أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ عُرِضَتْ عَلَيْهِ أَقْبِيَةٌ فَهُوَ يَقْسِمُهَا فَانْطَلِقْ بِنَا إِلَيْهِ قَالَ فَذَهَبْنَا فَوَجَدْنَا رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَنْزِلِهِ فَقَالَ لِي أَبِي يَا بُنَيَّ ادْعُ لِي رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ الْمِسْوَرُ فَأَعْظَمْتُ ذٰلِكَ وَقُلْتُ كَيْفَ وَهُوَ الَّذِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنَّ اللّٰهَ لَيْسَ بِجَبَّارٍ قَدْ صُوِّتَ وَسُئِلَ اللّٰهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَرَجَ وَعَلَيْهِ قَبَاءٌ مِنْ دِيبَاجٍ مُزَرَّرٌ بِالذَّهَبِ فَقَالَ يَا أَخْرَمَةُ هٰذَا اخْتَبَأْنَاهُ لَكَ فَأَعْطَانَاهُ

قَالَ

فَحَضَرَ فَذَهَبَ قَوْمٌ إِلَى هٰذَا فَقَالُوا لَا بَأْسَ بِلُبْسِ الْحَرِيرِ لِلرِّجَالِ وَالنِّسَاءِ وَاحْتَجُّوا فِي ذٰلِكَ بِهٰذَا الْحَدِيثِ وَخَالَفَهُمْ فِي ذٰلِكَ آخَرُونَ فَكَرِهُوا لُبْسَ الْحَرِيرِ

حضرت مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کچھ قبائیں آئیں تو یہ بات حضرت مخرمہ رضی اللہ عنہ کو پہنچی تو انہوں نے فرمایا اے بیٹے! مجھے خبر پہنچی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کچھ قبائیں آئی ہیں اور آپ انہیں تقسیم فرما رہے ہیں تو کیوں ہمارے ساتھ چلو تو ہم آپ کے پاس جائیں گے تو کار رسالت صلی اللہ علیہ وسلم کرنے کے بعد آپ نے فرمایا تو میرے پاس جا کر کہہ دے کہ میرے لیے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو بلا دیں حضرت مسور فرماتے ہیں میں نے یہ سوچا کہ یہ کام ہمارا معلوم ہوتا ہے کہ ہم نے آپ کے لیے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو بلانا ہے میں نے عرض کیا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو کیسے بلاؤں حالانکہ وہ اللہ کے رسول ہیں چنانچہ میں نے آپ کو بلایا آپ باہر تشریف لائے آپ پر ایک ریشمی قبا تھی اور اس پر سونے کے بٹن لگے ہوئے تھے آپ نے فرمایا اے مخرمہ! میں نے یہ تمہارے لیے چھپا کر رکھا تھا چنانچہ آپ نے وہ قبا ان کو دے دی۔

حضرت امام طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ایک جماعت ان روایات کو لے کر گئی ہے وہ فرماتے ہیں مرد اور عورت کے لیے ریشم پہننا جائز ہے ان حضرات نے اس حدیث سے استدلال کیا ہے لیکن دوسرے حضرات نے اس کو ناپسند کیا ہے کہ ریشم پہننا مرد کے لیے جائز نہیں ہے اور ان حضرات نے اس حدیث کا جواب یہ دیا ہے کہ ممانعت سے پہلے کا واقعہ ہے اور ان حضرات نے اس بات کو اس لیے ترجیح دی ہے کہ ممانعت والی حدیث کے راوی حضرت عمر رضی اللہ عنہ ہیں اور یہ حدیث حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی وفات کے بعد کی ہے اور اللہ تعالیٰ ہی بہتر جانتا ہے۔

[illegible]

۸۲۲۔ [illegible]

۸۲۳۔ [illegible]

۸۲۴۔ [illegible]

۸۲۵۔ [illegible]

۸۲۶۔ [illegible]

۸۲۷۔ [illegible]

۸۲۸۔ [illegible]

فاطمہ کے لئے سونے کے مردوں کے لئے ریشم پہننے کو حرام قرار دیا ہے۔ اس نے اس سلسلے میں ابی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی احادیث کے متعلق سوال کیا ہے کہ آپ نے اسے منع فرمایا۔

حضرت سوید بن غفلہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں حضرت علی بن خطاب رضی اللہ عنہ نے ہمارے سامنے خطبہ دیا کہ فرمایا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ریشم پہننے سے منع فرمایا البتہ دو یا تین انگلیوں کی مقدار کی اجازت ہے۔

حضرت علی بن خطاب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں دو یا تین انگلیوں کے مقدار کے علاوہ ریشم پہننے سے منع فرمایا۔

حضرت ابو عثمان نہدی فرماتے ہیں حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے فرمایا ریشم سے اجتناب کرو کیونکہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے منع فرمایا اور اس سے نہ ہٹو مگر اس قدر آپ نے دو انگلیوں کے ساتھ اشارہ فرمایا۔

حضرت حسین بن عذر فرماتے ہیں میں نے حضرت یزید بن ابی سے سنا انہوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا۔

حضرت ابو عثمان نہدی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ہمارے پاس حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کا خط آیا اس وقت میں حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کے ہمراہ آذربائیجان میں تھا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ریشم پہننے سے منع فرمایا مگر اس قدر فرماتے ہیں تو آپ نے بتایا کہ دو انگشت و نگاہ ہیں۔

حضرت ابو الرمثی سے مروی ہے فرماتے ہیں میں نے حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ انہوں نے ایک شخص کو ریشم پہنے ہوئے دیکھا تو فرمایا کیا اس میں ریشم ہے اس نے کہا [illegible]

٨٢٩ - حدثنا ابن مرزوق قال ثنا وهب قال ثنا ابن أبي ذئب عن نافع عن ابن عمر قال دخل على رسول الله صلى الله عليه وسلم رجل من الأنصار وهو يعرض عبيدا له يبيعهم فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم من يشتري مني هذا العبد فقال رجل أنا يا رسول الله فاشتراه منه ثم قال يا رسول الله ما أحد أحق بهذا العبد مني

٨٣٠ - حدثنا يونس قال ثنا ابن وهب قال أخبرني يونس عن معمر وعن ابن شهاب عن سالم عن أبيه عن النبي صلى الله عليه وسلم مثله غير أنه قال فاشتراه رجل من عطاء ولم يسمه

٨٣١ - حدثنا ابن أبي داود قال ثنا أبو مصعب قال ثنا عبد العزيز بن محمد عن يحيى بن سعيد عن نافع عن سالم بن عبد الله عن عبد الله بن عمر أن عمر بن الخطاب تصدق على عهد رسول الله صلى الله عليه وسلم بفرس له في سبيل الله فوجده يباع فأراد أن يبتاعه فسأل رسول الله صلى الله عليه وسلم عن ذلك فقال لا تبتعه ولا تعد في صدقتك

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک انصاری رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور آپ اپنے غلام بیچ رہے تھے اس نے کہا یا رسول اللہ کون اس غلام کو مجھ سے زیادہ لینے کا حق دار ہے پس اس نے اس کو خرید لیا۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک انصاری رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور آپ اپنے غلام بیچ رہے تھے اس نے کہا یا رسول اللہ کون اس غلام کو مجھ سے زیادہ لینے کا حق دار ہے پس اس نے اس کو خرید لیا۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک انصاری رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور آپ اپنے غلام بیچ رہے تھے اس نے کہا یا رسول اللہ کون اس غلام کو مجھ سے زیادہ لینے کا حق دار ہے پس اس نے اس کو خرید لیا۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اللہ کے راستے میں ایک گھوڑا صدقہ کیا پھر اس کو بیچتا ہوا پایا تو اس کو خریدنا چاہا پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کے بارے میں پوچھا تو آپ نے فرمایا اس کو نہ خرید اور اپنے صدقہ میں واپس نہ لے۔

[illegible]

۸۳۲ ۔ [illegible]

۸۳۳ ۔ [illegible]

۸۳۴ ۔ [illegible]

۸۳۵ ۔ [illegible]

۸۳۶ ۔ [illegible]

کہ وہ کھڑا ہو جائے اور اپنے بھائی کو بیٹھنے کی جگہ دے دے۔ آپ نے فرمایا ہے کہ تم میں سے کوئی شخص اپنے بھائی کو اس کی جگہ سے اٹھا کر خود اس جگہ پر نہ بیٹھے۔ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ اس حدیث کی بنا پر جمعہ کے دن اپنی جگہ کسی کو نہیں دیتے تھے۔

حضرت عطاء بن یسار حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک اعرابی آیا اس پر ایک کپڑا تھا جس کی آستینیں نہیں تھیں۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو نصیحت فرمائی اور اس کو حکم دیا کہ اپنے کپڑے کی آستینیں کاٹ دے۔ اس نے اپنی آستینیں کاٹ کر ان کی طرف کھڑے ہوئے اور ان کے ٹخنے کے دائمنوں کو کاٹنے کا حکم فرمایا۔ اس پر بعض لوگوں کا لباس نہیں دیکھتا پر فرمایا ہے ہم نے اختصار کے طور پر یہ مضمون ذکر کیا ہے۔

حضرت ابوالشیخ صنائی فرماتے ہیں میں معاویہ کے ہمراہ کوفہ کی جامعت کے ساتھ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے پاس تھا انہوں نے فرمایا میں تم لوگوں کو اللہ تعالیٰ کی قسم دیتا ہوں کیا تم جانتے ہو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ریشم پہننے سے منع فرمایا ہے؟ سب نے کہا ہاں۔ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں بھی گواہی دیتا ہوں۔

حضرت نمیر بن خرشہ فرماتے ہیں ہم سے ثمامہ نے بیان کیا وہ کہتے ہیں ہم سے معاویہ نے بیان کیا پھر انہوں نے اپنی اسناد سے اسی طرح ذکر کیا۔

حضرت عمران بن عبداللہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ریشم وہ شخص پہنتا ہے جس کے لیے (آخرت میں) کوئی حصہ نہیں۔

حضرت عمران نے بیان کیا فرماتے ہیں حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے حج کیا تو کعبہ شریف میں چند انصار کو بلایا اور فرمایا میں تم کو اللہ کی قسم دیتا ہوں کیا تم نے نہیں سنا کہ رسول اکرم صلی اللہ

فقد عاند من النصارى في الكعبة
[illegible] الله أنه سمع رسول الله صلى
الله عليه وسلم نهى عن ثياب الحرير إلا هكذا
وهكذا قال وأنا أشهد.

٨٣٨ - حدثنا ابن نمير قال نا أبو معاوية
[illegible] قال نا شعبة عن الحكم عن ابن أبي
[illegible] قال استسقى حذيفة بالمدائن فأتاه دهقان
[illegible] فرمى به فقال إني كنت نهيته
[illegible] أنه ينتهي أن رسول الله صلى الله عليه
وسلم نهى عن الشرب في آنية الذهب و
[illegible] وعن لبس الحرير والديباج وقال
[illegible] في الدنيا وهي لكم في الآخرة.

٨٣٩ - حدثنا أبو بكرة قال نا وهب قال نا
شعبة عن الحكم عن ابن أبي ليلى مثله.

٨٤٠ - حدثنا علي بن شيبة قال نا أبو غسان
قال نا مسعود بن سعد الجعفي عن يزيد بن أبي
زياد عن عبد الرحمن بن أبي ليلى مثله غسان
قال نا مسعود بن سعد الجعفي عن يزيد بن
أبي زياد عن عبد الرحمن بن أبي ليلى مثله.

٨٤١ - حدثنا ابن نمير قال نا أبو إسحاق
الشيباني قال نا ابن عوف عن نافع عن ابن
أبي ليلى مثله.

٨٤٢ - حدثنا ابن نمير قال نا أبو معاوية
قال نا عبيد الله بن عمر عن أبيه عن علي بن عبد الله
عن أبيه عن معاوية قال نهى رسول الله صلى الله
عليه وسلم عن لبس الحرير والذهب.

٨٤٣ - حدثنا أبو بكرة قال نا وهب قال نا
شعبة عن أبي التياح عن رجل من بني ليث
عن عبد الله بن حصين أن رسول الله صلى الله

حضرت شعبہ حضرت حکم سے اور وہ ابن ابی لیلیٰ سے اس کی
مثل روایت کرتے ہیں۔

حضرت یزید بن ابی زیاد حضرت عبد الرحمن بن
ابی لیلیٰ سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

حضرت ابو اسحٰق فرماتے ہیں ہم سے ابن عوف نے بیان کیا
وہ حضرت مجاہد سے اور وہ ابن ابی لیلیٰ سے اس کی مثل روایت
کرتے ہیں۔

حضرت علی بن عبد اللہ اپنے والد سے اور وہ حضرت معاویہ
رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم
نے ریشم اور سونا پہننے سے منع فرمایا۔

حضرت [illegible] رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ
رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ریشم پہننے سے منع فرمایا۔

حضرت حفص بن عاصم سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

حضرت سعید بن مسیب حضرت حسن سے اور وہ حضرت قیس بن حصین سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سونے اور چاندی کے برتنوں میں پینے سے منع فرمایا۔

حضرت ثابت بنانی سے مروی ہے فرماتے ہیں میں نے حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما سے سنا فرماتے تھے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے دنیا میں ریشم پہنا وہ اسے آخرت میں نہیں پہنے گا۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص دنیا میں ریشم پہنے گا وہ اسے آخرت میں نہیں پہنے گا اور اگر وہ جنت میں داخل ہوں تو دیگر جنتی پہنیں گے لیکن یہ نہیں پہنے گا۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے دنیا میں ریشم پہنا

وسلم من لبس الحرير في الدنيا لم يلبسه في الآخرة۔

٨٤٩۔ حدثنا سفيان بن الحسين قال نا ابو عاصم عن ابن جريج عن عطاء عن عبد الله بن الحارث عن ابي الصهباء قال سمعت انسا قلت من حدثك عن النبي صلى الله عليه وسلم فقال سمعت اذناي وعيتا قلبي من النبي صلى الله عليه وسلم فقال سديدا اذكر مثله۔

٨٥٠۔ حدثنا ابو كريب قال نا اسود قال نا شعبة عن حميد الطويل عن انس قال لا تلبسوا الحرير فانه من لبس في الدنيا لم يلبسه في الآخرة۔

٨٥١۔ حدثنا ابو كريب قال نا ابو بكر قال ابو كريب اخبرنا ابن نمير وقال يحيى نا ابن نمير قال اخبرني عبد الله بن ابي رقية الخثعمي حدثه قال سمعت مسلمة بن مخلد يخطب وهو يقول اما انه لم يخص في الكتاب ما يعدلكم عن لبس الحرير وهذا ينظر رجل غير ذي دين من رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال يا عقبة فقام عقبة بن عامر فقال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول من لبس الحرير في الدنيا حرمه ان يلبسه في الآخرة۔

٨٥٢۔ حدثنا محمد بن حميد بن هشام قال نا يوسف بن الماجشون قال نا عبد الله بن ابي جعفر عن ابيه عن عمير بن اسحاق عن ابي الشعثاء انه سمع ابا امامة انه سمع رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول لا يلبس الحرير في الدنيا الا من لا خلاق له۔

٨٥٣۔ حدثنا الحسين بن نصر وعثمان بن محمد بن ابي شيبة قالا نا عبد الله بن يوسف قال نا يحيى بن حمزة قال حدثني عبد الرحمن بن يزيد بن جابر عن خالد بن عبد الله بن حنين عن علي بن رباح عن ابي هريرة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال من لبس الحرير في الدنيا لم يلبسه

ریشمی لباس نہیں پہنے گا۔

حضرت شعبہ حضرت ابوایوب سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے حضرت انس سے سنا کہ انہوں نے حضرت ابوطلحہ سے سنا کہ انہوں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے فرمایا میرے دونوں کانوں نے سنا اور میرے دل نے اس کو یاد رکھا پھر انس نے اس کی مثل ذکر کیا۔

حضرت عبداللہ بن ابی رقیہ خثعمی حضرت مسلمہ بن مخلد سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے حضرت عقبہ بن عامر سے سنا کہ انہوں نے کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے فرمایا جو شخص ریشم پہنتا ہے اس کے لیے آخرت میں کوئی حصہ نہیں۔

حضرت ابوامامہ بیان فرماتے ہیں کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے فرمایا دنیا میں وہی شخص ریشم پہنتا ہے جس کے لیے آخرت میں کوئی حصہ نہیں۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے دنیا میں ریشم پہنا وہ آخرت میں نہیں پہنے گا۔ میں نے گواہی دی کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے فرمایا جو آدمی دنیا میں ریشم پہنے گا اس پر آخرت میں پہننا حرام ہے۔

فقہی جلد ۲

اور جنت والوں کے برتن ہیں۔

تو ان متواتر روایات میں ریشم پہننے کی ممانعت ہے اس بات کا احتمال ہے کہ جن روایات میں اس کی اجازت ہے ان سے ممانعت ہے اور یہ بھی احتمال ہے کہ جواز والی روایات ناسخ ہوں نے اس میں غور و فکر کیا تاکہ ناسخ و منسوخ میں تمیز کر سکیں۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایکدر دوس نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ریشمی کپڑا بھیجا اور یہ ریشم کی ممانعت سے پہلے کی بات ہے آپ نے اسے پہنا تو ہمیں بہت اچھا لگا آپ نے فرمایا اللہ کی قسم اس کے قطعہ جنت میں سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کے رومال اس سے اچھے ہیں۔

حضرت ابوالخیر سے مروی ہے انہوں نے حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے سنا وہ فرماتے ہیں ایک دن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس باہر تشریف لائے آپ پر ریشمی قبا تھا آپ نے اس میں نماز فرض ادا فرمائی فارغ ہوئے تو اسے اتار دیا۔ اور فرمایا یہ کپڑا متقی لوگوں کے مناسب نہیں۔

حضرت عبدالحمید بن جعفر فرماتے ہیں ہم سے حضرت یزید بن ابی حبیب نے بیان کیا پھر انہوں نے اپنی اسناد سے اسی کی مثل ذکر کیا۔

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں ہم رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ریشمی قبا پیش کی گئی آپ نے اسے پہنا پھر نماز پڑھی اس کی مثل ذکر کیا

قد لبث هذه الآثار

[illegible] فقد ذكر [illegible] ان صباحا دابة الملقى عن ابيه
[illegible] باحيه فعلمنا ان صاحباه في الذهبي عن
[illegible] هذا انما سوى بها صاحباه في اباحة لبنه وهذا
[illegible] قول ابي حنيفة وابي يوسف ومحمد والآثار
[illegible]

۸۵۸ - وقد روي عن اصحاب رسول الله صلى
[illegible] وسلم في ذلك ما حدثنا ابو بكرة قال ثنا
[illegible] قال ثنا شعبة عن سعد بن ابراهيم عن
[illegible] ان عبد الرحمن بن عبد الرحمن دخل على
[illegible] الرحمن على عمر عليه قميص من حرير
[illegible] ديباج من ذهب فشق القميص وقال
القميص وقال اذهب الى اهلك۔

۸۵۹ - حدثنا ابو بكرة قال ثنا اسد قال ثنا
[illegible] عن وبرة بن عبد الرحمن عن حاضر عن
[illegible] بن غفلة قال اتينا عمر وعلينا وشي ثياب
[illegible] او قال يسرني فقال يرحم الله هذا
[illegible] فدعنا فالقيناها ولبسنا ثياب العرب
[illegible] فقال انتم خير من قوم اتوني وعليهم
[illegible] فقال اللهم لك الحمد لك يا بسجرتها ما
[illegible] ولا يحل الا ارضعين او لثنا او اربعا يعني
[illegible]

۸۶۰ - حدثنا ابو بكرة قال ثنا ابو احمد قال
ثنا سفيان عن اسمعيل بن سميع عن مسلم البطين
عن ابي عمرو الشيباني قال رأى علي عن ابي طالب
عليه حلة في صدره لبسة من ديباج فقال
ما هذا الشيء الذي تحت عمامتك فجعل
[illegible] فقال له رجل ما يعني الذي [illegible]

[illegible] ہیں اور ان سے ان کے بھائی [illegible] اور
[illegible] اسے پینے کے لیے دودھ ہے [illegible] اس کے لیے
[illegible] ہے حضرت امام ابو حنیفہ، امام ابو یوسف اور
[illegible] اور ہمارا قول ہے۔

[illegible] حضرت عبد الرحمن بن [illegible] سے
[illegible] حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور
[illegible] ان کے جسم پر ریشم کا کپڑا تھا [illegible]
[illegible] کپڑوں کو پھاڑ دیا تو [illegible] کپڑے
[illegible] کو اس [illegible] حاضر ہوئے فرمایا اللہ اس گروہ
[illegible] بہتر ہو جو میرے پاس آیا تھا اس حال میں کہ
[illegible] اس کا لباس تھا اگر اللہ تعالیٰ اس سے [illegible]
[illegible] مناسب سمجھتا یا فرمایا اللہ [illegible]
[illegible] دو یا چار [illegible]

[illegible] حضرت ابو موسیٰ [illegible] حضرت عمر
[illegible] ایک شخص کو دیکھا جس کے [illegible]
تھا فرمایا [illegible] کے لیے کیا ہے وہ شخص مجھے
گیا تو ایک شخص نے اس سے کہا [illegible]

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ نے ان عامر کے بارے میں جانت طلب کی ان کے بیٹے وہ بھی گنہ سے تھے انہیں وہ بتا دیا گیا حضرت سعد رضی اللہ عنہ داخل ہوئے تو ان کے پاس ان کا چادر تھی حضرت ابن عامر نے ان سے فرمایا اے ابو اسحاق آپ نے میرے پاس آنے کی اجازت طلب کی اور میرے پاس کچھ نہیں تھا تو میں نے انہیں بتانے کا حکم دیا انہوں نے فرمایا اے ابو عامر آپ اچھے آدمی ہیں اگر آپ اُن لوگوں میں سے نہ ہوں جن سے اللہ تعالیٰ نے فرمایا تم اپنی پاکیزہ دولت دنیا میں لے گئے اور تم نے نفع اٹھایا البتہ مجھے جو تو نے دی ہے چھلکا ہی پر لیشار رکشہ کے گھوڑوں پر بیٹھنے سے زیادہ پسند ہے آپ پر بھی فرشتہ نگہبان مقرر ہے جس کا نصف ان اور نصف علیم ہے تو انہوں نے فرمایا میرے بدلے سے ان کا بیٹھنا مقبول ہے۔

حضرت طلق بن حبیب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے حضرت ابن الکوا رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا کہ مجھے بتائیے کہ آپ جو کچھ فرماتے ہیں کیا وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ہے یا اللہ تعالیٰ کی کتاب میں پایا ہے انہوں نے فرمایا نہ تو میں نے کتاب اللہ میں پایا اور نہ ہی رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے بلکہ میں نے دیکھا کہ مسلمان اسے ناپسند کرتے ہیں۔

حضرت یزید بن زریع حضرت عبداللہ بن عون رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں مجھے یہ معلوم ہے کہ وہ حدیث روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں ہم مقام بلقاء میں حضرت [illegible] کی خدمت میں حاضر ہوئے کہ [illegible] جاسے اس کی [illegible] ہو گیا ہے تو میں نے تم سے فرمایا اسے چھوڑ دو تم اس کو [illegible]

حضرت امام ابو عیسیٰ ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ [illegible] مؤلف کہتے ہیں کہ اس سے جو کچھ حرام ہے اس میں [illegible] نے اس سلسلے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم [illegible]

وَقَدْ رُوِيَ عَنْ بَعْضِ السَّلَفِ فِي هٰذَا مَا حَدَّثَنَا

قَالُوا لَهُ

فَكَانَ فِي الْحُجَّةِ عَلَى مَنْ ذَهَبَ إِلَى هٰذَا الْقَوْلِ أَنَّهُ

۸۶۴۔ وَرُوِيَ

۸۶۵۔ حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا هُدْبَةُ بْنُ خَالِدٍ قَالَ ثَنَا

فَفِي هٰذَا الْحَدِيثِ أَنَّ الثِّيَابَ الْمُعَصْفَرَةَ

فَنَظَرْنَا فِي ذٰلِكَ هَلْ حُرِّمَ لُبْسُهَا لِهٰذِهِ الْعِلَّةِ

۸۶۶۔ فَإِذَا

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے استدلال کرنے والوں کا جواب

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ آپ نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ نے دو معصفر کپڑے پہنے تھے تو آپ نے ان کو رنگنے کا حکم دیا۔ اس سے ثابت ہوا کہ معصفر کپڑے پہننا جائز ہے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ نے دو معصفر کپڑے پہنے تھے تو آپ نے فرمایا کہ یہ کفار کا لباس ہے۔ تم اسے نہ پہنو۔

حضرت علی بن عبدالرحمن نے ہمیں حدیث بیان کی انہوں نے کہا ہمیں عبداللہ بن مبارک نے حدیث بیان کی انہوں نے کہا ہمیں یحییٰ نے حدیث بیان کی پھر انہوں نے اپنی سند سے اسی طرح ذکر کیا۔

تو اس حدیث میں ہے کہ زرد رنگ کے کپڑے کفار کا لباس ہے۔

تو ہم نے اس میں غور کیا کہ آیا یہ حکم کسی علت کی وجہ سے ہے تو ہم نے دیکھا کہ

فکان

بن ابی امیہ قرشی نے انہ سے بیان کیا جس طرح انہوں نے اس حدیث کا اس کی شکل ذکر کیا۔

حضرت عبدالرحمٰن بن رافع نے حضرت عبداللہ بن عمر سے سنا ہے اور انہوں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح روایت کیا۔

حضرت ابراہیم بن منتشر نے ابن عیینہ سے بیان کیا انہوں نے حضرت عبدالرحمٰن بن زیاد سے بیان کیا انہوں نے حضرت عبدالرحمٰن بن زیاد سے بیان کیا انہوں نے اپنی سند سے اس کی شکل ذکر کیا۔

حضرت ثابت بن عبیدہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ام المومنین بنت زید بن ارقم سے سنا انہوں نے اپنے والد حضرت زید بن ارقم سے روایت کرتے ہوئے بیان کیا انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل۔ حضرت علی بن عبدالرحمٰن نے اس روایت میں اضافہ کیا کہ حضرت ابو نضر نے کہا ہے کہ میں نے بسر بن سعید سے سنا وہ کہتے تھے اور یہ امیر المومنین حضرت عمر بن عبدالعزیز کے زمانہ خلافت میں ان کے سامنے کہتے تھے زید بن ارقم نے کہا ہے ہاتھ میں ہاتھ لے کر چلتے تھے تو ایک شخص ہمارے پاس سے گزر کر چلا گیا پھر واپس ہوئے اور ہم سے ہاتھ ملایا میں نے حضرت عطاء سے پوچھا تو انہوں نے کہا کوئی حرج نہیں۔

حضرت ہشام بن ابی رقیہ فرماتے ہیں میں نے حضرت عطاء بن ابی رباح کو دیکھا وہ حضرت عطاء بن یسار سے روایت کرتے تھے انہوں نے وہ روایت بیان کی کہ وہ حضرت نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہے جس کو حضرت عطیہ کرتے ہوئے اور فرمایا کہ میں نے زید بن ارقم سے سنا آپ نے فرمایا جو شخص بھول جائے اور اس کو یاد کرے اس کا کوئی حرج نہیں ہے اور میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے فرمایا قسم اور نذر میں ایسا ہی ہے جیسا کہ اس کو یاد رکھے اور ان کو پورا کرے جس کے لیے حلال ہے۔

[illegible]

[illegible]

۸۸۱ - حدثنا محمد بن خزيمة قال ثنا حجاج قال ثنا حماد بن سلمة قال ثنا عاصم بن بهدلة عن سعيد بن أبي بردة عن أبي بردة عن أبي موسى الأشعري عن النبي صلى الله عليه وسلم أنه قال الحرير والذهب حلال لإناث أمتي حرام على ذكورها.

حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ریشم اور سونا میری امت کی عورتوں کے لیے حلال اور مردوں کے لیے حرام ہے۔

۸۸۲ - حدثنا أحمد بن داود قال ثنا أسد بن موسى قال ثنا ابن أبي ذئب قال ثنا المقبري عن عبد الله بن يزيد الخطمي عن أبيه عن أبي موسى الأشعري عن النبي صلى الله عليه وسلم مثله.

ایک اور سند سے حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے اسی طرح روایت ہے۔

فَبَيَانُ مَا فِي

هذا الأثر من قصد إليه بالنفي في الأثر الأول فقال لا يحل الذهب والحرير للنساء فقال لا نجد في هذا ما يدل على ما ذكرت بل قد وجدنا في هذا الأثر عن ابن عمر عن النبي صلى الله عليه وسلم ما قد دل على أن الذي حرم على الرجال لبسه في الآخرة على الرجال والنساء في الدنيا هو لبسه في الآخرة.

۸۸۳ - وقد ذكروا في ذلك ما حدثنا أبو بكرة قال ثنا أبو داود قال ثنا هشيم عن أبي بشر عن يوسف بن ماهك قال سألت امرأة ابن عمر قالت تتحلى بالذهب قال نعم قالت فيكون كنزا قال إذا لم يكن حراما فليس بكنز.

۸۸۴ - حدثنا سليمان بن شعيب قال حدثني أبي قال ثنا عبد العزيز بن أبي داود عن نافع عن صفية بنت أبي عبيد أنها سألت عن ابن عمر فذكر مثله.

[illegible]

[illegible] کہ جو آدمی اسے دنیا میں پہنے گا وہ اسے آخرت میں نہیں پہنے گا۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے سنا آپ فرماتے تھے میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا وہ فرماتے تھے جو شخص دنیا میں ریشم پہنے گا وہ آخرت میں نہیں پہنے گا۔ ابن زبیر رضی اللہ عنہما نے فرمایا میں کہتا ہوں کہ جو آدمی اسے دنیا میں نہیں پہنے گا وہ جنت میں نہیں جائے گا کیونکہ اللہ تعالیٰ اور اس (جنت) میں ان کا لباس ریشم ہوگا۔

حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے اپنے والد عبداللہ رضی اللہ عنہ سے سنا آپ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خطبہ دیتے ہوئے فرماتے تھے اے لوگو ریشم نہ پہنو اور نہ اپنی عورتوں کو پہناؤ جو آدمی اسے دنیا میں پہنے گا وہ اسے آخرت میں نہیں پہنے گا۔

انہوں نے اس سلسلے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے بھی روایت کیا حضرت ابو عثمان نہدی بیان کرتے ہیں میں نے حضرت عقبہ بن عامر جہنی سے سنا وہ خبر دیتے تھے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ریشم اور ریشم پہننے والوں کو سخت ناپسند فرماتے تھے اگر تم جنت کا زیور اور ریشم پسند کرتے ہو تو اسے دنیا میں نہ پہنو۔

[illegible] حضرات سے کہا جائے گا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے کہ جس نے اسے دنیا میں پہنا وہ اسے آخرت میں نہیں پہنے گا آپ سے [illegible] لیکن ہو سکتا ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی [illegible] ہو [illegible] ہو [illegible] ہو

فی الخاتم

۸۸۹۔ ۸۹۰۔ ۸۹۱۔ ۸۹۲۔

اللہ نہیں کیا آپ سے سنا کہ وہ [illegible] کو انگوٹھی پہنایا انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ [illegible] بنوانے کے بارے میں آپ نے ارشاد فرمایا [illegible] جانا پسند فرمایا میں نے آپ کو دیکھا [illegible] بے دیا ہے کہ یہ عورتوں کو پہنائیں۔

[illegible] رضی اللہ عنہما نے [illegible] علیہ وسلم سے اس بات کی خبر دی کہ آپ کے ارشاد [illegible] وہ شخص رحیم پسند ہے جس کو آخرت میں کوئی حصہ نہیں [illegible] اس سے مردوں کا قصد کیا عورتوں کا نہیں۔ بواسطہ حضرت [illegible] حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے اسی طرح مروی ہے۔

حضرت ابو وائل شقیق سے مروی ہے [illegible] حضرت [illegible] سے روایت کرتے ہیں کہ [illegible] نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی [illegible] کو چاندی کا ٹکڑا بھیجا تو آپ نے ان کو [illegible] رضی اللہ عنہ کو عطا فرمایا اور فرمایا اسے بچاؤ کہ عمرو تولا کو [illegible] دیں۔

اسی اس سلسلے میں حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے [illegible] حضرت ابو وائل شقیق فرماتے ہیں میں نے حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے سنا آپ فرماتے تھے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک [illegible] داری دار جوڑا بطور تحفہ پیش کیا گیا تو آپ نے وہ جوڑا مجھے بھیج دیا میں نے اسے پہنا تو آپ کے چہرۂ انور میں ناگواری [illegible] کی تو میں نے اسے دو پٹوں کی صورت میں خواتین میں تقسیم کر دیا۔

حضرت شعبہ فرماتے ہیں مجھے حضرت ابو [illegible] نے خبر دی پھر انہوں نے اپنی سند سے اسی کی مثل ذکر کیا۔

حضرت عبد الملک بن میسرہ حضرت ربعی بن [illegible] سے اور وہ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہوئے اسی کی مثل ذکر کرتے ہیں۔

[illegible]

[illegible] عن ابی طالب یخبر انہا [illegible] کانہا تعوض بعض منقلتی [illegible] یا ابت ابی طالب ما لی لا اراک [illegible] رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان [illegible] الی نسائہ۔

۹۲۔ حدثنا احمد بن داود قال ثنا یعقوب قال ثنا جعفر بن عبد اللہ بن عبیدۃ عن زید بن علی عن ابیہ عن ابی فاختۃ عن جعفر عن علی قال [illegible] سدادا و اقمالحتہا فبعثت [illegible] فقلت یا رسول اللہ ایہما قال لا [illegible] ما الذی لبضعتی و نورعینی اجفلہا خیر [illegible] قال فقطعت منہا اربع خرص [illegible] بنت اسد بن ہاشم و علی بن ابی طالب و حمامۃ بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم و ہی [illegible] و فاطمۃ بنت حمزۃ بن عبد المطلب و ہی [illegible] و قد نسیتہا۔

۹۳۔ حدثنا یزید بن سنان قال ثنا القعنبی قال ثنا عبد العزیز بن محمد عن یزید بن ابی زیاد عن ابی ابراہیم عن ابی فاختۃ عن جعفر عن علی قال [illegible] رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم [illegible] سدادا و اقمالحتہا فبعثت [illegible] رسول اللہ ایہما قال لا الہ الا اللہ [illegible] لکن اجفلہا خیر [illegible] و

[illegible] کیا اس کا بدلہ یہ ہے کہ تم نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک جوڑا بھیجا جس میں ریشم تھا یا تو اس کا ٹاٹ ریشم کو قطع کر دیا یا ٹاٹ آپ نے دوسری طرف پھینک دیا اس سے کہ آیا اللہ عزوجل کیا یا رکھوں نہ کیا میں سے ہیں اس آپ نے فرمایا نہیں میں تمہارے لیے اور چیز زیادہ کرتا ہوں جو اس سے بہتر ہے اور زیادہ نافع تر ہے میں نے عرض کیا وہ کیا ہے فرمایا تم کو اختیار ہے کہ تم حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کو دے دو یا حضرت ام کلثوم رضی اللہ عنہا کو دے دو یا حضرت ام کلثوم رضی اللہ عنہا کو دے دو یا حضرت ام کلثوم رضی اللہ عنہا کو دے دو یا حضرت ام کلثوم رضی اللہ عنہا کو دے دو

حضرت عبیدہ بن ابی عبیدہ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک جوڑا ریشمی کپڑا [illegible] کو دیا تو آپ نے فرمایا میں نے تم کو یہ جوڑا اس لیے نہیں دیا کہ تم اسے پہنو اور اس کو پہن کر نماز پڑھو۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! میں اسے کیا کروں آپ نے فرمایا اسے اپنی عورتوں میں تقسیم کر دو۔ میں نے اس کے دو ٹکڑے کیے اور ان کو اپنے اوپر لپیٹ لیا پھر میں نے اس کے بارے میں [illegible]

حضرت ابو جحیفہ سے روایت ہے فرماتے ہیں میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا آپ وضو فرما رہے تھے میرے سامنے وضو کا پانی لایا گیا آپ نے وضو فرمایا میں نے آپ کے وضو کا پانی لے کر پیا اگر اس کے اثرات دیکھے ہیں بطحاء کے درمیان اور زوراء کے محل پر تقسیم کر دیا۔

اس سلسلے میں حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے حضرت زہری حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی حضرت ام کلثوم رضی اللہ عنہا کے پاس وضو کا پانی لایا گیا اور دیکھی۔

حضرت زبیدی حضرت زہری سے اور وہ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے اسی کی مثل روایت کرتے ہیں۔

حضرت اسماعیل اور حضرت اسحٰق حضرت زہری سے اور وہ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے اسی کی مثل روایت کرتے ہیں۔

حضرت لیث حضرت زبیدی سے وہ حضرت زہری سے اور وہ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں فرماتے ہیں انہوں نے فرمایا کہ سبیراء سے مراد وہ پانی ہے جس کے کناروں پر ریشم ہو۔

حضرت معمر حضرت زہری سے اور وہ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے فرمایا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی حضرت زینب رضی اللہ عنہا کے ریشم کی ریباری دار چادر دیکھی۔

تو ان روایات سے وہ بات ثابت ہوئی جو ہم نے ثابت کی ہے کہ جو رات کے لیے ریشمی ہو اس پر حضرت امام ابو حنیفہ اور امام محمد رحمۃ اللہ علیہ

٩٠٢ - وحدثنا ابو بكر قال حدثنا ابو احمد
[illegible] عن عبد الملك [illegible] عن عمرو
[illegible] ان جابر بن عبد الله [illegible] بن عبد الله
[illegible] قال [illegible] ابن عبد الله

باب ١١٩ الثوب يكون فيه علم الحرير او يكون فيه شيء من حرير

قال ابو جعفر قد روينا في غير هذا الباب
قول رسول الله صلى الله عليه وسلم النهي عن خز
ان صاحبه يوم القيامة ان ذلك منهي عنه وقد على ابن
الزبير الكذب فهذا يدل ان ليس الثوب المسلم يعلم
في لبود الثوب الذي لحمته من حرير وسداه
في ذلك خزوه فقالوا قد وقع النهي عن ذلك على ما
جاز الاعلام وعلى ما كان سداه الا غير حرير لا على
ذلك واحتجوا في ذلك بما قد حدثنا ابو بشر
المروزي عن عمر بن الحسن الشيباني بما ذكر عليهم من
المرير لا صلاتهم.

٩٠٣ - وبما حدثنا ابو [illegible] قال
[illegible] قال هذا الذي [illegible] عن عمر قال
ابو ابي هند عن حميد بن عبد الرحمن عن سفيان بن
[illegible] قال حدثني [illegible] قالت كانت [illegible]
[illegible] ثوبها.

٩٠٤ - حدثنا يونس قال [illegible]
قال [illegible] بن يونس عن مغيرة بن زياد عن
[illegible] قال رأيت [illegible]

باب ١١٩ کپڑے میں ریشمی نقش ہو یا کچھ ریشم ہو

حضرت امام ابو جعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ہم نے اس
باب [illegible] حضرت [illegible] سے روایت کیا ہے
فرمایا [illegible] حضرت [illegible] ہے۔ حضرت [illegible]
[illegible] ہے جس [illegible] ریشم [illegible]
[illegible] ہے [illegible] ریشم [illegible]
[illegible] ہے [illegible] ریشم [illegible]
[illegible] ہے

[illegible]

۹۰۶۔ حدثنا [illegible]

۹۰۷۔ حدثنا [illegible] فقہی [illegible] وما [illegible]

۹۰۸۔ حدثنا [illegible] الحسین بن علی رضی۔

۹۰۹۔ حدثنا [illegible]

[illegible] ہے کر رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کپڑے سے منع فرمایا جو ورس اور زعفران سے رنگا ہوا ہو۔

حضرت ابو عثمان نے بیان کیا فرماتے ہیں ہم سے حضرت [illegible] حدیث بیان کی انہوں نے حضرت عبید سے روایت کی [illegible] اسی سلسلے کی حدیث ذکر کی۔ کوئی روایات کے [illegible] جاتا ہے جو [illegible] ہو لیکن [illegible] ان کا بیان [illegible] ورس اور زعفران سے رنگا ہوا کپڑا پہننا مکروہ ہے۔ ان کے قول کی صحت پر یہ بات دلالت کرتی ہے کہ محرم رضی اللہ عنہم سے ورس اور زعفران سے ملوث کپڑا (رنگا) پہننا مروی ہے۔

حضرت [illegible] ہمارے [illegible] فرمایا [illegible] حضرت علی سے [illegible] کرتے تھے انہوں نے فرمایا کہ میں نے حضرت [illegible] رضی اللہ عنہ کو دیکھا ان کے [illegible] سے زعفران کا [illegible] دیکھا۔

حضرت [illegible] حضرت عبید اللہ بن [illegible] سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں میں نے حضرت حسین بن علی رضی اللہ عنہما کو دیکھا کہ [illegible] ورس اور زعفران سے ملوث [illegible]

حضرت [illegible] عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے حضرت [illegible] بیان کیا کہ انہوں نے حضرت سعید بن [illegible] رضی اللہ عنہما پر [illegible] دیکھا جو ورس اور زعفران سے رنگا ہوا تھا [illegible] بتلاتے ہیں [illegible] حضرت [illegible] رضی اللہ عنہ [illegible] کے [illegible]

۹۱۰۔ حدثنا ... قال ... عن ...

۹۱۱۔ حدثنا يونس قال ثنا ابن وهب قال ... عن ... عن عائشة أنها كانت عبد الله بن الزبير مضرت خبز فأنت مائسة تائسة۔

۹۱۲۔ حدثنا ... قال ... عن ... عن ... عن

بَابُ الرَّجُلِ يَحُكُّ سِنَّهُ هَلْ يَشُدُّهَا بِالذَّهَبِ أَمْ لَا

باب: ہلتے ہوئے دانت کو سونے سے باندھنا

[illegible]

۶۲۶۔ [illegible]

[illegible]

[illegible]

[

وكان من خطبة

[illegible]

[illegible] وكان من الحجة بمحمد فيما ذهب اليه من [illegible]
[illegible] من تفصيل الجراح فلا بأس بذلك وقد كان
[illegible] رسول الله صلى الله عليه وسلم لابن [illegible]
[illegible] وعبيد الرحمن بن عوف الزبير [illegible]
[illegible] وكانت [illegible] عصائب الحرير [illegible]
[illegible] بأس بها وقد [illegible] على هذا الحديث
[illegible] وسائر العصائب في [illegible]
[illegible] فكذلك ما ذكرنا من الذهب [illegible]
[illegible] الله لا يتزين كما تتزين [illegible]
[illegible] رسول الله صلى الله عليه وسلم [illegible]
[illegible] أن يتخذ أنفا من ذهب.

۹۱۷۔ حدثنا محمد بن خزيمة قال ثنا الحسن بن
[illegible] قال ثنا أبو شهاب ح وحدثنا أبو بشر
[illegible] ثنا غسان بن عبيد المفضل قال ثنا أبو شهاب
[illegible] ثنا أبي داود قال ثنا أحمد بن يونس
[illegible] أبو شهاب عن عبد الله بن عون عن
[illegible] بن أسعد أنه مر بأنف فقيل له
[illegible] فاتخذ أنفا من ذهب فأنتن عليه
[illegible] ذلك إلى النبي صلى الله عليه وسلم فأمره
[illegible] أن يتخذ أنفا من ذهب فعفل.

حضرت ابوداؤد شعیب حضرت عبدالرحمن بن مہدی سے
اور وہ اپنے والد حضرت عرفجہ بن اسعد رضی اللہ عنہ سے روایت
کرتے ہیں کہ دور جاہلیت میں جنگ کلاب کے دن ان کی
ناک جاتی رہی تھی انہوں نے چاندی کی ناک بنوائی تو اس میں
بدبو پیدا ہو گئی تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو خبر دی گئی
انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو خبر دی
کی تو آپ نے ان کو سونے کی ناک بنوانے کا حکم دیا چنانچہ
انہوں نے ایسا کیا۔

حضرت ابوداؤد شعیب حضرت عبدالرحمن بن مہدی سے
اور وہ اپنے والد حضرت عرفجہ بن اسعد رضی اللہ عنہ سے روایت
کرتے ہیں کہ دور جاہلیت میں جنگ کلاب کے دن ان کی
ناک جاتی رہی تھی انہوں نے چاندی کی ناک بنوائی تو اس میں
بدبو پیدا ہو گئی تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو خبر دی گئی
انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو خبر دی
کی تو آپ نے ان کو سونے کی ناک بنوانے کا حکم دیا چنانچہ
انہوں نے ایسا کیا۔

ایک دوسری سند سے ابو داؤد نے عبد اللہ بن ظریف سے اور وہ حضرت عرفجہ رضی اللہ عنہ سے اسی طرح روایت کرتے ہیں۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عرفجہ کی ناک کٹ جانے کی وجہ سے چاندی کی ناک بنوانے کی اجازت دی جب چاندی کی ناک سڑنے لگی تو آپ نے انہیں سونے کی ناک بنوانے کا حکم دیا۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ سونے کے ساتھ باندھنے میں کوئی حرج نہیں جب اس سے بدبو چاندی کی وجہ سے آنے والی بدبو سونے کے استعمال کو جائز کر دے گی جیسا کہ چاندی کی وجہ سے ناک میں آنے والی بدبو اس کی جگہ سونے کا استعمال جائز کر دیتی ہے۔

اس سلسلے میں ایک اور دلیل بھی ہے وہ یہ کہ جب دانتوں میں سونے کے استعمال کی طرح چاندی کا استعمال بھی کراہت کو واجب کرنے میں دونوں برابر ہیں اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے عموم رکھا ہے اور چاندی کے ساتھ دانت کو باندھنے کی کراہت سے ثابت ہے تو اس طرح سونے کے ساتھ باندھنے کا حکم بھی استعمال سے باہر ہوگا ——— اگر کوئی شخص یہ کہے کہ مردوں کے لیے چاندی کی انگوٹھی جائز ہے لیکن سونے کی انگوٹھی سے منع کیا گیا تو ان کے لیے چاندی سے دوسری چیز جائز ہوگی یا سونے سے منع ہے۔ تو اس شخص کو جواب دیا جائے گا کہ قیاس تو وہی ہے جو ہم نے کہا یعنی مردوں کے لیے بھی چاندی کی انگوٹھی کی طرح سونے کی انگوٹھی بھی جائز ہو جانی چاہیے لیکن ہمیں اس سے منع کیا گیا اور سونے کی انگوٹھی سے ممانعت کے بارے میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے واضح حکم آیا جسے ہم نے ان کا قول کہا اور اس کے بے قیاسی کو ترک کر دیا۔ یہ بات نہ ہوتی تو ہم چاندی کی انگوٹھی کی طرح اس کو جائز قرار دیتے اسی طرح جب دانت کو چاندی کے ساتھ باندھنا سونے سے ثابت ہوا کہ سونے کے ساتھ باندھنا بھی جائز ہوگا۔ جب تک کہ ان دونوں کے درمیان تفریق سنت

[illegible] ذهب [illegible] قيل له قد سمعت منه فقال
[illegible] يستقي ذلك آثاراً عن جماعة عباد
[illegible] وسمعت كل هاتي باب السقي عن خالد
[illegible] انشاء الله تعالى -

وقد روى عن جماعة عن ابن المنتشر حديثين
[illegible] الحديث الذي ذهب فيه ذهب فيه ذهب ،

٩٢٠ - ما حدثنا قال حدثنا يوسف بن
عدي بن زريق قال ا حدثنا طعمة بن عمرو قال ابن
شبرمة والذهب بين ثنايا او قال بين ثنيتي موسى
ابن طلحة -

٩٢١ - حدثنا ابن ابي زائدة قال حدثنا سعيد بن
يحيى قال حدثنا حماد بن سلمة عن حميد الطويل
قال رأيت انس بن مالك ذهب ذهب ذهب ،

٩٢٢ - حدثنا سلام بن سليم عن شعيب قال حدثنا
قال حدثنا ابو حمزة - شعيب عن حماد قال رأيت المغيرة
ابن عبد الله يعني الكوفي [illegible] ذهب
بالذهب فذكرت ذلك لابراهيم فقال لا بأس به
٩٢٣ - حدثنا [illegible] بن شعيب قال حدثنا
زهير قال حدثنا شعبة قال رأيت بالبيت [illegible]
حمزة وابا نوفل بن ابي عقرب قد ضبطوا اسنانهم
بالذهب -

٩٢٤ - حدثنا [illegible] قال ابن نمير قال
ابن عيينة ثم بن الحسن لا بأس بالذهب
[illegible] بالذهب -

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ
میں نے حضرت عبید اللہ رضی اللہ عنہ کو دیکھا انہوں نے
اپنے دانتوں کو سونے سے باندھا ہوا تھا ۔

حضرت حمزہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں میں نے حضرت
عبید اللہ رضی اللہ عنہ کو دیکھا انہوں نے اپنے دانتوں کو
سونے سے باندھا ہوا تھا ۔

حضرت شعبہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں میں نے ابو حمزہ
اور ابو نوفل بن ابی عقرب کو دیکھا انہوں نے اپنے دانتوں کو
سونے سے باندھا ہوا تھا ۔

حضرت عیینہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں میں نے ثم بن
حسن کو دیکھا انہوں نے اپنے دانتوں کو
سونے سے باندھا ہوا تھا ۔

باب ۹۱: سونے کی انگوٹھی پہننا

حضرت عمران رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کو سونے کی انگوٹھی پہنے ہوئے دیکھا تو ان سے اس کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص سونے کی انگوٹھی پہنے گا اللہ تعالیٰ اس کے ہاتھ میں آگ کی انگوٹھی پہنائے گا۔ یا فرمایا کہ اللہ تعالیٰ اس کے ہاتھ میں آگ کی انگوٹھی پہنائے گا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تمہیں پہنائی ہے۔

حضرت امام ابو جعفر طحاوی فرماتے ہیں کہ ایک جماعت صحابہ کی یہ رائے گئی ہے کہ مردوں کے لیے سونے کی انگوٹھی پہننا حرام ہے انہوں نے اس سلسلے میں اس حدیث سے استدلال کیا ہے اور فرمایا ہے کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی ایک جماعت سونے کی انگوٹھی پہنتی تھی۔

اس سلسلے میں انہوں نے ذکر کیا حضرت مصعب بن سعد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ کے ہاتھ میں سونے کی انگوٹھی دیکھی۔ حضرت مصعب کے ہاتھ میں سونے کی انگوٹھی دیکھی اور حضرت سعد کے ہاتھ میں انگوٹھی دیکھی (رضی اللہ عنہم)

حضرت عیسیٰ بن طلحہ سے مروی ہے انہوں نے فرمایا کہ حضرت طلحہ بن عبید اللہ شہید ہوئے تو ان کے ہاتھ میں سونے کی انگوٹھی تھی۔

حضرت یحییٰ بن سعید بن عاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت سعید بن عاص رضی اللہ عنہ شہید ہوئے تو ان کے ہاتھ میں سونے کی انگوٹھی تھی۔

باب ۹۲: سونے کی انگوٹھی کا بیان

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سونے کی انگوٹھی بنوائی اور اپنے ہاتھ میں پہنی اور اپنی ہتھیلی کی طرف نگینہ کیا اور اپنے اصحاب سے فرمایا کہ میں نے

۹۲۱۔ حدثنا ... قال ... قال ... قال

روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کی۔

حضرت یزید بن ابی حبیب سے مروی ہے کہ ابن عبداللہ بن حسین نے ان سے بیان کیا کہ ان کے باپ نے بیان کیا کہ انہوں نے حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے سنا فرماتے ہیں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سونے کی انگوٹھی سے منع فرمایا۔

حضرت عبیدہ بن عمرو، حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سونے کی انگوٹھی سے منع فرمایا۔

حضرت حارث، حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سونے کی انگوٹھی نہیں پہنتے۔

حضرت ابوالکنود سے مروی ہے فرماتے ہیں میں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے پاس آیا تو انہوں نے فرمایا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سونے کے حلقہ سے منع فرمایا۔

حضرت وہب بیان کرتے ہیں کہ مجھ سے حضرت شعبہ نے بیان کیا وہ حضرت یزید سے روایت کرتے ہیں پھر انہوں نے اپنی سند سے ذکر کیا۔

حضرت عمران شبیب اپنے والد سے اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا جس نے سونے کی انگوٹھی پہن رکھی تھی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے اعراض فرمایا پھر اس نے لوہے کی انگوٹھی پہن لی تو آپ نے فرمایا کیا بات ہے میں تجھ میں بتوں کی بو پاتا ہوں پھر اس نے چاندی کی انگوٹھی پہنی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم

[illegible] ۹۲۰ ۔ حدثنا عبيد الله بن [illegible] قال حدثنا شعبة عن [illegible] قال سمعت [illegible] يقول سمعت [illegible] يقول سمعت [illegible] يقول

صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی طرف دیکھا اور فرمایا تمہاری کیا رائے ہے؟ اس نے کہا میں نے چھینک دی ہے اور اللہ تعالیٰ کی حمد بیان کی ہے آپ نے فرمایا ہم اپنے آپ کو گمان نہیں کرتے مگر جس نے چھینک دی ہے اور اللہ تعالیٰ کی حمد بیان کی ہے اور اس کے غیر نے اس کا نقصان کیا۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک آدمی حاضر ہوا اس نے کہا کہ میں نے اپنی آنکھ میں تکلیف محسوس کی آپ نے اس سے عرض فرمایا وہ دائیں آنکھ تھی اس نے کہا کہ ہم اپنی پیمبر کو آپ نے فرمایا تو اپنی آنکھ کو پانی سے دھو اور بائیں آنکھ کی تکلیف میں بھی یہی فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہدایت فرمائی تھی اس کی طرف متوجہ ہو جاتے۔

نوٹ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایات ہونے کی گواہی ہونے کی ضرورت نہیں ہوتی ہیں ان میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت بھی ہے جیسے ہم پہلے ذکر کر چکے ہیں اور یہ اسی روایت سے زیادہ صحیح اور زیادہ ثابت ہے جو ابن ماجہ کے حوالہ سے ہم نے ذکر کی ہے تو اس بات کا احتمال ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک فرمائی کی روایت کردہ احادیث دوسرے فرمائی کے پاس ناسخ ہوں تو ہم نے اس سلسلے میں دیکھا۔

حضرت نافع حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سونے کی انگوٹھی بنوائی اور اس کا نگینہ ہتھیلی کی طرف رکھا صحابہ کرام نے بھی ایسی انگوٹھیاں بنوا لیں پھر آپ نے منبر پر بیٹھ کر اپنی انگوٹھی اتار دی اور فرمایا کہ میں نے انگوٹھی بنوائی تھی اور اس کا نگینہ ہتھیلی کی طرف رکھا تھا تم نے بھی ایسی انگوٹھیاں بنوا لیں میں نے انگوٹھی اتار دی اور آج کے بعد کبھی نہ پہنوں گا اور آپ نے اپنی انگوٹھی پھینک دی۔ (اس حدیث کا مفہوم یہ ہے کہ)

حضرت ابوبشر حضرت نافع سے وہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے اور وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے

صلی اللہ علیہ وسلم مثلہ۔

۹۴۸۔ حدثنا ربیع بن سلیمان قال ثنا یحیی بن حسان قال ثنا حفص بن میسرۃ عن زید بن اسلم عن عطاء بن یسار عن ابی سعید الخدری قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تبیعوا الذھب بالذھب الا مثلا بمثل ولا الورق بالورق الا مثلا بمثل ولا تشفوا بعضھا علی بعض ولا تبیعوا منھا غائبا بناجز۔

۹۴۹۔ حدثنا نصر بن مرزوق قال ثنا علی بن معبد قال ثنا اسمٰعیل بن جعفر عن نافع مولی ابن عمر عن ابن عمر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم مثلہ۔

۹۵۰۔ حدثنا ابن مرزوق قال ثنا ابو عاصم عن المغیرۃ بن زیاد انہ سمعہ قال حدثنی نافع عن ابن عمر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لا تبیعوا الذھب بالذھب الا ھاء وھاء ولا الورق بالورق الا ھاء وھاء ولا تبیعوا منہ غائبا بناجز۔

۹۵۱۔ حدثنا ربیع بن سلیمان قال ثنا عبد الواحد بن غیاث قال ثنا ابو عوانۃ عن یزید بن ابی زیاد عن نافع عن ابن عمر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم بمثلہ۔

فثبت بما ذکرنا من ھذہ الآثار ان ھذا الباب مما لا یجوز فیہ التفاضل ولا النساء ثم نظرنا ھل یجوز بیع بعضہ ببعض متماثلا یدا بید او لا یجوز ذلک فیہ فرایت ابا بکرۃ قد روی عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم ما قد ذکرنا فی ھذا الباب من طریق الآثار و اما النظر فی ذلک فقد رأینا ما ذھب الیہ من ذھب الی ان الفضۃ لا یجوز بیعہ بالفضۃ الا یدا بید ولا یجوز النساء فیہ لان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قد نھی عن ذلک فحرمت ذلک ومنعت منہ۔

۹۵۲۔ وکما روی عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم النھی عن ذلک کذلک ما حدثنا محمد بن

کرنے کو منع کرتے ہیں۔

حضرت حفص رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہے کہ حضرت زید رضی اللہ عنہ نے حضرت عطاء بن یسار رضی اللہ عنہ سے اور انہوں نے حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے اور انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح روایت کی ہے۔

حضرت نافع رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ سے اور انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح روایت کی ہے۔

حضرت نافع رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ سے اور انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح روایت کی ہے۔

حضرت نافع رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ سے اور انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح روایت کی ہے۔

حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ نے حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ سے اور انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح روایت کی ہے۔

ان روایات سے ثابت ہوا کہ سونے کے سونے کے بدلہ بیچنے کے بارے میں جو کچھ ہم نے ذکر کیا ہے اس کی حرمت اس طرح ہے کہ اس میں کمی بیشی جائز نہیں ہے۔ اب ہم نے اس بات کے بارے میں غور کیا کہ آیا اس میں سے کچھ کو کچھ کے بدلہ برابر برابر نقد بیچنا جائز ہے یا نہیں۔ تو ہم نے دیکھا کہ ابوبکرہ رضی اللہ عنہ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے جو کچھ روایت کیا ہے اس کے مطابق یہ بات جائز نہیں ہے۔

عقل کا بھی یہی تقاضا ہے کیونکہ ہم نے دیکھا کہ جو لوگ چاندی کو چاندی کے بدلہ بیچنے کو ناجائز کہتے ہیں اور ادھار کو بھی ناجائز کہتے ہیں وہ اس کی وجہ یہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے منع فرمایا ہے اس لئے ہم نے اس سے منع کر دیا ہے۔

عافیت کے لئے ہم ضروری سمجھتے ہیں کہ حضرت [illegible] رضی اللہ عنہ کے [illegible] حضرت [illegible] رضی اللہ عنہ [illegible]

کہتے ہیں اسے انہوں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے اور انہوں نے نبی علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے سونے کی انگوٹھی پہننے سے منع فرمایا۔

حضرت ابو بکر بن عبد الرحمٰن رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے حضرت علی مرتضیٰ سے انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی کی مثل روایت کرتے ہیں۔

گزر چکا ہے کہ کیا تم کسی صحابی سے بھی نہیں سنتے کہ تم سے بیان کیا جاتا ہے کہ ہاں۔

بھولے کہ حضرت زہری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے ہم سے حضرت انس رضی اللہ عنہ کے بعد ہم سے حضرت انس رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے انہوں نے ہمیں اپنی انگوٹھی پہنے ہوئے دیکھا تو تین بار فرمایا تم نے ہمیں سے شبیہ اختیار کی ہے جبکہ میں نے انگوٹھی پہنی جو حضرت انس نے فرمایا ہیں نے سونے کی انگوٹھی پہنی تھی تو حضرت علم فارسی رضی اللہ عنہ نے فرمایا یہ زیادہ بری اور زیادہ بدبودار ہے۔

باب ۲۹۲ انگوٹھیوں کے نقش

حضرت نافع بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرمایا ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عنقریب کہ آگ سے آگاہ حاصل کرو اور انگوٹھی میں اعوذ کا نقش نہ کرو اور فرماتے ہیں نے حضرت حسن رضی اللہ عنہ سے اس حدیث کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے فرمایا آپ کے لئے کافی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو مکروہ جانا ہے اور انگوٹھیوں میں اعوذ کا نقش نہ کرو اور حضرت کو آگ سے کفایت حاصل کرنے کا مطلب یہ ہے کہ آپ نے اس کو مکروہ جانا ہے۔

[illegible] عن عمر [illegible] عن النبي صلى الله عليه وسلم [illegible]

[illegible] عن عمر [illegible] عن النبي صلى الله عليه وسلم [illegible]

۹۵۷۔ حدثنا عبد بن حميد قال حدثنا محمد بن بشر عن زكريا عن عامر قال حدثني النعمان بن بشير قال أتى أبي بي إلى النبي صلى الله عليه وسلم فقال إني نحلت ابني هذا غلاما كان لي فقال أكل ولدك نحلت مثله قال لا قال فارجعه.

۹۵۸۔ حدثنا محمد بن مثنى قال حدثنا يحيى عن شعبة عن جابر عن الشعبي قال كان نعمان بن بشير يحدث عن أبيه أن أمه سألت أباه بعض الموهبة لابنها من ماله ثم بدا له فوهبه فأبت أمه حتى يشهد النبي صلى الله عليه وسلم على هبته فأخذ بيد أبيه وهو غلام فأتى به النبي صلى الله عليه وسلم فقال إن أم هذا بنت رواحة أعجبها أن أشهدك على الذي وهبت لابنها فقال أفعلت هذا بولدك كلهم قال لا قال فاتقوا الله واعدلوا بين أولادكم قال فرجع فرد هبته.

۹۵۹۔ حدثنا محمد بن مثنى قال حدثنا عبد الوهاب قال حدثنا داود عن عامر عن النعمان بن بشير قال انطلق بي أبي إلى النبي صلى الله عليه وسلم فقال إني نحلت ابني هذا غلاما فقال أكل ولدك نحلت مثله قال لا قال فارجعه.

۹۶۰۔ حدثنا محمد بن مثنى قال حدثنا عبد الوهاب قال حدثنا داود عن عامر عن النعمان بن بشير قال انطلق بي أبي إلى النبي صلى الله عليه وسلم فقال إني نحلت ابني هذا غلاما فقال أكل ولدك نحلت مثله قال لا قال فارجعه.

حضرت نعمان رضی اللہ عنہ کی والدہ نے اپنے بیٹے کے لیے ہبہ مانگا تھا۔ پھر ان کا ارادہ بدل گیا اور ہبہ واپس لینا چاہا۔ حضرت نعمان رضی اللہ عنہ کے والد نے ان کو ہبہ واپس کر دیا۔ حضرت نعمان رضی اللہ عنہ کے والد نے ان کو ہبہ واپس کر دیا۔

حضرت نعمان رضی اللہ عنہ کے والد نے ان کو ہبہ واپس کر دیا۔

حضرت نعمان رضی اللہ عنہ کے والد نے ان کو ہبہ واپس کر دیا۔

حضرت نعمان رضی اللہ عنہ کے والد نے ان کو ہبہ واپس کر دیا۔

حضرت نعمان رضی اللہ عنہ کے والد نے ان کو ہبہ واپس کر دیا۔

حضرت نعمان رضی اللہ عنہ کے والد نے ان کو ہبہ واپس کر دیا۔

[illegible]

حضرت انس رضی اللہ عنہ کی اصل حدیث [illegible]
[illegible] سے ہے کہ [illegible]
[illegible] توجہ سے [illegible]
ہے کہ [illegible]
نے اس کے نقش سے منع فرمایا۔

حضرت ثمامہ، حضرت انس رضی اللہ عنہ سے [illegible]
کی روایت فرماتے ہیں، رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی انگوٹھی کا نقش تین
سطروں میں تھا ایک سطر "محمد" دوسری سطر "رسول" اور تیسری
سطر "اللہ" رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی انگوٹھی کا نقش [illegible]

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں نبی
صلی اللہ علیہ وسلم نے کسریٰ اور قیصر کی طرف خطوط لکھنے کا
ارادہ فرمایا تو آپ سے عرض کیا گیا کہ وہ آپ کے مکتوب گرامی کو قبول نہیں
کرتے ہیں مگر جب آپ نے چاندی کی انگوٹھی بنوائی جس کا نقش
"محمد رسول اللہ" تھا۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں نبی کریم
صلی اللہ علیہ وسلم نے روم کی طرف خط لکھنے کا ارادہ فرمایا
اس (پہلی حدیث) کی مثل ذکر کیا۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی انگوٹھی میں [illegible]
عبارت نقش کروائی پھر آپ کے بعد صحابہ کرام نے اسی
طرح کیا۔

حضرت عمرو بن یحییٰ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں
کرتے ہیں حضرت عمرو بن سعید اپنے بھائی کے ہمراہ دارالحکومت
حاضر ہوئے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو انگوٹھی
انگوٹھی کا نقش [illegible]
[illegible]

[illegible] صلى الله عليه وسلم فقال يا بني اكتب الرسول الله
[illegible] صلى الله عليه وسلم فسألت وهو في يده فأخذه
[illegible] وأخذ الخاتم فكان في يده وكنت أعرفه
[illegible] فسألته عنه في بيت أنيس

فصل

[illegible] صلى الله عليه وسلم نقش على خاتمه من سعيد النقش
[illegible] بالعربية

۹۶۴۔ حدثنا علي بن مسهر قال نا علي بن الحسن
[illegible] نا حرملة بن عبد العزيز عن حنان بن خارجة عن أبيه
[illegible] خاتم أبي بكر الصديق نعم القادر الله

۹۶۵۔ حدثنا علي قال نا خالد بن مخلد قال نا سليمان بن بلال عن جابر عن أبي جعفر قال كان نقش
[illegible] على الله اتكالك

۹۶۶۔ حدثنا علي قال نا عبد العزيز بن أبي حازم عن أبيه عن عبيد بن أبي عبيد قال رأيت
[illegible] الحمد لله

فصل

[illegible] صلى الله عليه وسلم وخلفاء [illegible]
[illegible] على خواتيمهم [illegible] ما نعلم أحدا [illegible]
[illegible] على خاتم [illegible] ما نعلم [illegible]
[illegible] بعد رسول الله صلى الله عليه وسلم [illegible]
[illegible] على خاتم [illegible] ثم [illegible]
[illegible] بعد رسول الله صلى الله عليه وسلم [illegible]
[illegible] على خاتم [illegible] وأما ما روي [illegible]

[illegible] ایک انگوٹھی تھی جس کا نگینہ حبشی تھا۔ آپ نے اس کو
[illegible] دیا۔ میں نے اس کو لے لیا اور آپ کے ہاتھ میں
[illegible] اس کو لے لیا اور اس کے نگینہ کو توڑ ڈالا۔ پھر
[illegible] کے کنوئیں میں پھینک دیا۔

فصل

[illegible] صلی اللہ علیہ وسلم کی انگوٹھی پر
[illegible] کندہ تھا۔

۹۶۴۔ حدثنا علی بن مسہر قال نا علی بن الحسن
[illegible] نا حرملۃ بن عبد العزیز عن حنان بن خارجۃ عن ابیہ
[illegible] خاتم ابی بکر الصدیق نعم القادر اللہ

۹۶۵۔ حدثنا علی قال نا خالد بن مخلد قال نا سلیمان بن بلال عن جابر عن ابی جعفر قال کان نقش
[illegible] علی اللہ اتکالک

۹۶۶۔ حدثنا علی قال نا عبد العزیز بن ابی حازم عن ابیہ عن عبید بن ابی عبید قال رأیت
[illegible] الحمد للہ

فصل

[illegible] صلی اللہ علیہ وسلم وخلفاء [illegible]
[illegible] علی خواتیمہم [illegible] ما نعلم احدا [illegible]
[illegible] علی خاتم [illegible] ما نعلم [illegible]
[illegible] بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم [illegible]
[illegible] علی خاتم [illegible] ثم [illegible]
[illegible] بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم [illegible]
[illegible] علی خاتم [illegible] وأما ما روی [illegible]

[illegible] ایک انگوٹھی تھی جس کا نگینہ حبشی تھا۔ آپ نے اس کو
[illegible] دیا۔ میں نے اس کو لے لیا اور آپ کے ہاتھ میں
[illegible] اس کو لے لیا اور اس کے نگینہ کو توڑ ڈالا۔ پھر
[illegible] کے کنوئیں میں پھینک دیا۔

فصل

[illegible] صلی اللہ علیہ وسلم کی انگوٹھی پر
[illegible] کندہ تھا۔

باب ۲۹۲ غیر بادشاہ کا انگوٹھی پہننا

حضرت ابوریحانہ سے مروی ہے فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بادشاہ کے علاوہ لوگوں کو انگوٹھی پہننے سے منع فرمایا۔

حضرت امام ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ایک جماعت اس بات کی طرف گئی کہ بادشاہ کے علاوہ لوگوں کے لیے انگوٹھی پہننا مکروہ ہے انہوں نے اس سلسلے میں اس حدیث سے استدلال کیا ہے لیکن دوسرے حضرات نے ان کی مخالفت کی وہ بادشاہ یا غیر بادشاہ کسی کے لیے بھی اس کے پہننے میں حرج نہیں سمجھتے۔

اس سلسلے میں ان کی دلیل وہ حدیث ہے جو ہم نے گذشتہ باب میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کی ہے کہ آپ نے اپنی انگوٹھی پھینک دی تو صحابہ کرام نے بھی اپنی انگوٹھیاں پھینک دیں تو یہ اس بات پر دلالت ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں عام لوگ انگوٹھی پہنتے تھے۔ اگر کوئی اعتراض کرے کہ اس حدیث سے کیسے استدلال ہو سکتا ہے جبکہ یہ منسوخ ہے۔ تو اسے جواباً کہا جائے گا کہ اس حدیث سے اس بات پر استدلال کر رہے ہیں کہ یہ منسوخ نہیں منسوخ تو اس سلسلے میں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کی امت کے لیے سونے کی انگوٹھی پہننا حرام

باب ۲۹۱ لبس الخاتم لغیر ذی سلطان

۵۰۸۔ حدثنا ... عن ابن عمر ... قال ... فی یدہ ... و قد خالفهم ...

۵۰۹۔ و کان من حدیث ... عن ابن عمر ... قال ... فی ان ... فی ...

[illegible] ذهب كان نقش خاتمه [illegible]
[illegible] نقش خاتمه [illegible]
[illegible] نقش خاتمه [illegible]
[illegible] نقش خاتمه [illegible]
[illegible] نقش خاتمه [illegible]
[illegible] نقش خاتمه [illegible]
[illegible] نقش خاتمه [illegible]
[illegible] نقش خاتمه [illegible]

۹۰۱۔ [illegible] ثنا [illegible] ثنا [illegible] ثنا

[illegible]

[illegible]

باب ۲۹۳ البول قائما

[illegible]

قال [illegible]

[illegible]

[illegible]

تو یہ صحابہ کرام اور تابعین میں سے تھے [illegible] نکلی کی بیماری کی وجہ سے کھڑے ہو کر پیشاب کرتے تھے اور ان کے لئے [illegible] ضرورت کی وجہ سے کھڑے ہو کر پیشاب کرنا جائز ہے۔ باب کا یہ مقصد قیاس کے طریقے پر ہے کہ اگر ان کے لیے کوئی عذر نہیں کیونکہ بیماری نہیں تو اس طرح بغیر عذر کے بھی جائز ہوگا۔ [illegible] کرنے کی کوئی وجہ نہیں ہے [illegible] وضو یا طہارت کے برتنوں کے استعمال سے [illegible] قیاس کا تقاضا ہے کہ [illegible] کھڑے ہو کر پیشاب کرنا جائز ہے اس لیے کہ [illegible] وہ مسلمانوں کے مال پر قبضہ جمانے کے سلسلے میں [illegible] قریب کے لوگوں کے لیے بھی جائز ہوگی کیونکہ وہ اپنے [illegible] طور پر قبضہ جمانے کی ضرورت سمجھتے ہیں لہٰذا کھڑا ہو کر پیشاب کرنے میں فرق نہ ہوگا۔

باب ۲۹۴ کھڑے ہو کر پیشاب کرنا

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب سے قرآن اترا ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی بھی کھڑے ہو کر پیشاب نہیں کیا۔

حضرت امام ابو عیسیٰ ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ایک جماعت نے کھڑے ہو کر پیشاب کرنے کو مکروہ قرار دیا ہے انہوں نے اسی سلسلے میں اس حدیث سے استدلال کیا ہے دوسرے حضرات نے ان کی مخالفت کرتے ہوئے اس میں کوئی حرج نہیں سمجھا۔

انہوں نے اس سلسلے میں جس حدیث سے استدلال کیا ہے [illegible] حضرت عمر سے مروی ہے فرماتے ہیں میں نے رسول اکرم صلی اللہ

فقہی

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے بھی روایت ہے
نے کہ حدیث کے مفہوم کے مطابق ہے۔

حضرت ابو سلمہ بن عبدالرحمن اپنے والد سے
عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں آپ
سے بیان کرتے کہ انہوں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو
کرتے دیکھا ہے تو تم اسے مت کرو کیونکہ میں نے آپ
کرتے دیکھا ہے۔

اس حدیث میں اس بات پر دلیل ہے کہ حضرت عائشہ
عنہا نے اس شخص کی روایت کا رد کیا جو کہتا ہے کہ میں نے
علیہ وسلم کو کھڑے ہو کر پیشاب کرتے دیکھا ہے
نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو بیٹھ کر پیشاب کرتے دیکھا
عنہا سے نزدیک اس بات پر کوئی دلیل نہیں کہ کھڑے ہو کر
آپ نے کسی وقت بیٹھ کر پیشاب کیا ہے جس وقت کھڑے
ہو کر کیا تو ام المومنین رضی اللہ عنہا نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم
سے ایسی کوئی بات نقل نہیں کی جو کھڑے ہو کر پیشاب کرنے
کراہت پر دلالت کرے۔

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ
کہ انہوں نے کھڑے ہو کر پیشاب کیا۔

حضرت زید بن وہب فرماتے ہیں میں نے حضرت عمر
رضی اللہ عنہ کو کھڑے ہو کر پیشاب کرتے دیکھا انہوں نے
کو پیچھے کیا تھا کہ وہ گرنے کے قریب ہو گئے۔

حضرت ابو وائل سے مروی ہے کہ انہوں نے حضرت
علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کو کھڑے ہو کر پیشاب کرتے دیکھا

حضرت سعید بن عامر فرماتے ہیں مجھ سے حضرت حذیفہ
بیان کیا انہوں نے حضرت سلیمان سے روایت کیا ہے جو انہوں نے
نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کیا۔

حضرت عمر بن حفص فرماتے ہیں ہم سے میرے باپ

۹۹۸۔ حدثنا ... قال ...

۹۹۹۔ حدثنا ... قال ...

فقہ الاحوص اصحاب رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم قد کانوا یتورعون فیما ... ثم قال ... فذکر ... قیل له قد یجوز ... وقد ...

وقال

وقال

حضرت کے بعد ان کے بیٹے ... حضرت ... کے ... حضرت ... کے ... حضرت ... ک

باب ۲۱۵ القسم

۹۹۲۔ حدثنا ... عن ... عن ... عن

[illegible]

[illegible]

[illegible]

۹۹۰۔ حدثنا ... عن ابن شهاب عن عبيد الله ... عن ابن عباس ... مثل حديث ... فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم ...

فقال ... رسول الله صلى الله عليه وسلم ...

۹۹۱۔ وحدثنا ... عن عبد الرحمن ... عن ابن عباس ...

فهذا

قال ... عن ابن عباس ...

قال ... عن ابن عباس ...

حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ کی روایات کے متعلق ... کے سلسلے میں ... قسم کے فیصلہ کو ناپسند نہیں فرمایا۔

حضرت عبد الرحمن بن ابی بکرہ ... عن ابیہ ... روایت کرتے ہیں ... ہے۔

... ہے۔

... ہے۔

۹۹۸۔ حدثنا ... عن ... قال ...

فلا ترى ...

۹۹۹۔ وقال ...

۱۰۰۰۔ وقال ...

۱۰۰۱۔ حدثنا ... عن ... قال ...

حضرت ابوداؤد رحمہ اللہ فرماتے ہیں ہم سے حضرت شعبہ نے بیان کیا پھر انہوں نے اسی سند سے اسی طرح ذکر کیا البتہ انہوں نے فرمایا قسم میں کفارہ ادا کرنے کا حکم دیا۔

کیا تم نہیں دیکھتے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کفارہ ادا کرنے کا حکم دیا۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بے شک اللہ تعالیٰ کے بعض بندے ہیں کہ اگر وہ اللہ تعالیٰ پر قسم کھائیں تو اللہ تعالیٰ اسے پورا کرتا ہے اگر قسم کھانا مکروہ ہوتا تو قسم کھانے والا گناہ گار ہوتا اور وہ اپنے نافرمان کی قسم کو پورا نہ کرتا۔

اس سے پہلے اسی کتاب میں حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے روایت کر چکے ہیں وہ فرماتے ہیں میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھی آپ نے اپنی کفش مبارک اتار دیں تو فرمایا جو شخص اس پودے سے کھائے وہ ہماری مسجد کے قریب نہ آئے حتیٰ کہ اس کی بو چلی جائے فرماتے ہیں میں حاضر ہوا اور عرض کیا یا رسول اللہ میں آپ کو قسم دیتا ہوں کہ آپ اپنا دست مبارک دیں آپ نے اپنا ہاتھ مبارک باندھ لیا میں نے آپ کو اپنے سینے پر میان رکھا میں نے آپ کو فرماتے ہوئے سنا ہے آپ نے اس کی قسم پر اختراض نہیں فرمایا۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو گوشت کا تحفہ پیش کیا گیا آپ نے فرمایا حضرت زینب رضی اللہ عنہا کو دے دو فرماتی ہیں میں نے اس کے پاس بھیجا تو وہ ناراض ہوئیں اور آپ نے فرمایا میں تمہیں قسم دیتا ہوں کہ دوبارہ بھیجو فرماتی ہیں میں نے دوبارہ بھیجا جو کچھ ہم نے ذکر کیا یہ قسم کے جواز پر دلالت کرتا ہے اور اس کا حکم دیا ہے جو یمین کو ہے حضرت امام اوزاعی امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا یہی قول ہے۔

وقد رواه ...

۱۰۰۲۔ حدثنا ... عن ابی حنیفة عن حماد عن ابراهیم ...

وقد رواه ...

... صلی اللہ علیہ وسلم ...

۱۰۰۳۔ حدثنا ابن ابی داود قال ثنا ابو حفص ... قال ثنا ابو قتیبة قال ثنا عبد الرحمن بن ابی الزناد عن ابیه عن عمرة عن عائشة قالت کان بلال یؤذن ... صلی اللہ علیہ وسلم ... واللہ لا اترکہن ابدا

۲۹۶ باب الشرب قائما

۱۰۰۴۔ حدثنا ابن ابی عمران ... عن علی بن ... وداود قالا ثنا اسحٰق بن اسمٰعیل الطالقانی قال ثنا ... عن سعید بن ابی عروبة عن قتادة عن ... عن ابی مسلم عن ابی الحارث ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم زجر عن الشرب قائما۔

۱۰۰۵۔ حدثنا ابن ابی داود قال ثنا المقدمی قال ثنا ... عن سعید عن قتادة عن ابی مسلم عن الحارث بن ... عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم مثلہ۔

۱۰۰۶۔ حدثنا احمد بن داود قال ثنا عبد الرحمن بن المبارک قال ثنا حماد بن سلمة عن سعید عن قتادة عن ابی مسلم عن الحارث ... وعن سعید عن قتادة عن انس عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم مثلہ۔

۱۰۰۷۔ حدثنا ابن مرزوق قال ثنا عبد الصمد قال ثنا ... وهشام قالا ثنا قتادة عن انس عن مالک عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم مثلہ۔

حضرت ... سے حضرت ... کی روایت ...

حضرت ... حضرت ... کی روایت ...
... کیا آپ فرماتے ہیں کہ ... جب ... کے ... جانے کا حکم کیا ... اور ... حضور کے ... آ جانے کا حکم کیا ... تو ... کیا ... کیا ...

باب کھڑے ہو کر پینا

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ... علیہ وسلم نے کھڑے ہو کر پینے سے منع فرمایا۔

ایک دوسری سند سے بھی حضرت جابر رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی کی مثل روایت کرتے ہیں۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی مثل روایت کرتے ہیں۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی مثل روایت کرتے ہیں۔

حضرت ہشام بن ابی عبداللہ حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے اپنی سند سے اس کی خبر دی۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے اور وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

حضرت عکرمہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور وہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

حضرت امام ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ایک جماعت اس طرف گئی ہے کہ کھڑے ہو کر پینا مکروہ ہے انہوں نے ان احادیث سے استدلال کیا ہے۔

لیکن دوسرے حضرات نے اس مسئلے میں ان کی مخالفت کی ہے وہ کھڑے ہو کر پینے میں کوئی حرج نہیں سمجھتے۔

انہوں نے اس مسئلے میں یوں استدلال کیا ہے حضرت ابن عیینہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں حضرت ابن ابی طالب نے مجھ سے فرمایا کہ پانی لاؤ میں نے آپ کے لئے پانی لا کر پیش کیا جو پانی سے بھرا ہوا تھا آپ نے کھڑے ہوتے اور اسی حالت میں پانی پی لیا میں نے اس پر تعجب کیا تو فرمایا میں نے تمہارے سامنے اپنے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو ایسا کرتے دیکھا ہے۔

حضرت نضر بن انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو دیکھا آپ نے وضو کیا ہوا تھا کھڑے ہو کر وضو فرمایا پھر فرمایا لوگ کھڑے ہو کر پینے کو برا سمجھتے ہیں میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو ایسا کرتے دیکھا ہے جیسا تم نے مجھے ایسا کرتے دیکھا ہے۔

۱۰۱۴۔ حدثنا ... عن ... قال ...

۱۰۱۵۔ حدثنا ... عن ... عن عطاء بن السائب عن ... عن ... عن ...

حضرت نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں ہم عہد رسالت میں کھڑے ہو کر پیتے تھے۔

حضرت ابو جمرہ نصر بن عمران حضرت زید بن عطاء، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں ہم عہد رسالت میں چلتی اونٹنی پر حالت میں کہ ہم کھڑے ہوتے اور دوڑتے ہوئے کھاتے تھے۔

حضرت عمران ابن ابی زید، حضرت زید ابن عطاء سے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے اسی کی مثل روایت کرتے ہیں۔

حضرت ہمام ابن زید فرماتے ہیں حضرت ام سلیم رضی اللہ عنہا نے ان سے بیان کیا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مشکیزے سے کھڑے ہو کر نوش فرمایا۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ کے نواسے حضرت ابن زید حضرت انس بن مالک سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں ہماری والدہ نے بیان کیا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ان کے پاس تشریف لائے گھر میں ایک مشکیزہ لٹکا ہوا تھا تو آپ نے مشکیزے سے کھڑے ہو کر نوش فرمایا۔

حضرت حمید حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک لٹکے ہوئے مشکیزہ سے کھڑے ہو کر نوش فرمایا۔

ان روایات میں کھڑے ہو کر پینے کا جواز ہے اور

١٠٢٨ - فإذا أنهد قد حدثنا قال ثنا أبو غسان
[illegible] عن خالد عن حيان بن الشعبي قال إنما أكره
[illegible] إلا أنه رأى فأخبر الشعبي في هذا المعنى
[illegible] في بيت أحدهم كان النهي وإنما نهى لما يخاف منه
[illegible] وحدثت الله إلا خير فإن رسول
الله صلى الله عليه وسلم بذلك النهي الإشفاق
على أمته وأمرهم بما فيه صلاحهم في دينهم
ودنياهم كما قد قال لهم أما أنا فلا آكل متكئا.

١٠٢٩ - حدثنا ابن أبي داود قال ثنا حامل بن يحيى
ح وحدثنا أحمد بن خزيمة قال ثنا حجاج قالا ثنا
أبو عوانة عن رشيدة عن علي بن الأقمر عن أبي جحيفة
قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم أما أنا فلا
آكل متكئا.

١٠٣٠ - حدثنا ربيع المؤذن قال ثنا أسد قال ثنا
حرب بن عبد الحميد عن منصور عن علي بن الأقمر
عن أبي جحيفة قال سمعت رسول الله صلى الله عليه
وسلم يقول فذكر مثله.

١٠٣١ - حدثنا فهد قال ثنا أبو نعيم قال ثنا سفيان عن
علي بن الأقمر عن أبي جحيفة عن رسول الله صلى الله
عليه وسلم مثله.

١٠٣٢ - حدثنا فهد قال ثنا أبو نعيم قال ثنا

[illegible] ہے کہ میں نے [illegible] سے سنا
[illegible] ہے کہ میں نے [illegible] سے سنا
[illegible] ہے کہ میں نے [illegible] سے سنا
[illegible] ہے کہ میں نے [illegible] سے سنا

[illegible] ہے کہ میں نے [illegible] سے سنا
[illegible] ہے کہ میں نے [illegible] سے سنا
[illegible] ہے کہ میں نے [illegible] سے سنا
[illegible] ہے کہ میں نے [illegible] سے سنا

[illegible] ہے کہ میں نے [illegible] سے سنا
[illegible] ہے کہ میں نے [illegible] سے سنا
[illegible] ہے کہ میں نے [illegible] سے سنا
[illegible] ہے کہ میں نے [illegible] سے سنا

[illegible] ہے کہ میں نے [illegible] سے سنا
[illegible] ہے کہ میں نے [illegible] سے سنا
[illegible] ہے کہ میں نے [illegible] سے سنا
[illegible] ہے کہ میں نے [illegible] سے سنا

فقل

۱۰۳۴۔ حدثنا

فاخبر

۱۰۳۴۔ حدثنا

فقل

۱۰۳۵۔ فانه حدثنا

فقل

فرماتے ہیں کہ حضرت ابو جحیفہ رضی اللہ عنہ سے میں نے سنا وہ فرماتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پچھنا لگانے والے اور پچھنا لگوانے والے کی کمائی کو حرام فرمایا اور گودنے والی اور گدوانے والی سے آپ نے سود کا لینا حرام فرمایا اور تصویر بنانے والے پر آپ نے لعنت فرمائی تھی۔

حضرت عبدالحمید فرماتے ہیں حضرت شعبی سے میں نے کہا کہ آپ نے کیوں کہا کہ وہ ہے کہ اس سے ان کے باطل ہونے کا گمان ہے۔

تو حضرت شعبی نے وہ وجہ بتائی جس کے باعث نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے پچھنا لگا کر کھانے کو مکروہ سمجھا یعنی اس سے بہت برا ہو جاتا ہے اس طرح آپ سے کھڑے ہو کر پیشاب کرنا ثابت ہے اس کی بھی کوئی وجہ ہے جو اس کراہت کا باعث بنتی ہے اس کے علاوہ نہیں۔

حضرت شعیب بن عبداللہ بن عمرو اپنے والد سے بیان کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو کبھی بھی پچھنا لگا کر کھاتے نہیں دیکھا تو ہو سکتا ہے اس اجتناب کی وجہ وہ ہو جو حضرت شعبی نے بیان کی اور ممکن ہے کوئی دوسری وجہ ہو۔

اس اجتناب کی وجہ وہ ہو جو حضرت شعبی نے بیان کی اور ممکن ہے کوئی دوسری وجہ ہو۔

حضرت سماک اعور سے مروی ہے فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ٹیک لگا کر تشریف فرما تھے جبریل علیہ السلام آئے تو فرمایا اس شخص کو نہیں دیکھتے پچھنا لگا کر کھاتا ہے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھ گئے۔

فقل

ممکن ہے اس وجہ سے آپ پچھنا لگا کر کھاتے ہوں

۱۰۲۶۔ فَلَا تَرَى أَنَّهُ جَاءَ مِنْ إِرَاقَةِ الْعَجْوَةِ مَا لَمْ
يَتَعَمَّدْ وَهُوَ الْعَيْشُ الْمُشْتَرَكُ الَّذِي لَا يُعْرَفُ الْعَدَدُ
فِيهِ إِلَّا بِكَيْلٍ مُشْتَرَكٍ لِأَنَّهُ يَقِلُّ الْعَدَدُ فِي
الْقَلِيلِ وَيَكْثُرُ تَارَةً أُخْرَى بِخِلَافِ مَا يُعَدُّ عَدًّا فَإِنَّهُ
يَتَعَيَّنُ فِي الْعَدَدِ وَلَيْسَ فِي ذَلِكَ شَيْءٌ مِنْ ذَلِكَ

۱۰۲۷۔ وَقَالَ دَعَوْنِي فَأَرْتَاحَةِ الشُّرْبِ قَائِمًا عَنْ
يَحْيَى بْنِ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ الْفَرَجِ قَالَ ثَنَا يُوسُفُ بْنُ عَدِيٍّ
قَالَ ثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنْ عَبْدِ الْأَعْلَى عَنْ بِشْرِ بْنِ
غَالِبٍ قَالَ دَخَلْتُ عَلَى الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ دَارَهُ فَقَامَ
إِلَى بُمْلِيَّةٍ لَهُ فَتَمَسَّحَ ضَرْعَهَا حَتَّى إِذَا دَنَّتْ دَعَا بِإِنَاءٍ
فَحَلَبَ فَشَرِبَ وَهُوَ قَائِمٌ ثُمَّ قَالَ يَا بِشْرُ إِنِّي
لَمْ أَفْعَلْ ذَلِكَ لِأَتَعَلَّمَ أَنْ أَشْرَبَ وَنَحْنُ فِيهِ

۱۰۲۸۔ حَدَّثَنَا أَبُو مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا أَبُو عَامِرٍ
قَالَ ثَنَا ... قَالَ ثَنَا
قَالَ ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ الدَّيْلَمِيِّ قَالَ رَأَيْتُ
الْحُسَيْنَ وَهُوَ قَائِمٌ

۱۰۲۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ
ثَنَا وَهْبٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُثْمَانَ بْنِ خُثَيْمٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ
عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ قَالَ رَأَيْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ شَرِبَ

اور اس کے بعد اس نے اس کو اپنے ہاتھ سے پیا

وقال ...

۱۰۴۱ - حدثنا ...

قال ...

۱۰۴۲ - حدثنا ...

۱۰۴۳ - وقال ...

قال ...

وقال ...

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ بھی مروی ہے کہ آپ نے منع فرمایا ہے منہ لگا کر، پینے سے۔

حضرت عکرمہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے نقل کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے منہ لگا کر پینے سے منع فرمایا۔

حضرت عکرمہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور وہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی کی مثل روایت کرتے ہیں۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ نہی اسے امت پر حرام کی قطعی نہیں ہے تنزیہی کراہت کے کرنے سے وہ گناہ گار ہو جاتا بلکہ اس کے سبب میں اختلاف ہے۔

حضرت ہشام بن عروہ رضی اللہ عنہما اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منہ لگا کے ساتھ منہ لگا کر پینے سے منع فرمایا کیونکہ یہ اس کو بدخلق کر دیتا اور یہی اس کا مطلب ہے۔

اس سلسلے میں ایک اور مفہوم بھی مروی ہے حضرت ابن عباس سے روایت کرتے ہیں فرماتے ہیں کہ وہ حضرت پیالے کے ٹوٹے ہوئے کنارے اور لوٹے کی ٹونٹی سے پینے کرتے تھے اور فرماتے تھے کہ یہ شیطان کے پینے کی جگہ ہے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے یہ ممانعت حرام کرنے کے لیے پیش نہ تھی بلکہ امت پر رحم کرنے اور شفقت کرم کے طور پر تھی۔

بعض حضرات نے فرمایا کہ اس سے اس لیے منع فرمایا کہ اس جگہ کا قصد کرتے ہیں تو ان کے اذیت دینے کے خوف سے منع فرمایا تو اسی طرح جب نے یا بہنے کے ذریعہ میں جو کچھ ذکر کیا ہے

١٠٢٢۔ وقال ... عن النبي صلى الله عليه وسلم ... وقال ... عن النبي صلى الله عليه وسلم ... وقال ... عن النبي صلى الله عليه وسلم ...

١٠٢٣۔ حدثنا ... عن ... عن ... عن

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] صلى الله عليه وسلم [illegible]

۱۰۵۴۔ حدثنا روح بن الفرج قال ثنا عبد الرحمن [illegible] قال ثنا سفيان قال حدثني عباد بن تميم عن عمه عبد الله قال رأيت النبي صلى الله عليه وسلم [illegible]

۱۰۵۵۔ حدثنا [illegible] قال ثنا ابن وهب قال [illegible] عن عباد بن تميم عن عمه عن النبي صلى الله عليه وسلم مثله۔

۱۰۵۵۔ حدثنا يونس قال ثنا ابن وهب قال [illegible] عن عباد بن تميم عن عمه عن رسول الله صلى الله عليه وسلم مثله۔

۱۰۵۶۔ حدثنا [illegible] قال ثنا مالك [illegible] عن عباد بن تميم عن عمه قد رأيت النبي صلى الله عليه وسلم مثله۔

۱۰۵۷۔ حدثنا محمد بن [illegible] قال ثنا عبد العزيز يعني ابن عبد الله الماجشون ح وحدثنا علي بن عبد الرحمن قال ثنا علي بن المديني قال ثنا عبد العزيز بن عبد الله عن ابن شهاب قال حدثني محمود بن لبيد عن عباد بن تميم عن عمه عن النبي صلى الله عليه وسلم مثله۔

قالوا فهذه الآثار قد جاءت عن رسول الله صلى الله عليه وسلم بإباحة ما مسحت منه الأشاعر أفعل۔

واما ما روي عن [illegible] مما خالف هذا فإنه قد روي عن جماعة من أصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم خلاف ذلك۔

[illegible] سے [illegible] صلی اللہ علیہ وسلم [illegible]

[illegible] سے [illegible] صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی کی مثل روایت کرتے ہیں۔

[illegible] اپنے چچا کے واسطہ سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی کی مثل روایت کرتے ہیں۔

[illegible] اپنے چچا کے واسطہ سے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی کی مثل روایت کرتے ہیں۔

محمود بن لبید راوی ہیں کہ [illegible] عباد بن تمیم اپنے چچا کے واسطے سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی کی مثل روایت کرتے ہیں۔

یہ حضرات [illegible] کی روایات سے استدلال کرتے ہیں [illegible] ان روایات کو لے رہے ہیں [illegible] میں آپ نے [illegible] فرمایا تھا۔

اور جہاں تک [illegible] کا تعلق ہے تو صحابہ کرام کی ایک جماعت سے اس کے خلاف مروی ہے۔

حضرت عبد اللہ بن حبیب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو اس طرح وضو کرتے دیکھا ہے۔

حضرت سعید بن ابو سعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ آپ بیٹھے ہوئے تھے اور ان کا ایک پاؤں دوسرے پر رکھا ہوا تھا۔

حضرت عبد الرحمن بن یربوع سے مروی ہے کہ میں نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو ایسا کرتے دیکھا ہے۔

حضرت حمران مولیٰ عثمان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے ہمیں بیان کیا کہ انہوں نے حضرت سلمان بن عفان رضی اللہ عنہ کو مسجد نبوی میں اس طرح کرتے دیکھا۔

حضرت نافع سے مروی ہے کہ انہوں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کو اس طرح کرتے دیکھا ہے۔

حضرت عبد الرحمن بن یزید سے روایت ہے کہ انہوں نے حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ کو ادرک میں اس طرح کرتے دیکھا کہ انہوں نے اپنا ایک پاؤں دوسرے پاؤں پر رکھا ہوا تھا اور وہ کہہ رہے تھے اے ہمارے رب! تو ہمیں تکلم قوم کے لیے آزمائش نہ بنا۔

حضرت حمران بن مسلم فرماتے ہیں میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کو دیکھا آپ بیٹھے ہوئے تھے اور ایک پاؤں دوسرے پر رکھا ہوا تھا۔

ثُمَّ قَدْ جَاءَ عَنْهُ مَا ذَكَرْنَا فِي الْفَصْلِ الَّذِي قَبْلَ
بِاسْتِعْمَالِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فِي احْتِمَالِ أَنْ يَكُونَ أَحَدُ الْأَمْرَيْنِ قَدْ نَسَخَ الْآخَرَ
بَعْدَ وُجُودِنَا أَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ وَعُثْمَانَ وَهُمْ أَعْلَمُ
بِرُشْدِ ذَلِكَ الْعَهْدِ يَدُلُّ عَلَى أَنَّ آخِرَ الْعَهْدِ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَيْهِمْ إِنَّمَا كَانَ فَعَلُوا ذَلِكَ
بِحَضْرَةِ أَصْحَابِهِ جَمِيعًا وَفِيهِمُ الَّذِي حَدَّثَ
بِالْحَدِيثِ الْأَوَّلِ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَأَنْكَرَهُ فَلَمْ يُنْكِرْ ذَلِكَ أَحَدٌ مِنْهُمْ فَثَبَتَ عَنْهُ
وَعَنْ مَسْعُودٍ وَابْنِ عُمَرَ وَأُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ وَأَنَسٍ
بْنِ مَالِكٍ فَلَمْ يُنْكِرْ عَلَيْهِ مِنْهُمْ مُنْكِرٌ ثَبَتَ بِذَلِكَ أَنَّ
مَا ذَهَبَ إِلَيْهِ أَهْلُ الْعِلْمِ مِنْ هَذَا عَلَى الْعَبْدَيْنِ
الْمَرْفُوعَيْنِ وَبَطَلَ بِذَلِكَ مَا خَالَفَهُ لِمَا ذَكَرْنَا وَ
بَيَّنَّا وَقَدْ رُوِيَ عَنِ الْحَسَنِ فِي ذَلِكَ مَا يَدُلُّ عَلَى
غَيْرِ هَذَا الْمَعْنَى۔

۱۲۹۵۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ شُعَيْبٍ قَالَ ثَنَا

وقف [illegible]

حضرت حسن سے اس کے خلاف بھی مروی ہے۔

حضرت عبید حضرت حسن رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں آپ یہ عمل کرتے تھے یعنی ایک پاؤں کو دوسرے پر رکھا کرتے تھے اور فرمایا کہ لوگوں کے سامنے ایسا کرنا اچھا ہے کیونکہ یہ ستر کھلنے کا ذریعہ ہے۔ (حضرت امام طحاوی فرماتے ہیں) ہمارے نزدیک پہلی وجہ زیادہ مناسب ہے کیونکہ حضرت کعب کے قول کو ہم دیکھتے کہ فرمایا کسی انسان کے لیے جائز نہیں اگر وہ بات ہو بھی جو اس روایت میں حضرت حسن سے مروی ہے کہ حضرت کعب رضی اللہ عنہ فرماتے تھے کہ آپ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے خلاف علم ہونے کی بنا پر یہ بات فرمائی ہے اور یہ اس وقت کی بات ہے جب آپ پر پہلے نبی کی اتباع ضروری تھی پھر اللہ تعالیٰ نے یہ حکم منسوخ کر دیا اور حضرت کعب رضی اللہ عنہ کو اس کا علم نہ تھا کہ وہ پہلے حکم پر ہی قائم رہے جب کہ دوسرے حضرات کو اس بات کا علم ہو گیا تو انہوں نے پہلے حکم کو چھوڑ کر اس کی طرف رجوع کیا۔

باب الرجل يتطرق في المسجد بالسهام

٤٦٩ - حدثنا أبو بكرة وعلي بن معبد قالا أنبأنا أبو عاصم عن عبد الله بن سعيد عن أبي بكر بن عبد الله بن أبي مليكة عن أبي هريرة عن أبي موسى قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من مر في مسجدنا أو في سوقنا بنبل فليأخذ بنصالها الا يعقر بها مسلما.

قال أبو جعفر فذهب قوم إلى أن الله لا يؤاخذ من يطرق المسجد وهو حامل سلاحا ويحتجون في ذلك بهذا الحديث وخالفهم في ذلك آخرون وقالوا لا ينبغي لأحد أن يدخل المسجد وهو حامل شيئا من ذلك إلا أن يكون داخلا به وهو في يده فيحوله إلى نصله أو يكون إذا دخله غير داخل به وهو في يده فأما أن يدخل به وهو في يده فيخفي المسجد بذلك مذمومة وقالوا قد يحتمل أن يكون النبي صلى الله عليه وسلم أراد بما ذكر لنا في حديث أبي موسى الإدخال للهدية فنظرنا في ذلك هل نجد شيئا من الآثار يدل عليه.

باب: مسجد میں تیر لے کر گزرنے والے کا حکم

حضرت ابو موسیٰ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص ہماری مسجد میں یا ہمارے بازار میں تیر لے کر گزرے تو اس کے پھل پکڑ لے تاکہ کسی مسلمان کو زخمی نہ کر دے۔

حضرت ابو جعفر فرماتے ہیں کہ بعض لوگوں نے اس حدیث سے استدلال کیا ہے اور کہا ہے کہ جو شخص مسجد میں ہتھیار لے کر گزرے اس پر کوئی مؤاخذہ نہیں۔ ان حضرات نے اس حدیث سے استدلال کیا ہے جبکہ دوسرے حضرات نے اس کی مخالفت کی ہے اور کہا ہے کہ کسی شخص کے لیے جائز نہیں کہ وہ ہتھیار لے کر مسجد سے گزرے۔ ہاں اگر وہ ہتھیار اس کے ہاتھ میں نہ ہو بلکہ وہ اس کے لیے داخل ہو جو اس کے ہاتھ میں ہو یا وہ ہتھیار اس کے لیے داخل ہو جو اس کے ہاتھ میں نہ ہو۔ اگر وہ ہتھیار اس کے لیے داخل ہو جو اس کے ہاتھ میں ہو تو اس کا مسجد میں لے جانا مذموم ہے۔ ان حضرات نے کہا ہے کہ ہو سکتا ہے حضرت ابو موسیٰ کی اس حدیث میں مراد یہ ہو کہ جو شخص ہتھیار لے کر مسجد میں داخل ہو اس کے لیے ہتھیار کے پھل پکڑ لینا مستحب ہے۔ ہم نے اس مسئلے میں غور کیا تو ہمیں کوئی ایسی چیز نہیں ملی جو اس مسئلے میں کوئی دلالت کرتی ہو۔

---

٤٧٠ - فإذا أبو نعيم قد حدثنا قال ثنا أبو عوانة قال أخبرني عمرو بن الحارث والليث بن سعد عن يزيد بن أبي حبيب عن أبي الخير عن عقبة بن عامر قال لا يزال رجل يتصدق بنبل في المسجد فأمره رسول الله صلى الله عليه وسلم أن لا يمر بها إلا وهو قابض على نصولها.

حضرت عقبہ بن عامر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو جو مسجد میں تیر صدقہ کرتا تھا حکم دیا کہ وہ ان تیروں کے پھل پکڑ کر گزرے۔

---

٤٧١ - حدثنا ربيع المؤذن قال أنبأنا شعيب

حضرت ربیع المؤذن سے روایت ہے کہ ہمیں شعیب نے

فبين

باب ۲۹۹ المعانقة

باب ۲۹۹، معانقہ کرنا

قال ابو جعفر فذهب

قوله بن جعفر معانقة محمد ابو حنيفة و

وخالفهم في ذلك

قال ابو جعفر فذهب

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ کیا ملاقات کے وقت ہم ایک دوسرے سے جھک سکتے ہیں آپ نے فرمایا نہیں، انہوں نے عرض کیا ایک دوسرے سے گلے مل سکتے ہیں آپ نے فرمایا نہیں، عرض کیا ایک دوسرے سے ہاتھ ملا سکتے ہیں (مصافحہ کر سکتے ہیں) فرمایا ایک دوسرے سے مصافحہ کرو۔

حضرت حنظلہ حضرت انس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ، انس کے بعد انس کی نقل ذکر کیا۔

حضرت امام طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ایک جماعت اس بات کی گئی ہے وہ معانقہ کرنے کو مکروہ جانتے ہیں حضرت امام ابو حنیفہ اور حضرت امام محمد رحمہما اللہ بھی ان حضرات میں شامل ہیں لیکن دوسرے حضرات نے ان کی مخالفت کی ہے وہ اس میں کوئی حرج نہیں سمجھتے حضرت امام ابو یوسف رحمہ اللہ کا بھی یہی مذہب ہے انہوں نے اس مسئلے میں یہ دلیل پیش کی ہے

حضرت جعفر اپنے والد سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں جب جعفر مکے سے واپس آئے میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ نے مجھ سے محبت فرمائی اور معانقہ کیا۔

حضرت شعبی فرماتے ہیں حضرت جعفر کی آمد اور ان کی

[illegible] ابن عیینہ

حدثنا ابن ابی داود قال ثنا ابراہیم بن [illegible] قال حدثنی عمتی قالت حدثنی عمتہ بنت یحییٰ بن [illegible] قال اخبرنی ابن اخی ابن شہاب الزہری عن عروۃ بن الزبیر عن عائشۃ قالت قدم زید بن حارثۃ المدینۃ و رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی بیتی فاتاہ فقرع الباب فقام الیہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یجر ثوبہ واللہ ما رأیتہ عریانا قبلہ فاعتنقہ و قبلہ۔

۱۰۰۵۔ وقد روی فی ذلک عن اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما حدثنا محمد بن خزیمۃ قال ثنا مسدد بن مسرہد قال ثنا شعبۃ عن کعب بن علقمۃ عن عبد الرحمن بن ابزی قال شہدت اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذا التقوا تصافحوا واذا قدموا من سفر عانقوا۔

۱۰۰۶۔ حدثنا احمد بن داود قال ثنا ابو الربیع قال ثنا حماد ح وحدثنا ابن مرزوق قال ثنا یحییٰ بن حماد قال ثنا حماد فذکر باسنادہ مثلہ۔

۱۰۰۷۔ حدثنا محمد بن خزیمۃ قال ثنا مسلمۃ بن ابراہیم قال ثنا حماد عن سلمۃ قال ثنا ابو کعب عن ابی جحیفۃ قال قالت قدمنا سلمان فقال ارأیت حین تلقی فی المسجد فاتاہ فلما رآہ اعتنقہ

فہؤلاء

اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قد کانوا یعانقون فدل ذلک ان ما روی عن رسول اللہ صلی

حضرت [illegible] ابن عیینہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے [illegible] سے روایت کرتے ہیں انہوں نے [illegible] سے روایت کرتے ہیں انہوں نے [illegible]

باب التصاوير تكون في الثياب

باب کپڑوں پر تصاویر کا حکم

حضرت عبداللہ بن گیا ہے والعصہ رضی اللہ عنہ
وہ فرماتے ہیں میں نے حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے سنا
نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا آپ نے فرمایا
رحمت کے فرشتے اس گھر میں داخل نہیں ہوتے جس میں کتا
ہو۔

حضرت یعقوب بن اسحاق اور عثمان بن ابی شیبہ دونوں حضرت
شعبہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں پھر انہوں نے اپنی سند سے
حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا حضرت جبرئیل علیہ السلام نے مجھ سے فرمایا کہ جو
فرشتے اس گھر میں داخل نہیں ہوتے جس میں کتا، تصویر یا
بت ہو۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے آزاد کردہ غلام حضرت
علی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے ام المومنین رضی اللہ عنہا کو فرماتے
سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب بیت اللہ میں
داخل ہوئے تو اس میں حضرت ابراہیم علیہ السلام اور حضرت مریم علیہا
کی تصویریں بنائی آپ نے فرمایا یہ لوگ کیسے ہیں کہ جس گھر میں
تصویر ہو اس میں فرشتے داخل نہیں ہوتے یہ حضرت ابراہیم علیہ السلام
کی صنعت ہے تو وہ بانسوں سے فال نہیں لیتے تھے۔

حضرت ابو طلحہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا فرشتے اس گھر میں داخل نہیں ہوتے
جس میں کوئی تصویر ہو۔

سے مؤخر ہے اور ہم اسی کی تائید کرتے ہیں اور یہ حضرت
امام ابو یوسف رحمہ اللہ کا قول ہے۔

۱۰۷۲۔ حدثنا ... عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم ...

حضرت ... سے روایت ہے ... نے ... سے سنا ...

۱۰۷۳۔ حدثنا ... عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم ...

حضرت ... سے روایت ہے ... نے ... سے سنا ...

۱۰۷۴۔ حدثنا ... عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم ...

حضرت ... سے روایت ہے ... نے ... سے سنا ...

۱۰۷۵۔ حدثنا ... عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم ...

حضرت ... سے روایت ہے ... نے ... سے سنا ...

۱۰۷۶۔ حدثنا ... عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم ...

حضرت ... سے روایت ہے ... نے ... سے سنا ...

۱۰۷۷۔ حدثنا ... عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم ...

حضرت ... سے روایت ہے ... نے ... سے سنا ...

[illegible]

[illegible]

[illegible]

... قال ... عبدة ... قال ... عن ... عن ... عن

۱۰۹۷۔ حدثنا ... عن عائشة ... [illegible]

۱۰۹۸۔ حدثنا ... عن عائشة ... [illegible]

۱۰۹۹۔ حدثنا ... عن عائشة ... [illegible]

حضرت قاسم حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے ایک پردہ جس میں تصاویر تھیں فلاں غزوہ یا فلاں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لشکر سے آنے پر لٹکا دیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے پھاڑ ڈالا۔ ابن عیینہ کہتے ہیں کہ مجھے ہشام نے خبر دی کہ وہ غزوہ تبوک تھا۔

حضرت قاسم رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ انہوں نے ایک گھر اخریدا جس میں تصاویر تھیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے دیکھا تو دروازے پر کھڑے ہو گئے اور اندر تشریف لائے میں نے آپ کے چہرے پر ناگواری کے آثار دیکھے تو عرض کیا یا رسول اللہ میں اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی راہ میں توبہ کرتی ہوں میں نے کونسا گناہ کیا ہے؟ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ گدا کیسا ہے؟ عرض کیا میں نے اسے خریدا ہے تاکہ آپ اس پر تشریف رکھیں اور تکیہ لگائیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ تصویریں بنانے والے قیامت کے دن آئیں گے تو ان سے کہا جائے گا جو کچھ تم نے بنایا تھا اسے زندہ کرو اور فرمایا جس گھر میں تصویریں ہوں اس میں فرشتے داخل نہیں ہوتے۔

حضرت عبدالرحمٰن بن قاسم اپنے والد سے روایت کرتے ہیں فرماتے ہیں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا ایک کپڑا تھا جس میں تصاویر تھیں میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے رکھا تو آپ نے [illegible] فرمایا اے عائشہ قیامت کے دن ان لوگوں کو سخت عذاب دیا جائے گا جو اللہ کی پیدا کی ہوئی چیزوں کی تصویریں بناتے ہیں۔ پھر فرمایا جس گھر میں تصویریں ہوں اس میں فرشتے داخل نہیں ہوتے۔

ابن قاسم نے حضرت قاسم سے کہا کہ اس تصویر کا کیا حکم ہے جو کپڑے میں ہو؟ انہوں نے فرمایا اگر کپڑا پہنا جائے تو حرج نہیں ہے [illegible] ہو جائے تو وہ بھی روایت کے مطابق ہے۔ رسول اکرم

صلی اللہ علیہ وسلم ... [illegible]

۱۱۰۰۔ حدثنا یونس قال ثنا ابن وھب قال ثنا ... [illegible] ... عن ابی ھریرۃ ... [illegible] ... صلی اللہ علیہ وسلم ... [illegible] ... فی الرکعۃ الاخیرۃ ...

حدثنا سلیمان قال ثنا قتیبۃ قال ثنا ... [illegible] ... فی الرکعۃ الاخیرۃ قلت لا قال بل قد ذکر ذلک ...

۱۱۰۱۔ حدثنا ابن ابی داود قال ثنا ابو طیب قال ثنا ابن لھیعۃ عن سالم ابی النضر عن عبید اللہ بن عبد اللہ عن عتبۃ قال استعمل ابو طلحۃ بن سھیل قال لی عثمان بن حنیف ھل لک فی ابی طلحۃ نعودہ قلت نعم فاتیناہ فدخلنا علیہ وحشد بنو ... [illegible] ... فقال ابن عم ھذا الجمعۃ یا لقوہ حتی نقول ... [illegible] ... ما سمعت یا ابا طلحۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حین غبر الصبح قال ... [illegible] ... فی ثوب مرتوبا فیہ ثم قال لی بن ... [illegible] ... فی ما سمعت منہ حتی ...

۱۱۰۲۔ حدثنا یونس قال ثنا ابن وھب قال ... [illegible] ... عن ابی النضر عن ... [illegible] ... عن عبید اللہ عن عتبۃ قال ... [illegible] ... عثمان بن حنیف ... [illegible] ... بن حنیف ...

فثبت ... [illegible] ... الصبح فی الرکعۃ الاولی من ... [illegible] ... الباب

... [illegible] ... صلی اللہ علیہ وسلم ... [illegible] ... ان ... [illegible] ... ان ... [illegible] ... ان

[illegible]

۱۱۰۴- حدثنا [illegible]

فقال [illegible]

۱۱۰۵- واخبرنا [illegible]

۱۱۰۶- حدثنا [illegible]

سنتے کیا ان سے وہ نصاریٰ پر خارج ہیں ہو گئے ہیں
ہوتا ہے اگر تصویر وہ ہے جس کی تصویر کی جاتی ہے
کی عبادت کی جاتی ہے دیواروں پر جائے ہیں اور
بنائے جاتے ہیں لیکن جنہیں روندا جاتا ہے
اور بچھائی جاتی ہیں وہ اس سے خارج ہیں۔ حضرت
عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ رحمۃ اللہ کا یہی مسلک ہے۔

حضرت عبید اللہ بن ابی زیاد بیان کرتے ہیں کہ
حضرت ابن عباس نے بیان کیا انہوں نے کہا میں حضرت
رضی اللہ عنہما کے پاس گیا تو انہوں نے ایک مرغ کی
تھا اور اس میں تصاویر بنی ہوئی تھیں میں نے پوچھا کہ
نہیں بلکہ وہ ہے جسے نکالا جائے اور جو روندی
جاتی ہیں لیکن جسے روند جائے اس میں کوئی حرج نہیں
پھر انہوں نے اپنے والد سے روایت کرتے ہوئے
فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ
قیامت کے دن عذاب اپنے بنانے والوں کو دیا جائے
ان سے کہا جائے گا کہ جو کچھ تم نے بنایا ہے اسے زندہ کرو۔

تو حضرت سالم رضی اللہ عنہ کا یہ قول جاندار
پر دلالت کرتا ہے پھر علماء کا ان تصاویر کی کیفیت میں
ہوا تو ایک جماعت کہتی ہے کہ ان میں ہر چیز کی تصویر
میں رخصت ہونا نہ وہ فرماتے ہیں کیونکہ اس سلسلے میں
میں ابہام ہے۔

انہوں نے اس سلسلے میں مزید اس طرح استدلال کیا ہے
حضرت صدوق، حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے
ہیں کہ وہ فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت
کے دن سب سے سخت عذاب تصویر بنانے والوں کو
ہوگا۔

حضرت شعبہ فرماتے ہیں حضرت حکم بن ابی لیلیٰ نے
اپنے والد سے روایت کرتے ہوئے مجھے خبر دی انہوں نے
کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تصویر بنانے والے پر لعنت کی ہے

وقال الهجر ... واختلفوا ...

۱۱۰۸ - حدثنا ... حدثنا ... عن ابن عباس ... قال ... وقد روي في ذلك ايضا ...

۱۱۰۹ - حدثنا ...

۱۱۰۸ - حدثنا ... قال ... عن ابن عباس ... قال ...

وقد

قال علي وقد ما قال ابن عباس من هذا قول رسول الله صلى الله عليه وسلم ان الله معذب به طائفا حتى يعذب الدواب في بطونها ولكن معنى ما نهى عن تعذيب ما لا يكون فيه الروح

وقد روي في ذلك ايضا

عن غير واحد من علي صلى الله عليه وسلم قال ليسودن بعدي رجل من امتي يقال له ... حديثا منكرا

۱۱۰۹ - حدثنا ... قال ... قال ...

[illegible]

۱۱۱۰۔ حدثنا [illegible]

۱۱۱۱۔ حدثنا [illegible]

۱۱۱۲۔ حدثنا [illegible]

وقد روی عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم [illegible]

۱۱۱۳۔ حدثنا [illegible]

۱۱۱۴۔ حدثنا [illegible]

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس معنی پر دلالت کرنے والی روایات بھی مروی ہے۔

حضرت عیسیٰ بن یونس نے بیان کیا فرماتے ہیں جب حضرت نجاد کو فوج میں آنے کی دعوت دی گئی تو ان دونوں ان کی مخالفت میں حاضر ہوئے انہوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہوئے ہم سے بیان کیا وہ فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حضرت جبرئیل علیہ السلام میرے پاس آئے اور انہوں نے کہا اے محمد میں کوفہ شام سے آپ کے پاس آیا تھا لیکن خدا کی قسم کوفہ کی کسی عورت نے مجھ پر شک نہ کیا آپ نے حکم دیا کہ اس کو پکڑ لیا جائے یہاں تک کہ وہ رخصت کر طرح ہو جائے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں حضرت جبرئیل علیہ السلام نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آنے کی جماعت طلب کی آپ نے فرمایا داخل ہو جاؤ انہوں نے کہا کیسے داخل ہو جائیں جب کہ آپ کے گھر کی ایک [illegible]

صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تصور بنانے والی کی تین قسمیں ہیں عذاب دیا جائے گا اور ان سے کہا جائے گا جو تم نے بنایا ہے اسے زندہ کرو۔

حضرت ابوجحیفہ رضی اللہ عنہ سے وہ حضرت [illegible] عنہما سے اور وہ مسروق کے واسطہ سے اسی کی مثل روایت کرتے ہیں۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا حضرت ابوجحیفہ سے روایت کرنے میں ابن نمیر نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے کوئی تصویر بنائی اسے قیامت کے دن عذاب دیا جائے گا حتی کہ وہ اس میں روح پھونکے اور وہ نہیں پھونک سکے گا تو ان روایات کا وہی مفہوم ہے جو حضرت حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت میں بیان کیا ہے۔

فلما رجع الناس بعد فتحها

۱۱۱۱۔ وقد روى من ترجمة في هذا الباب

وفي قول جبريل صلوات الله عليه لرسول

فإن قال قائل ففي حديث أبي طلحة

قيل

[illegible]

باب ۳۶ الرجل یقول استغفر اللہ واتوب الیہ

الفاظ کہنا

قال ابو جعفر رحمہ اللہ: حضرت امام ابو جعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابو جعفر بن ابی عمران سے سنا وہ اس بات کو ناپسند کرتے تھے کہ کوئی شخص کہے: استغفر اللہ واتوب الیہ۔ میں اللہ تعالیٰ سے طلب مغفرت کرتا ہوں اور اس کے بارگاہ میں توبہ کرتا ہوں لیکن وہ یہ کہے استغفر اللہ واسالہ التوبۃ میں اللہ تعالیٰ سے بخشش مانگتا ہوں توبہ کا سوال کرتا ہوں وہ فرماتے ہیں میں نے اپنے اصحاب کو دیکھا کہ ان اسے مکروہ جانتے ہیں اور کہتے ہیں کہ گناہ سے توبہ کا مطلب یہ ہے چھوڑ دینا اور دوبارہ اس کی طرف نہ آنا ہے۔ اور اس کا حکم سے بھی وہم ہیں کیا جاتا جب وہ "اتوب الیہ" کہتا ہے کتاب اللہ سے وعدہ کرتا ہے کہ وہ اس گناہ کی طرف نہیں لوٹے گا پھر اس کے بعد جب اس کی طرف لوٹتا ہے تو وہ اس شخص کی طرح ہو جاتا ہے جس نے اللہ تعالیٰ سے وعدہ کرکے اس کے خلاف ورزی کی پس یہ الفاظ کہنا زیادہ اچھا ہے "اسالہ التوبۃ" میں توبہ کا سوال کرتا ہوں۔ یعنی میں اللہ تعالیٰ سے سوال کرتا ہوں کہ وہ مجھے اس گناہ سے نکال دے اور مجھے کبھی بھی اس کی طرف نہ لوٹائے۔ اس سلسلے میں حضرت ربیع بن خثیم سے بھی مروی ہے۔

حضرت مسدد، حضرت ربیع کی بہن سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں تم میں سے کوئی بھی یہ الفاظ نہ کہے "استغفر اللہ واتوب الیہ" پھر وہ لوٹے گا تو اس کا یہ کہنا جھوٹ ہو جائے گا اور یہ محض گناہ کا بلکہ وہ یوں کہے "اللھم انی اسالک التوبۃ" اے اللہ میں تجھ سے گناہ کی بخشش دے اور میری توبہ قبول

کی روایات میں وہ بات ہے جو ہم نے یہاں کی تو مسعود ہی ہو سکتی ہے کیونکہ اس سے بچا جانا اور اکثر امر استحباب طرح بچا جاتا ہے جو اس کے علاوہ ہیں لگے ہوئے ہیں یہ حضرت امام ابو حنیفہ امام ابو یوسف و امام محمد رحمہم اللہ کا قول ہے۔

باب ۳۶ الرجل یقول استغفر اللہ واتوب الیہ

الفاظ کہنا

قال ابو جعفر رحمہ اللہ: حضرت امام ابو جعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابو جعفر بن ابی عمران سے سنا وہ اس بات کو ناپسند کرتے تھے کہ کوئی شخص کہے: استغفر اللہ واتوب الیہ۔ میں اللہ تعالیٰ سے طلب مغفرت کرتا ہوں اور اس کے بارگاہ میں توبہ کرتا ہوں لیکن وہ یہ کہے استغفر اللہ واسالہ التوبۃ میں اللہ تعالیٰ سے بخشش مانگتا ہوں توبہ کا سوال کرتا ہوں وہ فرماتے ہیں میں نے اپنے اصحاب کو دیکھا کہ ان اسے مکروہ جانتے ہیں اور کہتے ہیں کہ گناہ سے توبہ کا مطلب یہ چھوڑ دینا اور دوبارہ اس کی طرف نہ آنا ہے۔ اور اس کا حکم سے بھی وہم ہیں کیا جاتا جب وہ "اتوب الیہ" کہتا ہے کتاب اللہ سے وعدہ کرتا ہے کہ وہ اس گناہ کی طرف نہیں لوٹے گا پھر اس کے بعد جب اس کی طرف لوٹتا ہے تو وہ اس شخص کی طرح ہو جاتا ہے جس نے اللہ تعالیٰ سے وعدہ کرکے اس کے خلاف ورزی کی پس یہ الفاظ کہنا زیادہ اچھا ہے "اسالہ التوبۃ" میں توبہ کا سوال کرتا ہوں۔ یعنی میں اللہ تعالیٰ سے سوال کرتا ہوں کہ وہ مجھے اس گناہ سے نکال دے اور مجھے کبھی بھی اس کی طرف نہ لوٹائے۔ اس سلسلے میں حضرت ربیع بن خثیم سے بھی مروی ہے۔

حضرت مسدد، حضرت ربیع کی بہن سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں تم میں سے کوئی بھی یہ الفاظ نہ کہے "استغفر اللہ واتوب الیہ" پھر وہ لوٹے گا تو اس کا یہ کہنا جھوٹ ہو جائے گا اور یہ محض گناہ کا بلکہ وہ یوں کہے "اللھم انی اسالک التوبۃ" اے اللہ میں تجھ سے گناہ کی بخشش دے اور میری توبہ قبول

ترجمہ

وكان من حجة لهم في ذلك ما حدثنا
[illegible] عن الزهري عن [illegible] قال قال رسول الله صلى الله
عليه وسلم التوبة من الذنب ان يتوب الرجل
من الذنب ثم لا يعود اليه۔

اس سلسلے میں ان کا ایک استدلال وہ ہے جو ہمیں [illegible] نے [illegible] سے [illegible] سے [illegible] سے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا توبہ یہ ہے کہ آدمی گناہ سے توبہ کرے پھر اس کی طرف لوٹ کر نہ جائے۔

١١١٨۔ فهذا ٥ صفة التوبة وهذا خير مما مضى
عن غير رسول الله صلى الله عليه وسلم فانه
مفسوخ ولو ثبت كان يقول فيما قد روي عنه صا
ثنا حدثنا ابن ابي داود قال ثنا خطاب بن عثمان
وهو ابن بشر بن نجيح قالا ثنا يحيى عبد الوليد عن
الزهري عن عبيد الملك بن ابي بكر بن الحارث
بن هشام عن ابي هريرة انه كان يقول سمعت رسول
الله صلى الله عليه وسلم يقول اني لاتوب في اليوم
مائة مرة وقال انس انما قال سبعين
مرة۔

تو یہ توبہ کا صحیح طریقہ ہے اور یہ اس سے بہتر ہے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے علاوہ دوسروں سے مروی ہے اور وہ منسوخ ہے اور اگر ثابت بھی ہو تو آپ یہ فرماتے تھے جو روایت کی گئی ہے [illegible] نے [illegible] سے [illegible] سے [illegible] سے [illegible] سے بیان کیا کہ آپ فرماتے تھے میں سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تھے میں ایک دن میں سو مرتبہ توبہ کرتا ہوں۔ حضرت انس نے فرمایا ستر مرتبہ کا ذکر فرمایا۔

١١١٩۔ حدثنا ابن ابي داود قال ثنا ايوب بن سليمان
ابن بلال قال حدثني ابو بكر بن ابي اويس عن سليمان
بن بلال عن محمد بن عبد الله بن ابي عتيق وموسى بن عقبة
عن ابن شهاب عن ابي بكر بن عبد الرحمن عن ابي
هريرة قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم
يقول اني لاستغفر الله واتوب اليه في اليوم اكثر
من سبعين مرة۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے [illegible] نے [illegible] سے [illegible] سے [illegible] سے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے میں ستر مرتبہ سے زیادہ اللہ تعالیٰ سے بخشش مانگتا ہوں اور اس کی طرف توبہ کرتا ہوں۔

١١٢٠۔ حدثنا ابو انس قال ثنا سلامة بن روح
ابن زنباع قال ثنا الزهري حدثني ابو بكر بن عبد
الرحمن بن الحارث بن هشام عن ابي هريرة
قال رسول الله صلى الله عليه وسلم

حضرت ابوبکر بن عبدالرحمن بن حارث بن ہشام سے [illegible] نے [illegible] سے [illegible] سے [illegible] سے بیان کیا کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

حضرت ابو سلمہ، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی کی مثل روایت کرتے ہیں۔

حضرت ابو بردہ بن ابو موسیٰ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں ایک دن میں اللہ تعالیٰ سے بخشش مانگتا ہوں اور اس کی بارگاہ میں توبہ کرتا ہوں۔

حضرت ابو بردہ بن ابو موسیٰ فرماتے ہیں ہم سے حضرت اغر مزنی نے بیان کیا فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہاتھوں کو بلند کئے بغیر مسجد سے باہر تشریف لائے اور آپ یہ فرما رہے تھے اے لوگو اپنے رب سے بخشش مانگو میرے دل کی طرف توجہ کرو اللہ کی قسم میں ان میں ایک سو بار اللہ تعالیٰ سے بخشش مانگتا اور اس کی بارگاہ میں توبہ کرتا ہوں۔

یہ حضرات فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم یہ فرمانا اس لئے تھے کیونکہ آپ معصوم تھے جب کہ دوسرے لوگوں کو یہ کہنا مناسب نہیں کیونکہ وہ اس گناہ کی طرف ہونے سے معصوم نہیں جس سے انہوں نے توبہ کی ہے۔

لیکن دوسرے حضرات نے اس سلسلے میں ان کی مخالفت کی ہے وہ اس بات میں کچھ حرج نہیں سمجھتے کہ کوئی شخص کہے میں اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں توبہ کرتا ہوں اس سلسلے میں ان کی دلیل نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی حدیث ہے۔

حضرت سہیل بن ابی صالح، اپنے والد سے وہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اور وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا جو شخص کسی مجلس میں بیٹھے جس میں بکثرت غلط گوئی ہوئی ہو اٹھنے سے پہلے کہے (سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ أَسْتَغْفِرُكَ وَأَتُوبُ إِلَيْكَ) اے اللہ تیرے رب ہونے کی بزرگی بیان کرنے میں تیرے سوا کوئی معبود نہیں

۱۱۲۵۔ حدثنا ابن ابی داود قال ثنا سعید بن
[illegible] قال ثنا عثمان بن مطر عن ثابت
[illegible] النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال کفارۃ
[illegible] سبحانک اللھم وبحمدک استغفرک
[illegible] وأتوب إلیک۔

۱۱۲۶۔ حدثنا محمد بن خزیمۃ وجعفر بن
[illegible] قالا ثنا عبید اللہ بن صالح قال حدثنی
[illegible] قال حدثنی ابن أخی ابن شہاب عن عمہ
[illegible] عبید اللہ بن جعفر قال بلغنی أن رسول اللہ صلی
[illegible] علیہ وسلم قال ما من انسان یقوم
[illegible] یقول حین یرید أن یقوم سبحانک اللھم وبحمدک
[illegible] لا إلہ إلا أنت أستغفرک وأتوب إلیک إلا غفر لہ
[illegible] کان فی مجلس قال محمد ثنا بھذا الحدیث
[illegible] یزید بن حصیفۃ فقال ھکذا أحدثنی سائب بن
یزید عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔

۱۱۲۷۔ حدثنا محمد بن خزیمۃ وجعفر قالا ثنا
عبید اللہ بن صالح قال
[illegible] ذکر حدثنی ابن شہاب عن یحیی بن سعید
[illegible] عن عائشۃ قالت ما کان رسول اللہ صلی
[illegible] علیہ وسلم یقوم من مجلس قال سبحانک
[illegible] وبحمدک لا إلہ إلا أنت أستغفرک و
[illegible] إلیک فقلت لہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ
[illegible] ما أراک تقول ھؤلاء الکلمات إذا
[illegible] من مجلس قال لا یقولھن أحد حین یقوم من
[illegible] إلا غفر لہ ما کان فی ذلک المجلس۔

فہم: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قد
[illegible]

[illegible] کے مجلس میں [illegible] کے
[illegible] کے [illegible] کے [illegible]
[illegible] کے [illegible] کے [illegible]
[illegible] کے [illegible] کے [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

فَمِنَّا مَنْ قَالَ أَتُوبُ إِلَى اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَهُوَ مُعْتَقِدٌ
لِلتَّوْبَةِ إِلَى مَا تَابَ مِنْهُ فَهُوَ بِذٰلِكَ الْقَوْلِ تَائِبٌ
مُسْتَحِقٌّ عَلَيْهِ أَنَّهُ كَذَبَ عَلَى اللّٰهِ وَمِنَّا مَنْ قَالَ وَأَنَا
أَقُولُ وَهُوَ مُعْتَقِدٌ لِتَرْكِ الذَّنْبِ الَّذِي كَانَ وَتَنَصَّلَ
مِنْهُ وَعَازِمٌ أَنْ لَا يَعُودَ إِلَيْهِ أَبَدًا فَهٰذَا أَيْضًا تَائِبٌ
مِمَّا كَانَ مِنْهُ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالَى وَقَالَ رَسُولُ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّدَمُ تَوْبَةٌ۔

۱۱۳۰۔ حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ
الْعَزِيزِ الْجُرَيْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي زِيَادُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ عَنْ
عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُغَفَّلٍ قَالَ دَخَلْتُ مَعَ أَبِي عَلَى عَبْدِ اللّٰهِ
بْنِ مَسْعُودٍ فَقَالَ لَهُ أَبِي أَنْتَ جِئْتَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ لِلذَّنْبِ تَوْبَةً فَقَالَ نَعَمْ۔

۱۱۳۱۔ حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ
عَلِيِّ بْنِ عَبْدِ الْكَرِيمِ عَنْ شُرَحْبِيلَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنِ
ابْنِ مَسْعُودٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ۔

۱۱۳۲۔ حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ ثَنَا عَمْرُو بْنُ
عَوْنٍ قَالَ ثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو وَعَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ
الْجُرَيْرِيِّ عَنْ زِيَادِ بْنِ أَبِي مَرْيَمَ وَابْنِ الْحُرِّ عَنْ
عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُغَفَّلٍ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ۔

۱۱۳۳۔ حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ ثَنَا الْهَيْثَمُ
بْنُ جَمِيلٍ قَالَ ثَنَا زُهَيْرُ بْنُ مُعَاوِيَةَ عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ
الْجَزَرِيِّ وَلَيْسَ بِابْنِ أَبِي مَرْيَمَ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ۔

۱۱۳۴۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ شُعَيْبٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ
الرَّحْمٰنِ بْنُ زِيَادٍ قَالَ ثَنَا زُهَيْرٌ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الْكَرِيمِ

بخدمت سے قول اور عمل سے توبہ کرتا ہے اور وہ اس گناہ سے توبہ کرتا ہے جس سے وہ توبہ کرتا ہے تو وہ اس قول کے ساتھ توبہ کرنے والا ہے اور اس پر واجب ہے کہ اس نے اللہ تعالیٰ پر جھوٹ بولا ہے اور ہم میں سے کچھ لوگ وہ ہیں جو کہتے ہیں کہ میں توبہ کرتا ہوں اللہ تعالیٰ کی طرف اس گناہ سے جس سے میں توبہ کرتا ہوں اور میرا دل اس گناہ کو ترک کرنے پر مطمئن ہے اور میں عزم رکھتا ہوں کہ کبھی بھی اس گناہ کی طرف نہیں لوٹوں گا جس سے میں توبہ کر رہا ہوں تو یہ بھی اس گناہ سے توبہ کرنے والا ہے ان شاء اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے آپ نے ندامت کو توبہ سے قرار دیا۔

حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں اپنے والد کے ہمراہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا تو میرے والد نے ان سے پوچھا کیا آپ نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ آپ نے فرمایا ندامت توبہ ہے۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے اور حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے اور وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی کی مثل روایت کرتے ہیں۔

حضرت زیاد بن ابی مریم اور ابن حر اور حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں اسی طرح سند سے اس کی مثل ذکر کیا۔

حضرت زہیر سے بھی حضرت عبدالکریم سے اسی طرح حضرت زیاد سے روایت کرتے ہیں جو ابن ابی مریم نہیں ہیں پھر انہوں نے اپنی سند کے ساتھ اسی کی مثل ذکر کیا۔

حضرت زہیر نے بیان کیا کہ ہم سے حضرت عبدالکریم نے بیان کیا وہ حضرت عبداللہ مغفل رضی اللہ عنہ سے اسی کی مثل

باب ۳۰۲ البکاء علی المیت

۳۰۳۔ حدثنا ... عن عبد الله بن جابر بن عتیک ... ان ثابت بن عتیک ... عن جابر بن عتیک ... عبد الله بن ثابت ... فوجده ... فقد غلب ... رسول الله صلی الله علیه وسلم ... فقال ... فقال ...

قال ...

۳۰۴۔ حدثنا ... عن ابن ملیکة ... عثمان ...

ترجمہ کرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ندامت کرتے ...
اس بات پر دلالت ہے کہ جو آدمی یہ اعتقاد رکھتا ہے ...
گناہ سے بارگاہ خداوندی میں توبہ کرتا ہوں اللہ ...
اور بھی ہے کہ وہ نیکی کرنے والے ... پائے گا۔

باب ۳۰۲ میت پر رونا

حضرت عبداللہ بن عبداللہ بن جابر بن عتیک سے ... کو حضرت جابر بن عتیک نے ان کو بتایا کہ نبی اکرم صلی اللہ ... حضرت عبداللہ بن ثابت رضی اللہ عنہ کی بیمار پرسی کے لئے ... گئے تو آپ نے اسے بیماری سے مغلوب پایا آپ نے ... پکارا تو انہوں نے کوئی جواب نہ دیا آپ نے انا للہ ... رجعون پڑھا اور فرمایا اے ابوالربیع آپ کے معاملہ ... ہم مغلوب ہو گئے تو عورتوں نے چیخنا اور رونا شروع کر دیا۔ ... عتیک ان کو خاموش کرانے لگے تو رسول اکرم صلی اللہ ... علیہ وسلم نے فرمایا ان کو چھوڑ دو جب واجب ہو گئی تو کوئی رونے ... والی نہ رہے عرض کیا گیا یا رسول اللہ کیا چیز واجب ہو گئی ... آپ نے فرمایا جب وہ مر جائے۔

حضرت امام ابو جعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ایک ... جماعت نے میت پر رونے کو مکروہ قرار دیا ہے اور انہوں ... نے اس سلسلے میں اس حدیث سے اور ایک دوسری حدیث ... سے استدلال کیا ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ... ہے میت کو گھر والوں کے رونے کی وجہ سے عذاب ہوتا ... ہے۔

حضرت عبدالجبار بن ورد فرماتے ہیں میں نے حضرت ... ابن ملیکہ سے سنا فرماتے ہیں جب حضرت عثمان بن عفان رضی ... عنہ کی صاحبزادی حضرت ام ابان کا انتقال ہوا تو عورتیں ان کی

[illegible] عذاب [illegible] النساء فقال ابن عمر لا تفعلن
[illegible] ولكن [illegible] فقال ابن عمر إني سمعت رسول الله
[illegible] يقول إن الميت ليعذب ببعض بكاء
[illegible] فقال ابن عباس قد كان عمر يقول بعض ذلك
[illegible] حتى إذا كنا بالبيداء إذا
[illegible] يا ابن عباس ما أسرع الناس قد فعلوا
[illegible] فرجعت فقلت يا أبت
[illegible] فقال فلما دخلت الصوبة
[illegible] يبكي عليه وهو يقول وا جبتاه
[illegible] فقال عمر وعبي فإني سمعت رسول الله
صلى الله عليه وسلم يقول إن الميت ليعذب ببعض
بكاء أهله عليه قال فذكر ذلك عائشة فقالت
أم والله ما حدث عمر ولا كذب ولكن السمع يخطئ
ويذهب ولكن قال رسول الله صلى الله عليه وسلم إنه ليزداد الكافر
عذابا ببكاء أهله عليه۔

۱۱۳۶۔ حدثنا أبو بكرة قال ثنا إبراهيم بن بشار
قال ثنا سفيان عن عمرو بن دينار عن ابن أبي
مليكة ذكر عروة عن عائشة أن عمر بن الخطاب رضي الله عنه
قالوا إنما كان ليعذب يهودية وإنها لتبكي عليه
[illegible] وخالفهم
[illegible] عروة فذكروا ذلك لعائشة وقد

[illegible] عذاب [illegible] عورت کے رونے سے
[illegible] ولكن [illegible] فرمایا کہ ابن عمر نے
[illegible] یقول إن الميت ليعذب ببعض بكاء
[illegible] فقال ابن عباس قد كان عمر يقول بعض ذلك
[illegible] حتى إذا كنا بالبيداء إذا
[illegible] یا ابن عباس ما أسرع الناس قد فعلوا
[illegible] فرجعت فقلت يا أبت
[illegible] فقال فلما دخلت الصوبة
[illegible] يبكي عليه وهو يقول وا جبتاه
[illegible] فقال عمر وعبي فإني سمعت رسول الله
صلى الله عليه وسلم يقول إن الميت ليعذب ببعض
بكاء أهله عليه قال فذكر ذلك عائشة فقالت
أم والله ما حدث عمر ولا كذب ولكن السمع يخطئ
ويذهب ولكن قال رسول الله صلى الله عليه وسلم إنه ليزداد الكافر
عذابا ببكاء أهله عليه۔

۱۱۳۶۔ حدثنا أبو بكرة قال ثنا إبراهيم بن بشار
قال ثنا سفيان عن عمرو بن دينار عن ابن أبي
مليكة ذكر عروة عن عائشة أن عمر بن الخطاب رضي الله عنه
قالوا إنما كان ليعذب يهودية وإنها لتبكي عليه
[illegible] وخالفهم
[illegible] عروة فذكروا ذلك لعائشة وقد

[illegible]

[illegible]

[illegible]

فقہی عنوان

۱۱۴۲۔ ما حدثنا ابن ابی داود قال ثنا احمد بن صالح قال ثنا ابن وہب قال اخبرنی یونس قال اخبرنی ابن شہاب عن عبد الرحمن بن عطاء عن عبد اللہ بن عبد اللہ عن عبد الرحمن بن عوف قال احتجم النبی صلی اللہ علیہ وسلم وہو صائم فی یوم حار فاحتجم النبی صلی اللہ علیہ وسلم لنفقۃ فی یوم حار حتی خرجت نفسہ فوضعہ ثقل یکی فقلت یا رسول اللہ اسکی واحت تنہی عن الحجامۃ للصائم قال انی لم انہ عن الحجامۃ ولکنی تخوفت ضعف الحجامین فالجر بن صوت عند نفسہ

جو کچھ ہم نے ذکر کیا ہے اس کی وجہ سے ہمارے نزدیک یہ حدیث منسوخ ہے اور اس کی وجہ یہ ہے کہ ہم نے اس حدیث کو اس حدیث کے مخالف پایا جو ہم نے ابن عباس سے روایت کی ہے اور

[illegible]

[illegible]

[illegible]

فدل ذلك على ان ميت الانسان يعذب لبكاء من يبكي عليه بعد موته وان لم يوص بذلك في حياته وان ذلك ليس بمخالف لقول الله عز وجل ولا تزر وازرة وزر اخرى وما ذلك الا ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قد رأى ما يعذب به الميت من بكاء اهله عليه فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم انهم ليبكون عليه وانه ليعذب وقد حدثت عائشة عن رسول الله صلى الله عليه وسلم بما حدثت به من ان الميت يعذب ببكاء اهله عليه وقد روى عن رسول الله صلى الله عليه وسلم ما قد ذكرنا في هذا الباب من ان الميت يعذب ببكاء اهله عليه فلما ثبت ان الميت يعذب ببكاء اهله عليه ثبت ان ذلك انما هو على من كان النوح من سببه وعلى من كان ذلك من سببه وقد روى عن رسول الله صلى الله عليه وسلم ما يدل على ان ذلك انما هو على من كان النوح من سببه وعلى من كان ذلك من سببه

۱۱۴۴ - وقد حدثنا فهد قال ثنا عبد الحميد بن بحر قال ثنا شريك عن ابي اسحق عن عاصم بن ضمرة قال دخلت على ثعلبة بن الضعير وعلى ابي سلمة بن عبد الرحمن وهما يعودان سعيد بن زيد بن عمرو بن نفيل فقلت اتعلمون هذا او انتم اصحابه فقالوا ان كنت تحفظ شيئا فحدثنا فقال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول ان الميت ليعذب في قبره بالنياحة عليه

فان

فدل ذلك على ان ميت الانسان يعذب ببكاء من يبكي عليه بعد موته وان لم يوص بذلك في حياته وان ذلك ليس بمخالف لقول الله عز وجل ولا تزر وازرة وزر اخرى وما ذلك الا ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قد رأى ما يعذب به الميت من بكاء اهله عليه فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم انهم ليبكون عليه وانه ليعذب وقد حدثت عائشة عن رسول الله صلى الله عليه وسلم بما حدثت به من ان الميت يعذب ببكاء اهله عليه وقد روى عن رسول الله صلى الله عليه وسلم ما قد ذكرنا في هذا الباب من ان الميت يعذب ببكاء اهله عليه فلما ثبت ان الميت يعذب ببكاء اهله عليه ثبت ان ذلك انما هو على من كان النوح من سببه وعلى من كان ذلك من سببه وقد روى عن رسول الله صلى الله عليه وسلم ما يدل على ان ذلك انما هو على من كان النوح من سببه وعلى من كان ذلك من سببه

فدل ذلك على ان ميت الانسان يعذب لبكاء من يبكي عليه بعد موته وان لم يوص بذلك في حياته وان ذلك ليس بمخالف لقول الله عز وجل ولا تزر وازرة وزر اخرى وما ذلك الا ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قد رأى ما يعذب به الميت من بكاء اهله عليه فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم انهم ليبكون عليه وانه ليعذب وقد حدثت عائشة عن رسول الله صلى الله عليه وسلم بما حدثت به من ان الميت يعذب ببكاء اهله عليه وقد روى عن رسول الله صلى الله عليه وسلم ما قد ذكرنا في هذا الباب من ان الميت يعذب ببكاء اهله عليه فلما ثبت ان الميت يعذب ببكاء اهله عليه ثبت ان ذلك انما هو على من كان النوح من سببه وعلى من كان ذلك من سببه وقد روى عن رسول الله صلى الله عليه وسلم ما يدل على ان ذلك انما هو على من كان النوح من سببه وعلى من كان ذلك من سببه

فدل ذلك على ان ميت الانسان يعذب لبكاء من يبكي عليه بعد موته وان لم يوص بذلك في حياته وان ذلك ليس بمخالف لقول الله عز وجل ولا تزر وازرة وزر اخرى وما ذلك الا ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قد رأى ما يعذب به الميت من بكاء اهله عليه فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم انهم ليبكون عليه وانه ليعذب وقد حدثت عائشة عن رسول الله صلى الله عليه وسلم بما حدثت به من ان الميت يعذب ببكاء اهله عليه وقد روى عن رسول الله صلى الله عليه وسلم ما قد ذكرنا في هذا الباب من ان الميت يعذب ببكاء اهله عليه فلما ثبت ان الميت يعذب ببكاء اهله عليه ثبت ان ذلك انما هو على من كان النوح من سببه وعلى من كان ذلك من سببه وقد روى عن رسول الله صلى الله عليه وسلم ما يدل على ان ذلك انما هو على من كان النوح من سببه وعلى من كان ذلك من سببه

عذاب پہنچتا ہے۔

حضرت علی بن ربیعہ سے روایت ہے کہ جب [illegible] کو کہا گیا کہ [illegible] آپ نے [illegible] کیا حال ہے [illegible] فرمایا [illegible] اے عذاب ہو جائے تو اس شخص کو جواب دیا جائے گا [illegible] نزدیک [illegible] وہ [illegible] کو وصیت کرتے تھے کہ [illegible] کے بعد اس بات پر عمل [illegible] وصیت کرتے تھے لہٰذا اس بات کو [illegible] تھا۔

باب ۳۲۰: شعر نقل کرنا مکروہ ہے یا نہیں

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا تم میں سے کسی کا پیٹ کا پیپ سے بھر جانا اشعاروں کے ساتھ بھرنے سے بہتر ہے۔

حضرت محمد بن سعد اپنے والد سے روایت کرتے ہیں انہوں نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے کسی کا پیٹ پیپ سے بھر جائے یہ کہ اسے قرآن کریم اور اشعار کے ساتھ اس کے بھرنے سے بہتر ہے۔

حضرت [illegible] حضرت [illegible]

۱۱۴۔ حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا أَبُو عَامِرٍ عَنْ
بِإِسْنَادِهِ وَمِثْلِهِ غَيْرَ أَنَّهُ لَمْ يَقُلْ مُسْتَوٍ

۱۱۵۔ حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ
سَمِعْتُ حَنْظَلَةَ قَالَ سَمِعْتُ سَالِمَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يُحَدِّثُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ۔

۱۱۶۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْجَعْدِ
قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ قَالَ أَخْبَرَنِي الْحَكَمُ عَنْ عَاصِمِ بْنِ أَبِي النَّجُودِ عَنْ
زِرٍّ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ

۱۱۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَعِيلَ قَالَ ثَنَا مُسْلِمٌ
قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ
عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ وَزَادَ وَهُوَ

۱۱۸۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ
عَبْدِ الْمَجِيدِ قَالَ ثَنَا لَهِيعَةُ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ
عَنْ عِمْرَانَ بْنِ أَبِي أَنَسٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ شِمَاسَةَ عَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ
قَالَ جِئْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَقُولُ
لِرَجُلٍ جُزْ فَاحْتَلِبْ لَهُ فَجَازَ إِلَى جَانِبٍ فَحَلَبَ
فِي مِثْلِ السِّقَاءِ خَبَرًا لَهُ مِنْ أَنْ يَمْتَلِئَ شَعْرًا۔

۱۱۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ مُوسَى قَالَ ثَنَا
قَالَ ثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ
عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ لَا يَشْرَبَنَّ أَحَدُكُمْ قَائِمًا فَمَنْ نَسِيَ فَلْيَسْتَقِئْ

قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ فَذَهَبَ قَوْمٌ إِلَى إِبَاحَةِ الشُّرْبِ
قِيَامًا وَاحْتَجُّوا بِمَا ذَكَرْنَا۔

اشعار نقل کرنے میں کوئی حرج نہیں جن میں کوئی فحش گفتگو نہ ہو
فرماتے ہیں یہ جو کچھ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت
وہ اس قسم کے شعروں سے متعلق ہے۔

چنانچہ انہوں نے اس سلسلے میں یہ ذکر کیا حضرت
حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے یہ
رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں تم میں سے کسی ایک کے پیٹ کا پیپ سے
بھر جانا شعروں کے ساتھ اس کے بھرنے سے بہتر ہے حضرت عائشہ
رضی اللہ عنہا نے فرمایا اللہ تعالیٰ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ پر
فرمائے انہوں نے حدیث کا پہلا حصہ یاد رکھا لیکن آخری حصہ
یاد نہ رہا مشرکین رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ہجو کرتے تھے آپ
کے خلاف شعر کہتے تھے، تو آپ نے فرمایا تم میں سے کسی ایک کے پیٹ
کا پیپ سے بھر جانا شعروں کے ساتھ بھرنے سے بہتر ہے تو
نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے ہجو تھی؟

حضرت مجاہد، حضرت شعبی سے روایت کرتے ہیں کہ رسول
اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے کسی ایک کے پیٹ کا پیپ سے
بھر جانا شعروں کے ساتھ بھرنے سے بہتر ہے یعنی وہ اشعار جو
ساتھ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ہجو کی گئی۔

یہ حضرات فرماتے ہیں کہ شعر گوئی کے جواز میں روایات کی
ان میں سے ایک یہ ہے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے
روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں جب نجاشی کے وفد کے ہمراہ
علیہ وسلم تشریف لائے تو کچھ عورتوں کو دیکھا کہ وہ گھوڑوں کے
کو اپنے دوپٹوں سے صاف کر رہی ہیں تو آپ خوش ہوئے اور فرمایا
اے ابوبکر! حضرت حسان بن ثابت نے کیا کہا ہے۔

شعر

۱۱۵۔ حدثنا احمد بن داود ابو الربیع قال حدثنا
۱۱۵۔ حدثنا سلیمان بن عبد الرحمن قال حدثنا
۱۱۵۔ حدثنا ابن ابی عمر قال حدثنا
۱۱۵۔ حدثنا علی بن عبد الرحمن قال حدثنا
۱۱۶۔ حدثنا سلیمان بن شعیب قال حدثنا

[illegible]

فقال

[illegible]

۱۹۰ - حدثنا [illegible]

۱۹۱ - حدثنا [illegible]

۱۹۲ - حدثنا [illegible]

۱۹۳ - حدثنا [illegible]

۱۹۴ - حدثنا [illegible]

[illegible] ہیں فرماتے ہیں ہم کعبۃ اللہ کے گرد بیٹھے ہوئے تھے [illegible] میرا خیال ہے کہ انہوں نے فرمایا کہ صحابہ کرام کے ساتھ بیٹھے تھے وہ اشعار پڑھ رہے تھے حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بھی وہاں آ کر بیٹھ گئے اور فرمایا اللہ تعالیٰ [illegible] اور کعبہ شریف کے گرد اشعار پڑھتے ہوئے [illegible] ایک شخص نے کہا اے ابن زبیر! رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان اشعار سے منع فرمایا ہے جن میں عورتوں پر تہمت لگانے اور مردوں کی بدگوئی ہو۔

تو ممکن ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جن اشعار کے بارے میں وہ بات فرمائی جو ہم نے باب کے شروع میں ذکر کی ہے اس سے وہ اشعار مراد ہوں جن سے اس حدیث میں ممانعت آئی ہے۔

حضرت عبدالرحمٰن بن یزید، حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بعض اشعار حکمت بھرے ہوتے ہیں۔

حضرت زر، حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے اور وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ بعض اشعار حکمت ہوتے ہیں۔

حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بعض اشعار حکمت بھرے ہوتے ہیں۔

حضرت ابراہیم بن سعد، حضرت زہری سے روایت کرتے ہیں [illegible] نے اپنی سند سے اس کی مثل روایت کیا اللہ تعالیٰ

[illegible] عن عبد الله

[illegible] عن عبد الله بن مسعود

۱۱۶۵ - حدثنا حسين بن نصر قال حدثنا يزيد بن هارون قال اخبرنا اسماعيل بن سعيد قال سألت الشعبي اذكر اصحاب عبد الله قال نعم قال سألته عن عبد الله بن الاسود بن عبد يغوث

۱۱۶۶ - حدثنا اسحاق بن ابراهيم قال حدثنا عبد الله بن نمير قال حدثنا ابن فضيل عن عاصم بن كليب عن ابيه عن عائشة قالت قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لحسان بن ثابت انا قال انك لتحسن الشعر قال نعم انا اذا قال اهجهم فانه سيعينه عليهم روح القدس

۱۱۶۷ - حدثنا ابن ابي عمران قال حدثنا ابراهيم الرحماني قال حدثنا ابن ابي زائدة عن هشام بن عروة عن ابيه عن عائشة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم وضع لحسان منبرا في المسجد يشد عليه يهاجي

۱۱۶۸ - حدثنا قتيبة قال حدثنا احمد بن عبد الله بن نجيح قال حدثنا ابن فضيل وذكر مثل حديث ابن ابي زائدة قبل هذا الحديث على اثره عن عاصم بن كليب

۱۱۶۹ - حدثنا ابن مرزوق قال حدثنا عفان ح وحدثنا احمد بن منيع قال حدثنا هاشم وعبد الله بن نمير واللفظ لحديث هاشم قال حدثنا ابو عوانة عن قتادة عن انس بن مالك قال مر عمر في المسجد وحسان ينشد فلحظ اليه فقال قد كنت انشد وفيه من هو خير منك ثم التفت الى ابي هريرة فقال انشدك الله سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول لحسان اجب عنهم اللهم ايده بروح القدس قال نعم

۱۱۷۰ - حدثنا احمد بن عبدة قال حدثنا ابو معاوية عن ابي مالك الاشجعي ح عن عمه قال ذكرت لابي

حضرت عبد الله بن مسعود سے حضرت شعبی نے دریافت کیا کہ کیا تم نے اصحاب عبد اللہ کو پایا ہے؟ فرمایا ہاں۔ میں نے عبد اللہ بن اسود بن عبد یغوث سے دریافت کیا۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ تم اشعار کہتے ہو اور تم اچھا کہتے ہو۔ اگر تم ان کافروں کی ہجو کرو گے تو روح القدس (جبریل علیہ السلام) تمہارا ساتھ دیں گے۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت حسان رضی اللہ عنہ کے لیے مسجد میں منبر رکھا اور وہ اس پر کھڑے ہو کر شعر پڑھتے تھے۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عمر نے حضرت حسان رضی اللہ عنہ کو مسجد میں شعر پڑھتے دیکھا تو انہوں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا کہ کیا تم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ آپ نے حضرت حسان رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ اے اللہ! ان کی تائید روح القدس (جبریل علیہ السلام) کے ساتھ فرما۔

حضرت ابو مالک اشجعی اپنے والد سے روایت کرتے ہیں انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کچھ باتیں ذکر کیں۔

۲۰۴۱ - حدثنا

۲۰۴۲ - حدثنا

۲۰۴۳ - حدثنا

۲۰۴۴ - حدثنا

۲۰۴۵ - حدثنا

حضرت عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ بیان کرتے ہیں کہ حضرت براء رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے سنا وہ فرماتے تھے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سنا آپ نے حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ سے فرمایا اے حسان مشرکوں کی ہجو کرتے ہو حضرت جبرئیل علیہ السلام آپ کے ساتھ ہیں۔

حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ کے پاس سے گزرے وہ مسجد نبوی میں شعر گوئی کر رہے تھے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان کی طرف نظر کی تو وہ حضرت حسان رضی اللہ عنہ ان کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا کہ میں اس (مسجد) میں اس وقت بھی شعر کہتا تھا جب اس میں آپ سے بہتر ذات (رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم) موجود تھی پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ ان کی طرف متوجہ نہ ہوئے چلے گئے حضرت حسان رضی اللہ عنہ نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے فرمایا اے ابوہریرہ میں تمہیں اللہ کی قسم دیتا ہوں تم نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نہیں سنا کہ آپ نے فرمایا اے حسان اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے جواب دو اے اللہ تو روح القدس کے ذریعے ان کی مدد فرما تو حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا اللہ! ایسا ہی ہے۔

حضرت ابن ابی حضرت عمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے ابی بن کعب سے سنا وہ کہتے تھے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سنا آپ نے حضرت حسان سے اسی مسجد میں شعر کہتا تھا جب آپ سے بہتر شخصیت اس میں موجود تھی۔

حضرت ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ سے سنا وہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے شہادت دے رہے تھے پھر انہوں نے اسی کی مثل ذکر کیا۔

حضرت قیس حضرت ابوہریرہ سے روایت کرتے ہیں اور وہ شاعر تھے انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ! کیا میں

[illegible]

۱۱۱۔ حدثنا محمد بن خزيمة قال ثنا حجاج قال ثنا حماد عن علي بن زيد عن عبد [illegible] قال [illegible] قال [illegible]

۱۱۱۲۔ حدثنا ابن أبي داود قال ثنا أبو مسهر قال ثنا عبد الرحمن بن القاسم عن أبيه عن عائشة قالت [illegible] قال [illegible] قال [illegible]

۱۱۱۳۔ حدثنا ابن أبي داود قال ثنا محمد بن [illegible] قال ثنا [illegible] عن [illegible] عن يعقوب عن عتبة عن جدته عن ابن عباس قال صدق رسول الله صلى الله عليه وسلم [illegible] قال [illegible]

شعر

[illegible]

[illegible] رسول الله صلى الله عليه وسلم [illegible]

شعر

[illegible]

[illegible]

[illegible]

شعر

حضرت اعشیٰ مازنی فرماتے ہیں میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تو یہ اشعار پڑھے۔

حضرت عبدالرحمٰن بن یزید حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے اور وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

حضرت عمرو بن شرید اپنے والد سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے امیہ بن ابی صلت کے اشعار پڑھنے کا حکم دیا تو میں نے اس کا کلام پڑھا یہاں تک کہ سو شعر پڑھا تو آپ فرماتے اور پڑھو حتیٰ کہ میں نے ایک سو شعر پڑھے فرمایا قریب تھا امیہ بن ابی صلت مسلمان ہو جاتے۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے

شعر

شعر

فلما جاءت هذه الآثار متواترة بإباحة
قول الشعر ثبت أن ما نهي عنه في الآثار الأول
ليس بأن الشعر حظر وإباحة ولكن لمعنى كان في
ذلك الشعر فوصف بذلك النهي عنه وقد ذهب
قوم في تأويل هذه الآثار التي ذكرنا فمن ذلك

[illegible]

باب ۳۰۴ العاطس یشمت کیف ینبغی ان یرد علی من یشمتہ

۵۰۵۸ حدثنا [illegible]

باب ۳۰۴ چھینکنے والے کو جواب دینے والے کا جواب کیسا ہو

حضرت خالد بن عرفطہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ہم حضرت سالم کی بھتیجی کے ہمراہ تھے تو ہماری خدمت میں ایک شخص کو آئی اس نے یرحمک اللہ علیکم، کہا حضرت سالم نے فرمایا تم پر بھی اللہ رحم فرمائے میں نے سالم کہا کیا مطلب ہے امیر المومنین نے فرمایا اس کے بعد اس شخص نے فرمایا تمہیں میری بات بری لگی ہوگی میں کہنا چاہتا تھا کہ آپ میری ماں کا ذکر کرتے رہے اور سالم خاموش رہے اس کے علاوہ انہوں نے فرمایا کہ ہم ایک مرتبہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے کہ جماعت میں سے ایک شخص آیا اس نے السلام علیک کہا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم پر بھی اللہ رحم فرمائے میں یہ سلام ہے جو تم میت کے لیے کرتے ہو ایک کو چھینک آئے

فقال عن مقاتلة

۹۰۔ واحتجوا

۹۱۔ حدثنا

قالوا انما كان قول النبي صلى الله عليه وسلم

(جو نہی کہا کہ کیوں آپ نے فرمایا تم کہو ... وعلیکم)

پہلے قول والے فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے "وعلیکم" کے الفاظ اس لیے فرمائے تھے کہ وہ یہود میں سے تھے اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت میں جو یہ الفاظ ہیں کہ "وعلیکم" کی تعمیم وہی اس لیے کہ اس وقت وہاں یہود ہی تھے۔

انہوں نے اس سلسلے میں اس طرح استدلال کیا کہ حضرت بریدہ حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں اور فرماتے ہیں یہودی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی مجلس میں اس طرح چھینکتے تھے کہ آپ "یرحمک اللہ" کہیں گے لیکن آپ یہ فرماتے "یھدیکم اللہ ویصلح بالکم"

حضرت ضحاک حضرت ابو بردہ سے وہ حضرت ابو موسیٰ سے اور وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی کی مثل روایت کرتے ہیں۔

قالوا انما كان قول النبي صلى الله عليه وسلم

تو یہ حضرات فرماتے ہیں جس طرح اس حدیث میں ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے الفاظ یہود کے لیے فرمایا کرتے تھے لیکن مسلمانوں کے لیے وہ الفاظ نہ فرماتے تھے جو حضرت سالم بن عبید کی روایت میں ہیں جسے ہم نے باب کے شروع میں ذکر کیا لہٰذا ہمارے نزدیک اس حدیث کی وجہ سے پہلے قول والوں کے خلاف ان کی کوئی دلیل نہیں ہو سکتی کیونکہ اس حدیث میں ہے کہ یہودی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس چھینکتے تھے کیونکہ وہ اس بات کی امید رکھتے تھے کہ آپ ان کے لیے یرحمکم اللہ فرمائیں گے تو آپ نے ان کے لیے "یھدیکم اللہ ویصلح بالکم" کے الفاظ فرمائے تھے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ قول یہودیوں کے لیے تھا جب وہ چھینکتے تھے

فی الحدیث الخامس بعد المائتین وقد مضی فی حدیث
ابن عمر من هذا الباب ما فیه ایضا وحدیث عائشة
فی الباب الذی قبلنا

۱۱۹۲۔ واخبرنی ذیاد بن ایوب قال حدثنا ابو خیثمة
احمد بن خیثمة بن سلیمان قال حدثنا یحیی بن یحیی
قال وحدثنا ابو بشر الرقی قال حدثنا الفریابی قال قرأت علی
سفیان بن عیینة عن ابی اسحاق الشیبانی عن عبد الله بن ابی
اوفی قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم ان الله ورسوله
یغنیانکم عن اوساخ الناس تابعه الخوارزمی لا انهم کانوا لا یستغفرون
للناس فکانه اقتصر علی حدیث ابی بشر ولیس فی حدیث
محمد بن عبد الرحیم انهم کانوا لا یستغفرون للناس

قیل

لعله ویحتمل ان یکون الخوارزمی احدث هذا الوهم
فی الباب ابتداء وسمع یقوله ویقبله انه کذلک

۱۱۹۳۔ وقد روی عن النبی صلی الله علیه وسلم
فی ذلک ایضا احمد ثنا ابن صرد وقی قال ثنا سعید
ابن عامر وهشیم بن خبیر قالا ثنا شعبة عن محمد
ابن عبد الرحمن بن ابی لیلی عن الحسین عن ابیه عن علی
ابن ابی لیلی عن ابی ایوب الانصاری قال قال
رسول الله صلی الله علیه وسلم اذا عطس احدکم
فلیقل الحمد لله ولیقل له اخوه او صاحبه یرحمک
الله ولیقل هو یهدیکم الله ویصلح بالکم

۱۱۹۴۔ حدثنا الحسین بن نصر قال ثنا عبد الرحیم
ابن زهیر قال ثنا شعبة فذکر باسناده ومثله

اس سلسلے میں ان لوگوں کی دلیل کہ جن کے نزدیک یہ
نہیں کہ یہ لفظ اب ہے اور اس کا اضافہ کیا گیا ہے
اس حدیث سے کہ جس کو ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ
نے روایت کیا ہے۔

جو حضرت ابو ایوب کی روایت حضرت ابن عمر کی
روایت اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت کے خلاف ہے۔

۱۱۹۲۔ اس حدیث کو ابو بشر نے حضرت ابن ابی اوفی سے
روایت کیا ہے حضرت ابن ابی اوفی حضرت ابو ایوب سے روایت
کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ اللہ اور اس کے رسول تم سے لوگوں
کے بے مغفرت نہیں مانگتے کے الفاظ کہا کرتے تھے کہ وہ لوگوں
کے بے مغفرت نہیں مانگتے کے الفاظ ابو بشر کی روایت کے الفاظ
ہیں اور حضرت محمد بن عبد الرحیم کی روایت میں یہ الفاظ ہیں
کہ وہ لوگوں کے بے مغفرت طلب نہیں کرتے تھے۔

یہ حضرت ابو ایوب نے کہا ہوگا۔ جیسے کہ یہ بات ہے کہ
نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی کو خطاب کرتے تھے تو یہ
الفاظ کہتے تھے اور صحابہ کرام کو سکھاتے تھے۔

اس سلسلے میں ان کی دلیل کہ جن کے نزدیک یہ حدیث
حضرت ابو ایوب نے حضرت عائشہ سے روایت کی ہے اور
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کسی ایک کو چھینک آئے
تو وہ الحمد للہ کہے اور اس کا بھائی یا ساتھی اس کو سنے تو
اس کے بے رحمک اللہ کہے اور وہ چھینکنے والا یہدیکم
اللہ ویصلح بالکم کہے۔

حضرت حسین کی روایت کرتے ہیں حضرت عبد الرحیم
نے بیان کیا وہ فرماتے ہیں ہمیں حضرت شعبہ نے خبر دی پھر انہوں
نے اپنی اسناد سے اس کو ذکر کیا۔

۱۹۹۵۔ حدثنا ... [illegible]

حضرت ابوصالح کہتے ہیں، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ اور وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ترجمہ بات روایت کرتے ہیں۔

باب الرجل یکون بہ الداء ھل یجتنب اھلہ

باب: بیمار آدمی سے دور رہنا چاہئے یا نہ

۱۹۹۶۔ حدثنا ابن ابی داود قال ثنا ابو الیمان قال ... [illegible]

زہری سے حضرت ابراہیم نخعی کی بات کی نفی ثابت ہوتی ہے اور اس سلسلے میں جو کچھ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے موصولہ روایت کے اعتبار سے زیادہ صحیح اور درست ہے اور جسے امام مسلم نے ذکر کیا ہے اس کے خلاف کی نسبت زیادہ پسندیدہ ہے۔

حضرت زہری فرماتے ہیں حضرت ابوسلمہ نے فرمایا کہ میں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا وہ فرماتے تھے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بیمار کو تندرست پر نہ لاؤ حارث بن ابی ذباب نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہا کہ آپ تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہوئے ہمیں بیان کرتے تھے کہ بیماری متعدی نہیں ہوتی تو حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے انکار کر دیا حضرت حارث نے فرمایا کیوں نہیں آپ نے جان کیا ہے اپنا کہ ان دونوں کے درمیان جھگڑا ہوا تھا کہ دونوں کے درمیان معاملہ گفت و گو پہنچا تو حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نفی میں آگئے حضرت حارث سے کہا، امام مسلم نے روایت کیا کہ ابن نے اپنی زبان میں گفتگو کی پھر حضرت حارث سے فرمایا کہ میں نے تو کچھ کہا اسے سمجھے ہو، حارث نے فرمایا نہیں میں کہتا ہوں ان کا مقصد یہ تھا کہ جو کچھ تم کہہ رہے ہو یہ وہ بات نہیں ہے جو تم نے بیان نہیں کی حضرت ابوسلمہ فرماتے ہیں مجھے معلوم نہیں کہ کیا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بھول گئے یا ان کو شبہ ہو گیا ہے کہ میں ان پر جھوٹ کا غلط استعمال کرنا جائز نہیں سمجھتا ہوں

٦٢٠٠ - حدثنا يونس قال ثنا ابن وهب أن مالكا
حدثه عن ابن شهاب عن عبيد الله بن عبد الله بن
عتبة أن عمر بن الخطاب خرج إلى الشام فلما
جاء سرغ بلغه أن الوبا قد وقع بالشام فأخبره
عبد الرحمن بن عوف عن رسول الله صلى الله عليه
وسلم فذكر لها في حديثه ذلك الذي قبل هذا
من حديث عبد الله بن عباس قال فرجع عمر
من سرغ

٦٢٠١ - حدثنا يونس قال ثنا ابن وهب قال أخبرني
مسلم بن سعد عن ابن شهاب عن حميد بن عبد
الرحمن أن عمر بن الخطاب حين أراد الرجوع من
سرغ استشار الناس فقالت طائفة منهم أنه
لعزيمة من أمر الله ولا نرى أن تقدم بلدا
وبئ بالطاعون إلا ما أكتب الله لنا فقال عمر يا أيها
الناس خلوا عني ثم قال ادعوا لي الأنصار
فدعوتهم له فاستشارهم فسلكوا سبيل المهاجرين
وقالت طائفة منهم قد خرجت لأمر ولا نرى أن
ترجع عنه فقال عمر يا أيها الناس خلوا عني ثم
قال ادعوا لي مشيخة قريش من مهاجرة الفتح
فدعوتهم له فلم يختلف عليه منهم رجلان
فقالوا نرى أن ترجع بالناس ولا تقدم بهم على
هذا الوبا فنادى عمر في الناس إني مصبح على
ظهر فأصبحوا عليه

٦٢٠٢ - حدثنا الحسين بن الحكم الحبري قال ثنا
عبيد الله بن علي ح وحدثنا سليمان بن شعيب قال ثنا
عبد الرحمن بن إبراهيم قالا ثنا شعيب بن إسحاق عن
يونس بن يزيد قال حدثني عبد الرحمن بن شهاب قال
أخبرني سالم قال سمعت عبد الله بن عمر يقول
لما أقبل عمر بن الخطاب حتى إذا كان بسرغ لقيه
أمراء الأجناد أبو عبيدة بن الجراح وأصحابه
فأخبروه أن الوبا قد وقع بأرض الشام فقال ابن
عباس فقال عمر ادع لي المهاجرين الأولين فدعوتهم
له فاستشارهم وأخبرهم أن الوبا قد وقع بالشام
فاختلفوا فقال بعضهم قد خرجت لأمر ولا نرى أن
ترجع عنه وقال بعضهم معك بقية الناس وأصحاب
رسول الله صلى الله عليه وسلم ولا نرى أن تقدمهم
على هذا الوبا فقال ارتفعوا عني ثم قال ادع لي
الأنصار فدعوتهم له فاستشارهم فسلكوا سبيل
المهاجرين واختلفوا كاختلافهم فقال ارتفعوا عني
ثم قال ادع لي مشيخة قريش من مهاجرة الفتح
فدعوتهم له فلم يختلف عليه منهم رجلان
فقالوا نرى أن ترجع بالناس ولا تقدم بهم على
هذا الوبا فنادى عمر في الناس إني مصبح على
ظهر فأصبحوا عليه

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] ہوتے ہیں اس سند سے اس کی مثل ذکر کرتے ہیں۔

حضرت سعد بن زید رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے آپ کے سامنے طاعون کا ذکر کیا تو آپ نے فرمایا کہ یہ عذاب ہے جو ایک گروہ کو دیا گیا اور کچھ باقی ہے جو حضرت [illegible] روایت کرتے ہیں اور بیان کیا اور [illegible] سے کہا تو میں نے یہ حدیث حضرت عمر بن عبد العزیز رضی اللہ عنہ سے بیان کی تو انہوں نے فرمایا کہ عامر بن سعد نے تجھ سے ٹھیک طرح بیان کی ہے۔

حضرت عکرمہ بن خالد مخزومی اپنے والد یا اپنے چچا سے اور وہ اپنے دادا رضی اللہ عنہم سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے غزوہ تبوک کے موقعہ پر فرمایا جب کسی علاقے میں وبا پھیل جائے اور تم وہاں موجود ہو تو وہاں سے نہ نکلو اور دوسری جگہ ہو تو وہاں نہ جاؤ۔

حضرت یزید بن عمیر فرماتے ہیں میں نے حضرت شرحبیل رضی اللہ عنہ سے سنا وہ حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ شام کے علاقے میں طاعون پھیل گیا تو حضرت عمرو رضی اللہ عنہ نے فرمایا جہاں سے ادھر ادھر ہو جاؤ حضرت شرحبیل رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی مجلس اختیار کی اور آپ سے سنا آپ نے فرمایا یہ عذاب کی رحمت تمہارے نبی کی دعا اور تم سے پہلے کے نیکو کاروں کی وفات ہے لہٰذا اس کے لیے جہاں یہ موجود ہو جاؤ تو حضرت عمرو رضی اللہ عنہ نے سچ کہا ہے ——— یہ حضرات فرماتے ہیں ان روایات کے

[illegible] عن [illegible] عن [illegible] قال سمعت [illegible] قال سمعت [illegible] عن [illegible] قال [illegible] عن [illegible] قال [illegible] عن [illegible] قال

وَسَلَّمَ مَا بَالُ الْإِبِلِ كَلِهَا جَرْبَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَنْ أَعْدَى الْأَوَّلَ خَلَقَ اللّٰهُ مَرَضَهُ فِي دَابَّةٍ فَكَتَبَ أَجَلَهَا وَرِزْقَهَا وَأَثَرَهَا.

۱۲۲۰۔ حَدَّثَنَا أَبُو أُمَيَّةَ قَالَ ثَنَا أَبُو بَيْضَةَ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ عَفَّانَ قَالَ ابْنُ الْمُثَنَّى ثَنَا عَنْ أَبِي زُرْعَةَ عَنْ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ.

حضرت ابوزرعہ رضی اللہ عنہ سے وہ حضرت جبیر رضی اللہ عنہ سے اور وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۱۲۲۱۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا الْمُقَدَّمِيُّ قَالَ ثَنَا فُلَيْحُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عُقْبَةَ عَنْ كُرَيْبٍ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ أَبِي زُرْعَةَ عَنْ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ عَنْ عُتَارَةَ عَنْ أَبِي زُرْعَةَ عَنْ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ عَنْ عُتَارَةَ عَنْ أَبِي ثَعْلَبَةَ الْخُشَنِيِّ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ.

حضرت ابوزرعہ رضی اللہ عنہ سے وہ حضرت جبیر رضی اللہ عنہ سے اور وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۱۲۲۲۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا سُرَيْجٌ قَالَ ثَنَا فُلَيْحٌ عَنْ عُتَارَةَ بْنِ الْمُقَدَّمِ عَنْ أَبِي زُرْعَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ.

حضرت ابوزرعہ رضی اللہ عنہ سے وہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۱۲۲۳۔ حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ ثَنَا مَالِكٌ وَيُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ حَمْزَةَ وَسَالِمٍ ابْنَيْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ لَا عَدْوَى.

حضرت یونس رحمۃ اللہ علیہ حضرت ابن شہاب رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا حمزہ اور سالم بیان کرتے ہیں

۱۲۲۴۔ حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ح وَحَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ قَالَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ أَنَّ أَبَا الزُّبَيْرِ حَدَّثَهُ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ.

حضرت ابوزبیر عبداللہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۱۲۲۵۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ خَشِيشٍ قَالَ ثَنَا مُسَيْكَةُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ ثَنَا هِشَامٌ قَالَ ثَنَا قَتَادَةُ عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ.

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۱۲۲۶۔ حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَامِرٍ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ

حضرت قتادہ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے اور وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے

[illegible]

۱۲۲۸۔ [illegible]

۱۲۲۹۔ [illegible]

۱۲۳۰۔ [illegible]

۱۲۳۱۔ [illegible]

کی مثل روایت کرتے ہیں۔

حضرت ابوصالح حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں انہوں نے یہ اضافہ کیا آپ نے فرمایا نہ کوئی بیماری اور اس کی قوست ہوتی ہے اور نہ مقرر کی قوست ہوتی ہے حضرت ابوصالح فرماتے ہیں کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کوفہ کی طرف سفر کیا پھر واپس آیا تو حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے جاہلیت کے متعدی ہونے والی بات کو کم کر دیا وہ کا ذکر نہیں کرتے تھے جس نے کہا اور بیماری بھی متعدی نہیں ہوتی تو فرمایا میں اس کا انکار کرتا ہوں۔

حضرت ابوسلمہ وغیرہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا بیماری متعدی نہیں ہوتی ایک دیہاتی نے عرض کیا یا رسول اللہ ان اونٹوں کا کیا حال ہے جو ریت میں ہرن کی طرح صاف ستھرے دکھائی دیتے ہیں پھر ایک خارشی اونٹ آکر ان کو بھی خارشی بنا دیتا ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پہلے اونٹ کو کس نے خارشی بنایا (یعنی جس ذات نے پہلے کو خارش لگائی اسی نے دوسرے کو بھی لگائی ہے)۔

حضرت ابوسلمہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور وہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

حضرت علی بن رباح لخمی سے مروی ہے فرماتے ہیں میں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بیماری متعدی نہیں ہوتی۔

حضرت زہری فرماتے ہیں مجھے عمر کے بھائی حضرت

لہ اور ایک وجہ ہے اس سے روشنی کی جاتی تھی غول کے بارے میں عربوں کا خیال تھا کہ یہ جانور مسافروں کے سامنے آکر یا تک دوڑ بتا کے اس طرح مسافر کے بھٹک جانے کا سبب بنتے ہیں بیماری اور قوست کا سبب سمجھتے تھے حضور علیہ السلام نے ان کے اس باطل خیال کو رد فرمایا۔ (۱۲ مرتب)

عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا توضأ احدکم فلیستنثر ثلاثا

۱۲۳۲۔ حدثنا ابن ابی عمر قال حدثنا سفیان عن ابی الزناد عن الاعرج عن ابی هریرة عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم مثله

۱۲۳۳۔ حدثنا ابن عمر قال حدثنا وهب قال حدثنا سلیمان بن بلال عن العلاء بن عبد الرحمن عن ابیه عن ابی هریرة عن رسول اللہ ﷺ قال لولا ان اشق علی امتی لامرتهم بالسواک عند کل صلوة وقال ابن عمر فی حدیثه مع کل وضوء

۱۲۳۴۔ حدثنا ابن عمر قال حدثنا وهب قال حدثنا سلیمان بن بلال عن العلاء بن عبد الرحمن عن ابیه عن ابی هریرة عن رسول اللہ ﷺ قال لولا ان اشق علی امتی لامرتهم بالسواک عند کل صلوة

۱۲۳۵۔ حدثنا قتیبة قال حدثنا ابو عوانة عن سماک بن حرب عن مصعب بن سعد عن سعد قال قال رسول اللہ ﷺ عشر من الفطرة قص الشارب واعفاء اللحیة والسواک واستنشاق الماء وقص الاظفار وغسل البراجم ونتف الابط وحلق العانة وانتقاص الماء یعنی الاستنجاء قال زکریا قال مصعب ونسیت العاشرة الا ان تکون المضمضة

۱۲۳۶۔ حدثنا ابن عمر قال حدثنا ابو عوانة عن سماک بن حرب عن مصعب بن سعد عن سعد قال قال رسول اللہ ﷺ عشر من الفطرة قص الشارب واعفاء اللحیة والسواک واستنشاق الماء وقص الاظفار وغسل البراجم ونتف الابط وحلق العانة وانتقاص الماء یعنی الاستنجاء قال زکریا قال مصعب ونسیت العاشرة الا ان تکون المضمضة

۱۲۳۷۔ حدثنا ابن عمر قال حدثنا سفیان عن عبد الکریم بن ابی المخارق عن ابی عبیدة بن عبد اللہ عن عبد اللہ قال قال رسول اللہ ﷺ من لم یأخذ من شاربه فلیس منا

۱۲۳۸۔ حدثنا ابن عمر قال حدثنا ابو عوانة عن عبد الکریم بن ابی المخارق عن ابی عبیدة بن عبد اللہ عن عبد اللہ قال قال رسول اللہ ﷺ من لم یأخذ من شاربه فلیس منا

۱۲۳۹۔ حدثنا ابن عمر قال حدثنا ابو عوانة عن عبد الکریم بن ابی المخارق عن ابی عبیدة بن عبد اللہ عن عبد اللہ قال قال رسول اللہ ﷺ من لم یأخذ من شاربه فلیس منا

۱۲۴۰۔ حدثنا ابن عمر قال حدثنا ابو عوانة عن عبد الکریم بن ابی المخارق عن ابی عبیدة بن عبد اللہ عن عبد اللہ قال قال رسول اللہ ﷺ من لم یأخذ من شاربه فلیس منا

۱۲۴۱۔ حدثنا ابن عمر قال حدثنا ابو عوانة عن عبد الکریم بن ابی المخارق عن ابی عبیدة بن عبد اللہ عن عبد اللہ قال قال رسول اللہ ﷺ من لم یأخذ من شاربه فلیس منا

۱۲۴۲۔ حدثنا ابن عمر قال حدثنا ابو عوانة عن عبد الکریم بن ابی المخارق عن ابی عبیدة بن عبد اللہ عن عبد اللہ قال قال رسول اللہ ﷺ من لم یأخذ من شاربه فلیس منا

۱۲۴۳۔ حدثنا ابن عمر قال حدثنا ابو عوانة عن عبد الکریم بن ابی المخارق عن ابی عبیدة بن عبد اللہ عن عبد اللہ قال قال رسول اللہ ﷺ من لم یأخذ من شاربه فلیس منا

صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اپنے سب کے لیے اور اس کے ساتھ
اور اس پر ایمان لاتے ہوئے مصیبت والے کے ساتھ نرمی

توان مذکورہ روایات میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے متعدی ہونے کی نفی فرمائی اور آپ نے فرمایا کہ جذام
سے بھاگو جیسے تم شیر سے بھاگتے ہو یعنی اگر وہ سمجھے کہ بیٹھے سے کوئی بیماری
ہو جائے گی تو نہیں بیٹھنا چاہیے کیونکہ وہ متعدی ہونے والی کوئی چیز نہیں
جب بندے کو پہنچنے والی مصیبت تقدیر الٰہی سے پہنچتی ہے تو
کوڑھی اسی طرح پہنچتی ہے۔

اگر کوئی شخص کہے کہ یہ روایات نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی
روایات کے خلاف ہیں جن میں آپ نے فرمایا کہ بیمار کو تندرست کے
پاس نہ لایا جائے جس طرح حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے اسے اس کے
خلاف بیان کیا ہے۔ تو میں (امام طحاوی) کہتا ہوں ایسا نہیں ہے بلکہ اس کا
مطلب یہ ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے تعدی کی ہمیشہ ہمیشہ کے
لیے نفی فرمائی ہے اور آپ کا ارشاد گرامی کہ بیمار کو تندرست آدمی کے پاس
نہ لایا جائے اس خوف کی بنا پر ہے کہ اگر اسے وہاں لایا جائے
اور اللہ تعالیٰ کی تقدیر سے وہ بیماری اسے لاحق ہو جائے جو پہلے کو لگی
ہوئی ہے تو لوگ یہی کہیں گے کہ اسے (بیمار) سے لگی ہے تو آپ نے
اس خوف سے بیمار کو تندرست کے پاس لانے سے منع فرمایا ہے
ہم نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ان روایات میں یہ بات بھی پائی
کہ آپ نے کوڑھی کے ہاتھ کو پیالے میں ڈالا تو خود کھانے
علیہ السلام کا عمل بھی بیماری کے متعدی ہونے کی نفی کرتا ہے اس لیے
اگر جذام کا متعدی ہونا ممکن ہوتا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس
سے ڈرتے ہوئے ایسا نہ کرتے کیونکہ اس میں ہلاکت کو اپنی طرف
کھینچنا ہے، اور اللہ تعالیٰ نے اس بات سے منع فرمایا ارشاد خداوندی
ہے اور بیشک آپ کو ہلاکت میں نہ ڈالو۔ اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم
ایک جذامی عورت کے پاس سے گزرے تو فرمایا کہ گزرنے

وقتی حوض

۱۲۳۸۔ وقد دل على ذلك أيضا ما حدثنا أبو بكرة قال حدثنا بشر بن بكر قال أنا الأوزاعي قال حدثني يحيى أبو النضر عن أبي قلابة عن أنس أن نفرا من عكل قدموا على رسول الله صلى الله عليه وسلم فاجتووها فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم لو خرجتم إلى ذود لنا فشربتم من ألبانها وأبوالها

فی حوض

۱۲۳۸۔ اسامہ الذی فی ردینا عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم واذا وقع بارض وھو بارض فلا یخرج منہ الفرار منہ دلیل علی انہ لا باس ان یخرج منہا لا علی الفرار منہ۔

۱۲۳۹۔ وقد دل علی ذلک ایضا ما حدثنا ابو بکرۃ قال حدثنا بشر بن بکر قال انا الاوزاعی قال حدثنی یحیی ابو النضر عن ابی قلابۃ عن انس ان نفرا من عکل قدموا علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاجتووھا فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لو خرجتم الی ذود لنا فشربتم من البانہا وابوالہا

پھر انہوں نے لگے حدیث ذکر کی۔

حضرت ابوبکر بن عبداللہ بن ابی ملیکہ سے روایت ہے کہ عرب کے قبائل میں سے کچھ لوگ مرتد ہو گئے اور اسلام سے اور بیعت کی پھر انہوں نے کہا یا رسول اللہ ہم بیمار ہو گئے ہیں آپ ہمیں اجازت دیں کہ ہم اونٹوں کی طرف جائیں اور ان پر آپ نے فرمایا ہاں جاؤ اور وہاں ٹھہرو۔

تو اس حدیث میں یہ بات ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو اونٹوں کی طرف جانے کی اجازت دی حالانکہ مدینہ منورہ ہی میں کوئی نہ کوئی طبیب ہوگا ان کے نزدیک اس کا سبب یہ ہے کہ ان کو لگنا تھا کہ یہ خدا جانے کے بعد نہیں واللہ اعلم۔ تو اس سے ثابت ہوا کہ جس جگہ طاعون پھیلا ہوا ہو وہاں سے بھاگنے کی نیت سے نکلنا منع ہے اور بھاگنا مقصد نہ ہو تو جائز ہے۔ اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ جب صحابہ کرام کے ہمراہ شام کے ارادہ سے روانہ ہوئے تو ان کا قصہ بھی اس بیماری سے بھاگنا ہی جو وہاں پھیلی تھی۔

اس کی دلیل یہ ہے حضرت زید بن اسلم اپنے والد سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے کہا اے لوگو کہ جن عیال دار اور تم ان سے بیزار ہوں ان کا خیال ہے کہ وہ طاعون سے بھاگیں گے اور میں اس بات سے تیری بارگاہ میں برأت کا اظہار کرتا ہوں اور ان کا خیال ہے کہ میں نے ان کے لئے غلہ کو حلال کیا ہے اس بات سے بھی تیری بارگاہ میں اظہار برأت کرتا ہوں اور یہ کہ میں نے ان کے لیے شکیس سے کچھ زائد لوٹ حلال کی ہے تو میں تیری بارگاہ میں اس بات سے بھی برأت کا اظہار کرتا ہوں۔

تو یہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ ہیں جو اس بات سے برأت کا اظہار فرما رہے ہیں کہ انہوں نے طاعون سے فرار اختیار کیا تو اس بات پر دلالت ہے کہ آپ کا واپس لوٹنا فرار کے علاوہ کسی اور

وَمَا أَدْرِي أَنَّ هَذَا مِنْ قَوْلِ عَائِشَةَ أَوْ هُوَ مَرْفُوعٌ
[illegible] أَنَّ أَبَا مُوسَى كَانَ يَسْتَحِبُّ أَنْ يَسْتَمْرِئَ فِي صَدَقَاتِ شَعِيرَةٍ
[illegible] وَكَانَ يَقُولُ إِنَّهُ أَطْهَرُ وَأَنْقَى وَأَبْعَدُ مِنَ الرِّيَاءِ
[illegible] وَكَانَ يَقُولُ لِعَائِشَةَ إِنِّي خَرَجْتُ أَوْ بَعَثْتُ عَلَيْهِ
[illegible] فَيَقُولُ لِعَائِشَةَ إِنِّي صُمْتُ وَقَالَ
[illegible] وَقَالَ
[illegible] عَلَى [illegible] وَأَنَا
[illegible] وَأَنَا
[illegible] وَأَنَا
[

۱۲۲۰۔ حدثنا ... عن ... عن ... عن

[illegible] قال حدثنا [illegible] عن [illegible] عن [illegible] عن

وقال ابن ابی ذئب عن الزہری عن ابی سلمۃ عن ابی ہریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم مثلہ۔

۲۶۔ حدثنا ابو الولید قال حدثنا شعبۃ عن ابی التیاح قال سمعت ابا زرعۃ یحدث عن ابی ہریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لا عدوی ولا طیرۃ ویعجبنی الفال الصالح الکلمۃ الحسنۃ۔

۲۷۔ حدثنا ابو الولید قال حدثنا شعبۃ عن خالد الحذاء عن ابی قلابۃ عن انس بن مالک رضی اللہ عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لا عدوی ولا طیرۃ ویعجبنی الفال الصالح الکلمۃ الحسنۃ۔

۲۸۔ حدثنا ابو الولید قال حدثنا شعبۃ عن قتادۃ عن انس عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لا عدوی ولا طیرۃ ویعجبنی الفال الصالح الکلمۃ الحسنۃ۔

۲۹۔ حدثنا ابو الولید قال حدثنا شعبۃ عن ابی التیاح قال سمعت ابا زرعۃ یحدث عن ابی ہریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لا عدوی ولا طیرۃ ویعجبنی الفال الصالح الکلمۃ الحسنۃ۔

۳۰۔ حدثنا ابو الولید قال حدثنا شعبۃ عن ابی التیاح قال سمعت ابا زرعۃ یحدث عن ابی ہریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لا عدوی ولا طیرۃ ویعجبنی الفال الصالح الکلمۃ الحسنۃ۔

۳۱۔ حدثنا ابو الولید قال حدثنا شعبۃ عن ابی التیاح قال سمعت ابا زرعۃ یحدث عن ابی ہریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لا عدوی ولا طیرۃ ویعجبنی الفال الصالح الکلمۃ الحسنۃ۔

۳۲۔ حدثنا ابو الولید قال حدثنا شعبۃ عن ابی التیاح قال سمعت ابا زرعۃ یحدث عن ابی ہریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لا عدوی ولا طیرۃ ویعجبنی الفال الصالح الکلمۃ الحسنۃ۔

۳۳۔ حدثنا ابو الولید قال حدثنا شعبۃ عن ابی التیاح قال سمعت ابا زرعۃ یحدث عن ابی ہریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لا عدوی ولا طیرۃ ویعجبنی الفال الصالح الکلمۃ الحسنۃ۔

۳۴۔ حدثنا ابو الولید قال حدثنا شعبۃ عن ابی التیاح قال سمعت ابا زرعۃ یحدث عن ابی ہریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لا عدوی ولا طیرۃ ویعجبنی الفال الصالح الکلمۃ الحسنۃ۔

۳۵۔ حدثنا ابو الولید قال حدثنا شعبۃ عن ابی التیاح قال سمعت ابا زرعۃ یحدث عن ابی ہریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لا عدوی ولا طیرۃ ویعجبنی الفال الصالح الکلمۃ الحسنۃ۔

۳۶۔ حدثنا ابو الولید قال حدثنا شعبۃ عن ابی التیاح قال سمعت ابا زرعۃ یحدث عن ابی ہریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لا عدوی ولا طیرۃ ویعجبنی الفال الصالح الکلمۃ الحسنۃ۔

۳۷۔ حدثنا ابو الولید قال حدثنا شعبۃ عن ابی التیاح قال سمعت ابا زرعۃ یحدث عن ابی ہریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لا عدوی ولا طیرۃ ویعجبنی الفال الصالح الکلمۃ الحسنۃ۔

۳۸۔ حدثنا ابو الولید قال حدثنا شعبۃ عن ابی التیاح قال سمعت ابا زرعۃ یحدث عن ابی ہریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لا عدوی ولا طیرۃ ویعجبنی الفال الصالح الکلمۃ الحسنۃ۔

۳۹۔ حدثنا ابو الولید قال حدثنا شعبۃ عن ابی التیاح قال سمعت ابا زرعۃ یحدث عن ابی ہریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لا عدوی ولا طیرۃ ویعجبنی الفال الصالح الکلمۃ الحسنۃ۔

۴۰۔ حدثنا ابو الولید قال حدثنا شعبۃ عن ابی التیاح قال سمعت ابا زرعۃ یحدث عن ابی ہریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لا عدوی ولا طیرۃ ویعجبنی الفال الصالح الکلمۃ الحسنۃ۔

۴۱۔ حدثنا ابو الولید قال حدثنا شعبۃ عن ابی التیاح قال سمعت ابا زرعۃ یحدث عن ابی ہریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لا عدوی ولا طیرۃ ویعجبنی الفال الصالح الکلمۃ الحسنۃ۔

۴۲۔ حدثنا ابو الولید قال حدثنا شعبۃ عن ابی التیاح قال سمعت ابا زرعۃ یحدث عن ابی ہریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لا عدوی ولا طیرۃ ویعجبنی الفال الصالح الکلمۃ الحسنۃ۔

۴۳۔ حدثنا ابو الولید قال حدثنا شعبۃ عن ابی التیاح قال سمعت ابا زرعۃ یحدث عن ابی ہریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لا عدوی ولا طیرۃ ویعجبنی الفال الصالح الکلمۃ الحسنۃ۔

۴۴۔ حدثنا ابو الولید قال حدثنا شعبۃ عن ابی التیاح قال سمعت ابا زرعۃ یحدث عن ابی ہریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لا عدوی ولا طیرۃ ویعجبنی الفال الصالح الکلمۃ الحسنۃ۔

۴۵۔ حدثنا ابو الولید قال حدثنا شعبۃ عن ابی التیاح قال سمعت ابا زرعۃ یحدث عن ابی ہریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لا عدوی ولا طیرۃ ویعجبنی الفال الصالح الکلمۃ الحسنۃ۔

۴۶۔ حدثنا ابو الولید قال حدثنا شعبۃ عن ابی التیاح قال سمعت ابا زرعۃ یحدث عن ابی ہریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لا عدوی ولا طیرۃ ویعجبنی الفال الصالح الکلمۃ الحسنۃ۔

۴۷۔ حدثنا ابو الولید قال حدثنا شعبۃ عن ابی التیاح قال سمعت ابا زرعۃ یحدث عن ابی ہریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لا عدوی ولا طیرۃ ویعجبنی الفال الصالح الکلمۃ الحسنۃ۔

۴۸۔ حدثنا ابو الولید قال حدثنا شعبۃ عن ابی التیاح قال سمعت ابا زرعۃ یحدث عن ابی ہریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لا عدوی ولا طیرۃ ویعجبنی الفال الصالح الکلمۃ الحسنۃ۔

۴۹۔ حدثنا ابو الولید قال حدثنا شعبۃ عن ابی التیاح قال سمعت ابا زرعۃ یحدث عن ابی ہریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لا عدوی ولا طیرۃ ویعجبنی الفال الصالح الکلمۃ الحسنۃ۔

۵۰۔ حدثنا ابو الولید قال حدثنا شعبۃ عن ابی التیاح قال سمعت ابا زرعۃ یحدث عن ابی ہریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لا عدوی ولا طیرۃ ویعجبنی الفال الصالح الکلمۃ الحسنۃ۔

۵۱۔ حدثنا ابو الولید قال حدثنا شعبۃ عن ابی التیاح قال سمعت ابا زرعۃ یحدث عن ابی ہریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لا عدوی ولا طیرۃ ویعجبنی الفال الصالح الکلمۃ الحسنۃ۔

۵۲۔ حدثنا ابو الولید قال حدثنا شعبۃ عن ابی التیاح قال سمعت ابا زرعۃ یحدث عن ابی ہریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لا عدوی ولا طیرۃ ویعجبنی الفال الصالح الکلمۃ الحسنۃ۔

۵۳۔ حدثنا ابو الولید قال حدثنا شعبۃ عن ابی التیاح قال سمعت ابا زرعۃ یحدث عن ابی ہریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لا عدوی ولا طیرۃ ویعجبنی الفال الصالح الکلمۃ الحسنۃ۔

۵۴۔ حدثنا ابو الولید قال حدثنا شعبۃ عن ابی التیاح قال سمعت ابا زرعۃ یحدث عن ابی ہریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لا عدوی ولا طیرۃ ویعجبنی الفال الصالح الکلمۃ الحسنۃ۔

۵۵۔ حدثنا ابو الولید قال حدثنا شعبۃ عن ابی التیاح قال سمعت ابا زرعۃ یحدث عن ابی ہریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لا عدوی ولا طیرۃ ویعجبنی الفال الصالح الکلمۃ الحسنۃ۔

۵۶۔ حدثنا ابو الولید قال حدثنا شعبۃ عن ابی التیاح قال سمعت ابا زرعۃ یحدث عن ابی ہریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لا عدوی ولا طیرۃ ویعجبنی الفال الصالح الکلمۃ الحسنۃ۔

۵۷۔ حدثنا ابو الولید قال حدثنا شعبۃ عن ابی التیاح قال سمعت ابا زرعۃ یحدث عن ابی ہریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لا عدوی ولا طیرۃ ویعجبنی الفال الصالح الکلمۃ الحسنۃ۔

۵۸۔ حدثنا ابو الولید قال حدثنا شعبۃ عن ابی التیاح قال سمعت ابا زرعۃ یحدث عن ابی ہریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لا عدوی ولا طیرۃ ویعجبنی الفال الصالح الکلمۃ الحسنۃ۔

۵۹۔ حدثنا ابو الولید قال حدثنا شعبۃ عن ابی التیاح قال سمعت ابا زرعۃ یحدث عن ابی ہریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لا عدوی ولا طیرۃ ویعجبنی الفال الصالح الکلمۃ الحسنۃ۔

۶۰۔ حدثنا ابو الولید قال حدثنا شعبۃ عن ابی التیاح قال سمعت ابا زرعۃ یحدث عن ابی ہریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لا عدوی ولا طیرۃ ویعجبنی الفال الصالح الکلمۃ الحسنۃ۔

۶۱۔ حدثنا ابو الولید قال حدثنا شعبۃ عن ابی التیاح قال سمعت ابا زرعۃ یحدث عن ابی ہریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لا عدوی ولا طیرۃ ویعجبنی الفال الصالح الکلمۃ الحسنۃ۔

۶۲۔ حدثنا ابو الولید قال حدثنا شعبۃ عن ابی التیاح قال سمعت ابا زرعۃ یحدث عن ابی ہریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لا عدوی ولا طیرۃ ویعجبنی الفال الصالح الکلمۃ الحسنۃ۔

۶۳۔ حدثنا ابو الولید قال حدثنا شعبۃ عن ابی التیاح قال سمعت ابا زرعۃ یحدث عن ابی ہریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لا عدوی ولا طیرۃ ویعجبنی الفال الصالح الکلمۃ الحسنۃ۔

۶۴۔ حدثنا ابو الولید قال حدثنا شعبۃ عن ابی التیاح قال سمعت ابا زرعۃ یحدث عن ابی ہریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لا عدوی ولا طیرۃ ویعجبنی الفال الصالح الکلمۃ الحسنۃ۔

۶۵۔ حدثنا ابو الولید قال حدثنا شعبۃ عن ابی التیاح قال سمعت ابا زرعۃ یحدث عن ابی ہریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لا عدوی ولا طیرۃ ویعجبنی الفال الصالح الکلمۃ الحسنۃ۔

۶۶۔ حدثنا ابو الولید قال حدثنا شعبۃ عن ابی التیاح قال سمعت ابا زرعۃ یحدث عن ابی ہریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لا عدوی ولا طیرۃ ویعجبنی الفال الصالح الکلمۃ الحسنۃ۔

۶۷۔ حدثنا ابو الولید قال حدثنا شعبۃ عن ابی التیاح قال سمعت ابا زرعۃ یحدث عن ابی ہریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لا عدوی ولا طیرۃ ویعجبنی الفال الصالح الکلمۃ الحسنۃ۔

۶۸۔ حدثنا ابو الولید قال حدثنا شعبۃ عن ابی التیاح قال سمعت ابا زرعۃ یحدث عن ابی ہریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لا عدوی ولا طیرۃ ویعجبنی الفال الصالح الکلمۃ الحسنۃ۔

۶۹۔ حدثنا ابو الولید قال حدثنا شعبۃ عن ابی التیاح قال سمعت ابا زرعۃ یحدث عن ابی ہریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لا عدوی ولا طیرۃ ویعجبنی الفال الصالح الکلمۃ الحسنۃ۔

۷۰۔ حدثنا ابو الولید قال حدثنا شعبۃ عن ابی التیاح قال سمعت ابا زرعۃ یحدث عن ابی ہریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لا عدوی ولا طیرۃ ویعجبنی الفال الصالح الکلمۃ الحسنۃ۔

۷۱۔ حدثنا ابو الولید قال حدثنا شعبۃ عن ابی التیاح قال سمعت ابا زرعۃ یحدث عن ابی ہریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لا عدوی ولا طیرۃ ویعجبنی الفال الصالح الکلمۃ الحسنۃ۔

۷۲۔ حدثنا ابو الولید قال حدثنا شعبۃ عن ابی التیاح قال سمعت ابا زرعۃ یحدث عن ابی ہریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لا عدوی ولا طیرۃ ویعجبنی الفال الصالح الکلمۃ الحسنۃ۔

۷۳۔ حدثنا ابو الولید قال حدثنا شعبۃ عن ابی التیاح قال سمعت ابا زرعۃ یحدث عن ابی ہریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لا عدوی ولا طیرۃ ویعجبنی الفال الصالح الکلمۃ الحسنۃ۔

۷۴۔ حدثنا ابو الولید قال حدثنا شعبۃ عن ابی التیاح قال سمعت ابا زرعۃ یحدث عن ابی ہریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لا عدوی ولا طیرۃ ویعجبنی الفال الصالح الکلمۃ الحسنۃ۔

۷۵۔ حدثنا ابو الولید قال حدثنا شعبۃ عن ابی التیاح قال سمعت ابا زرعۃ یحدث عن ابی ہریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لا عدوی ولا طیرۃ ویعجبنی الفال الصالح الکلمۃ الحسنۃ۔

۷۶۔ حدثنا ابو الولید قال حدثنا شعبۃ عن ابی التیاح قال سمعت ابا زرعۃ یحدث عن ابی ہریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لا عدوی ولا طیرۃ ویعجبنی الفال الصالح الکلمۃ الحسنۃ۔

۷۷۔ حدثنا ابو الولید قال حدثنا شعبۃ عن ابی التیاح قال سمعت ابا زرعۃ یحدث عن ابی ہریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لا عدوی ولا طیرۃ ویعجبنی الفال الصالح الکلمۃ الحسنۃ۔

۷۸۔ حدثنا ابو الولید قال حدثنا شعبۃ عن ابی التیاح قال سمعت ابا زرعۃ یحدث عن ابی ہریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لا عدوی ولا طیرۃ ویعجبنی الفال الصالح الکلمۃ الحسنۃ۔

۷۹۔ حدثنا ابو الولید قال حدثنا شعبۃ عن ابی التیاح قال سمعت ابا زرعۃ یحدث عن ابی ہریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لا عدوی ولا طیرۃ ویعجبنی الفال الصالح الکلمۃ الحسنۃ۔

۸۰۔ حدثنا ابو الولید قال حدثنا شعبۃ عن ابی التیاح قال سمعت ابا زرعۃ یحدث عن ابی ہریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لا عدوی ولا طیرۃ ویعجبنی الفال الصالح الکلمۃ الحسنۃ۔

۸۱۔ حدثنا ابو الولید قال حدثنا شعبۃ عن ابی التیاح قال سمعت ابا زرعۃ یحدث عن ابی ہریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لا عدوی ولا طیرۃ ویعجبنی الفال الصالح الکلمۃ الحسنۃ۔

۸۲۔ حدثنا ابو الولید قال حدثنا شعبۃ عن ابی التیاح قال سمعت ابا زرعۃ یحدث عن ابی ہریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لا عدوی ولا طیرۃ ویعجبنی الفال الصالح الکلمۃ الحسنۃ۔

۸۳۔ حدثنا ابو الولید قال حدثنا شعبۃ عن ابی التیاح قال سمعت ابا زرعۃ یحدث عن ابی ہریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لا عدوی ولا طیرۃ ویعجبنی الفال الصالح الکلمۃ الحسنۃ۔

۸۴۔ حدثنا ابو الولید قال حدثنا شعبۃ عن ابی التیاح قال سمعت ابا زرعۃ یحدث عن ابی ہریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لا عدوی ولا طیرۃ ویعجبنی الفال الصالح الکلمۃ الحسنۃ۔

۸۵۔ حدثنا ابو الولید قال حدثنا شعبۃ عن ابی التیاح قال سمعت ابا زرعۃ یحدث عن ابی ہریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لا عدوی ولا طیرۃ ویعجبنی الفال الصالح الکلمۃ الحسنۃ۔

۸۶۔ حدثنا ابو الولید قال حدثنا شعبۃ عن ابی التیاح قال سمعت ابا زرعۃ یحدث عن ابی ہریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لا عدوی ولا طیرۃ ویعجبنی الفال الصالح الکلمۃ الحسنۃ۔

۸۷۔ حدثنا ابو الولید قال حدثنا شعبۃ عن ابی التیاح قال سمعت ابا زرعۃ یحدث عن ابی ہریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لا عدوی ولا طیرۃ ویعجبنی الفال الصالح الکلمۃ الحسنۃ۔

۸۸۔ حدثنا ابو الولید قال حدثنا شعبۃ عن ابی التیاح قال سمعت ابا زرعۃ یحدث عن ابی ہریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لا عدوی ولا طیرۃ ویعجبنی الفال الصالح الکلمۃ الحسنۃ۔

۸۹۔ حدثنا ابو الولید قال حدثنا شعبۃ عن ابی التیاح قال سمعت ابا زرعۃ یحدث عن ابی ہریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لا عدوی ولا طیرۃ ویعجبنی الفال الصالح الکلمۃ الحسنۃ۔

۹۰۔ حدثنا ابو الولید قال حدثنا شعبۃ عن ابی التیاح قال سمعت ابا زرعۃ یحدث عن ابی ہریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لا عدوی ولا طیرۃ ویعجبنی الفال الصالح الکلمۃ الحسنۃ۔

۹۱۔ حدثنا ابو الولید قال حدثنا شعبۃ عن ابی التیاح قال سمعت ابا زرعۃ یحدث عن ابی ہریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لا عدوی ولا طیرۃ ویعجبنی الفال الصالح الکلمۃ الحسنۃ۔

۹۲۔ حدثنا ابو الولید قال حدثنا شعبۃ عن ابی التیاح قال سمعت ابا زرعۃ یحدث عن ابی ہریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لا عدوی ولا طیرۃ ویعجبنی الفال الصالح الکلمۃ الحسنۃ۔

۹۳۔ حدثنا ابو الولید قال حدثنا شعبۃ عن ابی التیاح قال سمعت ابا زرعۃ یحدث عن ابی ہریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لا عدوی ولا طیرۃ ویعجبنی الفال الصالح الکلمۃ الحسنۃ۔

۹۴۔ حدثنا ابو الولید قال حدثنا شعبۃ عن ابی التیاح قال سمعت ابا زرعۃ یحدث عن ابی ہریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لا عدوی ولا طیرۃ ویعجبنی الفال الصالح الکلمۃ الحسنۃ۔

۹۵۔ حدثنا ابو الولید قال حدثنا شعبۃ عن ابی التیاح قال سمعت ابا زرعۃ یحدث عن ابی ہریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لا عدوی ولا طیرۃ ویعجبنی الفال الصالح الکلمۃ الحسنۃ۔

۹۶۔ حدثنا ابو الولید قال حدثنا شعبۃ عن ابی التیاح قال سمعت ابا زرعۃ یحدث عن ابی ہریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لا عدوی ولا طیرۃ ویعجبنی الفال الصالح الکلمۃ الحسنۃ۔

۹۷۔ حدثنا ابو الولید قال حدثنا شعبۃ عن ابی التیاح قال سمعت ابا زرعۃ یحدث عن ابی ہریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لا عدوی ولا طیرۃ ویعجبنی الفال الصالح الکلمۃ الحسنۃ۔

۹۸۔ حدثنا ابو الولید قال حدثنا شعبۃ عن ابی التیاح قال سمعت ابا زرعۃ یحدث عن ابی ہریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لا عدوی ولا طیرۃ ویعجبنی الفال الصالح الکلمۃ الحسنۃ۔

۹۹۔ حدثنا ابو الولید قال حدثنا شعبۃ عن ابی التیاح قال سمعت ابا زرعۃ یحدث عن ابی ہریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لا عدوی ولا طیرۃ ویعجبنی الفال الصالح الکلمۃ الحسنۃ۔

۱۰۰۔ حدثنا ابو الولید قال حدثنا شعبۃ عن ابی التیاح قال سمعت ابا زرعۃ یحدث عن ابی ہریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لا عدوی ولا طیرۃ ویعجبنی الفال الصالح الکلمۃ الحسنۃ۔

۱۰۱۔ حدثنا ابو الولید قال حدثنا شعبۃ عن ابی التیاح قال سمعت ابا زرعۃ یحدث عن ابی ہریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لا عدوی ولا طیرۃ ویعجبنی الفال الصالح الکلمۃ الحسنۃ۔

۱۰۲۔ حدثنا ابو الولید قال حدثنا شعبۃ عن ابی التیاح قال سمعت ابا زرعۃ یحدث عن ابی ہریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لا عدوی ولا طیرۃ ویعجبنی الفال الصالح الکلمۃ الحسنۃ۔

۱۰۳۔ حدثنا ابو الولید قال حدثنا شعبۃ عن ابی التیاح قال سمعت ابا زرعۃ یحدث عن ابی ہریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لا عدوی ولا طیرۃ ویعجبنی الفال الصالح الکلمۃ الحسنۃ۔

۱۰۴۔ حدثنا ابو الولید قال حدثنا شعبۃ عن ابی التیاح قال سمعت ابا زرعۃ یحدث عن ابی ہریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لا عدوی ولا طیرۃ ویعجبنی الفال الصالح الکلمۃ الحسنۃ۔

۱۰۵۔ حدثنا ابو الولید قال حدثنا شعبۃ عن ابی التیاح قال سمعت ابا زرعۃ یحدث عن ابی ہریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لا عدوی ولا طیرۃ ویعجبنی الفال الصالح الکلمۃ الحسنۃ۔

۱۰۶۔ حدثنا ابو الولید قال حدثنا شعبۃ عن ابی التیاح قال سمعت ابا زرعۃ یحدث عن ابی ہریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لا عدوی ولا طیرۃ ویعجبنی الفال الصالح الکلمۃ الحسنۃ۔

۱۰۷۔ حدثنا ابو الولید قال حدثنا شعبۃ عن ابی التیاح قال سمعت ابا زرعۃ یحدث عن ابی ہریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لا عدوی ولا طیرۃ ویعجبنی الفال الصالح الکلمۃ الحسنۃ۔

۱۰۸۔ حدثنا ابو الولید قال حدثنا شعبۃ عن ابی التیاح قال سمعت ابا زرعۃ یحدث عن ابی ہریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لا عدوی ولا طیرۃ ویعجبنی الفال الصالح الکلمۃ الحسنۃ۔

۱۰۹۔ حدثنا ابو الولید قال حدثنا شعبۃ عن ابی التیاح قال سمعت ابا زرعۃ یحدث عن ابی ہریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لا عدوی ولا طیرۃ ویعجبنی الفال الصالح الکلمۃ الحسنۃ۔

۱۱۰۔ حدثنا ابو الولید قال حدثنا شعبۃ عن ابی التیاح قال سمعت ابا زرعۃ یحدث عن ابی ہریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لا عدوی ولا طیرۃ ویعجبنی الفال الصالح الکلمۃ الحسنۃ۔

۱۱۱۔ حدثنا ابو الولید قال حدثنا شعبۃ عن ابی التیاح قال سمعت ابا زرعۃ یحدث عن ابی ہریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لا عدوی ولا طیرۃ ویعجبنی الفال الصالح الکلمۃ الحسنۃ۔

۱۱۲۔ حدثنا ابو الولید قال حدثنا شعبۃ عن ابی التیاح قال سمعت ابا زرعۃ یحدث عن ابی ہریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لا عدوی ولا طیرۃ ویعجبنی الفال الصالح الکلمۃ الحسنۃ۔

۱۱۳۔ حدثنا ابو الولید قال حدثنا شعبۃ عن ابی التیاح قال سمعت ابا زرعۃ یحدث عن ابی ہریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لا عدوی ولا طیرۃ ویعجبنی الفال الصالح الکلمۃ الحسنۃ۔

۱۱۴۔ حدثنا ابو الولید قال حدثنا شعبۃ عن ابی التیاح قال سمعت ابا زرعۃ یحدث عن ابی ہریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لا عدوی ولا طیرۃ ویعجبنی الفال الصالح الکلمۃ الحسنۃ۔

۱۱۵۔ حدثنا ابو الولید قال حدثنا شعبۃ عن ابی التیاح قال سمعت ابا زرعۃ یحدث عن ابی ہریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لا عدوی ولا طیرۃ ویعجبنی الفال الصالح الکلمۃ الحسنۃ۔

۱۱۶۔ حدثنا ابو الولید قال حدثنا شعبۃ عن ابی التیاح قال سمعت ابا زرعۃ یحدث عن ابی ہریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لا عدوی ولا طیرۃ ویعجبنی الفال الصالح الکلمۃ الحسنۃ۔

۱۱۷۔ حدثنا ابو الولید قال حدثنا شعبۃ عن ابی التیاح قال سمعت ابا زرعۃ یحدث عن ابی ہریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لا عدوی ولا طیرۃ ویعجبنی الفال الصالح الکلمۃ الحسنۃ۔

۱۱۸۔ حدثنا ابو الولید قال حدثنا شعبۃ عن ابی التیاح قال سمعت ابا زرعۃ یحدث عن ابی ہریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لا عدوی ولا طیرۃ ویعجبنی الفال الصالح الکلمۃ الحسنۃ۔

۱۱۹۔ حدثنا ابو الولید قال حدثنا شعبۃ عن ابی التیاح قال سمعت ابا زرعۃ یحدث عن ابی ہریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لا عدوی ولا طیرۃ ویعجبنی الفال الصالح الکلمۃ الحسنۃ۔

۱۲۰۔ حدثنا ابو الولید قال حدثنا شعبۃ عن ابی التیاح قال سمعت ابا زرعۃ یحدث عن ابی ہریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لا عدوی ولا طیرۃ ویعجبنی الفال الصالح الکلمۃ الحسنۃ۔

۱۲۱۔ حدثنا ابو الولید قال حدثنا شعبۃ عن ابی التیاح قال سمعت ابا زرعۃ یحدث عن ابی ہریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لا عدوی ولا طیرۃ ویعجبنی الفال الصالح الکلمۃ الحسنۃ۔

۱۲۲۔ حدثنا ابو الولید قال حدثنا شعبۃ عن ابی التیاح قال سمعت ابا زرعۃ یحدث عن ابی ہریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لا عدوی ولا طیرۃ ویعجبنی الفال الصالح الکلمۃ الحسنۃ۔

۱۲۳۔ حدثنا ابو الولید قال حدثنا شعبۃ عن ابی التیاح قال سمعت ابا زرعۃ یحدث عن ابی ہریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لا عدوی ولا طیرۃ ویعجبنی الفال الصالح الکلمۃ الحسنۃ۔

۱۲۴۔ حدثنا ابو الولید قال حدثنا شعبۃ عن ابی التیاح قال سمعت ابا زرعۃ یحدث عن ابی ہریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لا عدوی ولا طیرۃ ویعجبنی الفال الصالح الکلمۃ الحسنۃ۔

۱۲۵۔ حدثنا ابو الولید قال حدثنا شعبۃ عن ابی التیاح قال سمعت ابا زرعۃ یحدث عن ابی ہریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لا عدوی ولا طیرۃ ویعجبنی الفال الصالح الکلمۃ الحسنۃ۔

۱۲۶۔ حدثنا ابو الولید قال حدثنا شعبۃ عن ابی التیاح قال سمعت ابا زرعۃ یحدث عن ابی ہریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لا عدوی ولا طیرۃ ویعجبنی الفال الصالح الکلمۃ الحسنۃ۔

۱۲۷۔ حدثنا ابو الولید قال حدثنا شعبۃ عن ابی التیاح قال سمعت ابا زرعۃ یحدث عن ابی ہریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لا عدوی ولا طیرۃ ویعجبنی الفال الصالح الکلمۃ الحسنۃ۔

۱۲۸۔ حدثنا ابو الولید قال حدثنا شعبۃ عن ابی التیاح قال سمعت ابا زرعۃ یحدث عن ابی ہریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لا عدوی ولا طیرۃ ویعجبنی الفال الصالح الکلمۃ الحسنۃ۔

۱۲۹۔ حدثنا ابو الولید قال حدثنا شعبۃ عن ابی التیاح قال سمعت ابا زرعۃ یحدث عن ابی ہریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لا عدوی ولا طیرۃ ویعجبنی الفال الصالح الکلمۃ الحسنۃ۔

۱۳۰۔ حدثنا ابو الولید قال حدثنا شعبۃ عن ابی التیاح قال سمعت ابا زرعۃ یحدث عن ابی ہریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لا عدوی ولا طیرۃ ویعجبنی الفال الصالح الکلمۃ الحسنۃ۔

۱۳۱۔ حدثنا ابو الولید قال حدثنا شعبۃ عن ابی التیاح قال سمعت ابا زرعۃ یحدث عن ابی ہریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لا عدوی ولا طیرۃ ویعجبنی الفال الصالح الکلمۃ الحسنۃ۔

۱۳۲۔ حدثنا ابو الولید قال حدثنا شعبۃ عن ابی التیاح قال سمعت ابا زرعۃ یحدث عن ابی ہریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لا عدوی ولا طیرۃ ویعجبنی الفال الصالح الکلمۃ الحسنۃ۔

۱۳۳۔ حدثنا ابو الولید قال حدثنا شعبۃ عن ابی التیاح قال سمعت ابا زرعۃ یحدث عن ابی ہریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لا عدوی ولا طیرۃ ویعجبنی الفال الصالح الکلمۃ الحسنۃ۔

۱۳۴۔ حدثنا ابو الولید قال حدثنا شعبۃ عن ابی التیاح قال سمعت ابا زرعۃ یحدث عن ابی ہریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لا عدوی ولا طیرۃ ویعجبنی الفال الصالح الکلمۃ الحسنۃ۔

۱۳۵۔ حدثنا ابو الولید قال حدثنا شعبۃ عن ابی التیاح قال سمعت ابا زرعۃ یحدث عن ابی ہریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لا عدوی ولا طیرۃ ویعجبنی الفال الصالح الکلمۃ الحسنۃ۔

۱۳۶۔ حدثنا ابو الولید قال حدثنا شعبۃ عن ابی التیاح قال سمعت ابا زرعۃ یحدث عن ابی ہریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لا عدوی ولا طیرۃ ویعجبنی الفال الصالح الکلمۃ الحسنۃ۔

۱۳۷۔ حدثنا ابو الولید قال حدثنا شعبۃ عن ابی التیاح قال سمعت ابا زرعۃ یحدث عن ابی ہریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لا عدوی ولا طیرۃ ویعجبنی الفال الصالح الکلمۃ الحسنۃ۔

۱۳۸۔ حدثنا ابو الولید قال حدثنا شعبۃ عن ابی التیاح قال سمعت ابا زرعۃ یحدث عن ابی ہریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لا عدوی ولا طیرۃ ویعجبنی الفال الصالح الکلمۃ الحسنۃ۔

۱۳۹۔ حدثنا ابو الولید قال حدثنا شعبۃ عن ابی التیاح قال سمعت ابا زرعۃ یحدث عن ابی ہریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لا عدوی ولا طیرۃ ویعجبنی الفال الصالح الکلمۃ

حدثنا ... قال عن ابو عثمان قال ثنا ... عن ... قال سمعت ... انه سمع انس بن مالك يقول ... صلى الله عليه وسلم جلدا.

حضرت ... رضی اللہ عنہ سے ... سنا ... صلی اللہ علیہ وسلم نے ... کوڑے مارے۔

حدثنا ابو بكر قال ثنا ابو خالد ... عن ابي حازم عن سهل بن سعد عن ... صلى الله عليه وسلم انه قال ان كان ... في شيء ففي ثلث في المرأة والفرس ...

حضرت ... رضی اللہ عنہ سے ... سنا ... صلی اللہ علیہ وسلم نے ... کہ اگر ... میں ... ہے تو ... میں ہے۔

حدثنا ابو بكر قال ثنا محمد بن عبد الله بن نمير قال ثنا ابي حدثني ابي عن ابي حيان عن ابي زرعة عن ابي هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم قال لا عدوى ولا طيرة وان كان في شيء ففي المرأة والفرس والدار.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے ... کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ... اور ... ہامہ کی کوئی حیثیت نہیں ہے۔

ففي هذا الحديث ما يدل على ان ما في الفصل الذي قبل هذا الفصل وذلك ان سعدا انما ذكر سعيدا حين ذكر له الطيرة في المرأة عن النبي صلى الله عليه وسلم انه قال ان كانت الطيرة في شيء ففي ثلث في المرأة والفرس والدار فلعل عبد الله بن عمر انما قال ان كانت في شيء ففيهن يعني لو كانت تكون في شيء لكانت في هؤلاء الثلث فليست في شيء وقد روي عن عائشة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم انما قال ذلك على غير هذا اللفظ.

حدثنا علي بن عبد الرحمن قال ثنا يزيد بن هارون قال ثنا همام بن يحيى عن قتادة عن ابي حسان قال دخل رجلان من بني عامر على عائشة فقالا ان ابا هريرة حدث عن النبي صلى الله

تو اس حدیث میں ... ہے ... کہ ... ہے ... کہ ... نے ... کہا جب ... نے ... کہا ... کہ ... ہے ... کہ ... ہے ... کہ ... ہے

باب التخيير بين الأنبياء عليهم السلام

۱۲۶۹۔ حدثنا ... قال حدثنا ... قال حدثنا ... قال

واستحبوا الى ذلك ما حدثنا به يونس قال ثنا
ابن وهب قال ثنا عبد العزيز بن محمد عن محمد
ابن عمرو عن ابيه عن ابي سعيد الخدري رضي
ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال لا تخيروا
بين انبياء الله

۱۲۴۷۔ حدثنا فهد قال ثنا محمد بن سعيد قال
ثنا ابو اسامة عن سفيان عن عمرو بن يحيى بن عمارة
عن ابي سعيد عن النبي صلى الله عليه وسلم مثله۔

۱۲۴۸۔ حدثنا حسين بن نصر قال ثنا ابو نعيم
قال ثنا سفيان فذكر باسنادهم مثله۔

۱۲۴۹۔ حدثنا ابن ابي داود قال ثنا الوهبي قال
ثنا الجريري عن عبد الله بن الصامت قال حدثني
ابو هريرة قال قال رسول الله صلى
الله عليه وسلم مثله في حديث طويل غير انه قال
لا تفضلوا

فنهى رسول الله صلى الله عليه وسلم
ان يفضل بين الانبياء وروي في قصة اخرى
تفضيلي على موسى۔

۱۲۵۰۔ حدثنا ابن ابي عمران قال ثنا وهب
قال ثنا ابي قال سمعت النعمان بن راشد يحدث عن
الزهري عن سعيد بن المسيب عن ابي هريرة
ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال لا تخيروا
على موسى فان الناس يصعقون يوم القيامة
فاكون اول من يفيق فاذا موسى عليه السلام باطش
بقائمة العرش فلا ادري افاق قبلي ام كان ممن استثنى الله عز وجل

فنهى

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے حضرت
ابوسعید رضی اللہ عنہ سے اس روایت کو اوپر والی سند سے
اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

حضرت حسین بن نصر نے ابونعیم سے اور انہوں نے
ابوسفیان سے اوپر والی سند سے حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ
سے اس کی مثل روایت کی ہے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ابتدا میں میں
قبر سے باہر نکلوں گا تو حضرت موسیٰ علیہ السلام
پر فضیلت نہ دو۔

کوئی آدمی حضرت یونس بن متی علیہ السلام کے
متعلق یہ نہ کہے کہ میں ان سے بہتر ہوں۔ آپ سے
پر فضیلت نہ دو۔

حضرت سعید بن مسیب حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے
روایت کرتے ہیں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے
موسیٰ علیہ السلام پر فضیلت نہ دو۔ سب لوگ
بیہوش ہوں گے سب سے پہلے میں ہوش میں آؤں گا
حضرت موسیٰ علیہ السلام عرش کا پایہ پکڑے ہوئے
ہوں گے معلوم نہیں کہ وہ مجھ سے پہلے ہوش میں
آئے ہیں یا وہ ان لوگوں میں سے ہیں جن کو اللہ
تعالیٰ نے مستثنیٰ کر دیا۔

فنہی

آپ کو حضرت یونس علیہ السلام پر فضیلت دی ہو۔ اس سے یہ لازم نہیں آتا کہ آپ حضرت یونس علیہ السلام سے افضل ہوں کیونکہ ممکن ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو حضرت یونس علیہ السلام کی جو فضیلت عطا فرمائی ہو وہ آپ کو معلوم نہ ہو۔ اور انبیاء علیہم السلام کے درمیان اللہ تعالیٰ نے جو فضیلت دی ہے اس کا علم اللہ تعالیٰ کے سوا کسی کو نہیں ہو سکتا۔ اور یہ بھی ممکن ہے کہ آپ کو اس کا علم ہو لیکن آپ نے تواضع کی وجہ سے ایسا فرمایا ہو۔ یا آپ نے یہ بات اس وقت فرمائی ہو جب آپ کو اس کا علم نہیں دیا گیا تھا۔ پھر جب آپ کو اس کا علم دیا گیا تو آپ نے اپنے اس قول سے رجوع کر لیا۔ اور یہ بھی ممکن ہے کہ آپ نے یہ بات اس وقت فرمائی ہو جب آپ کو حضرت یونس علیہ السلام کی فضیلت کا علم نہیں تھا۔ پھر جب آپ کو اس کا علم ہو گیا تو آپ نے اپنے اس قول سے رجوع کر لیا۔ اور یہ بھی ممکن ہے کہ آپ نے یہ بات اس وقت فرمائی ہو جب آپ کو حضرت یونس علیہ السلام کی فضیلت کا علم نہیں تھا۔ پھر جب آپ کو اس کا علم ہو گیا تو آپ نے اپنے اس قول سے رجوع کر لیا۔

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ بھی مروی ہے کہ آپ نے فرمایا کسی بندے کے لیے یہ کہنا جائز نہیں کہ میں حضور علیہ السلام حضرت یونس بن متی سے بہتر ہوں۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا کسی آدمی کے لیے یہ کہنا جائز نہیں کہ میں حضرت یونس بن متی سے بہتر ہوں۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کسی آدمی کے لیے یہ کہنا جائز نہیں کہ میں حضور علیہ السلام حضرت یونس بن متی سے بہتر ہوں۔

حضرت عمرو بن مرہ سے روایت ہے فرماتے ہیں میں نے حضرت عبداللہ بن سلمہ سے سنا وہ حضرت علی المرتضیٰ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے کہ انہوں نے اللہ تعالیٰ کی طرف سے نقل کیا ہے انہوں نے کہا کہ میں نے اللہ تعالیٰ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ انہوں نے حضرت یونس علیہ السلام کے بارے میں اللہ تعالیٰ کی تسبیح کی۔

باب ۳۰ اِخْصَاءِ الْبَهَائِمِ

۱۲۸۶۔ حَدَّثَنَا ابُو خَيْثَمَةَ زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَسُرَيْجُ بْنُ يُونُسَ قَالَا حَدَّثَنَا ابُو بَكْرٍ الْحَنَفِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ نَافِعٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى اَنْ يُضَحَّى بِالْاَعْضَبِ وَالْبَظْرِ وَالْخَصِيِّ وَكَانَ عَبْدُ اللّٰهِ يَقُوْلُ مِنْهَا نُقْصَانُ الْخَلْقِ وَالْقَصْفُ الْاِنَاثُ

۱۲۸۷۔ حَدَّثَنَا بَكْرُ بْنُ خَلَفٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ حَدَّثَنَا عِيْسَى بْنُ يُوْنُسَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نَافِعٍ فَذَكَرَ بِاِسْنَادِهٖ وَمِثْلِهٖ

باب ۳۰ جانوروں کو خصی کرنا

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا ہے کہ قربانی میں کھجلے کٹے ہوئے جانور کو ذبح کیا جائے اور حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے تھے کہ کان سے محروم ہونے اور خصی ہونے کا نقصان مادہ کے حق میں ہے کہ اس کی نسل منقطع ہو جاتی ہے۔

فَلَمَّا [illegible]

فَلَمَّا [illegible]

[illegible]

[illegible]

[

بَابُ كِتَابَةِ الْعِلْمِ هَلْ تُصْلَحُ أَمْ لَا

باب: کتابت علم صحیح ہے یا نہ

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کتابت علم کی اجازت مانگی تو آپ نے اجازت نہ دی۔

حضرت امام ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ایک جماعت نے علم (کی باتوں) کو لکھنا ناپسند کیا اور اس سے متعلق ہے جو انہوں نے اس حدیث جو ابوسعید کی حدیث سے استدلال کیا ہے۔

دوسری جماعت نے اس کی اجازت دی اور کہا کہ علم میں کوئی حرج نہیں سمجھا، اور پہلے قول والوں نے جس حدیث سے استدلال کیا ہے اس کے مقابلے میں حدیث پیش کی ہے۔

حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے خطبہ دیا اور فرمایا ہمارے پاس کوئی کتاب نہیں جسے ہم تمہارے سامنے پڑھیں مگر قرآن پاک اور جو کچھ اس صحیفہ میں ہے جو آپ کے قبضے میں تھا فرمایا آپ کی تلوار کے نیام میں تھا جسے اسے دیکھا اور ہم سے بیان کیا اور اس میں فرائض صدقہ کا بیان ہے۔

حضرت ابراہیم تیمی اپنے والد سے اور وہ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے فرمایا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے ہمارے پاس قرآن پاک اور جو کچھ اس صحیفہ میں ہے کے علاوہ کچھ نہیں، وہ صحیفہ میرے نیام تلوار میں ایک اور حدیث میں اس کے علاوہ مذکور ہے۔

حضرت عمرو بن شعیب، حضرت عبیدہ بن عمرو اور حضرت ابراہیم سے روایت کرتے ہیں ان دونوں نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ

۱۲۹۲- حدثنا ... عن عمرو بن شعيب ... عن عبد الله بن عمرو ... قال ... رسول الله ... الكتب ... قال ... الغضب والرضا ... قال ... الا ... الحق.

۱۲۹۳- حدثنا ... ابن وهب ... عن عبد الرحمن بن سليمان ... عن المغيرة بن حكيم ... عن ابي هريرة ...

۱۲۹۴- حدثنا ... ابن ابي مريم ... عن يحيى بن ايوب ... عن عثمان بن عطاء ... عن ابيه ... عن عمرو بن شعيب ... عن ابيه ... عن جده ... قال قلت يا رسول الله اني اسمع منك اشياء ... فاذن لي ان اكتبها ... قال نعم.

فقہی مباحث

... الاجازة للكتابة العلم ... حديث ابي شاه ... هذا الباب ... هذا اولى ما نظن ... الله ... وجل ... الدين ... الا ... الكتبوه ... الى اجله ... اقسط عند الله ... الشهادة ... ادنى ان لا ترتابوا ... فلما ... عن ... الكتابة ... خوف الترجيح ... الاجازة ... الصحف ... خوف ان ... الترجيح ... الكتاب ... هذا القول في ...

حضرت ... سے ... کی ... کرتے ہیں ... حضرت ابو ہریرہ ... سے ... اس کے ... ذکر کیا۔

حضرت ... نے ... سے ... کی ... کہا ... کیا ... کہا ... کہا ... کہ

[illegible]

۲۹۶۔ [illegible]

۲۹۷۔ [illegible]

۲۹۸۔ [illegible]

۲۹۹۔ [illegible]

۳۰۰۔ [illegible]

۳۰۱۔ [illegible]

۳۰۲۔ [illegible]

۳۰۳۔ [illegible]

۳۰۴۔ [illegible]

۳۰۵۔ [illegible]

۳۰۶۔ [illegible]

۳۰۷۔ [illegible]

۳۰۸۔ [illegible]

۳۰۹۔ [illegible]

۳۱۰۔ [illegible]

۳۱۱۔ [illegible]

۳۱۲۔ [illegible]

۳۱۳۔ [illegible]

۳۱۴۔ [illegible]

۳۱۵۔ [illegible]

۳۱۶۔ [illegible]

۳۱۷۔ [illegible]

۳۱۸۔ [illegible]

۳۱۹۔ [illegible]

۳۲۰۔ [illegible]

۳۲۱۔ [illegible]

۳۲۲۔ [illegible]

۳۲۳۔ [illegible]

۳۲۴۔ [illegible]

۳۲۵۔ [illegible]

۳۲۶۔ [illegible]

۳۲۷۔ [illegible]

۳۲۸۔ [illegible]

۳۲۹۔ [illegible]

۳۳۰۔ [illegible]

۳۳۱۔ [illegible]

۳۳۲۔ [illegible]

۳۳۳۔ [illegible]

۳۳۴۔ [illegible]

۳۳۵۔ [illegible]

۳۳۶۔ [illegible]

۳۳۷۔ [illegible]

۳۳۸۔ [illegible]

۳۳۹۔ [illegible]

۳۴۰۔ [illegible]

۳۴۱۔ [illegible]

۳۴۲۔ [illegible]

۳۴۳۔ [illegible]

۳۴۴۔ [illegible]

۳۴۵۔ [illegible]

۳۴۶۔ [illegible]

۳۴۷۔ [illegible]

۳۴۸۔ [illegible]

۳۴۹۔ [illegible]

۳۵۰۔ [illegible]

۳۵۱۔ [illegible]

۳۵۲۔ [illegible]

۳۵۳۔ [illegible]

۳۵۴۔ [illegible]

۳۵۵۔ [illegible]

۳۵۶۔ [illegible]

۳۵۷۔ [illegible]

۳۵۸۔ [illegible]

۳۵۹۔ [illegible]

۳۶۰۔ [illegible]

۳۶۱۔ [illegible]

۳۶۲۔ [illegible]

۳۶۳۔ [illegible]

۳۶۴۔ [illegible]

۳۶۵۔ [illegible]

۳۶۶۔ [illegible]

۳۶۷۔ [illegible]

۳۶۸۔ [illegible]

۳۶۹۔ [illegible]

۳۷۰۔ [illegible]

۳۷۱۔ [illegible]

۳۷۲۔ [illegible]

۳۷۳۔ [illegible]

۳۷۴۔ [illegible]

۳۷۵۔ [illegible]

۳۷۶۔ [illegible]

۳۷۷۔ [illegible]

۳۷۸۔ [illegible]

۳۷۹۔ [illegible]

۳۸۰۔ [illegible]

۳۸۱۔ [illegible]

۳۸۲۔ [illegible]

۳۸۳۔ [illegible]

۳۸۴۔ [illegible]

۳۸۵۔ [illegible]

۳۸۶۔ [illegible]

۳۸۷۔ [illegible]

۳۸۸۔ [illegible]

۳۸۹۔ [illegible]

۳۹۰۔ [illegible]

۳۹۱۔ [illegible]

۳۹۲۔ [illegible]

۳۹۳۔ [illegible]

۳۹۴۔ [illegible]

۳۹۵۔ [illegible]

۳۹۶۔ [illegible]

۳۹۷۔ [illegible]

۳۹۸۔ [illegible]

۳۹۹۔ [illegible]

۴۰۰۔ [illegible]

۴۰۱۔ [illegible]

۴۰۲۔ [illegible]

۴۰۳۔ [illegible]

۴۰۴۔ [illegible]

۴۰۵۔ [illegible]

۴۰۶۔ [illegible]

۴۰۷۔ [illegible]

۴۰۸۔ [illegible]

۴۰۹۔ [illegible]

۴۱۰۔ [illegible]

۴۱۱۔ [illegible]

۴۱۲۔ [illegible]

۴۱۳۔ [illegible]

۴۱۴۔ [illegible]

۴۱۵۔ [illegible]

۴۱۶۔ [illegible]

۴۱۷۔ [illegible]

۴۱۸۔ [illegible]

۴۱۹۔ [illegible]

۴۲۰۔ [illegible]

۴۲۱۔ [illegible]

۴۲۲۔ [illegible]

۴۲۳۔ [illegible]

۴۲۴۔ [illegible]

۴۲۵۔ [illegible]

۴۲۶۔ [illegible]

۴۲۷۔ [illegible]

۴۲۸۔ [illegible]

۴۲۹۔ [illegible]

۴۳۰۔ [illegible]

۴۳۱۔ [illegible]

۴۳۲۔ [illegible]

۴۳۳۔ [illegible]

۴۳۴۔ [illegible]

۴۳۵۔ [illegible]

۴۳۶۔ [illegible]

۴۳۷۔ [illegible]

۴۳۸۔ [illegible]

۴۳۹۔ [illegible]

۴۴۰۔ [illegible]

۴۴۱۔ [illegible]

۴۴۲۔ [illegible]

۴۴۳۔ [illegible]

۴۴۴۔ [illegible]

۴۴۵۔ [illegible]

۴۴۶۔ [illegible]

۴۴۷۔ [illegible]

۴۴۸۔ [illegible]

۴۴۹۔ [illegible]

۴۵۰۔ [illegible]

۴۵۱۔ [illegible]

۴۵۲۔ [illegible]

۴۵۳۔ [illegible]

۴۵۴۔ [illegible]

۴۵۵۔ [illegible]

۴۵۶۔ [illegible]

۴۵۷۔ [illegible]

۴۵۸۔ [illegible]

۴۵۹۔ [illegible]

۴۶۰۔ [illegible]

۴۶۱۔ [illegible]

۴۶۲۔ [illegible]

۴۶۳۔ [illegible]

۴۶۴۔ [illegible]

۴۶۵۔ [illegible]

۴۶۶۔ [illegible]

۴۶۷۔ [illegible]

۴۶۸۔ [illegible]

۴۶۹۔ [illegible]

۴۷۰۔ [illegible]

۴۷۱۔ [illegible]

۴۷۲۔ [illegible]

۴۷۳۔ [illegible]

۴۷۴۔ [illegible]

۴۷۵۔ [illegible]

۴۷۶۔ [illegible]

۴۷۷۔ [illegible]

۴۷۸۔ [illegible]

۴۷۹۔ [illegible]

۴۸۰۔ [illegible]

۴۸۱۔ [illegible]

۴۸۲۔ [illegible]

۴۸۳۔ [illegible]

۴۸۴۔ [illegible]

۴۸۵۔ [illegible]

۴۸۶۔ [illegible]

۴۸۷۔ [illegible]

۴۸۸۔ [illegible]

۴۸۹۔ [illegible]

۴۹۰۔ [illegible]

۴۹۱۔ [illegible]

۴۹۲۔ [illegible]

۴۹۳۔ [illegible]

۴۹۴۔ [illegible]

۴۹۵۔ [illegible]

۴۹۶۔ [illegible]

۴۹۷۔ [illegible]

۴۹۸۔ [illegible]

۴۹۹۔ [illegible]

۵۰۰۔ [illegible]

۵۰۱۔ [illegible]

۵۰۲۔ [illegible]

۵۰۳۔ [illegible]

۵۰۴۔ [illegible]

۵۰۵۔ [illegible]

۵۰۶۔ [illegible]

۵۰۷۔ [illegible]

۵۰۸۔ [illegible]

۵۰۹۔ [illegible]

۵۱۰۔ [illegible]

۵۱۱۔ [illegible]

۵۱۲۔ [illegible]

۵۱۳۔ [illegible]

۵۱۴۔ [illegible]

۵۱۵۔ [illegible]

۵۱۶۔ [illegible]

۵۱۷۔ [illegible]

۵۱۸۔ [illegible]

۵۱۹۔ [illegible]

۵۲۰۔ [illegible]

۵۲۱۔ [illegible]

۵۲۲۔ [illegible]

۵۲۳۔ [illegible]

۵۲۴۔ [illegible]

۵۲۵۔ [illegible]

۵۲۶۔ [illegible]

۵۲۷۔ [illegible]

۵۲۸۔ [illegible]

۵۲۹۔ [illegible]

۵۳۰۔ [illegible]

۵۳۱۔ [illegible]

۵۳۲۔ [illegible]

۵۳۳۔ [illegible]

۵۳۴۔ [illegible]

۵۳۵۔ [illegible]

۵۳۶۔ [illegible]

۵۳۷۔ [illegible]

۵۳۸۔ [illegible]

۵۳۹۔ [illegible]

۵۴۰۔ [illegible]

۵۴۱۔ [illegible]

۵۴۲۔ [illegible]

۵۴۳۔ [illegible]

۵۴۴۔ [illegible]

۵۴۵۔ [illegible]

۵۴۶۔ [illegible]

۵۴۷۔ [illegible]

۵۴۸۔ [illegible]

۵۴۹۔ [illegible]

۵۵۰۔ [illegible]

۵۵۱۔ [illegible]

۵۵۲۔ [illegible]

۵۵۳۔ [illegible]

۵۵۴۔ [illegible]

۵۵۵۔ [illegible]

۵۵۶۔ [illegible]

۵۵۷۔ [illegible]

۵۵۸۔ [illegible]

۵۵۹۔ [illegible]

۵۶۰۔ [illegible]

۵۶۱۔ [illegible]

۵۶۲۔ [illegible]

۵۶۳۔ [illegible]

۵۶۴۔ [illegible]

۵۶۵۔ [illegible]

۵۶۶۔ [illegible]

۵۶۷۔ [illegible]

۵۶۸۔ [illegible]

۵۶۹۔ [illegible]

۵۷۰۔ [illegible]

۵۷۱۔ [illegible]

۵۷۲۔ [illegible]

۵۷۳۔ [illegible]

۵۷۴۔ [illegible]

۵۷۵۔ [illegible]

۵۷۶۔ [illegible]

۵۷۷۔ [illegible]

۵۷۸۔ [illegible]

۵۷۹۔ [illegible]

۵۸۰۔ [illegible]

۵۸۱۔ [illegible]

۵۸۲۔ [illegible]

۵۸۳۔ [illegible]

۵۸۴۔ [illegible]

۵۸۵۔ [illegible]

۵۸۶۔ [illegible]

۵۸۷۔ [illegible]

۵۸۸۔ [illegible]

۵۸۹۔ [illegible]

۵۹۰۔ [illegible]

۵۹۱۔ [illegible]

۵۹۲۔ [illegible]

۵۹۳۔ [illegible]

۵۹۴۔ [illegible]

۵۹۵۔ [illegible]

۵۹۶۔ [illegible]

۵۹۷۔ [illegible]

۵۹۸۔ [illegible]

۵۹۹۔ [illegible]

۶۰۰۔ [illegible]

۶۰۱۔ [illegible]

۶۰۲۔ [illegible]

۶۰۳۔ [illegible]

۶۰۴۔ [illegible]

۶۰۵۔ [illegible]

۶۰۶۔ [illegible]

۶۰۷۔ [illegible]

۶۰۸۔ [illegible]

۶۰۹۔ [illegible]

۶۱۰۔ [illegible]

۶۱۱۔ [illegible]

۶۱۲۔ [illegible]

۶۱۳۔ [illegible]

۶۱۴۔ [illegible]

۶۱۵۔ [illegible]

۶۱۶۔ [illegible]

۶۱۷۔ [illegible]

۶۱۸۔ [illegible]

۶۱۹۔ [illegible]

۶۲۰۔ [illegible]

۶۲۱۔ [illegible]

۶۲۲۔ [illegible]

۶۲۳۔ [illegible]

۶۲۴۔ [illegible]

۶۲۵۔ [illegible]

۶۲۶۔ [illegible]

۶۲۷۔ [illegible]

۶۲۸۔ [illegible]

۶۲۹۔ [illegible]

۶۳۰۔ [illegible]

۶۳۱۔ [illegible]

۶۳۲۔ [illegible]

۶۳۳۔ [illegible]

۶۳۴۔ [illegible]

۶۳۵۔ [illegible]

۶۳۶۔ [illegible]

۶۳۷۔ [illegible]

۶۳۸۔ [illegible]

۶۳۹۔ [illegible]

۶۴۰۔ [illegible]

۶۴۱۔ [illegible]

۶۴۲۔ [illegible]

۶۴۳۔ [illegible]

۶۴۴۔ [illegible]

۶۴۵۔ [illegible]

۶۴۶۔ [illegible]

۶۴۷۔ [illegible]

۶۴۸۔ [illegible]

۶۴۹۔ [illegible]

۶۵۰۔ [illegible]

۶۵۱۔ [illegible]

۶۵۲۔ [illegible]

۶۵۳۔ [illegible]

۶۵۴۔ [illegible]

۶۵۵۔ [illegible]

۶۵۶۔ [illegible]

۶۵۷۔ [illegible]

۶۵۸۔ [illegible]

۶۵۹۔ [illegible]

۶۶۰۔ [illegible]

۶۶۱۔ [illegible]

۶۶۲۔ [illegible]

۶۶۳۔ [illegible]

۶۶۴۔ [illegible]

۶۶۵۔ [illegible]

۶۶۶۔ [illegible]

۶۶۷۔ [illegible]

۶۶۸۔ [illegible]

۶۶۹۔ [illegible]

۶۷۰۔ [illegible]

۶۷۱۔ [illegible]

۶۷۲۔ [illegible]

۶۷۳۔ [illegible]

۶۷۴۔ [illegible]

۶۷۵۔ [illegible]

۶۷۶۔ [illegible]

۶۷۷۔ [illegible]

۶۷۸۔ [illegible]

۶۷۹۔ [illegible]

۶۸۰۔ [illegible]

۶۸۱۔ [illegible]

۶۸۲۔ [illegible]

۶۸۳۔ [illegible]

۶۸۴۔ [illegible]

۶۸۵۔ [illegible]

۶۸۶۔ [illegible]

۶۸۷۔ [illegible]

۶۸۸۔ [illegible]

۶۸۹۔ [illegible]

۶۹۰۔ [illegible]

۶۹۱۔ [illegible]

۶۹۲۔ [illegible]

۶۹۳۔ [illegible]

۶۹۴۔ [illegible]

۶۹۵۔ [illegible]

۶۹۶۔ [illegible]

۶۹۷۔ [illegible]

۶۹۸۔ [illegible]

۶۹۹۔ [illegible]

۷۰۰۔ [illegible]

۷۰۱۔ [illegible]

۷۰۲۔ [illegible]

۷۰۳۔ [illegible]

۷۰۴۔ [illegible]

۷۰۵۔ [illegible]

۷۰۶۔ [illegible]

۷۰۷۔ [illegible]

۷۰۸۔ [illegible]

۷۰۹۔ [illegible]

۷۱۰۔ [illegible]

۷۱۱۔ [illegible]

۷۱۲۔ [illegible]

۷۱۳۔ [illegible]

۷۱۴۔ [illegible]

۷۱۵۔ [illegible]

۷۱۶۔ [illegible]

۷۱۷۔ [illegible]

۷۱۸۔ [illegible]

۷۱۹۔ [illegible]

۷۲۰۔ [illegible]

۷۲۱۔ [illegible]

۷۲۲۔ [illegible]

۷۲۳۔ [illegible]

۷۲۴۔ [illegible]

۷۲۵۔ [illegible]

۷۲۶۔ [illegible]

۷۲۷۔ [illegible]

۷۲۸۔ [illegible]

۷۲۹۔ [illegible]

۷۳۰۔ [illegible]

۷۳۱۔ [illegible]

۷۳۲۔ [illegible]

۷۳۳۔ [illegible]

۷۳۴۔ [illegible]

۷۳۵۔ [illegible]

۷۳۶۔ [illegible]

۷۳۷۔ [illegible]

۷۳۸۔ [illegible]

۷۳۹۔ [illegible]

۷۴۰۔ [illegible]

۷۴۱۔ [illegible]

۷۴۲۔ [illegible]

۷۴۳۔ [illegible]

۷۴۴۔ [illegible]

۷۴۵۔ [illegible]

۷۴۶۔ [illegible]

۷۴۷۔ [illegible]

۷۴۸۔ [illegible]

۷۴۹۔ [illegible]

۷۵۰۔ [illegible]

۷۵۱۔ [illegible]

۷۵۲۔ [illegible]

۷۵۳۔ [illegible]

۷۵۴۔ [illegible]

۷۵۵۔ [illegible]

۷۵۶۔ [illegible]

۷۵۷۔ [illegible]

۷۵۸۔ [illegible]

۷۵۹۔ [illegible]

۷۶۰۔ [illegible]

۷۶۱۔ [illegible]

۷۶۲۔ [illegible]

۷۶۳۔ [illegible]

۷۶۴۔ [illegible]

۷۶۵۔ [illegible]

۷۶۶۔ [illegible]

۷۶۷۔ [illegible]

۷۶۸۔ [illegible]

۷۶۹۔ [illegible]

۷۷۰۔ [illegible]

۷۷۱۔ [illegible]

۷۷۲۔ [illegible]

۷۷۳۔ [illegible]

۷۷۴۔ [illegible]

۷۷۵۔ [illegible]

۷۷۶۔ [illegible]

۷۷۷۔ [illegible]

۷۷۸۔ [illegible]

۷۷۹۔ [illegible]

۷۸۰۔ [illegible]

۷۸۱۔ [illegible]

۷۸۲۔ [illegible]

۷۸۳۔ [illegible]

۷۸۴۔ [illegible]

۷۸۵۔ [illegible]

۷۸۶۔ [illegible]

۷۸۷۔ [illegible]

۷۸۸۔ [illegible]

۷۸۹۔ [illegible]

۷۹۰۔ [illegible]

۷۹۱۔ [illegible]

۷۹۲۔ [illegible]

۷۹۳۔ [illegible]

۷۹۴۔ [illegible]

۷۹۵۔ [illegible]

۷۹۶۔ [illegible]

۷۹۷۔ [illegible]

۷۹۸۔ [illegible]

۷۹۹۔ [illegible]

۸۰۰۔ [illegible]

۸۰۱۔ [illegible]

۸۰۲۔ [illegible]

۸۰۳۔ [illegible]

۸۰۴۔ [illegible]

۸۰۵۔ [illegible]

۸۰۶۔ [illegible]

۸۰۷۔ [illegible]

۸۰۸۔ [illegible]

۸۰۹۔ [illegible]

۸۱۰۔ [illegible]

۸۱۱۔ [illegible]

۸۱۲۔ [illegible]

۸۱۳۔ [illegible]

۸۱۴۔ [illegible]

۸۱۵۔ [illegible]

۸۱۶۔ [illegible]

۸۱۷۔ [illegible]

۸۱۸۔ [illegible]

۸۱۹۔ [illegible]

۸۲۰۔ [illegible]

۸۲۱۔ [illegible]

۸۲۲۔ [illegible]

۸۲۳۔ [illegible]

۸۲۴۔ [illegible]

۸۲۵۔ [illegible]

۸۲۶۔ [illegible]

۸۲۷۔ [illegible]

۸۲۸۔ [illegible]

۸۲۹۔ [illegible]

۸۳۰۔ [illegible]

۸۳۱۔ [illegible]

۸۳۲۔ [illegible]

۸۳۳۔ [illegible]

۸۳۴۔ [illegible]

۸۳۵۔ [illegible]

۸۳۶۔ [illegible]

۸۳۷۔ [illegible]

۸۳۸۔ [illegible]

۸۳۹۔ [illegible]

۸۴۰۔ [illegible]

۸۴۱۔ [illegible]

۸۴۲۔ [illegible]

۸۴۳۔ [illegible]

۸۴۴۔ [illegible]

۸۴۵۔ [illegible]

۸۴۶۔ [illegible]

۸۴۷۔ [illegible]

۸۴۸۔ [illegible]

۸۴۹۔ [illegible]

۸۵۰۔ [illegible]

۸۵۱۔ [illegible]

۸۵۲۔ [illegible]

۸۵۳۔ [illegible]

۸۵۴۔ [illegible]

۸۵۵۔ [illegible]

۸۵۶۔ [illegible]

۸۵۷۔ [illegible]

۸۵۸۔ [illegible]

۸۵۹۔ [illegible]

۸۶۰۔ [illegible]

۸۶۱۔ [illegible]

۸۶۲۔ [illegible]

۸۶۳۔ [illegible]

۸۶۴۔ [illegible]

۸۶۵۔ [illegible]

۸۶۶۔ [illegible]

۸۶۷۔ [illegible]

۸۶۸۔ [illegible]

۸۶۹۔ [illegible]

۸۷۰۔ [illegible]

۸۷۱۔ [illegible]

۸۷۲۔ [illegible]

۸۷۳۔ [illegible]

۸۷۴۔ [illegible]

۸۷۵۔ [illegible]

۸۷۶۔ [illegible]

۸۷۷۔ [illegible]

۸۷۸۔ [illegible]

۸۷۹۔ [illegible]

۸۸۰۔ [illegible]

۸۸۱۔ [illegible]

۸۸۲۔ [illegible]

۸۸۳۔ [illegible]

۸۸۴۔ [illegible]

۸۸۵۔ [illegible]

۸۸۶۔ [illegible]

۸۸۷۔ [illegible]

۸۸۸۔ [illegible]

۸۸۹۔ [illegible]

۸۹۰۔ [illegible]

۸۹۱۔ [illegible]

۸۹۲۔ [illegible]

۸۹۳۔ [illegible]

۸۹۴۔ [illegible]

۸۹۵۔ [illegible]

۸۹۶۔ [illegible]

۸۹۷۔ [illegible]

۸۹۸۔ [illegible]

۸۹۹۔ [illegible]

۹۰۰۔ [illegible]

۹۰۱۔ [illegible]

۹۰۲۔ [illegible]

۹۰۳۔ [illegible]

۹۰۴۔ [illegible]

۹۰۵۔ [illegible]

۹۰۶۔ [illegible]

۹۰۷۔ [illegible]

۹۰۸۔ [illegible]

۹۰۹۔ [illegible]

۹۱۰۔ [illegible]

۹۱۱۔ [illegible]

۹۱۲۔ [illegible]

۹۱۳۔ [illegible]

۹۱۴۔ [illegible]

۹۱۵۔ [illegible]

۹۱۶۔ [illegible]

۹۱۷۔ [illegible]

۹۱۸۔ [illegible]

۹۱۹۔ [illegible]

۹۲۰۔ [illegible]

۹۲۱۔ [illegible]

۹۲۲۔ [illegible]

۹۲۳۔ [illegible]

۹۲۴۔ [illegible]

۹۲۵۔ [illegible]

۹۲۶۔ [illegible]

۹۲۷۔ [illegible]

۹۲۸۔ [illegible]

۹۲۹۔ [illegible]

۹۳۰۔ [illegible]

۹۳۱۔ [illegible]

۹۳۲۔ [illegible]

۹۳۳۔ [illegible]

۹۳۴۔ [illegible]

۹۳۵۔ [illegible]

۹۳۶۔ [illegible]

۹۳۷۔ [illegible]

۹۳۸۔ [illegible]

۹۳۹۔ [illegible]

۹۴۰۔ [illegible]

۹۴۱۔ [illegible]

۹۴۲۔ [illegible]

۹۴۳۔ [illegible]

۹۴۴۔ [illegible]

۹۴۵۔ [illegible]

۹۴۶۔ [illegible]

۹۴۷۔ [illegible]

۹۴۸۔ [illegible]

۹۴۹۔ [illegible]

۹۵۰۔ [illegible]

۹۵۱۔ [illegible]

۹۵۲۔ [illegible]

۹۵۳۔ [illegible]

۹۵۴۔ [illegible]

۹۵۵۔ [illegible]

۹۵۶۔ [illegible]

۹۵۷۔ [illegible]

۹۵۸۔ [illegible]

۹۵۹۔ [illegible]

۹۶۰۔ [illegible]

۹۶۱۔ [illegible]

۹۶۲۔ [illegible]

۹۶۳۔ [illegible]

۹۶۴۔ [illegible]

۹۶۵۔ [illegible]

۹۶۶۔ [illegible]

۹۶۷۔ [illegible]

۹۶۸۔ [illegible]

۹۶۹۔ [illegible]

۹۷۰۔ [illegible]

۹۷۱۔ [illegible]

۹۷۲۔ [illegible]

۹۷۳۔ [illegible]

۹۷۴۔ [illegible]

۹۷۵۔ [illegible]

۹۷۶۔ [illegible]

۹۷۷۔ [illegible]

۹۷۸۔ [illegible]

۹۷۹۔ [illegible]

۹۸۰۔ [illegible]

۹۸۱۔ [illegible]

۹۸۲۔ [illegible]

۹۸۳۔ [illegible]

۹۸۴۔ [illegible]

۹۸۵۔ [illegible]

۹۸۶۔ [illegible]

۹۸۷۔ [illegible]

۹۸۸۔ [illegible]

۹۸۹۔ [illegible]

۹۹۰۔ [illegible]

۹۹۱۔ [illegible]

۹۹۲۔ [illegible]

۹۹۳۔ [illegible]

۹۹۴۔ [illegible]

۹۹۵۔ [illegible]

۹۹۶۔ [illegible]

۹۹۷۔ [illegible]

۹۹۸۔ [illegible]

۹۹۹۔ [illegible]

۱۰۰۰۔ [illegible]

باب ۳۰۵ الکی هل هو مکروه ام لا

۱۳۰۱۔ حدثنا ... قال ... عن ابی حنیفة عن ابی جعفر ... قال ... فاکتبها فاذا فرغت فاتنی ... علیک ...

باب ۳۰۶ داغنا مکروہ ہے یا نہیں

۱۳۰۲۔ حدثنا ابن ... عن ابی حنیفة عن ابی جعفر ... قال ... فسئلت ... فقال ...

۱۳۰۳۔ حدثنا ... عن ابی حنیفة عن ابی جعفر ... قال ... فسئلت ... فقال ...

قال

۱۳۰۴۔ حدثنا علی بن ... عن ابی حنیفة ...

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری امت میں سے ستر ہزار حساب کے بغیر جنت میں جائیں گے عرض کیا گیا وہ کون لوگ ہیں آپ نے فرمایا وہ لوگ ہیں جو برا شگون نہیں لیتے اور جھاڑ پھونک نہیں کرتے اور داغ لگوانے سے پرہیز کرتے ہیں۔

حضرت حسن، حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں میں نے داغ لگانے سے منع کیا۔

حضرت عبدالرحمن بن ابی بکرہ حضرت حفصہ بن عاصم رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے داغ لگانے سے منع فرمایا۔

تو بعض جماعتوں نے اس بات کی طرف گئی ہے کہ داغ لگانا مکروہ ہے اور کسی مخصوص کے لیے کسی حالت میں بھی ایسا کرنا جائز نہیں انہوں نے اس سلسلے میں ان احادیث سے استدلال کیا ہے۔ لیکن دوسرے علماء نے اس سلسلے میں ان کی مخالفت کرتے ہوئے فرمایا کہ جس شخص کا علاج داغ سے ہوا ہے داغنے میں کوئی حرج نہیں۔

اس سلسلے میں ان کی دلیل یہ ہے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ علیل ہوئے تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی طرف ایک طبیب بھیجا جس نے ان کی ایک رگ کاٹ پھر داغ دیا۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ ہی سے مروی ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کے پاس ایک طبیب بھیجا جس نے ان کی ایک رگ کاٹ دی پھر اسے داغ دیا

حضرت ابی سے مروی ہے فرماتے ہیں حضرت ابی بن کعب رضی اللہ

۱۳۱۱۔ حدثنا ... عن ابی سفیانہ ... قال ... رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ... وسلم ... وسلم ...

۱۳۱۲۔ حدثنا ... قال ... عن ابی الزبیر عن جابر قال ... سعد ... فی الحلیۃ فحسمہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ... فحسمہ ...

۱۳۱۳۔ حدثنا ... قال ... عن ابی الزبیر عن جابر ان ابی بن کعب ... فی زمن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ... فاوی علیہا۔

۱۳۱۴۔ حدثنا ... قال ... عن ابی الزبیر عن جابر قال ... سعد ... فانتفخت یدہ فحسمہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بالنار فانتفخت یدہ فحسمہ مرۃ اخری۔

۱۳۱۴۔ حدثنا ... قال ... عن معمر عن الزہری عن انس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم ... سعد بن زرارۃ من شوکۃ۔

۱۳۱۵۔ حدثنا ... قال ... عن انس ... فانہ قال من شوکۃ۔

۱۳۱۶۔ حدثنا ... قال ... عن قتادۃ عن انس قال ... رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ...

۱۳۱۷۔ حدثنا ... قال ... عن ابی الزبیر عن ...

حضرت ... سے ... کے ... کے ... ک

فقہی ابواب

صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کو یہ دعا کرنے سے منع فرمایا۔

[illegible] کا ذکر ہے کہ یہی روایت ان واقعات سے متعلق ہے جن کا ذکر اوپر ہوا ہے اور جو اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ جو واقعہ جاہلیت کے زمانہ میں ہوا ہو اس کے متعلق اگر کوئی شخص اسلام لانے کے بعد اس واقعہ کا ذکر کرے تو اس کا یہ ذکر کرنا اس کے لئے گناہ نہیں ہوگا۔ اسی طرح جاہلیت کے زمانہ میں جو کچھ ہوا ہو اس کے متعلق اگر کوئی شخص اسلام لانے کے بعد اس واقعہ کا ذکر کرے تو اس کا یہ ذکر کرنا اس کے لئے گناہ نہیں ہوگا۔ اسی طرح جاہلیت کے زمانہ میں جو کچھ ہوا ہو اس کے متعلق اگر کوئی شخص اسلام لانے کے بعد اس واقعہ کا ذکر کرے تو اس کا یہ ذکر کرنا اس کے لئے گناہ نہیں ہوگا۔

[illegible] کا ذکر ہے کہ یہی روایت ان واقعات سے متعلق ہے جن کا ذکر اوپر ہوا ہے اور جو اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ جو واقعہ جاہلیت کے زمانہ میں ہوا ہو اس کے متعلق اگر کوئی شخص اسلام لانے کے بعد اس واقعہ کا ذکر کرے تو اس کا یہ ذکر کرنا اس کے لئے گناہ نہیں ہوگا۔ اسی طرح جاہلیت کے زمانہ میں جو کچھ ہوا ہو اس کے متعلق اگر کوئی شخص اسلام لانے کے بعد اس واقعہ کا ذکر کرے تو اس کا یہ ذکر کرنا اس کے لئے گناہ نہیں ہوگا۔

فأفاد أن

[illegible] کا ذکر ہے کہ یہی روایت ان واقعات سے متعلق ہے جن کا ذکر اوپر ہوا ہے اور جو اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ جو واقعہ جاہلیت کے زمانہ میں ہوا ہو اس کے متعلق اگر کوئی شخص اسلام لانے کے بعد اس واقعہ کا ذکر کرے تو اس کا یہ ذکر کرنا اس کے لئے گناہ نہیں ہوگا۔ اسی طرح جاہلیت کے زمانہ میں جو کچھ ہوا ہو اس کے متعلق اگر کوئی شخص اسلام لانے کے بعد اس واقعہ کا ذکر کرے تو اس کا یہ ذکر کرنا اس کے لئے گناہ نہیں ہوگا۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر تمہاری ان اور یہ بیماری کی وجہ سے کوئی عبادت کرے تو وہ بیماری کو دور کرنے کے لئے گھوڑے یا اونٹ کی پیٹھ پر جو جانور کا جانتی ہو اور ہیں واقعہ کو پسند نہیں کرتا۔

توجیہ اس حدیث میں ہے کہ اونٹ کی پیٹھ جو بیماری کو دور کرنے کے لئے مباح ہے اور واقعہ مکروہ ہے اور اونٹ کی پیٹھ واقعہ ثابت ہوا کہ جو واقعہ بیماری کے موافق ہے وہ مباح ہے اور جو واقعہ بیماری کے موافق نہ ہو وہ مکروہ ہے اور یہ بھی احتمال ہے کہ پہلے مل واقعہ منسوخ ہو جیسا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی روایات میں ہوا ہے کہ پہلے اللہ عنہ میں اس کی اجازت دی گئی ہو جس طرح جہاد کی اجازت میں مذکور ہے۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ اپنے والد اور اپنے دادا سے

فقہی

۱۳۲۰۔ حدثنا ابو ... نا مسلم بن ... نا ابو بكر بن علي قال نا ... عن مكحول ... قال ... وقال ... فقال ... فقال ... ف

[illegible]

[illegible]

[illegible]

۱۳۲۶۔ حدثنا ابن نمیر قال ثنا سفیان قال ثنا ابو اسحاق عن عمرو بن میمون عن ابن مسعود قال صلیت مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقنت شہرا ثم ترکہ۔

۱۳۲۷۔ حدثنا ابن نمیر قال ثنا اسحاق بن یوسف قال ثنا سفیان عن ابی اسحاق عن عمرو بن میمون قال رأیت عبد اللہ بن مسعود قنت فی الصبح قبل الرکوع۔

۱۳۲۸۔ حدثنا ابن نمیر قال ثنا محمد قال ثنا عمرو قال ثنا موسی بن عقبۃ عن نافع ان ابن عمر کان لا یقنت فی الصبح۔

۱۳۲۹۔ حدثنا شعیب بن اسحق عن عتبۃ قال ثنا ابو حنیفۃ المقرئ قال ثنا ابو حنیفۃ عن نافع عن ابن عمر کان لا یقنت فی الصبح۔

۱۳۳۰۔ حدثنا یونس قال ثنا ابن وہب قال اخبرنی مالک عن نافع عن ابن عمر مثلہ۔

۱۳۳۱۔ حدثنا ابن مرزوق قال ثنا وہب قال ثنا شعبۃ عن ابی اسحق عن حارثۃ بن مضرب قال دخلت علی خباب دہ دور ریہ [illegible]

۱۳۳۲۔ حدثنا محمد بن خزیمۃ قال ثنا علی بن معبد قال ثنا موسی بن اعین عن اسمعیل عن ابی اسحاق عن خباب انہ کان لا یقنت وقد کتوی سبعا فی بطنہ۔

۱۳۳۳۔ حدثنا ابن مرزوق قال ثنا وہب عن شعبۃ عن ابی اسحاق قال سمعت حمیدا قال ان ابن مرزوق ظلمہ عن عطیہ قال قال لی عمران بن حصین لقد کانت بی بواسیر فسألت النبی صلی اللہ علیہ وسلم فلما کتوت انقطع عنی التسلیم

فہؤلاء اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قد تنوعوا فی قنوتہ۔

حضرت ابن نمیر نے کہا ہم سے سفیان نے بیان کیا انہوں نے کہا ہم سے ابو اسحاق نے بیان کیا انہوں نے عمرو بن میمون سے انہوں نے ابن مسعود سے انہوں نے کہا میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھی آپ نے ایک مہینہ قنوت پڑھی پھر چھوڑ دی۔

حضرت ابن نمیر نے کہا ہم سے اسحاق بن یوسف نے بیان کیا انہوں نے کہا ہم سے سفیان نے بیان کیا انہوں نے ابو اسحاق سے انہوں نے عمرو بن میمون سے انہوں نے کہا میں نے عبد اللہ بن مسعود کو دیکھا کہ انہوں نے صبح کی نماز میں رکوع سے پہلے قنوت پڑھی۔

حضرت ابن نمیر نے کہا ہم سے محمد نے بیان کیا انہوں نے کہا ہم سے عمرو نے بیان کیا انہوں نے موسیٰ بن عقبہ سے انہوں نے نافع سے کہ ابن عمر صبح کی نماز میں قنوت نہیں پڑھتے تھے۔

حضرت ابو حنیفہ مقرئ نے کہا ہم سے شعیب بن اسحق نے بیان کیا انہوں نے عتبہ سے انہوں نے کہا ہم سے ابو حنیفہ نے بیان کیا انہوں نے نافع سے انہوں نے ابن عمر سے کہ وہ صبح کی نماز میں قنوت نہیں پڑھتے تھے۔

حضرت یونس نے کہا ہم سے ابن وہب نے بیان کیا انہوں نے کہا میں نے امام مالک سے سنا انہوں نے نافع سے انہوں نے ابن عمر سے اسی طرح۔

حضرت ابن مرزوق نے کہا ہم سے وہب نے بیان کیا انہوں نے کہا ہم سے شعبہ نے بیان کیا انہوں نے ابو اسحاق سے انہوں نے حارثہ بن مضرب سے انہوں نے کہا میں خباب کے پاس گیا [illegible]

حضرت محمد بن خزیمہ نے کہا ہم سے علی بن معبد نے بیان کیا انہوں نے کہا ہم سے موسیٰ بن اعین نے بیان کیا انہوں نے اسمعیل سے انہوں نے ابو اسحاق سے انہوں نے خباب سے کہ وہ قنوت نہیں پڑھتے تھے اور وہ سات جگہ داغے گئے تھے۔

حضرت ابن مرزوق نے کہا ہم سے وہب نے بیان کیا انہوں نے شعبہ سے انہوں نے ابو اسحاق سے انہوں نے کہا میں نے حمید سے سنا انہوں نے کہا ابن مرزوق نے ظلمہ سے انہوں نے عطیہ سے انہوں نے کہا مجھ سے عمران بن حصین نے کہا مجھے بواسیر تھی میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا جب میں داغا گیا تو سلام بند ہو گیا۔

ان حضرات نے کچھ سلام پڑھنا بند کر دیا۔

تو جیسا کہ اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قنوت کے بارے میں مختلف ہیں۔

حضرت ابو الدرداء رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے تھے جس
حصین رضی اللہ عنہ سے بیمار پرسی کرے۔

حضرت ابو الدرداء رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے تھے جس
حصین رضی اللہ عنہ سے بیمار پرسی کرے۔

حضرت ابو الدرداء رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے تھے جس
حصین رضی اللہ عنہ سے بیمار پرسی کرے۔

فقال ما لك

فقال رجل في ذلك ما حدثنا يونس قال

حدثنا ابن وهب قال حدثني عبد الله بن عمر عن نافع عن

عبد الله بن عمر قال قلت رسول الله صلى الله عليه وسلم

عليه وسلم يا نبي في وقت عاقت عليه من

فقال على م تدعون اولادكن هذا الحي

من الليل فنودوا فيه فانه ساعة غفلة عن

الذهب

فقال يحتمل ان يكون ذلك لعلة

ان منعوها في نفسه لانه كان في رعاية اهل

فكره رسول الله صلى الله عليه وسلم لذلك

لتقديره

۱۳۲۰۔ وقال في ذلك ايضا ما حدثنا ابو بكر

قال ثنا ابن وهب قال اخبرني عيسى بن ايوب عن

عبيد الله بن عمر عن بكر بن سوادة عن رجل من

صدق قال اتينا النبي صلى الله عليه وسلم اثنا عشر

رجلا فبايعنا وقال لرجل ما لك لا تبايع فقلت

بايعت فقال لن ابايعه حتى يبزغ الذي عليه

من دون بيتنا مثل الذي عليه فنظرنا فاذا في

حضر وسير من الشجرة

فلم نر شيئا من الشجرة

۱۳۲۱۔ حدثنا ابو بكرة قال ثنا المقرئ

عن حيوة قال اخبرني عمارة بن غزية قال سمعت

نشيرة بن عامر يقول سمعت عقبة بن عامر

الجهني يقول سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم

من تعلق تميمة فلا اتم الله له ومن تعلق ودعة

فلا ودع الله له

۱۳۲۲۔ حدثنا يونس قال ثنا ابن وهب قال

حضرت ام المومنین رضی اللہ عنہا کی روایت ہے کہ

ہم سے حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا

فکان

فقد عمل

روایت کرتے ہیں کہ حضرت ابو بشر انصاری رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے حضرت ابو بشر فرماتے ہیں میرا خیال ہے انہوں نے فرمایا اونٹ اپنی طرف ہانکے تھے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک منادی کو بھیجا کہ وہ اعلان کرے کہ کسی گلے کی گردن میں کوئی ہار یا کوئی تانت نہ رہنے دی جائے کاٹ دی جائے حضرت مالک فرماتے ہیں میرا خیال ہے کہ نظر سے بچنے کے لیے ایسا کرتے تھے۔

تو جاسے نزدیک اس کا مطلب یہ ہے واللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے کہ بیماری آنے سے پہلے جو تعویذ اس غرض سے باندھا گیا کہ وہ بیماری کو دور کرے اور اس کی طاقت صرف اللہ تعالیٰ کی ہے تو اس نے اس لیے منع کیا کہ یہ شرک ہے اور بیماری آنے کے بعد جو تعویذ باندھا جائے اس میں کوئی حرج نہیں کیونکہ یہ علاج ہے

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے یہ کلام اسی طرح مروی ہے

حضرت قاسم بن محمد رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا ہو تعویذ بیماری آنے کے بعد باندھا جائے وہ ممنوع تعویذ نہیں۔

حضرت عبداللہ بن مبارک حضرت علقمہ بن ابی سعید سے حضرت سعد سے وہ حضرت عمیر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا۔

تو اس بات کا احتمال ہے کہ داغنے کی ممانعت بھی اسی صورت میں ہو جب بیماری کے آنے سے پہلے ایسا کیا جائے اور جب بیماری آنے کے بعد کیا جائے تو جائز ہے کیونکہ یہ بھی علاج

ہے تو جو لوگ بیماری آنے سے پہلے تعویذ کو علاج اور وسیلہ سمجھتے ہیں تو اس میں کوئی حرج نہیں جس طرح بیماری کے پہلے تعویذ کو علاج سمجھا جاتا ہے اسی طرح اگر اچھے کلام سے تعویذ کو بیماری آنے کے بعد اللہ تعالیٰ اس کی برکت سے محفوظ رکھے تو اس میں کوئی حرج نہیں۔

(۱۲ ہزاروی)

[illegible] الدعاء فانما هو علاج

۱۳۴۴۔ وقد روى عن عمر رضي الله عنه [illegible] في الطاعون ما قد ذكرناه في هذا الباب

۱۳۴۵۔ وروى عنه أيضا ما حدثنا أبو بكرة قال ثنا الفريابي قال ثنا سفيان عن نبيح العنزي عن طارق بن شهاب عن قبيصة بن جابر الأسدي قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ما أنزل الله داء إلا أنزل له شفاء فعليكم بألبان البقر فإنها تؤم من كل الشجر۔

۱۳۴۶۔ حدثنا ابن خزيمة عن محمد بن يونس المقرئ قال ثنا أبو حذيفة فذكر بإسناده مثله وقال كلوا من الرثاء واحتجوا في ذلك بحديث عمران بن حصين الذي ذكرناه في الفصل الأول وخالفهم في ذلك آخرون فكرهوا ألبانها أيضا۔

۱۳۴۵۔ واحتجوا في ذلك بما حدثنا ابن مرزوق قال ثنا أبو داود قال ثنا أبو الأحوص عن مغيرة عن إبراهيم عن الأسود عن عائشة عن النبي صلى الله عليه وسلم أنه رخص في رعية الإبل والغنم فنفى هذا الحديث الترخص في رعية العنيزة والمغرب والرخصة لا تكون إلا بعد النهي فدل ذلك على أن ما أبيح من ذلك منسوخ من النهي عنه في حديث عمران۔

۱۳۴۷۔ وقد روى عن رسول الله صلى الله عليه وسلم في الأمر بالتريث بعد الطعن ما حدثنا محمد بن خزيمة قال ثنا عبيد الله بن موسى عن حنظلة عن سالم عن أبيه قال سمعت عمر بن الخطاب رضي الله عنه يقول قال رسول الله صلى الله عليه وسلم

[illegible] ہے۔

[illegible] ہے۔

[illegible] ہے۔

[illegible] ہے۔

[illegible] ہے۔

[illegible] ہے۔

[illegible] ہے۔

[illegible] ہے۔

[illegible] ہے۔

[illegible] ہے۔

[illegible]

[illegible]

[illegible]

فقہی

کوئی حاجت ہے انہوں نے عرض کیا نہیں پھر انہوں نے ...

حضرت عبداللہ بن بابہ حضرت ابوہریرہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتی ہیں میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ... کروٹ بدلتے ہیں اور اگر کوئی چیز تکیہ وغیرہ ... کرتا ہے تو کیا ہاں اور اگر کوئی چیز تکیہ وغیرہ ... کرتا ہے تو کیا ہاں ...

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے بخار والے کو ... اجازت دی مروی ہے۔

حضرت مالک رضی اللہ عنہما سے مروی ہے فرمایا ... اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر بخار والے کو ... کرنے کی اجازت دی ہے۔

حضرت سفیان نے حضرت شیبانی سے روایت کیا انہوں ... اسناد سے اس کی مثل ذکر کیا۔ اس میں اس بات کی ... کہ یہ بخار کے بعد ہے کیونکہ مخلوط چیز کی اجازت دی جاتی ہے ... جو پہلے مخلوط نہ ہو۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ہر قسم کے دم کی اجازت ... ہے جب تک شرک نہ ہو حضرت عوف بن مالک اشجعی رضی اللہ عنہ ... فرماتے ہیں ہم زمانہ جاہلیت میں دم کیا کرتے تھے ... تو ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ! ہم دور جاہلیت میں دم کیا کرتے ... تھے آپ اس بارے میں کیا فرماتے ہیں آپ نے فرمایا اپنے ... دم میرے سامنے پیش کرو جب تک شرک نہ ہو دم کرنے ...

فيه أن احتمل أيضا ما احتملته عبارة ابن قدامة
على أن المعنى فيه أن الإباحة لا تختص
بل هي على السواء وفي النهي عنها
لما ذكرناه.

١٢٠٤ - حدثنا قتيبة بن سعيد حدثنا
جرير قال شا ابن لهيعة قال شا أبو الزبير
عن جابر ان عمرو بن حزم رضي الله عنه
جاء رسول الله صلى الله عليه وسلم
فقال يا رسول الله ذبحت قبل أن أرمي
فقال ارم ولا حرج فقال حلقت قبل أن
أذبح فقال اذبح ولا حرج فما رأيته
عاتبا هي مواثيق فارق بها.

١٢٠٥ - حدثنا ربيع المؤذن قال ثنا أسد قال
ثنا يزيد عن الأعمش عن أبي سفيان عن جابر
قال نهى رسول الله صلى الله عليه وسلم عن
حلق الرأس قبل الذبح فقال يا رسول الله أنت نهيت عن
حلق الرأس قبل الذبح قال من لبد شعره فعليه
الحلق وعليه الهدي.

١٢٠٦ - حدثنا أبو بكرة قال ثنا يحيى بن حماد
قال ثنا أبو عوانة عن عاصم عن أبي سفيان عن جابر
قال نهى رسول الله صلى الله عليه وسلم عن
حلق الرأس قبل الذبح فقال يا رسول الله أنت نهيت عن
حلق الرأس قبل الذبح قال من لبد شعره فعليه الحلق
وعليه الهدي وليس على النساء حلق إنما على
المرأة أن تقصر من شعرها قال أبو جعفر
فذهب قوم إلى هذا الحديث فقالوا المرأة
تقصر من شعرها ولا تحلقه.

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ
حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے سر منڈانے سے پہلے
قربانی کرنے سے منع فرمایا تھا۔ ایک شخص نے
عرض کیا یا رسول اللہ! آپ نے سر منڈانے سے پہلے
قربانی کرنے سے منع فرمایا ہے۔ آپ نے فرمایا
جس نے بال جما رکھے ہوں اس پر منڈانا ہے
اور قربانی بھی۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ
حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے سر منڈانے سے پہلے
قربانی کرنے سے منع فرمایا تھا۔ ایک شخص نے
عرض کیا یا رسول اللہ! آپ نے سر منڈانے سے پہلے
قربانی کرنے سے منع فرمایا ہے۔ آپ نے فرمایا
جس نے بال جما رکھے ہوں اس پر منڈانا ہے
اور قربانی بھی۔ عورتوں پر منڈانا نہیں
بلکہ عورت پر ہے کہ بال کتروا لے۔
امام طحاوی کہتے ہیں کہ بعض لوگوں نے
اس حدیث کو لیا ہے اور کہا ہے کہ عورت
بال کتروا لے منڈوائے نہیں۔

[illegible]

[illegible]

۳۲۶۱۔ [illegible]

۳۲۶۲۔ [illegible]

فاختمل [illegible]

۳۲۶۳۔ [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

تو اس بات کا احتمال ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے [illegible] کی اجازت دی ہے وہ غرباء میں سے مسکین اور یتیم ہوں اور حضرت سہل کا قول کہ وہ کم کی صورت میں ہیں سے ہے تو اس کا جواب یہ کہ ہوسکتا ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اجازت کے بعد ان چیزوں کے بارے میں سنا ہو گا، اس کے علاوہ ان کے بارے میں جو نئے دوسرے حضرات کے واسطے سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ان کی اجازت کو ان چیزوں کا علم نہ ہو سکا۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت جبریل علیہ السلام نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم آپ علیل ہیں، آپ نے فرمایا ہاں تو انہوں نے فرمایا میں اللہ تعالیٰ کے نام سے آپ کو ہر اس چیز سے جھاڑتا ہوں جو آپ کو تکلیف دے ہر حاسد اور [illegible] سے اللہ تعالیٰ آپ کو شفاء دے میں اللہ تعالیٰ کے نام سے آپ

۱۳۶۰۔ حدثنا ربیع المؤذن قال حدثنا اسد قال حدثنا
[illegible] عن ابی سفیان عن جابر رضی اللہ عنہ
[illegible] قال ابی کنت بمنی [illegible] فقال
[illegible] فبات

فبات وما اشبهها من

الرخص لا بأس به۔

۱۳۶۱۔ وقال دل علی ذلک ایضا قول رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم فی حدیث عویمر لا بأس بادق
بعد الذی شرک قد دل ذلک ان کل رخصة لا تشبه
بها لا یثبت بمثلها هذا واللہ اعلم۔

باب الحدیث بعد العشاء الآخرة

باب: عشاء کے بعد باتیں کرنا

۱۳۶۰۔ حدثنا محمد المثنی بن ابی بکر رضی اللہ عنہ قال
حدثنا عبد الرحمن بن زیاد قال شعبة عن سیار بن
سلامة قال دخلت مع ابی علی ابی برزة فسمعته یقول
غزا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غزوة قبل
العشاء الآخرة والحدیث بعدها۔

۱۳۶۱۔ حدثنا غندر بن حریمة قال ثنا عوف قال
حدثنا سیار بن سلامة عن سیار ذکر ابا برزة وبشیئه
قال یعجب فذهب قوله الی ان هذا الحدیث بعد
العشاء الآخرة وتعجبوا فی ذلک بعد الحدیث وما
ارادوا فخروا فقالوا انما تکلم الذی لیس بفقیه
فرجع وقال ان کان لیس بعجب فهو عاقل
حتی اذا استحییته بالرجل ان یاتیه علی امر فظن

[illegible]

[illegible]

فقہ

[illegible]

[illegible]

فقہ

[illegible]

[illegible]

فقہ

باب ۲۱۱ آزاد عورتوں کے بالوں کو دیکھنا

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کسی کا مکاتب غلام ہو اور اس کے پاس ادائیگی کے لیے مال ہو تو وہ (عورت) اس سے پردہ کرے۔ حضرت سفیان فرماتے ہیں ہم سے حضرت زہری سے صحیح اور حضرت ام سلمہ سے حسن کی تحقیق فرمائی۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ ہمیں یہ بات اس بات کی طرف لگتی ہے کہ غلام پر کوئی حرج نہیں کہ وہ اپنی مکاتبہ کے بالوں، چہرے اور جسم کے اس حصے کو دیکھ لے جسے آزاد عورت دیکھ سکتا ہے۔ حضرت عبداللہ سے استدلال کیا جاتا ہے کہ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کا حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہما کو یہ فرمانا کہ وہ اپنی مکاتبہ سے پردہ کرے اس بات کی دلیل ہے کہ اس سے پہلے انکا ثبوت ہے اور وہ اس کی کراہت فرماتے ہیں۔ یہ حضرات فرماتے ہیں کہ ہمارے نزدیک حضرت ام سلمہ

وَخَالَفَهُمْ فِي ذٰلِكَ آخَرُونَ

قَالُوا لَا يَنْظُرُ الْمُسْلِمُ فِي الْخَمْرِ وَلَا فِي هٰذَا بِنَظَرٍ
وَهُوَ الَّذِي لَا نَعْرِفُ بِهِ بَأْسًا وَبِهَا۔

۱۳۷۰۔ وَكَانَ مِمَّا حُجَّةُ لَهُمْ فِي ذٰلِكَ مِنْ قَوْلِ النَّبِيِّ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّذِي ذَكَرْنَا فِي حَدِيثِ ابْنِ عُمَرَ
أَيْنَ هُوَ مِمَّا قَالَ قَدْ يَكُونُ أَنْ يَكُونَ أَرَادَ بِذٰلِكَ مَعْنًى
أَنَّ مَنْ قَدْ كَانَ مِنَ النَّاسِ عَلَى مَا كَانَ

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت
عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کے زمانہ میں شراب حرام ہوئی اور اس وقت شراب پانچ چیزوں سے
بنتی تھی انگور سے، کھجور سے، شہد سے، گیہوں سے اور جو سے۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت
عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کے زمانہ میں شراب حرام ہوئی اور اس وقت شراب پانچ چیزوں سے
بنتی تھی انگور سے، کھجور سے، شہد سے، گیہوں سے اور جو سے۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت
عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کے زمانہ میں شراب حرام ہوئی اور اس وقت شراب پانچ چیزوں سے
بنتی تھی انگور سے، کھجور سے، شہد سے، گیہوں سے اور جو سے۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت
عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کے زمانہ میں شراب حرام ہوئی اور اس وقت شراب پانچ چیزوں سے
بنتی تھی انگور سے، کھجور سے، شہد سے، گیہوں سے اور جو سے۔

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

۱۴۲۸۔ [illegible]

۱۴۲۹۔ [illegible]

۱۴۳۰۔ [illegible]

[illegible]

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا سے نکاح کیا تو لوگوں کو کھانے کے لیے بلایا انہوں نے کھانا کھایا اور پھر گفتگو کرنے بیٹھ گئے آپ نے ایسا عمل شروع کیا گویا آپ کھڑا ہونا چاہتے ہیں لیکن وہ لوگ پھر بھی نہ اٹھے جب آپ نے یہ حالت دیکھی تو کھڑے ہو گئے جب آپ کھڑے ہوئے تو کچھ لوگ کھڑے ہو گئے اور کچھ لوگ بیٹھے رہے پھر آپ تشریف لائے اور جانے لگے تو دیکھا کہ وہ لوگ بیٹھے ہوئے تھے آپ کے بعد وہ لوگ اٹھ کر چلے گئے میں حاضر ہوا اور آپ کو بتایا کہ وہ چلے گئے ہیں چنانچہ آپ تشریف لائے اور اندر داخل ہونے لگے

[illegible]

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت زینب رضی اللہ عنہا سے نکاح کیا تو لوگوں کو کھانا کھلایا پھر بیٹھ کر باتیں کرنے لگے آپ نے ایسا عمل شروع کیا گویا آپ کھڑا ہونا چاہتے ہیں لیکن وہ لوگ پھر بھی نہ اٹھے جب آپ نے یہ حالت دیکھی تو کھڑے ہو گئے جب آپ کھڑے ہوئے تو کچھ لوگ کھڑے ہو گئے اور کچھ لوگ بیٹھے رہے پھر آپ تشریف لائے اور جانے لگے تو دیکھا کہ وہ لوگ بیٹھے ہوئے تھے آپ کے بعد وہ لوگ اٹھ کر چلے گئے میں حاضر ہوا اور آپ کو بتایا کہ وہ چلے گئے ہیں چنانچہ آپ تشریف لائے اور اندر داخل ہونے لگے

[illegible]

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت زینب رضی اللہ عنہا سے نکاح کیا تو لوگوں کو کھانا کھلایا پھر بیٹھ کر باتیں کرنے لگے آپ نے ایسا عمل شروع کیا گویا آپ کھڑا ہونا چاہتے ہیں لیکن وہ لوگ پھر بھی نہ اٹھے جب آپ نے یہ حالت دیکھی تو کھڑے ہو گئے جب آپ کھڑے ہوئے تو کچھ لوگ کھڑے ہو گئے اور کچھ لوگ بیٹھے رہے پھر آپ تشریف لائے اور جانے لگے تو دیکھا کہ وہ لوگ بیٹھے ہوئے تھے آپ کے بعد وہ لوگ اٹھ کر چلے گئے میں حاضر ہوا اور آپ کو بتایا کہ وہ چلے گئے ہیں چنانچہ آپ تشریف لائے اور اندر داخل ہونے لگے

قال ابو جعفر فكن محرمات النسب

فان قال قائل فقد ذكر الله عز وجل ولد

ولد الابناء ومن ذكر معهم مثل ما ذكر

قيل

وقيل بين هذا المعنى ما في حديث

باب ٣١٢ الكنى بأبي القاسم هل يصح أم لا

باب ۳۱۲ ابوالقاسم کنیت رکھنا کیسا ہے

١٢٩٠ حدثنا أبو أمية قال ثنا علي بن قادم قال ثنا قيس عن منصور الثوري عن محمد بن عبد الرحمن بن طلحة عن أنس قال قلت يا رسول الله إن ولد لي ابن أسميه باسمك وأكنيه بكنيتك قال نعم قال وكانت رخصة من رسول الله صلى الله عليه وسلم لنا خاصة

قال أبو

جعفر فذهب قوم إلى أنه لا بأس بأن يتسمى الرجل بأبي القاسم وأن يتكنى بكنيته وأحتجوا في ذلك بما روي عن النبي صلى الله عليه وسلم في هذا الحديث وقالوا إنما ذكر من أمر ذلك ما ذكر وبين أن ذلك كان منه في هذا الحديث عن رسول الله صلى الله عليه وسلم ولا ذكر عن علي أن ذلك كان رخصة من رسول الله صلى الله عليه وسلم وإنما عسى أن يكون شيء بعد علي وقد يجوز أن يكون ذلك هو المقال ويجوز أن يكون على خلاف ذلك والدليل على أنه خلاف ذلك أنه قد كان في زمن أصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم جماعة قد كانوا يتكنون بأبي القاسم منهم محمد بن طلحة ومحمد بن الأشعث ومحمد بن أبي حذيفة وكلهم أصحاب النبي صلى الله عليه وسلم في الحديث الأول خاصا إذ لم يسموه غيره ولا نكره على ذلك والدليل على أن ذلك كان منه عن كان عن عمر بن الخطاب رضي الله عنه عن النبي صلى الله عليه وسلم فقال الذين ذهبوا إلى أن ذلك كان خاصا لعلي قد روي عن

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ میرے ہاں لڑکا پیدا ہوا ہے میں اس کا نام آپ کے نام پر رکھ سکتا ہوں اور آپ کی کنیت پر اس کی کنیت رکھ سکتا ہوں آپ نے فرمایا ہاں اس پر انس نے عرض کیا کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے بھی تو آپ سے یہ بات پوچھی تھی آپ نے فرمایا کہ یہ اجازت صرف میرے لیے خاص تھی۔

حضرت امام طحاوی رحمہ اللہ نے اس حدیث کی روایت کرنے کے بعد فرمایا کہ اس حدیث میں کنیت رکھنے کی اجازت کا ذکر ہے اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کی حدیث میں اس کی ممانعت ہے اس لیے ہم نے اس حدیث میں غور کیا تو ہمیں معلوم ہوا کہ یہ اجازت حضرت علی رضی اللہ عنہ کے بعد کے زمانہ کے لیے ہے اور یہ بھی ممکن ہے کہ یہ اجازت اس طرح ہو جس طرح آپ نے ارشاد فرمایا ہے اس کے خلاف ہونے پر دلیل یہ ہے کہ صحابہ کرام کے زمانہ میں بہت سے حضرات کے نام ابوالقاسم تھے اور کنیت بھی رکھتے تھے ان میں حضرت محمد بن طلحہ، محمد بن اشعث اور محمد بن ابی حذیفہ رضی اللہ عنہم ہیں ان کو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ حکم جو پہلی حدیث میں مذکور ہے خاص ہوتا تو دوسروں کے لیے کبھی اس کا استعمال جائز نہ ہوتا اور وہ حضرات اس کے ساتھ اس طرح کا معاملہ نہ کرتے جس طرح کا معاملہ انہوں نے کیا ہے اس سے معلوم ہوا کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے سامنے جو بات ہوئی تھی وہ اس کے بعد منسوخ ہو گئی ہے

بات معروف ہے جو بخاری کی بات پر اعتراض کرے

حضرت ابو جعفر حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ

کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے
بعد تمہارے ہاں لڑکا پیدا ہو تو میرے نام پر اس کا نام
کنیت ہو اس کی کنیت رکھنا اور یہ آپ کے ساتھ خاص ہے
لوگوں کے لیے نہیں ہے

اور یہ حضرات فرماتے ہیں کہ اس حدیث کے علاوہ
صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کو خصوصیت
حاصل ہوئی اور دوسرے لوگوں کے لیے یہ حکم نہیں تو ان سے کہا جائے
کہ اگر یہ حدیث ثابت ہو تو یہ بات اسی طرح ہوگی لیکن میرے نزدیک
یہ حدیث ثابت نہیں ہے کیونکہ ایوب بن واقد اس شخص کے برابر
نہیں ہو سکتا جس نے اس حدیث میں اس کی مخالفت کی ہے یعنی وہ
حضرات جنہوں نے حضرت فاطمہ سے روایت کیا جیسا کہ ہم نے باب
کے شروع میں ذکر کیا۔

جو لوگ یہ کہتے ہیں کہ یہ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کے
خاص ہے ان کے دو گروہ ہو گئے ایک گروہ کہتا ہے کسی شخص
کے لیے جائز نہیں کہ وہ اپنی کنیت ابو القاسم رکھے چاہے اس
کا نام محمد ہو یا نہ ہو جب کہ دوسرا گروہ کہتا ہے کہ جس شخص کا نام محمد ہو
اس کے لیے ابو القاسم کنیت رکھنے میں کوئی حرج نہیں ہے اور
صلی اللہ علیہ وسلم سے ایسی روایات مروی ہیں جو اس کے
کے حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کے ساتھ خاص ہونے پر دلالت
کرتی ہیں۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول اکرم
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے نام پر نام رکھو لیکن میری کنیت
کے ساتھ کنیت نہ اپناؤ۔

۱۴۰۱۔ حدثنا ابو بکرۃ قال ثنا وھب قال ثنا
[illegible] عن محمد بن سیرین عن ابی ھریرۃ عن
[illegible] صلی اللہ علیہ وسلم فذکر نحوہ۔

۱۴۰۲۔ حدثنا ابن ابی داؤد قال ثنا سلیمان بن محمد
[illegible] عن محمد عن ابی ھریرۃ عن
[illegible] صلی اللہ علیہ وسلم مثلہ۔

۱۴۰۳۔ حدثنا یونس قال ثنا ابن وھب واخبرنی
[illegible] ح وحدثنا ربیع الجیزی
[illegible] قال ثنا اسد بن موسیٰ قالا ثنا داؤد بن قیس عن عمرو بن ابی
عمرو عن ابی ھریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم قال تسموا باسمی ولا تکتنوا بکنیتی قال ابو

۱۴۰۴۔ حدثنا محمد بن خزیمۃ قال ثنا احمد بن
[illegible] قال ثنا معاویۃ عن الاعمش عن
ابی سفیان عن جابر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم تسموا باسمی ولا تکتنوا بکنیتی۔

۱۴۰۵۔ حدثنا محمد قال ثنا ابو ربیعۃ قال ثنا
[illegible] عن ابی حصین عن ابی صالح عن ابی
ھریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم مثلہ۔

۱۴۰۶۔ حدثنا سلیمان بن شعیب قال ثنا عمد
[illegible] قال ثنا شعبۃ عن قتادۃ و منصور عن
سالم ابی الجعد عن جابر عن النبی صلی اللہ
علیہ وسلم مثلہ

قالوا فقد نہی رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم ان یتکنی بکنیتہ وابا ان یکتنی
بذلک وجاء ذلک عنہ مجیئا ظاھرا استوا بذلک
وذلک فی خصوصیۃ ما خالفہ ثم ذھبوا الی ما کان من رسول اللہ صلی

حضرت [illegible] سے روایت ہے کہ [illegible] نے فرمایا [illegible] صلی اللہ علیہ وسلم [illegible] کرتے ہیں [illegible] کہ [illegible] نے [illegible] سے [illegible] کی [illegible] روایت کرتے ہیں [illegible]

حضرت [illegible] سے روایت ہے کہ [illegible] صلی اللہ علیہ وسلم [illegible] کرتے ہیں [illegible]

حضرت ابو [illegible] سے روایت ہے کہ [illegible] صلی اللہ علیہ وسلم [illegible] کرتے ہیں [illegible] کہ [illegible] نے [illegible] سے [illegible] کی [illegible] روایت کرتے ہیں [illegible]

حضرت ابو [illegible] سے روایت ہے کہ [illegible] صلی اللہ علیہ وسلم [illegible] کرتے ہیں [illegible] کہ [illegible] نے [illegible] سے [illegible] کی [illegible] روایت کرتے ہیں [illegible]

حضرت ابو [illegible] سے روایت ہے کہ [illegible] صلی اللہ علیہ وسلم [illegible] کرتے ہیں [illegible] کہ [illegible] نے [illegible] سے [illegible] کی [illegible] روایت کرتے ہیں [illegible]

حضرت ابو [illegible] سے روایت ہے کہ [illegible] صلی اللہ علیہ وسلم [illegible] کرتے ہیں [illegible] کہ [illegible] نے [illegible] سے [illegible] کی [illegible] روایت کرتے ہیں [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

فقہا

۴۰۸۔ واحتجوا فی ذلک ایضا بما حدثنا عبد

۴۰۹۔ حدثنا حسین بن نصر قال سمعت یزید

۴۱۰۔ حدثنا حسین بن نصر قال سمعت یزید

۴۱۱۔ حدثنا ابو بکرۃ قال ثنا محمد بن عبد

فھذا یدل ایضا علی ان نھی

وکنیت ایک ساتھ جائز ہے۔

۱۴۱۲۔ حدثنا ... حدثنا ... قال ... قال ... قال

ان ما نهى عنه رسول الله صلى الله
من ذلك هو الجمع بين كنيته
حاجة التكنى بكنيته او لغير
بها ياسمه فكان من لغيره حاجة
المقالة الاخرى انه يحتمل ان يكون رسول
الله صلى الله عليه وسلم قصد بالنهي ذلك الزمن
الحديث البداءة ابي هريرة وجابر في الجمع بين
الكنية والاسم وابا حة الافراد كلا منهما
نهى بعد ذلك عن التكنى بكنيته فكان ذلك
زيادة بيان كان تقدم من نفيه في ذلك فان
قال فما اجمل ما قلت انه لما من ان يكون
نهى عن التكنى بكنيته ثم نهى عن الجمع بين
اسمه وكنيته وكان ذلك اباحة بعض ما نهى
عنه نفيه قيل ذلك قيل له لا ان نفيه عن
التكنى بكنيته في حديث ابي هريرة فيما ذكرنا
من الاثار لا يخلو من احد وجهين اما ان
يكون منقطعا بنفيه وفيه الى الجمع بين الاسم
والكنية او متأخرا عن ذلك فان كان متأخرا فقد
ثبت انه عليه غير ناسخ له واذا كان منقطعا له
قد كان كما تقرر في هذا بعده فنهيه فلما
احتمل ما قصد فيه الى النهي عن الكنية ضيقون
منسوخا بعد علمنا بثبوتهم كان على احد
النقدين على انه غير منسوخ حتى نعلم يقينا
انه منسوخ فهذا وجه هذا الباب من طريق معاني
الاثار واما وجهه من طريق النظر فقد رأينا
لا باس ان يتكنوا باسمائهم وكذلك
سائر انبياء الله عليهم السلام غير نبينا صلى الله
عليه وسلم فلا باس ان يتكنى باسمائهم ويجمع
بينها وجمع بين اسم كل واحد منهم وكنيته

صلى الله عليه وسلم فلا باس ان يتكنى احد
كنيته كذلك لا باس ان يسمى احد باسمه
ويتكنى بكنيته وقد روى عن ابي هريرة
ما قد ذكرنا في هذا الباب فهذا وجه
النظر في هذا الباب وقد ذهب قوم الى
ان النهي عن التكنى بكنيته كان في حياته
صلى الله عليه وسلم خاصة لانه كان يكره
ان يدعى باسمه وكنيته فاما بعد موته
فلا باس بذلك وقد روى عن ابي هريرة
ما قد ذكرنا في هذا الباب فهذا وجه
النظر في هذا الباب وقد ذهب قوم الى
ان النهي عن التكنى بكنيته كان في حياته
صلى الله عليه وسلم خاصة لانه كان يكره
ان يدعى باسمه وكنيته فاما بعد موته
فلا باس بذلك وقد روى عن ابي هريرة

فقد ... وعن رسول الله صلى الله عليه وسلم ... فقد ... وعن رسول الله صلى الله عليه وسلم ...

۱۲۶۰ - وقد قيل ... قال ... قال ...

علیہ وسلم کو اس بات سے منع نہیں کرتا تھا کہ کوئی شخص اپنے بیٹے کا نام قاسم رکھے۔ اس حدیث سے یہ بات ثابت ہوئی کہ کنیت رکھنے کی ممانعت اس صورت میں ہے جب کنیت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مخصوص ہو۔ واللہ اعلم۔

ترمذی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھی ہوئی بات حضرت جابر سے مروی ہے انہوں نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے سنا وہ فرماتے ہیں ہم میں سے ایک شخص کے ہاں لڑکا پیدا ہوا تو اس نے اس کا نام قاسم رکھا تو ہم نے اس سے کہا ہم تمہیں ابوالقاسم کنیت نہیں رکھنے دیں گے اور نہ آنکھوں دیکھے بھلے کو ایسا کرنے دیں گے وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا عرض کیا رات کو میرے لڑکا پیدا ہوا تو میں نے اس کا نام قاسم رکھا تو میری قوم نے کہا کہ ہم تمہیں ابوالقاسم کنیت نہیں رکھنے دیں گے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اپنے بیٹے کا نام عبدالرحمن رکھو۔ تو انصار نے اس شخص پر اعتراض کیا کہ وہ اپنے بیٹے کا نام قاسم رکھے تو کہ وہ ابوالقاسم کنیت اختیار کرے اور اس نے ہمارے اس کنیت کو اختیار کرنے کا سبب پوچھا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بات پہنچی تو آپ نے ان پر اعتراض کیا کیا تو یہ اس بات کی دلیل ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کنیت پر کنیت رکھنے سے منع فرمایا اس کے ساتھ وہ آپ کے نام کو اپنانے کا بھی ہے۔ اگر کوئی شخص کہے کہ یہ حدیث قائم نہیں رکھتی کراہت پر دلالت کرتا ہے تو اس شخص کی بات کیا جائے گا؟

جواب یہ ہے کہ کہا جائے گا کہ جس طرح تم نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں قاسم ہوں تمہارے درمیان تقسیم کرتا ہوں بھی اس کے ساتھ کنیت رکھنے کی وجہ سے ہو کیونکہ وہ لوگ نبی کریم کے نام کی کنیت اختیار کرتے تھے اور ان میں سے اکثر بچے پیدا ہونے سے پہلے کنیت نہیں اپناتے تھے حتیٰ کہ وہ پیدا ہو جاتا پھر بیٹے کے نام کی مناسبت سے کنیت اختیار کرتے۔

اس پر دلیل یہ ہے کہ حضرت محمود بن ربیع رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں حضرت محمود بن ربیع رضی اللہ عنہ

[illegible] عن [illegible] عن [illegible] قال قال لي عمر بن الخطاب رجل من
[illegible] ثلاث خصال فيك لو كانت واحدة منهن
[illegible] قال كنت امرأ من المشركين فرغبت بك عن القتل فاسلمت
[illegible] فلحقت بالله ورسوله فقلت ائذن لي فاذهب الى ابي بكر فاكون عنده
[illegible] فقلت انا امرأ لك تكنيت وانما رسول الله صلى الله عليه وسلم كناك
[illegible] فاذهب الى ابي بكر فاكون عنده فقلت انا امرأ لك تكنيت وانما رسول الله

بَابُ السَّلَامِ عَلَى أَهْلِ الْكُفْرِ

۴۲۰۔ حَدَّثَنَا [illegible] عَنْ خَالِدِ بْنِ [illegible] قَالَ حَدَّثَنَا [illegible] بْنُ عَمْرٍو بْنِ [illegible] قَالَ حَدَّثَنَا [illegible] بْنُ [illegible] قَالَ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ بِمَجْلِسٍ فِيهِ أَخْلَاطٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ وَالْيَهُودِ وَالْمُشْرِكِينَ مِنْ عَبَدَةِ الْأَوْثَانِ فَسَلَّمَ عَلَيْهِمْ

قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ فَذَهَبَ قَوْمٌ إِلَى أَنَّهُ لَا بَأْسَ بِأَنْ يُبْتَدَأَ الْكَافِرُ بِالسَّلَامِ وَاحْتَجُّوا فِي ذٰلِكَ بِهٰذَا الْحَدِيثِ وَخَالَفَهُمْ فِي ذٰلِكَ آخَرُونَ فَكَرِهُوا أَنْ يُبْتَدَأَ بِالسَّلَامِ وَقَالُوا لَا بَأْسَ بِأَنْ يُرَدَّ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ

۴۲۱۔ وَاحْتَجُّوا فِي ذٰلِكَ بِمَا حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا عُبَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ ثَنَا شَرِيكٌ وَأَبُو بَكْرٍ يَعْنِي ابْنَ عَيَّاشٍ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَبْدَءُوهُمْ بِالسَّلَامِ يَعْنِي الْيَهُودَ وَالنَّصَارٰى

۴۲۲۔ حَدَّثَنَا [illegible] قَالَ ثَنَا أَبُو حُذَيْفَةَ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ سُهَيْلٍ عَنْ [illegible] بِإِسْنَادِهِ وَمِثْلِهِ

۴۲۳۔ حَدَّثَنَا [illegible] قَالَ ثَنَا [illegible] قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ [illegible] بِإِسْنَادِهِ وَمِثْلِهِ

۴۲۴۔ حَدَّثَنَا [illegible] قَالَ ثَنَا [illegible] قَالَ ثَنَا [illegible]

علی اصحابہ وسلم نے اس لیے جواب دیا کہ یہ سلام کے ساتھ کچھ اور بھی کہہ رہے تھے تو آپ نے ایسے تمام کلمات کو نظر انداز کر دیا اور صرف سلام کا جواب دیا۔ اس سے ثابت ہوا کہ کافر کے سلام کا جواب دینا جائز ہو جاتا ہے اس لیے کہ اس میں بھی دلالت پائی جاتی ہے کہ آپ کی کافروں میں عزت کرنے کی خاطر ابتدا سلام کرنا جائز نہیں واللہ تعالیٰ اعلم۔

باب ۳۱۲: کفار کو سلام کرنا

حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ایک ایسی مجلس سے گزرے جس میں مسلمان، یہود، مشرکین اور بت پرست ملے جلے تھے تو آپ نے انہیں سلام کیا۔

حضرت امام ابو جعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ایک جماعت اس بات کی طرف گئی ہے کہ کافر کو خود سلام کرنے میں کوئی حرج نہیں انہوں نے اس حدیث سے استدلال کیا ہے۔ لیکن دوسرے حضرات نے ان کی مخالفت کرتے ہوئے کافر کو سلام کرنے میں ابتدا کرنا ناپسند کیا ہے اور فرمایا کہ جب سلام کریں تو جواب دینے میں کوئی حرج نہیں۔

انہوں نے اس سلسلے میں یوں استدلال کیا ہے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا انہیں سلام کرنے میں ابتدا نہ کرو یعنی یہود و نصاریٰ اور عیسائیوں کو (سلام کرنے میں پہل نہ کرو)

حضرت سفیان، حضرت سہیل سے روایت کرتے ہیں انہوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا۔

حضرت وہیب فرماتے ہیں ہم سے حضرت شعبہ نے بیان کیا پھر انہوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا۔

حضرت یحییٰ بن ایوب حضرت سہیل سے روایت کرتے

۱۴۲۵۔ حدثنا ... قال ثنا ... قال ثنا ... عن ... عن ... عن ... عن ... قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ... ولا تبدؤهم بالسلام ... عليكم ...

۱۴۲۶۔ حدثنا ابن الدرج قال ثنا ابو يوسف ... قال ثنا ... عن ... عن ... عن ... عن

۴۳۰۰ - فَنَظَرْتُ فَإِذَا أَنَا بِأُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ وَإِذَا هُوَ قَدْ
حَدَّثَنَا قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ قَالَ أَنْبَأَنَا شُعَيْبُ بْنُ أَبِي
حَمْزَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ أَنَّ
ابْنَ أُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكِبَ عَلَى حِمَارٍ عَلَيْهِ إِكَافٌ
عَلَى قَطِيفَةٍ وَأَرْدَفَ أُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ وَرَاءَهُ
يَعُودُ سَعْدَ بْنَ عُبَادَةَ فِي بَنِي الْحَارِثِ بْنِ خَزْرَجٍ
قَبْلَ وَقْعَةِ بَدْرٍ فَسَارَ حَتَّى مَرَّ بِمَجْلِسٍ فِيهِ عَبْدُ اللَّهِ
وَهُوَ يَوْمَئِذٍ سَلُولِيٌّ وَذَلِكَ قَبْلَ أَنْ يُسْلِمَ عَبْدُ اللَّهِ
بْنُ أُبَيٍّ سَلُولِيٌّ وَإِذَا فِي الْمَجْلِسِ أَخْلَاطٌ مِنَ
الْمُسْلِمِينَ وَالْمُشْرِكِينَ عَبَدَةِ الْأَوْثَانِ وَالْيَهُودِ
وَفِي الْمَجْلِسِ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ رَوَاحَةَ فَلَمَّا غَشِيَتِ
الْمَجْلِسَ عَجَاجَةُ الدَّابَّةِ خَمَّرَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أُبَيٍّ ابْنُ سَلُولَ
أَنْفَهُ بِرِدَائِهِ ثُمَّ قَالَ لَا تُغَبِّرُوا عَلَيْنَا فَسَلَّمَ النَّبِيُّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْهِمْ ثُمَّ وَقَفَ فَنَزَلَ
فَدَعَاهُمْ إِلَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَقَرَأَ عَلَيْهِمُ الْقُرْآنَ
فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أُبَيٍّ ابْنُ سَلُولَ يَا أَيُّهَا الْمَرْءُ
مَا أَحْسَنَ مَا تَقُولُ إِنْ كَانَ حَقًّا فَلَا تُؤْذِنَا بِهِ فِي مَجْلِسِنَا
وَارْجِعْ إِلَى رَحْلِكَ فَمَنْ جَاءَكَ مِنَّا فَاقْصُصْ عَلَيْهِ فَقَالَ
عَبْدُ اللَّهِ بْنُ رَوَاحَةَ بَلَى يَا رَسُولَ اللَّهِ فَاغْشَنَا بِهِ
فِي مَجَالِسِنَا فَإِنَّا نُحِبُّ ذَلِكَ فَاسْتَبَّ الْمُسْلِمُونَ وَ

ہم نے یہ بات جو بیان کی ہے تو اس طرح جائز ہے کہ ایک جماعت کو سلام کرے اور ان میں سے بعض کا ارادہ کرے اس کا یہ کہ جو کہ ہم علی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں سب کو سلام کرنے کا حکم دیا تھا جب آپ کو ہم نے پایا کہ ان کے ساتھ [illegible] تو سلام کیا اس ارادے سے کہ ان سے [illegible] کا حکم دیا گیا تو ان کو سلام کرنے کا حکم دیا گیا۔

ہم نے اس سلسلے میں غور کیا تو حضرت عروہ بن [illegible] کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم [illegible] پر سوار ہوئے [illegible] کے اوپر کپڑا تھا اور حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ کو [illegible] بٹھایا آپ بنو حارث بن خزرج قبیلہ میں حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ کی عیادت کرنے جا رہے تھے اور یہ غزوہ بدر سے پہلے کا ہے آپ چلتے چلتے کہ ایک مجلس سے گزرے جس میں عبداللہ بن ابی سلول (رضی اللہ عنہ) بھی تھا اور ابھی تک اس نے اسلام کا اظہار نہیں کیا تھا۔ آپ نے دیکھا مجلس میں مسلمان، مشرکین، بت پوجنے والے بھی تھے مجلس میں حضرت عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ بھی تھے جب مجلس کو سواری کی گرد نے ڈھانپ لیا تو عبداللہ بن ابی نے اپنی چادر اپنی ناک پر رکھ لی اور کہنے لگا ہم پر غبار نہ ڈالو۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں سلام کیا پھر ٹھہرے، اترے اور ان کو اللہ تعالیٰ کی طرف بلایا اور ان پر قرآن پاک کی تلاوت کی عبداللہ بن ابی سلول کہنے لگا اے شخص! جو کچھ تم کہتے ہو اگر یہ حق ہے تو اچھا ہے لیکن ہمیں ہماری مجلس میں اذیت نہ دو اپنی منزل کی طرف لوٹ جاؤ جو آدمی تمہارے پاس آئے اسے سناؤ حضرت عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ! بلکہ آپ ہماری مجلس میں تشریف لے جائیں ہم آپ سے محبت کرتے ہیں پھر مسلمانوں، مشرکین اور یہود کے درمیان گالی گلوچ کا تبادلہ ہونے لگا حتیٰ کہ وہ آپس میں لڑنے کے قریب پہنچ گئے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مسلسل ان کو خاموش کراتے رہے یہاں تک کہ وہ خاموش ہو گئے پھر آپ اپنی سواری پر سوار

سلام کرے اسے عرف و بیکم کہو اور اس پر اعتماد
سے جواب دیا۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اہل کتاب پر "وعلیکم" کے الفاظ سے زیادہ کچھ نہ
نہ کہا جائے گا ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں اور حضرت امام اعظم
امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم کا بھی یہی قول ہے۔

كِتَابُ الزِّيَادَاتِ

کتاب الزیادات

باب ۳۴۲ صَلٰوةِ الْعِيْدَيْنِ كَيْفَ التَّكْبِيْرُ فِيْهِمَا

۱۴۴۲۔ حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ عَنْ بَكَّارِ بْنِ قُتَيْبَةَ قَالَ أَبُوْ الْحُسَيْنِ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نُمَيْرٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ الْمُقْرِئُ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَبَّرَ فِيْ عِيْدَيْنِ اثْنَتَيْ عَشْرَةَ تَكْبِيْرَةً سَبْعًا فِي الْأُوْلٰى وَخَمْسًا فِي الْأٰخِرَةِ وَسَوّٰى تَكْبِيْرَ فِي الصَّلٰوةِ

قَالَ

أَبُوْ جَعْفَرٍ وَذَهَبَ قَوْمٌ إِلٰى أَنَّ التَّكْبِيْرَةَ فِيْ صَلٰوةِ الْعِيْدَيْنِ كَذٰلِكَ وَاحْتَجُّوْا فِيْ ذٰلِكَ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ۔

۱۴۴۳۔ وَبِمَا حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ الْحَارِثِ قَالَ ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ كَثِيْرٍ أَبُوْ عُثْمَانَ قَالَ أَخْبَرَنَا ابْنُ لَهِيْعَةَ عَنْ أَبِي الْأَسْوَدِ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيْ بَكْرٍ وَعَائِشَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰى بِالنَّاسِ يَوْمَ الْفِطْرِ وَالْأَضْحٰى فَكَبَّرَ فِي الْأُوْلٰى سَبْعًا وَقِرَاءَتِيْ وَالْقُرْآنُ الْمَجِيْدُ وَفِي الثَّانِيَةِ خَمْسًا وَقِرَاءَتِيْ الشَّاعَةُ وَالشَّقِّ الْقَمَرُ۔

۱۴۴۴۔ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِيْ ابْنُ لَهِيْعَةَ عَنْ خَالِدٍ عَنْ يَزِيْدَ عَنْ ابْنِ

باب: نماز عیدین کی زائد تکبیریں

حضرت عمرو بن شعیب اپنے والد سے اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عیدین کی نماز میں پہلی رکعت میں سات تکبیریں قرأت سے پہلے اور دوسری رکعت میں پانچ تکبیریں قرأت سے پہلے کہیں۔

حضرت ابو جعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ایک جماعت کا مذہب یہی ہے کہ عیدین کی نماز میں اسی طرح ہے اور انہوں نے اس مسئلے میں اس حدیث سے استدلال کیا ہے۔

اور اس حدیث سے بھی استدلال کیا ہے جو حضرت ابوبکر اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عید الفطر اور عید الاضحیٰ کی نماز لوگوں کو پڑھائی تو پہلی رکعت میں سات تکبیریں کہیں اور قرأت میں اقتربت الساعۃ اور والقرآن المجید پڑھا اور دوسری رکعت میں پانچ تکبیریں کہیں اور قرأت میں اقتربت الساعۃ اور والشق القمر پڑھا۔

حضرت عمرو بن شعیب اپنے والد سے اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عید الفطر اور عید الاضحیٰ کی نماز میں پہلی رکعت میں قرأت سے پہلے سات تکبیریں کہتے تھے اور دوسری رکعت میں قرأت سے پہلے پانچ تکبیریں کہتے تھے۔

[illegible]

۱۴۳۵ - حدثنا [illegible]

۱۴۳۶ - حدثنا [illegible]

۱۴۳۷ - حدثنا [illegible]

۱۴۳۸ - حدثنا [illegible]

۱۴۳۹ - حدثنا [illegible]

۱۴۴۰ - حدثنا [illegible]

کے علاوہ سات اللہ پانچ تکبیریں کہتے تھے۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کہا فرماتے ہیں [illegible] بیان کیا پھر انہوں نے اپنی سند سے اس کی مثل روایت کیا۔

حضرت ابن نمیر، حضرت عبید سے اور وہ ابن ابی لیلیٰ سے روایت کرتے ہیں پھر انہوں نے اپنی سند سے اس کی مثل روایت کیا۔

حضرت عروہ، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے [illegible] نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

حضرت نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہم سے اور وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے عیدین کی تکبیرات کے بارے میں فرمایا پہلی رکعت میں سات اور دوسری رکعت میں پانچ تکبیریں ہیں۔

حضرت ابن وہب خبر دیتے ہوئے فرماتے ہیں حضرت کثیر بن عبداللہ نے مجھے لکھا کہ وہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ عید الفطر اور عید الاضحیٰ میں پہلی رکعت میں سات تکبیریں ہیں اور دوسری رکعت میں پانچ تکبیریں ہیں۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے [illegible] عید الفطر کی نماز میں شریک ہوا تو انہوں نے پہلی رکعت میں قرأت سے پہلے سات تکبیریں کہیں اور دوسری رکعت میں قرأت سے پہلے پانچ تکبیریں کہیں۔

حضرت مالک اور [illegible] حضرت [illegible]

وَقَالُوا إِنَّهُمْ وَإِنْ [illegible]

وَمَا لَهُمْ فِي ذٰلِكَ [illegible]

[illegible] إِلَى [illegible] تَأْخِيرِ [illegible] خَمْسًا فِي الْأُولَى وَرَمَانِي الْآخِرَةِ وَجَمَعَ فِي بَيْنَ الْقِرَاءَتَيْنِ۔

(۲۲) وَكَانَ مِنْ الْحُجَّةِ لَهُمْ عَلَى أَصْلِ مَذْهَبِ أَبِي [illegible] [illegible] [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ عید الاضحیٰ اور عید الفطر میں بلند آواز سے تکبیریں کہتے تھے۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ آپ عید الاضحیٰ اور عید الفطر میں بلند آواز سے تکبیریں کہتے تھے۔

۱۴۴۸۔ حدثنا ابو بکر قال حدثنا وکیع عن سفیان عن ابی اسحاق عن الحارث عن علی رضی اللہ عنہ انہ کان یکبر یوم الفطر حتی یخرج الامام فاذا خرج الامام کبر حتی یاتی المصلی فاذا جلس ترک التکبیر۔

۱۴۴۹۔ حدثنا یحیی بن عثمان قال حدثنا ضمرۃ بن ربیعۃ عن ابن شوذب عن مطر عن ابی اسحاق عن الحارث عن علی رضی اللہ عنہ انہ کان یکبر یوم الفطر حتی یخرج الامام فاذا خرج الامام کبر حتی یاتی المصلی فاذا جلس ترک التکبیر۔

۱۴۵۰۔ حدثنا یحیی بن عثمان قال حدثنا العباس بن طالب قال حدثنا عبد الرحمن بن مہدی عن سفیان عن ابی اسحاق عن الحارث عن علی رضی اللہ عنہ انہ کان یکبر یوم الفطر حتی یخرج الامام فاذا خرج الامام کبر حتی یاتی المصلی فاذا جلس ترک التکبیر۔

حضرت حارث، حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ عید الفطر میں بلند آواز سے تکبیریں کہتے تھے۔ ایک تکبیر کے ساتھ نماز شروع کرتے پھر قرأت کرتے اس کے بعد پانچ تکبیریں کہتے تھے ایک تکبیر کے ساتھ نماز شروع کرتے پھر قرأت کرتے اس کے بعد پانچ تکبیریں کہتے ایک کے ساتھ رکوع کرتے پھر کھڑے ہو کر قرأت کرتے پھر پانچ تکبیریں کہتے ان میں سے ایک کے ساتھ رکوع کرتے پھر اسود بن عامر بن شاذان نے حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ آپ تکبیر والے کے بارے میں اسی طرح تکبیر کہتے جس طرح حضرت ابوبکر (روایت ۱۴۴۸) سے ذکر کیا تو حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ اسی طرح کرتے تھے۔ حضرت علی نے اپنی حدیث میں ذکر کیا کہ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ دونوں قراءتوں کو ملاتے نہیں تھے تو اس کی وجہ یہ ہے کہ آپ پہلی رکعت میں بعض تکبیریں قرأت سے پہلے کرتے اور بعض قرأت کے بعد اور دوسری رکعت میں قرأت سے پہلے قرأت کرتے تھے۔

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے بھی اس کے خلاف مروی ہے۔

حضرت ابراہیم نخعی حضرت علقمہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عمر فاروق اور حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہما دونوں اس بات پر متفق تھے کہ عید میں پہلی رکعت میں پانچ اور دوسری

وقد روي عن ابن عباس رضي الله عنهما في غير هذا الحديث

١٢٥٠. حدثنا عبد الله بن عباس رضي الله عنهما.
حدثنا إبراهيم بن موسى قال أنبأنا هشام بن يوسف قال
أنبأنا معمر عن الزهري قال أنبأنا عبيد الله بن عبد الله
عن ابن عباس رضي الله عنهما قال صلى خلف ابن عباس رضي الله عنهما في جنازة
فقرأ بفاتحة الكتاب فلما انصرف قال إنما جهرت لتعلموا أنها سنة.

١٢٥١. حدثنا محمد بن عبد الرحيم قال حدثنا سعيد بن منصور قال حدثنا
هشيم قال أخبرنا خالد الحذاء عن عبد الله بن الحارث
عن ابن عباس رضي الله عنهما أنه صلى على جنازة فقرأ بفاتحة الكتاب.

وقد روي عن ابن عباس رضي الله عنهما خلاف هذا القول وقول أهل هذه الرواية.

١٢٥٢. حدثنا أبو بكرة قال حدثنا بشر بن القاسم
قال حدثنا سفيان بن عيينة قال أنبأنا عمرو عن عطاء
عن ابن عباس رضي الله عنهما أنه كان يجهر بقراءة
فاتحة الكتاب في الصلاة المكتوبة سرا في الأولى وفي أول
القراءة في الأخرة بعد القراءة.

١٢٥٣. حدثنا صالح قال حدثنا سعيد قال أنبأنا هشيم
قال أنبأنا عبد الملك وحجاج عن عطاء عن ابن
عباس رضي الله عنهما مثله ولم يذكر القراءة.

١٢٥٤. وقد روي عن ابن عباس رضي الله عنهما
خلاف ذلك من قوله حدثنا أبو بكرة قال حدثنا
بشر قال حدثنا سعيد عن قتادة عن عكرمة عن ابن
عباس رضي الله عنهما أنه قال من السنة أن يجهر بها

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اس کے خلاف بھی مروی ہے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اس کے خلاف بھی مروی ہے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اس کے خلاف بھی مروی ہے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اس کے خلاف بھی مروی ہے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اس کے خلاف بھی مروی ہے۔

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

تو حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا کہ حضرت [illegible] نے اسے وہ بات روایت کی جو حضرت [illegible] کہتے ہے کہ [illegible] ان تمام روایات کے مطابق جو [illegible] بیان کی ہیں [illegible] روایت کیا اور جس طرح حضرت [illegible] روایت کی [illegible] اس طرح بھی تکبیر کہہ سکتا ہے جس طرح ان سے دوسرے [illegible]

قرأت کے بارے میں ان دونوں فریقوں نے ان سے [illegible] کرتے ہوئے باہم اختلاف کیا ہے ان میں سے ہر ایک حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اس طرح روایت کیا جس طرح ہم نے ذکر کیا تو اس بات کا احتمال ہے کہ ان کے نزدیک حکم اس طرح ہو کہ ان دونوں طریقوں میں سے جس پر چاہے عمل کرے اور اس بات کا بھی احتمال ہے کہ جو تکبیریں کہے وہ دونوں قرأتوں کو ملائے اور تین تکبیریں کہنے کی صورت میں دونوں قرأتوں کو الگ الگ رکھے۔

حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے بھی اس کے خلاف مروی ہے۔

۲۵۰۱۔ حدثنا سلیمان بن شعیب قال ثنا عبدالرحمٰن بن زیاد قال ثنا زہیر بن معاویہ عن ابی اسحٰق عن عبداللہ بن یزید عن ابیہ عبداللہ قال صلی بنا ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ یوم عید فکبر اربعا فقال الاشعری وابن مسعود وحذیفہ بن الیمان رضی اللہ عنہم کبر خمسا فقال ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ کذا کنت اصلی فی البصرۃ یوم العید فقال الاشعری لابن مسعود رضی اللہ عنہ کیف تصنع انت یا ابا عبدالرحمٰن فقال مثل ما قال حذیفہ فقال الاشعری لابن مسعود رضی اللہ عنہ فقال عبداللہ تکبر وتکبر خمسا تقوم فتکبر تکبیرۃ وتفتتح بہا القراءۃ ثم تکبر بعد القراءۃ تکبیرۃ ثم تقوم فتقرأ ثم تکبر تکبیرۃ ثم تکبر تکبیرۃ ثم تکبر تکبیرۃ

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ فِی التَّکْبِیْرِ تَیْنِ وَهُوَ قَوْلُ

۱۲۵۹۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَکْرٍ قَالَ ثَنَا اَبُوْ دَاوٗدَ قَالَ

فِیْ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ عَمَّارٍ عَنْ اَبِیْ

مُوْسٰی قَالَ خَرَجَ الْوَلِیْدُ بْنُ عُقْبَةَ

اَبُوْ اِسْحٰقَ عَلِیُّ بْنُ مَسْعُوْدٍ وَحَدَّثَنَا

فَقَالَ اِنَّ الْعِیْدَ قَدْ اَتَیْنَا فَکَیْفَ تُکَبِّرُ

قَالَ اِبْنُ مَسْعُوْدٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَدْ عَرَفْتَ ذٰلِكَ

وَاَبُوْ مُوْسٰی الْاَشْعَرِیُّ وَحُذَیْفَةُ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا

هٰذَا اَبُوْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ۔

فَهٰذَا اَحَدُ بْنُ حَنْبَلٍ وَاَبُوْ مُوْسٰی رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا

قَدْ اَنْکَرَا عَلٰی عَبْدِ اللّٰهِ عَلٰی مَا ذَهَبَ اِلَیْهِ مِنَ التَّکْبِیْرِ

وَکَیْفِیَّةِ صَلٰوةِ الْعِیْدِ وَقَدْ رَوٰی حُذَیْفَةُ وَابْنُ

عُمَرَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَیْرِ۔

۱۲۶۰۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَکْرَةَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا

قَالَ اَخْبَرَنِیْ اَبِیْ اَنَّ اِبْنَ الزُّبَیْرِ خَطَبَ

بِمَکَّةَ اَرْبَعًا بَعْدَ مَا کَبَّرَ تَکْبِیْرَتَیْنِ لِلْفِطْرِ سَمِعَ

ذٰلِكَ مِنْهُ زُرَعِیْرٌ

فَقَدْ یَحْتَمِلُ اَنْ یَکُوْنَ الْاَرْبَعُ الَّتِیْ

کَانَ یُکَبِّرُهُنَّ فِی الرَّکْعَةِ الْاُوْلٰی بَعْدَ تَکْبِیْرَةِ

الْاِفْتِتَاحِ لَیَکُوْنَ مَا فَصَلَ مِنْ ذٰلِكَ صَوَابًا وَهٰذَا وَجْهُ

قَوْلِ اِبْنِ مَسْعُوْدٍ وَحُذَیْفَةَ وَاَبِیْ مُوْسٰی رَضِیَ اللّٰهُ

عَنْهُمْ وَیَحْتَمِلُ اَنْ یَکُوْنَ تَکْبِیْرَةُ الْاِفْتِتَاحِ وَحْدَهَا فِیْهِنَّ

لَیَکُوْنَ ذٰلِكَ مُخَالِفًا لِسَائِرِ الْحَرَامِ وَاَوْلٰی بِنَا اَنْ نَجْعَلَهُ

عَلٰی هٰذَا حَتّٰی نَرُدَّ بِهٖ عَلٰی مَا خَالَفَهُ وَقَدْ رُوِیَ هٰذَا

اَیْضًا عَنْ اَنَسِ اِبْنِ مَالِكٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ۔

۱۲۶۰۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَکْرَةَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا

اَشْعَثُ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ اَنَسِ اِبْنِ مَالِكٍ رَضِیَ اللّٰهُ

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے بھی اس کے خلاف مروی ہے۔

حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ حضرت مسروق اور سعید بن مسیب رضی اللہ عنہم سے روایت کرتے ہیں کہ سب نے فرمایا کہ تکبیر تشریق کو ملا کر دس تکبیریں ہیں حضرت قتادہ اسی کو اختیار کرتے تھے۔

ان کے علاوہ صحابہ کرام نے اس کی مخالفت کی ہے۔

حضرت مکحول سے مروی ہے فرماتے ہیں مجھ سے اس شخص نے بیان کیا جسے حضرت سعید بن عاص رضی اللہ عنہ نے بھیجا تھا تو چار صحابہ کو میں نے آٹھ تکبیرات پڑھتے ہوئے پایا۔

تو یہ وہی حدیث ہے جسے ہم نے اس سے پہلے اس باب میں روایت کیا ان چار صحابہ کرام میں حضرت ابوموسیٰ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہما شامل ہیں اور انہوں نے حضرت عبدالرحمٰن کے اس فتویٰ کی تصدیق کی جو انہوں نے دیا تھا اور ان کے فتویٰ میں یہ بات ہے کہ تکبیر تشریق

۱۳۶۳۔ حدثنا ابو بکرۃ قال حدثنا ابو داود قال حدثنا شعبۃ عن منصور عن ابراھیم ان مسروقا کان یکبر فی العیدین تسعا تکبیرات۔

۱۳۶۴۔ حدثنا ابو بکرۃ قال حدثنا ابو داود قال حدثنا شعبۃ عن منصور عن ابراھیم ان مسروقا کان یکبر فی العیدین تسعا تکبیرات۔

۱۳۶۵۔ حدثنا ابو بکرۃ قال حدثنا ابو داود قال حدثنا شعبۃ عن منصور عن ابراھیم عن الاسود قال سمعت منصورا یحدث عن ابراھیم عن الاسود وعلقمۃ ان عبد اللہ کان یکبر فی الاولی من العیدین تسعا قبل القراءۃ۔

۱۳۶۶۔ حدثنا ابو بکرۃ قال حدثنا ابو داود قال حدثنا شعبۃ عن الحسن رحمہ اللہ قال التکبیر فی العیدین خمس فی الاولی واربع فی الاخرۃ سوی تکبیرۃ الصلوٰۃ۔

۱۳۶۷۔ حدثنا ابو بکرۃ قال حدثنا ابو داود قال حدثنا شعبۃ عن ابی عشر عن ابراھیم النخعی رحمہ اللہ قال تسع تکبیرات۔

۱۳۶۸۔ حدثنا ابو بکرۃ قال حدثنا ابو داود قال حدثنا شعبۃ قال حدثنی حصین قال حدثنا ابو عطیۃ

اور تکبیرات زوائد کی صورت میں ان کو ادا کرنا ہے۔ ان کے علاوہ ہیں۔ ان تکبیرات کے ساتھ ہاتھ اٹھانے کے بارے میں کچھ نہیں کہا گیا۔

اس سلسلے میں آپ سے بھی کوئی روایت نہیں ہے۔ جناب ابن ابی شیبہ حضرت عبداللہ سے اس کے خلاف روایت کرتے ہیں۔

فقال اھل المقالۃ الاولی فی ھذا الباب قد روی عن علی رضی اللہ عنہ خلاف قولہ فیہ فقد روی عن الحرث عن علی رضی اللہ عنہ خلاف ھذا۔

حضرت ابراہیم سے بھی اس کے خلاف روایت ہے۔ حضرت ابن مسعود سے بھی اس کے خلاف روایت ہے۔

حضرت ابراہیم سے بھی اس کے خلاف روایت ہے۔ حضرت ابن مسعود سے بھی اس کے خلاف روایت ہے۔

حضرت ابراہیم سے بھی اس کے خلاف روایت ہے۔ حضرت ابن مسعود سے بھی اس کے خلاف روایت ہے۔

حضرت ابراہیم سے بھی اس کے خلاف روایت ہے۔ حضرت ابن مسعود سے بھی اس کے خلاف روایت ہے۔

[illegible]

[illegible]

[illegible]

بَابُ ۳۱۵ حُكْمِ الْمَرْأَةِ فِي مَالِهَا

باب ۳۱۵: عورت کا اپنے مال میں اختیار

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ ان کی دادی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور عرض کیا کہ میں اسے صدقہ کرنا چاہتی ہوں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اپنے مال میں خاوند کی اجازت کے بغیر تصرف نہیں کر سکتی تم نے اپنے خاوند سے اجازت مانگی ہے؟ انہوں نے عرض کیا کہ نہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے خاوند کے پاس یہ پیغام بھیجا کہ آپ نے اپنی بیوی کو صدقہ کرنے کی اجازت دی ہے؟ انہوں نے اثبات میں جواب دیا تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے قبول فرمایا۔

قَالَ بَعْضُ الْعُلَمَاءِ

حضرت امام ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ایک جماعت نے اس حدیث کو اپنایا وہ فرماتے ہیں کہ عورت اپنے مال میں کچھ بھی ہبہ یا صدقہ، خاوند کی اجازت کے بغیر نہیں کر سکتی۔

وَخَالَفَهُمْ فِي ذَلِكَ آخَرُونَ فَأَجَازُوا لَهَا

لیکن دوسرے حضرات نے ان کی مخالفت کی ہے انہوں نے اس کے تمام مال میں اس کے تصرف کو جائز رکھا ہے جس طرح خاوند اپنے مال میں تصرف کر سکتا ہے انہوں نے اس سلسلے میں اللہ تعالیٰ کے ارشاد گرامی سے استدلال کیا ہے ارشاد فرمایا ہے اور عورتوں کو ان کے مہر خوشی سے دے دو اگر وہ اپنی عورت سے خوشی کچھ دیں تو اسے کھاؤ اس مال میں کہ وہ بے خوشگوار ہے جسے اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے

[illegible]

[illegible]

[illegible]

۱۴۸۶۔ حدثنا ابو بکر نا قال ثنا روح قال ثنا ابن
جریج اخبرنی عطاء عن جابر رضی اللہ عنہ
قال قام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
یوم الفطر فبدأ بالصلوٰۃ قبل الخطبۃ
فلما فرغ نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قام
فظن انہ ذکر النساء فقال یا معشر النساء
تصدقن فانکن اکثر حطب جہنم

۱۴۸۷۔ وحدثنا ابن ابی داود قال ثنا عبید بن
جناد الحلبی قال ثنا عبید اللہ ابن عمرو عن زید
ابی اسامۃ عن زبید عن ابی رفیع عن حزام بن حکیم عن
عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما قال خطب النبی صلی
اللہ علیہ وسلم النساء فقالت یا معشر النساء
تصدقن ولو من حلیکن فان اکثر حطب جہنم
لکن فانصرفن یتحاثین فجاء ت امرأۃ
فقالت لزوجہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قد امرکن
ان تصدقن فانطلق فاتہ فاسئلہ فان کان لی
فاعطیہ وان کان لغیری فاعطیہ فقال
بل انت فاتہ فاسئلہ فانطلقت فاتت
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فوجدت امرأۃ
من الانصار تسمی زینب فقالت لزوجہا

۱۲۴۹ ۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ

فتوی

اگر حضرت کو فوراً موت کے بعد اپنے مال میں

کا اختیار نہ ہوتا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ان کے

مدد فرما دیتے اور لونڈی کو آزادی سے بشرطیکہ

دیتے تو کسی شخص کے لیے کیسے جائز ہو سکتا ہے کہ قرآن پاک

کی دو آیتوں اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت شدہ

جس کی صحت پر اتفاق ہے کو چھوڑ کر ایک شاذ حدیث کی

کرے جس کی اصل ثابت نہیں پھر قیاس بھی جو اس

پر دلالت کرتا ہے۔

وہ اس طرح کہ ہم دیکھتے ہیں اس بات میں کوئی اختلاف نہیں

کہ ورثہ کی طرح موت بھی اپنے تہائی مال میں وصیت کر سکتا ہے

یہ وصیت جائز ہے اور اس سلسلے میں خاوند کو اس پر کوئی اختیار

نہیں قرآن پاک ہی کہتا ہے اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا تمہارے

لیے تمہاری بیویوں کے ترکہ سے نصف ہوگا اگر ان کی اولاد نہ

ہو اگر ان کی اولاد ہو تو ان کے ترکہ میں سے تمہارے لیے

وہ حصہ ہے اس وصیت کے بعد جو وہ کر جائیں یا قرض

کے بعد" تو جب ان کی وفات کے بعد ان کے مال میں سے تہائی

کی وصیت جائز ہے تو ان کی زندگی میں ان کے اپنے مال میں

ان کا تصرف بھی جائز ہوگا ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں

حضرت امام ابو حنیفہ، امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ

کا یہی قول ہے۔

بَابُ مَا يَفْعَلُهُ الْمُصَلِّي بَعْدَ رَفْعِهِ مِنَ السَّجْدَةِ الْأَخِيرَةِ مِنَ الرَّكْعَةِ الْأُولَى

باب ۳۱۹۔ پہلی رکعت کے دوسرے سجدہ کے بعد کا عمل

حضرت عبداللہ بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے

نبی اللہ عنہما سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

[illegible]

[illegible] جماعت [illegible] کے [illegible] تھے اس [illegible] حضرت [illegible] اسید [illegible] اور کچھ انصار [illegible] سے [illegible] کے [illegible] حضرت [illegible] عیسیٰ [illegible] اس [illegible] نبی [illegible] سے [illegible] اس [illegible] رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی [illegible] بھی [illegible] چنانچہ وہ کھڑے ہو کے نماز پڑھنے لگے [illegible] حضرات دیکھ رہے تھے انہوں نے تکبیر کہی اور [illegible] نے ہاتھ اٹھایا پھر ایک طویل حدیث ذکر کی اس میں بیان کیا کہ انہوں نے [illegible] کے دوسرے سجدہ سے سر اٹھایا [illegible] ہو گئے اور تورک نہیں کیا (یعنی بیٹھے نہیں)

[illegible] حدیث آئی ہے اور یہ پہلی حدیث کے [illegible] ہے تو اس بات کا احتمال ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے پہلی حدیث کے مطابق جو عمل کیا وہ کسی عذر کی وجہ سے ہو لہٰذا آپ اس وجہ سے بیٹھے اس لیے نہیں کہ وہ نماز کی سنت ہے یہ جیسے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نماز میں ہچکولے کھا کر گر جاتے تھے جب ان سے پوچھا گیا تو انہوں نے فرمایا ہچکولے یا ٹوں لینے پر سنت نہیں کرتے تو اسی طرح احتمال ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو پہنچنے والا تھکن کسی تکلیف کی وجہ سے ہو جو آپ کو پہنچی تو دوسری حدیث کے ساتھ اس کا تضاد اور مخالفت لازم نہ آئے اور اس معنی پر محمول کرنے کی بنا ہے جس سے تضاد اور اختلاف کی نفی لازم آتی ہے، اس معنی پر محمول کرنا اولیٰ ہے حضرت ابو حمید رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہی ابو حمید کی حکایت ہے انہوں نے کہا کہ حضرت رضی اللہ عنہم کے سامنے آپ کا عمل نقل کیا تو ان میں سے کسی نے بھی انکار نہیں کیا تو یہ اس بات پر دلالت ہے کہ ان کا موقف ان کے نقل کردہ عمل کے خلاف نہیں ہے حضرت مالک بن حویرث رضی اللہ عنہ کی حدیث میں حضرت

بَابُ مَا يَجِبُ لِلْمَمْلُوكِ عَلَى مَوْلَاهُ مِنَ الْكِسْوَةِ وَالطَّعَامِ

باب ۳۱۶ آقا پر غلام کا کس قدر کھانا کپڑا واجب ہے

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میرے والد اس کی عادت میں سے تھا کہ جب کسی سے ملاقات کرتے تو اس سے پہلے وہ ہنس جاتے سب سے پہلے جو ملاقات رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے صحابی حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے ہوئی ان کے ساتھ ان کا غلام بھی تھا ان پر ایک چادر اور ایک عبا تھی کپڑا تھا اور ان کے غلام پر ایک چادر اور ایک عبا تھی کپڑا تھا فرماتے ہیں میں نے عرض کیا اچھا جان اگر ایسا ہوتا اگر آپ اپنے غلام کی چادر لے لیتے اور اپنا عبا کپڑا اس کو دے دیتے اور اس کی عبا کپڑا خود لے کر اپنی چادر اس کو دے دیتے تاکہ آپ پر بھی ایک جوڑا ہو جاتا اور اس پر بھی فرماتے ہیں انہوں نے میرے سر پر ہاتھ پھیرا اور کہا یا اللہ اسے بخش عطا فرما پھر فرمایا اے بھتیجے میری ان دو آنکھوں نے دیکھا اور ان دو کانوں نے سنا اور میرے دل نے یاد رکھا کہ جو اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ان کو اس کھانے سے کھلاؤ جو خود کھاتے ہو اور ان کو وہ لباس پہناؤ جو خود پہنتے ہو پس اگر میں اس کو دنیا بھر کا سامان دے دوں تو مجھے اس بات سے زیادہ پسند ہے کہ وہ قیامت کے دن میری تمام نیکیاں لے جائے۔

حضرت اعمش حضرت معرور بن سوید رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں ہم حج یا عمرہ کرنے گئے تو مقام ربذہ میں حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے ملاقات ہوئی ان پر ایک چادر تھی اور ان کے غلام پر بھی اسی قسم کی ایک چادر تھی ہم نے عرض کیا اے ابوذر اگر تم اس چادر کو اچھی چادر سے ملا لیتے تو تمہارا ایک جوڑا ہو جاتا اور اس کو کوئی دوسری چادر پہنا دیتے حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے تمہارے بھائی ہیں اللہ تعالیٰ نے ان کو تمہارے ماتحت کر دیا ہے جب کسی کا غلام اس کے بھائی اس کے ماتحت ہو تو وہ اسے

وَمَا يُلْبِسُهُ وَلَا يُكَلِّفُهُ مَا يَغْلِبُهُ فَإِنْ فَعَلَ فَلْيُعِنْهُ عَلَيْهِ

قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ فَذَهَبَ قَوْمٌ إِلَى أَنَّ مَعْنَى

هَذَا الْبَابِ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

وَمَا رَوَيْنَا وَمِنْ مَذْهَبِ أَبِي الْيُسْرِ وَأَبِي ذَرٍّ

عَلَيْهِمَا الَّذِي ذَكَرْنَا فِي ذَلِكَ وَخَالَفَهُمْ

فِي ذَلِكَ آخَرُونَ فَقَالُوا الَّذِي وَجَبَ لِلْمَمْلُوكِ

عَلَى مَوْلَاهُ هُوَ طَعَامُهُ وَكِسْوَتُهُ لَا غَيْرَ ذَلِكَ مِمَّا

يَتَبَرَّعُ بِهِ الرَّجُلُ عَلَى نَفْسِهِ۔

۴۲۸۵۔ وَاحْتَجُّوا فِي ذَلِكَ بِمَا حَدَّثَنَا

مُحَمَّدُ بْنُ إِدْرِيسَ الشَّافِعِيُّ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ

بْنُ عُيَيْنَةَ قَالَ ثَنَا ابْنُ عَجْلَانَ عَنْ بُكَيْرِ بْنِ عَبْدِ

اللَّهِ بْنِ الْأَشَجِّ عَنْ عَجْلَانَ أَبِي مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ

رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

قَالَ لِلْمَمْلُوكِ طَعَامُهُ وَكِسْوَتُهُ وَلَا يُكَلَّفُ

مِنَ الْعَمَلِ إِلَّا مَا يُطِيقُ

قَالُوا

فَقَدْ أَوْجَبَ لِلْمَمْلُوكِ عَلَى سَيِّدِهِ مَا ذَكَرْنَا فِي هَذَا

الْحَدِيثِ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ يُحْمَلُ

عَلَيْهِ مَا رَوَيْنَاهُ قَبْلَهُ فِي هَذَا الْبَابِ عَلَى مَا بَيَّنَّا فَقَدْ

وَجَدْنَا إِلَى ذَلِكَ

لِكَوْنِ قَوْلِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلْمَمْلُوكِ

طَعَامُهُ وَكِسْوَتُهُ مِمَّا تَلْبَسُونَ قَدْ يُحْمَلُ

[illegible]

[illegible]

[illegible]

پہنے سے مکروہ ہو انہوں نے کھانا اور انہوں نے بھی وہ چیز کھا لی
پہلی اس مفہوم حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت سے بھی
کی مساوات ترتب واجب ہوتی جب آپ فرماتے تم
مثل کھاؤ جو تم کھاتے ہو اور انہیں اپنے لباس کی مثل پہناؤ
آپ نے یہ بات نہ فرمائی ہوتی تو لوگوں کے لیے جائز ہوتا کہ
کھانے اور لباس کے سلسلے میں غلاموں سے زیادہ بہتر
تو فرمایا ان کو اس چیز سے کھلاؤ جو تم خود کھاتے ہو اور اس چیز
سے پہناؤ جو تم خود پہنتے ہو تو یہ لباس اور کھانے میں مساوات
کا وجوب نہیں بلکہ اس چیز سے لباس واجب ہے جو وہ خود
پہنتے ہیں اور اس چیز سے کھانا دینا واجب ہے جو وہ خود
کھاتے ہیں اگرچہ وہ اس میں مساوی نہ ہوں۔

اس مفہوم پر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی احادیث
بھی دلالت کرتی ہیں۔

حضرت اعرج حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت
کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب
تم میں سے کسی ایک کے خادم نے کھانا پکانے میں گرمی اور
دھواں برداشت کیا تو چاہیے کہ اسے اپنے ساتھ بٹھا کر
کھلائے اگر ایسا نہ کرے تو چاہیے کہ ایک لقمہ لے کر اسے
دے دے یا اس میں سے تھوڑا کر کے اسے کھلا دے۔

حضرت محمد بن زیاد حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے
روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا جب تم میں سے کسی ایک کے پاس اس کا خادم کھانا لائے
تو اگر وہ اسے اپنے ساتھ نہ بٹھائے تو وہ اسے ایک یا دو
لقمے دے دے (فرمایا کہ) یا لقمہ فرمایا، کیونکہ اس نے اس کی
گرمی اور مشقت برداشت کی ہے تو کیا تم نہیں دیکھتے کہ
نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مالک کو کھلا اختیار نہ دیا کہ وہ اس کو

الا ترى ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قد دله على الدليل ان يطلب ضالته
فيما اعد الله له في الجنة من الكرامة وجعل ذلك ثوابا لما تقدم من صنيعه له
فدل ذلك على ان ما ذكرنا من قوله في حديث الخدري
يعني حديث اللقطة فمعناه ان ذلك ثواب لمن فعل ذلك
وقد قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اطيبوا مساجدكم
فقد امر الله تعالى بتطهيرها وتنزيهها عن كل ما يستقذر
ويتأذى به المصلون وانما نهى عن الشعر
انما ليس فعلى الاشتغال بها والحضور لاجل ذكر
الشعر وهذا الذي صححنا عليه معاني هذه الآثار
قول ابي حنيفة وابي يوسف ومحمد رحمة الله عليهم اجمعين

باب ۳۱۸ انشاد الشعر في المساجد

باب ۳۱۸ مساجد میں شعر پڑھنا

۱۹۸۳ - حدثنا يونس قال ثنا عبد الله بن
يوسف قال حدثني الليث قال حدثني محمد
ابن عجلان عن سعيد بن ابي سعيد عن ابيه عن
جده رضي الله عنه ان رسول الله صلى الله عليه
وسلم نهى ان تنشد الاشعار في المسجد وان
يبدأ فيه بالسلام وان يتحلق فيه قبل الصلوة
قال ابو جعفر فذهب قوم الى كراهة انشاد
الشعر في المساجد واحتجوا في ذلك بهذا الحديث

حضرت سعید رضی اللہ عنہ کے دادا (صحابی) سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مساجد میں شعر پڑھنے سے منع فرمایا اور اس سے پہلے سلام کرنے سے اور حلقہ بنانے سے پہلے نماز پڑھنے سے منع فرمایا۔

وخالفهم في ذلك آخرون فلم يروا بانشاد
الشعر في المسجد باسا اذا كان ذلك الشعر مما
لا مأثم في روايته والانشاد به في غير المسجد

۱۹۸۴ - واحتجوا في ذلك بما

قد روينا

باب ۳۱۹ غیر موجود چیز خریدنا

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ملامسہ اور منابذہ سے منع فرمایا۔

حدیث نمبر ۱۲۱

حدیث ۱۲۱ کی سند اور متن کا ترجمہ

حدیث ۱۲۲ کی سند اور متن کا ترجمہ

حدیث ۱۲۳ کی سند اور متن کا ترجمہ

حدیث ۱۲۴ کی سند اور متن کا ترجمہ

قال ابو جعفر

امام طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ایک جماعت اس بات کی طرف گئی ہے کہ اگر کوئی شخص ایسی چیز فروخت کرے جسے اس نے نہیں دیکھا تو اس کا خریدار کو اختیار ہے اور انہوں نے اس حدیث کا مفہوم یہی بیان کرتے ہیں کہ علامت یہ ہے کہ جب خریدار کو اس چیز کی خبر ملے تو فسخ کر دے اور انہوں نے فرمایا ہے کہ یہ اس کا مجلس ہے اور یہ ہے کہ ایک شخص دوسرے سے کہتا ہے کہ تو اپنا کپڑا میرے ہاتھ فروخت کر دے جو میرے پاس ہے اور میں نے نہیں دیکھا ہے اور دوسرا کہتا ہے کہ میں نے تیرے ہاتھ فروخت کیا ہے اور ہر ایک کو اختیار ہے جب تک کہ ایک دوسرے سے جدا نہ ہو جائے اور اگر دونوں نے ایک دوسرے کا اختیار ساقط کر دیا ہے تو بیع لازم ہو جائے گی اور اگر ایک نے

بالا کی کیا ہے۔

لیکن دوسرے حضرات نے ان کی مخالفت کی ہے
جو آدمی غائب چیز کو خریدے تو اس کو دیکھنے کا اختیار رہتا ہے
کر دیکھنے کا اختیار رہتا ہے
ہے اور چاہے تو چھوڑ دے انہوں نے پہلی حدیث کا
طرح بیان کیا ہے کہ جس سلامت سے رہا کیا ہے
دور جاہلیت کا سودا تھا لوگ ایک دوسرے
تھے کہ وہ آدمی اس پر جھگڑا کرتے تھے جب
والا اسے چھوڑ لیتا تو وہ اس کا خریدار بن جاتا اور
چوں چیز کا سودا پختا واجب ہو جاتا

اکثر طرق حدیث یہ ہے کہ وہ ایک کپڑے
قسم کی کسی چیز کے بارے میں باہر گفتگو کرتے تھے پھر
اسے گفتگو کرنے والے کی طرف بھیجتا تھا تو اس
سے اس کپڑے کا سودا ہوتا تھا اگر کے بعد وہ اس
سکتا تھا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے منع فرمایا
سودوں کے بارے میں حکم دیا کہ جب تک ہر
سے علیحدہ نہ ہو سودا جائز نہ ہوگا آپ نے فرمایا
والے دونوں فریقوں کو اختیار ہے جب تک وہ ایک دوسرے
سے جدا نہ ہوں تو آپ نے واضح کر دیا کہ ایک کا دوسرے
کپڑا بیچنا اختیار کو ختم نہیں کرتا جب تک وہ ایک دوسرے
سے جدا نہ ہوں۔ پھر اس جدائی کی کیفیت کے بارے
اختلاف ہے جیسا کہ ہم نے اسے پہلے اس بات کو ذکر کر
دیا ہے حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ بھی اس مفہوم کے
قائل ہیں، تو جب اس میں اختلاف ہے تو ہم نے ارادہ
کیا کہ اس کے علاوہ دیگر احادیث کو دیکھیں کہ کیا ان میں
مذکورہ دو قولوں میں سے کسی ایک پر دلالت پائی جاتی
ہے اگر حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرمایا نبی
نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انگور کو بیچنے سے منع فرمایا
یہاں تک کہ وہ سیاہ ہو جائے اور دانے کو بیچنے سے منع

فقال ابن عباس رضي الله عنهما: ما شئت
فقال: إن شئت صبرت ولا حساب عليك، وإن شئت
دعوت الله أن يعافيك. فقال: أصبر ولا حساب
عليّ. فقال: إن لي إليك حاجة. فقال: ما هي؟
فقال: أن تدعو الله أن يرد عليّ بصري. فقال: أفعل.
فدعا له فرد الله عليه بصره. فقال: يا ابن عباس
أنت الطبيب المطبب لي في نفسي. أنت
رددت عليّ بصري. فقال: لا والله، ما فعل
ذلك إلا الله. فقال: أنت رسوله. فقال: لا والله، ما
أنا رسوله. فقال: أنت سألته. فقال: لا والله، ما
سألته. فقال: أنت أحببته. فقال: لا والله، ما
أحببته. فقال: أنت أحببت أن يرد عليك بصرك.
فقال: نعم

[illegible]

[illegible] کرنے والے کو اختیار ہوگا کہ وہ اس کو واپس کر دے یا اس کا عوض لے لے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ مبیع کی طرف رجوع کرنا اس وجہ سے ممکن ہے کہ وہ اس کی ملکیت ہے اور اس کے ذمے کی طرف جب رجوع کیا گیا تو وہ معلوم نہ ہوا۔ اس لیے کہ ذمہ کی جہالت باقی رہی۔ جو حالت ہے وہ بائع اور مشتری کی جہالت سے ہے۔ مبیع غیر مجہول ہے جس مجہول کی وجہ سے جہالت نہیں ہوتی اس کی مثال وہ مبیع ہے جو ذاتی طور پر مجہول ہو جس سے معلوم کی طرف رجوع نہ ہو سکتا ہو جیسے بعض غلام جو غیر معین ہو شے بعض دوسرے پر جیسے تو یہ بعض غیر معلوم ہے اور اس کا تعین کی طرف رجوع نہیں ہو سکتا۔ اس کا سودا کرنا جائز نہیں ہے۔

ہم دیکھتے ہیں کہ تعین کھانے کی بیع جائز ہے (جبکہ وہ اتنے اتنے مقدار میں ہو) اس لیے کہ بائع اور مشتری اس کے پہچانے کی حقیقت سے ناواقف ہوتے ہیں۔ صورت کے جواز میں سے ہے کہ مشتری کے لیے بائع پر کھانا واجب ہو اس کھانا سے ان دونوں کا ناواقف ہونا مجہول ہونے کو واقع نہیں کرتا۔ جب کہ وہ اس سے معلوم کھانا کی طرف رجوع کر سکتے ہوں جب یہ غائب غلہ بھیجا جاتا ہے اور خریدنے والا اس سے ناواقف ہوں تو ان کی جہالت سے مجہول مبیع پر عقد لازم نہیں آئے گا جب وہ معلوم کی طرف رجوع کر سکتے ہوں اس سے ثابت ہوا کہ یہی حضرت امام ابوحنیفہ، امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا یہی قول ہے۔

اس سے پہلے ہم روایت کر چکے ہیں کہ حضرت عثمان اور حضرت طلحہ رضی اللہ عنہما نے زمین مال کا سودا کیا حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا مجھے اختیار ہے کیونکہ میں نے ایسی چیز خریدی ہے جسے میں نے دیکھا نہیں حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا اختیار مجھے حاصل ہے کیونکہ میں نے ایسی چیز خریدی ہے

[illegible]

ترجمہ

۱۵۰۴۔ وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو لَمْ يَكُنِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاحِشًا وَلَا مُتَفَحِّشًا وَكَانَ يَقُولُ إِنَّ مِنْ خِيَارِكُمْ أَحْسَنَكُمْ أَخْلَاقًا وَقَالَ سُفْيَانُ مَرَّةً أَحْسَنَكُمْ أَخْلَاقًا وَقَالَ

۳۰۲۰ باب تزويج الأب ابنته البكر هل يحتاج في ذلك إلى استيمارها

باب ۳۰۲۰۔ باپ اپنی نابالغہ لڑکی کو نکاح کے لیے کیا اجازت لینا ضروری ہے؟

۱۵۰۷۔ حدثنا عبد الله بن عبد الرحمن بن بهرام الدارمي قال نا أبو نعيم قال نا حفص بن ميسرة قال حدثني خثيم بن أبي خثيم عن أبي بردة بن أبي موسى عن أبيه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا تستأمر اليتيمة في نفسها فإن سكتت فقد أذنت وإن أبت فلا جواز عليها.

حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یتیمہ سے اس کے نفس کے بارے میں مشورہ نہ لیا جائے اگر وہ خاموش ہو جائے تو اس کی رضامندی سمجھی جائے گی اور اگر وہ انکار کرے تو اس پر تصرف کا کوئی جواز نہیں۔

۱۵۰۸۔ حدثنا أحمد بن داود قال نا عبد الله بن محمد النفيلي قال نا محمد بن عبد العزيز الرملي قال نا حكيم بن عبد الله بن سعد عن أبي سلمة عن أبي هريرة أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال اليتيمة تستأمر فإن رضيت فلها رضاها وإن أكرهت فلا جواز لها.

۱۵۰۹۔ حدثنا إبراهيم بن أبي داود قال نا مسدد قال نا يحيى بن سعيد عن محمد بن عمرو قال حدثني أبو سلمة عن أبي هريرة عن رسول الله صلى الله عليه وسلم مثله.

قال أبو جعفر فذهب قوم إلى أن ليس للأب أن يزوج ابنته البكر البالغة بغير أمرها ولا يستبد بها من رأى ولاية لها في ذلك معه عند هؤلاء وإنما تصدق البنوة صلى الله عليه وسلم في الآثار التي ذكرناها في أول هذا الباب بما ذكرنا فيها من الصفات وأن لها بذلك لا أن أبا لها وإن لم يكن له ذلك فإن للأب في ذلك حقا لها وإن استئمار الأب في ذلك حقا لها وإن استئمار حفص بن غير ساتر أولى بها بعد أبيها وجدها

حضرت ابوسلمہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی کی مثل روایت کرتے ہیں۔

حضرت امام ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ کچھ لوگ اپنی کم سن لڑکی کو نکاح کے لیے باپ کا اجازت لینا ضروری نہیں سمجھتے ہیں اور ان کے نزدیک باپ کے ساتھ لڑکی کی رائے کا اعتبار نہیں ہے ان حضرات کے نزدیک ان احادیث میں جن میں لڑکی کی اجازت کو ضروری قرار دیا گیا ہے اس سے مراد بالغہ لڑکی ہے جس کے لیے باپ کے ساتھ اس کی رائے کا اعتبار ہے اور اس کی اجازت کو ضروری قرار دیا گیا ہے جس کی وجہ سے وہ اپنے نفس کی مالک بن جاتی ہے اور باپ کو اس پر کوئی ولایت نہیں رہتی اور نابالغہ لڑکی کے بارے میں جس کی اجازت کو ضروری قرار دیا گیا ہے اس سے مراد وہ لڑکی ہے جس کا باپ نہ ہو کیونکہ ایسی لڑکی کے لیے باپ کی طرح دادا بھی اس کا ولی ہوتا ہے اور باپ کی طرح دادا کو بھی اس پر ولایت حاصل ہوتی ہے اور باپ کی طرح دادا کو بھی اس کی اجازت کو ضروری قرار دیا گیا ہے۔

وَاَنْ تَجْمَعُوْا بَيْنَ الْاُخْتَيْنِ اِلَّا مَا قَدْ سَلَفَ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ۝

وَالْمُحْصَنٰتُ مِنَ النِّسَآءِ اِلَّا مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ ۚ كِتٰبَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ ۚ وَاُحِلَّ لَكُمْ مَّا وَرَآءَ ذٰلِكُمْ اَنْ تَبْتَغُوْا بِاَمْوَالِكُمْ مُّحْصِنِيْنَ غَيْرَ مُسٰفِحِيْنَ ۚ فَمَا اسْتَمْتَعْتُمْ بِهٖ مِنْهُنَّ فَاٰتُوْهُنَّ اُجُوْرَهُنَّ فَرِيْضَةً ۚ وَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ فِيْمَا تَرٰضَيْتُمْ بِهٖ مِنْۢ بَعْدِ الْفَرِيْضَةِ ۚ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلِيْمًا حَكِيْمًا ۝ وَمَنْ لَّمْ يَسْتَطِعْ مِنْكُمْ طَوْلًا اَنْ يَّنْكِحَ الْمُحْصَنٰتِ الْمُؤْمِنٰتِ فَمِنْ مَّا مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ مِّنْ فَتَيٰتِكُمُ الْمُؤْمِنٰتِ ۚ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِاِيْمَانِكُمْ ۚ بَعْضُكُمْ مِّنْ بَعْضٍ ۚ فَانْكِحُوْهُنَّ بِاِذْنِ اَهْلِهِنَّ وَاٰتُوْهُنَّ اُجُوْرَهُنَّ بِالْمَعْرُوْفِ مُحْصَنٰتٍ غَيْرَ مُسٰفِحٰتٍ وَّلَا مُتَّخِذٰتِ اَخْدَانٍ ۚ فَاِذَآ اُحْصِنَّ فَاِنْ اَتَيْنَ بِفَاحِشَةٍ فَعَلَيْهِنَّ نِصْفُ مَا عَلَى الْمُحْصَنٰتِ مِنَ الْعَذَابِ ۚ ذٰلِكَ لِمَنْ خَشِيَ الْعَنَتَ مِنْكُمْ ۚ وَاَنْ تَصْبِرُوْا خَيْرٌ لَّكُمْ ۚ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝

وَقَدْ بَيَّنَ اللّٰهُ هٰذَا فِي الْقُرْاٰنِ قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ فِيْ مُحْكَمِ كِتَابِهٖ حَيْثُ يَقُوْلُ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَقْرَبُوا الصَّلٰوةَ وَاَنْتُمْ سُكٰرٰى حَتّٰى تَعْلَمُوْا مَا تَقُوْلُوْنَ اَلَا تَرٰى اَنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى ذَكَرَ الْمَسْجِدَ الَّذِيْ هُوَ مَوْضِعُ الصَّلٰوةِ وَالصَّلٰوةُ هِيَ الْمَسْجِدُ فَاِنَّ الْمَسْجِدَ لَا يَحِلُّ لِلْجُنُبِ وَلَا لِلْحَائِضِ وَلَا لِلنُّفَسَاءِ اِلَّا لِعَابِرِ سَبِيْلٍ وَالصَّلٰوةُ لَا يَحِلُّ لِلْجُنُبِ وَلَا لِلْحَائِضِ وَلَا لِلنُّفَسَاءِ اِلَّا لِعَابِرِ سَبِيْلٍ وَالْعَابِرُ سَبِيْلٍ هُوَ الْمُسَافِرُ الَّذِيْ لَا يَجِدُ الْمَاءَ فَيَتَيَمَّمُ وَيُصَلِّيْ وَالْمَسْجِدُ هُوَ الْمَسْجِدُ بِعَيْنِهٖ وَالصَّلٰوةُ هِيَ الصَّلٰوةُ بِعَيْنِهَا وَكَذٰلِكَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا اُحِلُّ الْمَسْجِدَ لِحَائِضٍ وَلَا جُنُبٍ اِلَّا لِمُحَمَّدٍ وَاٰلِ مُحَمَّدٍ فَاِنَّ الْمَسْجِدَ

رَوَاهُ عَنْهَا الْمَقْبُرِيُّ وَعَنْ نَفْسِهَا وَهُمَا هَذَا أَظُنُّ
رَوَى هَذَا الَّذِي ذَهَبَ إِلَيْهِ مَنْ ذَهَبَ أَنَّ الْخُلْعَ
فِي طُهْرٍ لَمْ يُجَامِعْهَا فِيهِ طَلَاقٌ عَلَى عِدَدِ مَا شَاءَ أَنْ يُطَلِّقَ
مِنْ ذَلِكَ وَسُنَّتِي لَهَا فِيهِ وَفِيمَا
وَسِوَاهَا سُنَّةُ أَهْلِ الْآثَارِ وَبِهَا فِي هَذَا الْبَابِ
نَأْخُذُ إِنْ شَاءَ اللهُ تَعَالَى.

فَمِمَّا رُوِيَ فِي ذَلِكَ مِمَّا طَعَنَ فِيهِ أَهْلُ
الْإِفْكِ مَا حَدَّثَنَا أَبُو أُمَيَّةَ وَمُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ابْنُ دَاوُدَ
وَأَبُو الْحُسَيْنِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمَرْوَزِيُّ قَالُوا ثَنَا جَرِيرٌ
بْنُ حَازِمٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ
رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَجُلًا زَوْجَ ابْنَةِ دَهْمَاءَ وَهِيَ بِكْرٌ وَ
هِيَ كَارِهَةٌ فَأَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَفَعَهَا
فَكَانَ مِنْ طَعْنِ مَنْ يَذْهَبُ إِلَى الْآثَارِ وَلَيْسَ بِرَأْيٍ
وَإِنَّمَا يَتَّبِعُ مَا رُوِيَ الْحُفَّاظُ مِنْهُمْ أَنَّ هَذَا
بَاطِلٌ فِي مَنْ هُوَ دُونَهُمْ أَنْ تَأَوَّلُوا هَذَا رَوَى هَذَا
الْحَدِيثَ جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ وَهُوَ رَجُلٌ كَثِيرُ الْغَلَطِ

وَقَدْ رَوَاهُ الْحُفَّاظُ عَنْ أَيُّوبَ عَلَى خِلَافِ مَا قَالَ
مِنْهُمْ سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ وَحَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ وَإِسْمَعِيلُ بْنُ عُلَيَّةَ.

۱۵۱۔ قَدْ ذَكَرْنَا فِي رِوَايَةِ مَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ
قَالَ ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ قَالَ ثَنَا حَبِيبٌ
عَنْ سُفْيَانَ عَنْ أَيُّوبَ السَّخْتِيَانِيِّ عَنْ عِكْرِمَةَ أَنَّ
النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَرَّنَ بَيْنَ رَجُلٍ وَبَيْنَ
امْرَأَةٍ زَوَّجَهَا أَبُوهَا وَهِيَ كَارِهَةٌ وَكَانَتْ بِكْرًا
فَثَبَتَ بِهَذَا الْحَدِيثِ مَا وَصَفْنَا فِي هَذَا الْبَابِ

جو کہ حفاظ حدیث نے حضرت ایوب سے اس کے
علاوہ روایت کیا ان میں سے حضرت سفیان ثوری، حماد بن
زید اور اسماعیل بن علیہ ہیں۔

انہوں نے اس سلسلے میں جو ذکر کیا حضرت سفیان
حضرت ایوب سختیانی سے اور وہ حضرت عکرمہ رضی اللہ عنہ سے
روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مرد اور
عورت کے درمیان تفریق کروی اس عورت کو جس کا باپ اس کی
شادی کر چکا تھا اور وہ ناپسند کرتی تھی وہ باکرہ تھی۔

تو اس حدیث کے ذریعہ ہم نے جو بیان کیا اس کو ثابت
کر دیا۔

جو لوگ روایات کو لیتے ہیں اور ان کے ساتھ رائے
نہیں اور حفاظ کی روایات کو لیتے ہیں اور ان کے علاوہ
کی روایات کو غلط کہتے ہیں جن کے اس روایت پر اس
طریقہ سے عمل کیا ہے فرماتے ہیں جریر بن حازم نے اس کو اس
طرح روایت کیا ہے اور وہ بہت غلطیاں کرنے والا شخص
ہے۔

جن روایات پر ابو حنیفہ نے عمل کیا ہے ان کے
بارے میں حضرت مفتی صاحب نے فرمایا کہ ان کے متعلق
روایات کرتے ہیں کہ ایک شخص نے ان کو خواب میں دیکھا
کہا اور وہ اپنے کو کہتا تھا وہ بھی کوئی شخص تھا جو حدیث
میں حاضر ہوتی تو آپ نے اسے اختیار دے دیا۔

[illegible] وَلَمْ يَذْكُرْ جَابِرًا

وَقَالَ رَوَاهُ عَمْرُو بْنُ أَبِي سَلَمَةَ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ

۵۱۲۔ حَدَّثَنَا أَبُو هِشَامٍ الرِّفَاعِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ أَبِي سَلَمَةَ قَالَ أَخْبَرَنَا الْأَوْزَاعِيُّ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَطَاءٍ مَوْلَى أَبِي رُهْمٍ عَنْ أَبِي رُهْمٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِنَحْوِهِ

فَصَارَ هٰذَا الْحَدِيثُ عَنْ

[illegible] عَنْ عَطَاءٍ وَإِبْرَاهِيمَ عَنْ عَطَاءٍ وَإِبْرَاهِيمُ هٰذَا لَيْسَ بِالْقَوِيِّ عِنْدَ أَهْلِ الْآثَارِ مِنْ قِبَلِ حِفْظِهِ

طریقہ ثابت ہوگیا ایک تو یہ کہ انہوں نے اس میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کو داخل کیا۔ اور دوسری بات یہ کہ اس میں اس کا واسطہ ہونا ذکر کیا حالانکہ وہ شبہ تھی۔

ایک روایت یہ ہے حضرت عطاء حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص نے اپنی کنواری لڑکی کو اجازت کے بغیر اس کا نکاح کیا وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی تو آپ نے ان دونوں کے درمیان تفریق کر دی۔ تو یہ شخص اسناد کی تحقیق کی طرف جاتا ہے اس کی دلیل یہ ہے کہ اس حدیث کے بارے میں یہ معلوم نہیں ہوا کہ حضرت شعیب سے جن لوگوں نے روایت کی ہے ان میں سے ابو رباح کے علاوہ کسی نے حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ کا ذکر کیا ہو۔ حسین نے اسے روایت کرتے ہوئے حضرت جابر رضی اللہ عنہ کو ساقط کیا ان میں سے یہ ہے۔

حضرت علی بن معبد حضرت شعیب بن اسحاق سے وہ حضرت اوزاعی سے وہ حضرت عطاء سے اور وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں لیکن انہوں نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ کا ذکر نہیں کیا۔

اور اس عمرو بن ابی سلمہ نے اوزاعی سے روایت کیا تو انہوں نے اس سے بھی بڑھ کر اس کا فساد بیان کیا۔

حضرت عمرو بن سلمہ فرماتے ہیں ہم سے اوزاعی نے بیان کیا انہوں نے حضرت ابراہیم بن مرہ سے انہوں نے حضرت عطاء ابی رباح سے اور انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسے روایت کیا، تو اس حدیث کی اصل بنا حضرت اوزاعی حضرت ابراہیم بن مرہ سے ہے وہ حضرت عطاء سے روایت کرتے ہیں اور یہ ابراہیم بن مرہ علماء حدیث کے نزدیک ضعیف الحدیث ہیں احادیث کا علم رکھنے والوں کے نزدیک وہ بالکل غیر معتبر ہیں۔

۱۵۱۵۔ وَحَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ فِي آخَرِينَ قَالُوا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرٍو وَهُوَ ابْنُ دِينَارٍ قَالَ أَخْبَرَنِي بُكَيْرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْأَشَجِّ وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ وَاللَّفْظُ لَهُ حَدَّثَنَا حُجَيْنٌ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي سُلَيْمَانُ بْنُ يَسَارٍ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ الْفَضْلِ حَدَّثَهُ عَنْ نَافِعِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْأَيِّمُ أَحَقُّ بِنَفْسِهَا مِنْ وَلِيِّهَا وَالْبِكْرُ تُسْتَأْمَرُ فِي نَفْسِهَا وَإِذْنُهَا صُمَاتُهَا

۱۵۱۵۔ ہمیں زہیر بن حرب اور دوسروں نے حدیث بیان کی، انہوں نے کہا ہمیں سفیان بن عیینہ نے حدیث بیان کی عمرو سے، وہ ابن دینار ہیں، انہوں نے کہا مجھے بکیر بن عبداللہ بن اشج نے خبر دی اور مجھے محمد بن رافع نے حدیث بیان کی، الفاظ انہی کے ہیں، انہوں نے کہا ہمیں حجین نے حدیث بیان کی، انہوں نے کہا ہمیں لیث نے حدیث بیان کی عقیل سے، وہ ابن شہاب سے، انہوں نے کہا مجھے سلیمان بن یسار نے خبر دی کہ عبداللہ بن فضل نے ان سے حدیث بیان کی نافع بن جبیر بن مطعم سے، وہ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے، انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بیوہ اپنے نفس کی اپنے ولی کی نسبت زیادہ حق دار ہے اور کنواری سے اس کے نفس کے بارے میں اجازت لی جائے اور اس کی اجازت اس کا خاموش رہنا ہے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے سنا کہ وہ کہتے تھے کہ بیوہ کے نکاح کے بارے میں اس کی نسبت کنواری سے اجازت لی جائے۔

۱۵۱۶۔ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ ثَنَا يُوسُفُ بْنُ عَدِيٍّ قَالَ ثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي مُوسَى عَنْ نَافِعِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ۔

۱۵۱۶۔ ہمیں حسین بن نصر نے حدیث بیان کی، انہوں نے کہا ہمیں یوسف بن عدی نے حدیث بیان کی، انہوں نے کہا ہمیں حفص بن غیاث نے حدیث بیان کی عبیداللہ بن ابی موسیٰ سے، وہ نافع بن جبیر بن مطعم سے، وہ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے، وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی کی مثل۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۱۵۱۷۔ حَدَّثَنَا رَبِيعُ الْمُؤَذِّنُ قَالَ ثَنَا أَسَدُ بْنُ مُوسَى قَالَ عِيسَى بْنُ يُونُسَ عَنِ ابْنِ عَوْنٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ۔

۱۵۱۷۔ ہمیں ربیع المؤذن نے حدیث بیان کی، انہوں نے کہا ہمیں اسد بن موسیٰ نے حدیث بیان کی، انہوں نے کہا عیسیٰ بن یونس نے ابن عون سے اسی سند کے ساتھ اسی کی مثل ذکر کیا۔

حضرت عبداللہ بن فضل سے مروی ہے کہ انہوں نے نافع بن جبیر رضی اللہ عنہ سے سنا وہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بیوہ کو اپنے نفس پر ولی کی نسبت زیادہ حق حاصل ہے کنواری لڑکی سے اس کے بارے میں اجازت لی جائے۔

۱۵۱۸۔ حَدَّثَنَا رَبِيعُ الْمُؤَذِّنُ قَالَ ثَنَا أَسَدٌ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ زِيَادِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْفَضْلِ سَمِعَ نَافِعَ بْنَ جُبَيْرٍ يُحَدِّثُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الثَّيِّبُ أَحَقُّ بِنَفْسِهَا مِنْ وَلِيِّهَا وَالْبِكْرُ تُسْتَأْمَرُ

فَلَمَّا كَانَتِ الْأَيِّمُ الْمَذْكُورَةُ فِي هَذَا الْحَدِيثِ هِيَ الَّتِي وَلِيُّهَا أَبٌ أَوْ غَيْرُهُ كَانَ كَذَلِكَ الْبِكْرُ الْمَذْكُورَةُ فِي هَذَا الْحَدِيثِ الَّتِي وَلِيُّهَا أَبٌ أَوْ غَيْرُهُ

وَقَدْ رُوِيَ هَذَا الْحَدِيثُ

۱۵۱۸۔ ہمیں ربیع المؤذن نے حدیث بیان کی، انہوں نے کہا ہمیں اسد نے حدیث بیان کی، انہوں نے کہا ہمیں سفیان بن عیینہ نے خبر دی زیاد بن سعد سے، وہ عبداللہ بن فضل سے، انہوں نے نافع بن جبیر کو سنا وہ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بیوہ اپنے نفس کی اپنے ولی کی نسبت زیادہ حق دار ہے اور کنواری سے اس کے نفس کے بارے میں اجازت لی جائے۔

ترجمہ اس حدیث میں مذکور بیوہ سے مراد وہ عورت ہے جس کا کوئی ولی ہو جو باپ ہو یا کوئی دوسرا ہو تو اس حدیث میں مذکور کنواری سے مراد بھی وہ کنواری ہے جس کا کوئی ولی ہو جو باپ ہو یا کوئی اور ہو یہ حدیث حضرت عبداللہ بن فضل کے واسطہ سے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے۔

حضرت نافع بن جبیر حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے گرتے ہیں وہ فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بیوہ بے شادی شدہ بچی پر کوئی حق نہیں اور کنواری سے اجازت لی جائے اور اس کی اجازت اس کا خاموش رہنا ہے اور بعض طریقوں سے جیسے ہو گئے اور اس حدیث میں مذکور کنواری لڑکی کی قسم ہے جس کا باپ موجود ہو جس طرح مذکورہ شادی شدہ سے معلوم ہوا ہے تو اس باب میں ہمارے لیے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے واسطہ سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ روایات مروی ہیں۔

جہاں تک حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو تعجب ہے تو اس کے واسطہ سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے غلام حضرت ذکوان فرماتے ہیں میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے سنا فرماتی تھیں میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس لڑکی کے بارے میں پوچھا جس کے گھر والے اس کا نکاح کرنا چاہتے تھے کہ کیا اس سے پوچھا جائے یا نہیں آپ نے فرمایا ہاں پوچھا جائے میں نے عرض کیا وہ حیا کرتے ہوئے خاموش رہے گی فرمایا یہی اس کی طرف سے اجازت ہے جب وہ خاموش رہے۔

تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کنواری لڑکیوں کے گھر والوں کے لیے ان کے نکاح کے سلسلے میں ایک جیسا حکم بیان فرمایا اور اس سلسلے میں ان کے باپ اور دیگر گھر والوں کے احکام میں کوئی تفاوت نہیں اس سلسلے میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے واسطے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح مروی ہے۔

حضرت ابوسلمہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا کنواری لڑکی سے اس کی اجازت کے بغیر نکاح نہ کیا جائے

فقد جمعه في ذلك حديث

۱۵۲۱۔ حدثنا محمد بن داود قال اخبرنا محمد بن عبد الوهاب عن وكيع عن سفيان عن يحيى بن ابي كثير عن ابي سلمة عن ابي هريرة رضي الله عنه عن رسول الله صلى الله عليه وسلم مثله

۱۵۲۲۔ حدثنا محمد بن عبد الله بن نمير ح وحدثنا محمد بن خلف العسقلاني قال حدثنا بشر بن بكر قال حدثنا الاوزاعي قال حدثني يحيى بن ابي كثير قال حدثني ابو سلمة بن عبد الرحمن عن ابي هريرة رضي الله عنه عن رسول الله صلى الله عليه وسلم مثله

حضرت امام طحاوی رحمہ اللہ نے اس حدیث کو ذکر کرنے کے بعد فرمایا کہ اس حدیث کے معنی میں علماء کا اختلاف ہے۔ بعض علماء نے کہا کہ اس حدیث کا مطلب یہ ہے کہ انبیاء علیہم السلام کی روحیں اپنے اجسام میں واپس کر دی جاتی ہیں اور وہ اپنی قبروں میں نماز پڑھتے ہیں۔ اور بعض علماء نے کہا کہ اس حدیث کا مطلب یہ ہے کہ انبیاء علیہم السلام کی روحیں اپنے اجسام میں واپس نہیں کی جاتیں بلکہ وہ اپنی قبروں میں نماز پڑھتے ہیں۔

حضرت امام طحاوی رحمہ اللہ نے اس حدیث کو ذکر کرنے کے بعد فرمایا کہ اس حدیث کے معنی میں علماء کا اختلاف ہے۔ بعض علماء نے کہا کہ اس حدیث کا مطلب یہ ہے کہ انبیاء علیہم السلام کی روحیں اپنے اجسام میں واپس کر دی جاتی ہیں اور وہ اپنی قبروں میں نماز پڑھتے ہیں۔ اور بعض علماء نے کہا کہ اس حدیث کا مطلب یہ ہے کہ انبیاء علیہم السلام کی روحیں اپنے اجسام میں واپس نہیں کی جاتیں بلکہ وہ اپنی قبروں میں نماز پڑھتے ہیں۔

۵۲۸۔ فروی عنہ انہ کان [illegible] فقال
[illegible] فقال [illegible]
[illegible] فقال [illegible]
[illegible] فقال [illegible]
یعنی عن بنت [illegible]

حضرت عبدالرحمن بن عثمان تیمی کی روایت کردہ حدیث کو ان سے مالک بن انس رحمہ اللہ نے سنا ان کے پاس حضرت [illegible] کیا گیا تو انہوں نے فرمایا اسے لوگوں سے صدقہ کا مال [illegible] تو وہ حامل بن گیا۔

۵۲۹۔ وأما ما [illegible] عن [illegible] عن النبي صلى الله عليه وسلم [illegible] عن [illegible] عن [illegible] عن

وقد تقدم [illegible]

٥٢٠ - حدثنا عبد الله حدثنا محمد بن عبيد بن حساب قال حدثنا حماد بن سلمة عن يزيد بن أبي حبيب عن أبي الخير عن عقبة بن عامر الجهني أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال إن أحق الشروط أن توفوا به ما استحللتم به الفروج

وقد تقدم [illegible]

٥٢١ - حدثنا عبد الله حدثنا محمد بن عبيد بن حساب قال حدثنا حماد بن سلمة عن يزيد بن أبي حبيب عن أبي الخير عن عقبة بن عامر الجهني أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال إن أحق الشروط أن توفوا به ما استحللتم به الفروج

٥٢٢ - حدثنا عبد الله حدثني أبي ثنا يحيى بن سعيد عن سفيان حدثني عبد الله بن أبي بكر عن عمرة عن عائشة أن بريرة جاءت تستعينها في كتابتها فقالت لها عائشة إن أحب أهلك أن أعدها لهم ويكون ولاؤك لي فعلت فذكرت بريرة ذلك لأهلها فأبوا عليها إلا أن يكون الولاء لهم فذكرت ذلك لرسول الله صلى الله عليه وسلم فقال لها رسول الله صلى الله عليه وسلم خذيها واشترطي لهم الولاء فإنما الولاء لمن أعتق قالت فأعتقتها واشترطت لهم الولاء فأبوا إلا أن يكون الولاء لهم فذكرت ذلك لرسول الله صلى الله عليه وسلم فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم ما بال رجال يشترطون شروطا ليست في كتاب الله ما كان من شرط ليس في كتاب الله فهو باطل وإن كان مائة شرط قضاء الله أحق وشرط الله أوثق وإنما الولاء لمن أعتق

٥٢٣ - حدثنا عبد الله حدثني أبي ثنا يحيى بن سعيد عن سفيان حدثني عبد الله بن أبي بكر عن عمرة عن عائشة أن بريرة جاءت تستعينها في كتابتها فقالت لها عائشة إن أحب أهلك أن أعدها لهم ويكون ولاؤك لي فعلت فذكرت بريرة ذلك لأهلها فأبوا عليها إلا أن يكون الولاء لهم فذكرت ذلك لرسول الله صلى الله عليه وسلم فقال لها رسول الله صلى الله عليه وسلم خذيها واشترطي لهم الولاء فإنما الولاء لمن أعتق قالت فأعتقتها واشترطت لهم الولاء فأبوا إلا أن يكون الولاء لهم فذكرت ذلك لرسول الله صلى الله عليه وسلم فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم ما بال رجال يشترطون شروطا ليست في كتاب الله ما كان من شرط ليس في كتاب الله فهو باطل وإن كان مائة شرط قضاء الله أحق وشرط الله أوثق وإنما الولاء لمن أعتق

قالوا

قد ذهب الحديث إلى أن النبي صلى الله عليه وسلم

۱۵۳۱ - حدثنا [illegible] قال حدثنا [illegible] عن [illegible] عن [illegible] عن

فنفي هذا الحديث الأول من الإسناد ومن
متنه جميعا لأن هذا الحديث إنما هو مولى
عن مولى بين صالح الأول قد جعله إبراهيم
بن صالح إلى أبيه وإلى ابن عمر رضي الله عنهم
فقد كان ينبغي على مذهب هذا المخالف لنا أن
يعمل ما روى إلينا سعد في هذا أولى مما
روى عبد الله حتى ليصحة للثلث الليث وفيه
دليل على خطأ حديث ربيعة وأما في حديث عبد الله بن
ربيعة من غير ذلك وأما ما في متن هذا الحديث
مما يخالف حديث عبد الله بن ربيعة فإن فيه
أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال لبعض نسائه
وقد ماتت على إبنتيه من التكاسر بغير رضاها
بشيء أهل النساء في الغسل فكان يدلك رأسها
فلو لم يكن لا تغسلها وبشيء في الغسل فهذا
مما في حديث عبد الله بن ربيعة فإن قال
قائل فليس في هذا الحديث أن النبي صلى الله عليه
وسلم قبل قيل له وإنك عند أن الله عز
أنه تعرض لم يحضر إلى النبي صلى الله عليه وسلم
حتى أنه لك وإنما كانت حفرتها منها لأن الرسول
منها أيها يدلك حتى كانت عند النبي صلى الله
عليه وسلم يجب لها به الجنة عنها
فإن من رسول الله صلى الله عليه وسلم ما قد من
الأمر بعلمه على جهة التعليم وإنه يفعل ذلك
الفعل من جهة القضاء وإن كان القضاء

أس کی دلیل نہ ہو جائے اس کے مقابلہ میں ہم کو اختیار ہے
جس طرف چاہیں عمل کریں اور جس طرف چاہیں ترک کریں
اس کا جواب یہ ہے کہ ہم نے اس حدیث کو ترک نہیں کیا
بلکہ اس کے ایک جزو کو ترک کیا ہے اور ایک جزو کو لے لیا
ہے اور یہ ہمارا حق ہے کہ ہم ایسا کریں

اس حدیث کی سند میں ایک راوی ہے
کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتا ہے
حضرت ابن عمر سے کوئی اور راوی روایت نہیں کرتا
حتی کہ ابن صالح کے بیٹے ابراہیم نے بھی اپنے باپ سے
نہیں سنا کہ ابن صالح نے حضرت ابن عمر سے سنا ہے
اور ابن صالح کے بیٹے نے اپنے باپ سے سنا ہے
اس لئے یہ حدیث منقطع ہے

اس حدیث کی سند میں ایک راوی ہے
کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتا ہے
حضرت ابن عمر سے کوئی اور راوی روایت نہیں کرتا
حتی کہ ابن صالح کے بیٹے ابراہیم نے بھی اپنے باپ سے
نہیں سنا کہ ابن صالح نے حضرت ابن عمر سے سنا ہے
اور ابن صالح کے بیٹے نے اپنے باپ سے سنا ہے
اس لئے یہ حدیث منقطع ہے

وَيُعْجِبُ رَأْيُهَا بِهِ وَالدَّانِ مُسْلِمَانِ فَجَعَلَهَا.

۵۲۲۔ وَلَقَدْ رَوَى خَارِجَةُ بْنُ مُصْعَبٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّهُ جَاءَ رَجُلٌ يَسْتَأْمِرُهُ فِي بِنْتٍ لَهُ فَزَوَّجَهَا مِنْهُ فَلَمَّا قَامَ قَالَ لَهُ عَبْدُ اللّٰهِ عَلَيْكَ بِالْوَدُودِ الْوَلُودِ فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ إِنِّي مُكَاثِرٌ بِكُمُ الْأُمَمَ حَتَّى بِالسِّقْطِ. رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ.

لَكِنْ قَدْ وَجَدَ بَاحِثٌ مَنْ قَدَحَ فِي عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ لَهِيعَةَ فِي هٰذَا الْحَدِيثِ فَلَمْ يَثْبُتْ.

۵۲۳۔ حَدَّثَنَا أَبُو سَعْدِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَهْدِيٍّ قَالَ نَا أَبُو مُصْعَبٍ الزُّهْرِيُّ قَالَ نَا عُثْمَانُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْمُغِيرَةِ عَنِ الضَّحَّاكِ بْنِ عُثْمَانَ عَنْ يَحْيَى بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ لِي لَمَّا خَطَبْتُ بِنْتَ نُعَيْمِ بْنِ النَّحَّامِ لِابْنِهِ أَبِيهِ أَنْ تَكُنْ مِنِّي فَأَتَيْتُهُ لِأَقُولَ لَهُ فَقَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ سَبَقَنِي فَأَتَاهُ فَأَنْكَحَهُ إِيَّاهَا فَلَقِيَنِي فَقَالَ لِي لَعَلَّكَ وَجَدْتَ عَلَيَّ فِي شَيْءٍ فَعَلْتُهُ وَلَمْ أَرَ أَنَّكَ تُرِيدُهَا فَقُلْتُ لَهُ لَقَدْ كُنْتُ أَرَدْتُهَا فَقَالَ فَهَلْ كَانَ غَيْرُكَ خَطَبَهَا إِلَيْهِ فَقُلْتُ لَا فَقَالَ فَهَلْ يَنْكِحُ فَتَاهُ أَحَدٌ فَقُلْتُ لَا فَقَالَ فَهَلْ رَضِيَ مِنْهُ شَيْئًا فَقُلْتُ لَا فَقَالَ مَرْحَبًا بِكَ وَأَهْلًا وَأَكْرَمَ مِنْ حَيَّاكَ وَشَرَّفَهُ فَقَالَ إِنَّ مَنْدِيَ ابْنَتِي إِلَى بَيْتِهِ وَلَمْ أَرَ أَنْ أَنْقُصَ عُرُوضَ النَّاسِ وَأَرْغَبَ فِيمَا عِنْدَهُ مِنْ أَنْ يَرْغَبَ فِيمَا عِنْدِي فَقَالَتْ لَهُ فَاطِمَةُ بِنْتُ الْوَلِيدِ وَكَانَتْ مِنْ أَفْضَلِ نِسَاءِ قُرَيْشٍ وَأَعْقَلِهِنَّ وَأَكْمَلِهِنَّ رَأْيًا وَأَشَدِّهِنَّ حُبًّا لِأَزْوَاجِهِنَّ وَأَرْعَاهُنَّ لِحُقُوقِهِنَّ وَأَعْرَفِهِنَّ بِمَا يَأْتِينَ وَمَا يَذَرْنَ لَهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَا

نے نکاح کر اس سے فسخ نہیں فرمایا کیونکہ فسخ کا حق نکاح سے ہے اور اس بات پر مسلمانوں کا اتفاق ہے کہ نکاح کے بعد مہر ہی ہوتا ہے۔

حضرت ناقع حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے راوی ہیں کہ ایک شخص نے اپنی کنواری لڑکی کا نکاح ان سے کرنا چاہا دیا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس نکاح کو رد کر دیا اس سے ہو سکتا ہے کہ نعیم بن نحام کی روایت کو اس پر قیاس کیا جائے۔ عبداللہ بن بہینہ سے روایت کیا کیونکہ ہم نے اس کو پہلے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کی طرف لوٹایا اور یہ حضرت عمر ہیں جو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے ایک کلمہ کو نقل کرتے ہیں۔

پھر ہم نے ایک حدیث پائی جو اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ حضرت نعیم بن نحام کی لڑکی ہی تھی۔

حضرت یحییٰ بن عروہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما حضرت عمر بن خطاب کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ میں نے نعیم بن نحام کی بیٹی کو پیغام نکاح دیا ہے اور میں چاہتا ہوں کہ آپ میرے ساتھ تشریف لے چلیں اور میرے لیے اس لڑکی کے بارے سے گفتگو کریں حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے فرمایا تمہاری نسبت میں نعیم کو زیادہ جانتا ہوں۔ اس کے پاس اس کا ایک یتیم بھتیجا ہے وہ ایسا شخص نہیں کہ لوگوں کی حاجات کو پورا نہ کرے اور اپنی حاجت کو خاک آلود کر دے انہوں نے عرض کیا ہے اس کی ماں نے نکاح کا پیغام دیا تھا حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے فرمایا اگر تم نے ایسا کر لیا ہے تو میں تمہارے ساتھ تمہارے چچا حضرت زید بن خطاب کو بھیجوں گا راوی فرماتے ہیں وہ دونوں تشریف لے گئے گویا وہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی گفتگو سن چکا تھا اس نے خوش آمدید کہا اور آپ کے قدر و منزلت اور شرافت کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ میرا ایک یتیم بھتیجا ہے اور میں ایسا نہیں کر سکتا کہ وہ میرے

فَفِي هٰذَا الْحَدِيْثِ اَنَّ بِنْتَ نُعَيْمِ ابْنِ النَّحَّامِ كَانَتْ
بَعْدَهٗ فِيْ بَعْدٍ مِنْ اَنْ يَّكُوْنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ اَجَازَ نِكَاحَ اَيِّهَا عَلَيْهَا وَهِيَ كَارِهَةٌ وَبِاللّٰهِ
التَّوْفِيْقُ۔

بَابُ ٣٢١ الْمِقْدَارِ الَّذِيْ يُحْرِمُ الصَّدَقَةَ عَلٰى مَالِكِهٖ

١٥٣٠۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَشْرٍ الرَّقِّيُّ قَالَ ثَنَا اَيُّوْبُ بْنُ سُوَيْدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيْدَ بْنِ جَابِرٍ قَالَ
حَدَّثَنِيْ رَبِيْعَةُ بْنُ يَزِيْدَ عَنْ اَبِيْ كَبْشَةَ السَّلُوْلِيِّ قَالَ
حَدَّثَنِيْ حَمَلُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْحَنْظَلِيَّةُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ
رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ سَاَلَ
النَّاسَ عَنْ ظَهْرِ غِنًى فَاِنَّمَا يَسْتَكْثِرُ مِنْ جَمْرِ جَهَنَّمَ
قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَمَا ظَهْرُ غِنًى قَالَ اَنْ يَعْلَمَ
اَنَّ عِنْدَ اَهْلِهٖ مَا يُغَدِّيْهِمْ وَمَا يُعَشِّيْهِمْ۔

١٥٣١۔ حَدَّثَنَا الْبَشِيْرُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْمَدَنِيُّ قَالَ
حَدَّثَنِيْ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ بُكَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ يَزِيْدَ

سکے گرفت کر رہے تھے اور ان کے ساتھ [illegible]
[illegible] کے بیٹے [illegible] کے بارے میں
[illegible] کے بیٹے [illegible] کے بارے میں
[illegible] کے بیٹے [illegible] کے بارے میں

اس کی جنس (کا) کر دیا۔

حضرت امام ابو جعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ جماعت اس بات کی طرف گئی ہے کہ جس آدمی کے پاس اس مقدار جو اس پر صدقہ حرام ہے اور اس کے لیے کوئی اور چیز نہیں۔ انہوں نے اس سلسلے میں اس حدیث سے استدلال کیا ہے۔

لیکن دوسرے حضرات نے ان کی مخالفت کرتے ہوئے کہا کہ جو شخص ایک اوقیہ چاندی یعنی چالیس درہم یا اس کے برابر سونے کا مالک ہو اس پر صدقہ حرام ہے اور اس کے لیے مانگنا جائز نہیں ہے اور جو اس سے کم کا مالک ہو اس پر صدقہ حرام نہیں ہے۔

انہوں نے یوں استدلال کیا ہے حضرت عطاء ابن یسار رضی اللہ عنہ کے ایک شخص سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تو میں نے سنا آپ لوگ مانگنے والے سے فرما رہے تھے کہ تم میں سے جو شخص مانگے اور اس کے پاس ایک اوقیہ چاندی یا اس کے برابر (سونا) ہو تو اس نے لوگوں سے اصرار کے ساتھ مانگا ان دونوں ایک اوقیہ چالیس درہم کو کہا۔

حضرت بشر بن عمر حضرت مالک ابن انس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں پھر انہوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا۔

حضرت سفیان ثوری، حضرت زید ابن اسلم سے روایت کرتے ہیں پھر انہوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا۔

لیکن کچھ دوسرے لوگوں نے اس سلسلے میں ان کی مخالفت کرتے ہوئے فرمایا کہ جو شخص پچاس درہموں یا اس کے مساوی سونے کا مالک ہو اس پر صدقہ حرام ہے اور اس کے لیے مانگنا جائز نہیں اور جو اس سے کم کا مالک ہو اس پر صدقہ حرام نہیں ہے۔

وَاحْتَجُّوا فِي ذٰلِكَ بِمَا حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ
[illegible] قَالَ ثَنَا يَعْلَى بْنُ عُبَيْدٍ ح وَحَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ
[illegible] قَالَ ثَنَا أَبُو عَاصِمٍ قَالَا ثَنَا سُفْيَانُ [illegible]
[illegible] عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ
[illegible] عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ
قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا
يَسْأَلُ عَبْدٌ مَسْأَلَةً وَلَهُ مَا يُغْنِيهِ إِلَّا جَاءَتْ
[illegible] وَكُدُوحًا أَوْ خُدُوشًا فِي وَجْهِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ
قِيلَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ وَمَا يُغْنِيهِ قَالَ خَمْسُونَ
[illegible] أَوْ حِسَابُهَا مِنَ الذَّهَبِ.

۱۵۲۰۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَابِدٍ الْبَغْدَادِيُّ قَالَ
[illegible] عَاصِمٍ الْعَقَدِيُّ قَالَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ قَالَ
ثَنَا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ بِشْرَهُ عَلَى مَا
قَالَ فِيهِ وَخُدُوشًا فِي وَجْهِهِ وَلَمْ يَشُكَّ وَزَادَ فَقِيلَ
لِسُفْيَانَ وَلَوْ كَانَ عَنْ غَيْرِ حَكِيمٍ فَقَالَ حَدَّثَنَاهُ زَيْدٌ
عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيدَ.

وَخَالَفَهُمْ فِي ذٰلِكَ آخَرُونَ فَقَالُوا مَنْ
[illegible] مِائَتَيْ دِرْهَمٍ حُرِّمَتْ عَلَيْهِ الصَّدَقَةُ وَالْمَسْأَلَةُ
وَمَنْ مَلَكَ دُونَهَا لَمْ تَحْرُمْ عَلَيْهِ الْمَسْأَلَةُ وَلَمْ تَحْرُمْ
عَلَيْهِ الصَّدَقَةُ أَيْضًا.

۱۵۲۱۔ وَاحْتَجُّوا فِي ذٰلِكَ بِمَا حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ سِنَانٍ
قَالَ ثَنَا أَبُو بَكْرٍ الْحَنَفِيُّ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنُ جَعْفَرٍ
قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ رِجَالٍ مِنْ قَوْمِهِ أَنَّهُ أَتَى أُمَّهُ
فَقَالَ يَا أُمَّاهُ لَوْ ذَهَبْتُ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فَسَأَلْتُهُ قَالَتْ فَجِئْتَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ وَهُوَ قَائِمٌ يَخْطُبُ النَّاسَ وَهُوَ يَقُولُ مَنِ
اسْتَغْنَى أَغْنَاهُ اللّٰهُ وَمَنِ اسْتَعَفَّ أَعَفَّهُ اللّٰهُ وَمَنْ
سَأَلَ النَّاسَ وَلَهُ عَدْلُ خَمْسِ أَوَاقٍ سَأَلَ إِلْحَافًا

[illegible]

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص سوال کرتا ہے حالانکہ اس کے پاس اتنا مال ہے جو اسے بے نیاز کر دے تو وہ قیامت کے دن اپنے چہرے پر زخم یا خراشیں لے کر آئے گا۔ عرض کیا گیا یا رسول اللہ! بے نیاز کر دینے والا مال کتنا ہے؟ فرمایا پچاس درہم یا اس کی قیمت کا سونا۔

۱۵۲۰۔ حضرت سفیان ثوری سے اسی سند کے ساتھ اسی طرح روایت کی گئی ہے۔ اس میں یہ اضافہ ہے کہ اس کے چہرے پر زخم ہوں گے اور یہ شک نہیں کیا۔ اس میں یہ بھی ہے کہ سفیان سے کہا گیا اگر یہ حدیث حکیم کے علاوہ کسی اور سے مروی ہوتی تو؟ فرمایا حکیم نے مجھ سے زید نے محمد بن عبدالرحمٰن بن یزید سے بیان کیا۔

کچھ دوسرے حضرات نے اس مسئلے میں اختلاف کرتے ہوئے فرمایا کہ جو شخص دو سو درہم کا مالک ہو اس کو صدقہ اور سوال دونوں حرام ہیں اور جو اس سے کم کا مالک ہو اس کے لیے سوال حرام نہیں اور نہ اس پر صدقہ لینا حرام ہے۔

انہوں نے اس مسئلے میں یوں استدلال کیا ہے حضرت عبدالحمید بن جعفر فرماتے ہیں مجھ سے میرے والد نے اپنے خاندان کے ایک شخص سے روایت کرتے ہوئے بیان کیا کہ وہ اپنی ماں کے پاس آیا تو اس کی ماں نے کہا بیٹا! اگر تم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں جا کر سوال کرو تو اچھا ہے وہ فرماتے ہیں میں گیا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ دے رہے تھے اور فرما رہے تھے کہ جو شخص بے نیازی اختیار کرتا ہے اللہ تعالیٰ اسے بے نیاز کر دے گا اور جو آدمی پاکدامنی اختیار کرتا ہے اللہ تعالیٰ اسے پاکدامن بنا دے گا اور جو آدمی اس حالت میں مانگے کہ اس

کہا اصحابنا الوکیل (وکیل ہمارے اصحاب کا قول ہے) اور اس کے ساتھ ہی ہم کہتے ہیں۔

حضرت امام ابو جعفر طحاوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اس مسئلے میں اختلاف ہے کہ اس مسئلہ میں ہمارے اصحاب کا اختلاف ہے ہم کہتے ہیں کہ

رضی اللہ عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم وابن عباس رضی اللہ عنہما متفق علیہ

باب ۳۱ فرض الزکوٰۃ فی الابل السائمۃ فیما زاد علی عشرین ومائۃ

۱۵۲۱۔ حدثنا یعقوب بن شیبۃ قال ثنا یزید بن ہارون قال انبا حبیب بن الشہید عن الزہری عن محمد بن عبد اللہ بن عمرو بن حزم قال حدثنی محمد بن عبد الرحمن بن ثوبان عن ابیہ عن جدہ قال لما استعمل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عمرو بن حزم علی نجران کتب لہ کتاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الی عمرو بن حزم بعہدہ عند آل عمرو بن حزم عہد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الی عمرو بن حزم فی الصدقات وعہدہ عند آل عمرو کتاب عمر فی الصدقات مثل کتاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فیما فرض من الصدقات وہو الذی سمع اللہ طلب آل محمد من عبید الرحمن بن یامین فی مائتی دینار بکتابین فنسخ لہ ما فی ہذا الکتاب فوجد فی ذلک الکتاب ان الابل اذا زادت علی تسعین واحدۃ ففیہا حقۃ وان ہی زادت علی عشرین ومائۃ فی کل اربعین بنت لبون وفی کل خمسین حقۃ وفی کل خمسین حقۃ وفی کل خمسین حقۃ

باب زكاة السائمة

١٤٤٧ حدثنا أبو بكرة قال ثنا أبو عمر الضرير حماد بن سلمة قال أنا سليمان الشاذكوني ثابت البناني عن أنس بن مالك الأنصاري رضي الله عنه قال كتب إليه بكتاب أبي بكر الصديق رضي الله عنه في صدقته فقرأته فإذا فيه فصدقة قال حماد فذكرت فقه في ذلك إلى رسول الله صلى الله عليه وسلم وإذا فيه في كل أربعين فصاعدا مائتا شاة فذكر مثل حديث ابن عمر.

١٤٤٨ حدثنا بحر بن نصر قال ثنا ابن وهب قال أخبرني عمرو بن الحارث عن سليمان بن داود الشاذكوني عن أبي بكر بن محمد بن عمرو بن حزم عن أبيه عن جده رضي الله عنه أن رسول الله صلى الله عليه وسلم كتب إلى أهل اليمن بكتاب فيه الفرائض والسنن والديات وبعث به مع عمرو بن حزم فذكر نحو ما ذكر في العشرين ومائة من الإبل كذلك أيضا.

١٤٤٩ حدثنا أبو يونس بن عبد الأعلى قال أخبرنا ابن وهب قال أخبرني عبد الله بن لهيعة عن عمارة بن غزية الأنصاري عن عبد الله بن أبي بكر الأنصاري قال أحسبه أن قد ذكر كتاب رسول الله صلى الله عليه وسلم لعمرو بن حزم في صدقة اليمن نحو ما ذكر وفي العشرين والمائتين أيضا.

١٤٥٠ حدثنا أحمد بن داود بن موسى قال أخبرني عبد الله بن محمد بن أسماء قال ثنا عبد الله بن المبارك عن محمد بن أبي بكر بن عمرو بن حزم عن أبيه عن جده رضي الله عنه أن

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے ان کے لیے صدقہ کی تحریر لکھی اور اس میں یہ بھی لکھا تھا کہ جب چالیس یا اس سے زائد بکریاں ہوں تو دو سو بکریوں تک ایک بکری زکوٰۃ میں دینی ہوگی۔

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یمن کے لوگوں کے لیے ایک کتاب لکھی جس میں فرائض، سنن اور دیات کا بیان تھا اور اسے عمرو بن حزم کے ساتھ بھیجا تھا۔ اس میں یہ بھی لکھا تھا کہ ایک سو بیس اونٹوں تک ایک بکری زکوٰۃ میں دینی ہوگی۔

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یمن کے لوگوں کے لیے ایک کتاب لکھی جس میں فرائض، سنن اور دیات کا بیان تھا اور اسے عمرو بن حزم کے ساتھ بھیجا تھا۔ اس میں یہ بھی لکھا تھا کہ ایک سو بیس اونٹوں تک ایک بکری زکوٰۃ میں دینی ہوگی۔

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یمن کے لوگوں کے لیے ایک کتاب لکھی جس میں فرائض، سنن اور دیات کا بیان تھا اور اسے عمرو بن حزم کے ساتھ بھیجا تھا۔ اس میں یہ بھی لکھا تھا کہ ایک سو بیس اونٹوں تک ایک بکری زکوٰۃ میں دینی ہوگی۔

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] فَذَهَبُوا إِلَى ذَلِكَ فَمِنْ أَوَّلِ مَا [illegible]
[illegible] قَالَ مَا الْمَعْلُومُ مِنْ هَذَا [illegible]
[illegible] وَبِهِ [illegible] سَلَمَةَ قَالَ قُلْتُ لِأَنَسٍ أَبِي سَفَرٍ
[illegible] أَبِي بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ
[illegible] فِي وَرَقَةٍ فَجَاءَ بِهَا [illegible] فَإِذَا فِيهَا
[illegible] بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ وَهُوَ
[illegible] النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَتَبَهُ لِعَمْرٍو
[illegible] وَفِيهَا [illegible] فِي ذِكْرِ مَا فَرَضَ مِنَ
فَرَائِضِ الْإِبِلِ فَكَانَ فِيهِ أَنَّهَا إِذَا بَلَغَتْ تِسْعِينَ
فَفِيهَا حِقَّتَانِ إِلَى أَنْ تَبْلُغَ عِشْرِينَ وَمِائَةً فَإِذَا
زَادَتْ أَكْثَرَ مِنْ ذَلِكَ فَفِي كُلِّ خَمْسِينَ حِقَّةٌ فَمَا نَقَصَ
فَإِنَّهُ يُعَادُ إِلَى أَوَّلِ فَرِيضَةِ الْإِبِلِ فَمَا كَانَتْ أَقَلَّ
مِنْ خَمْسٍ وَعِشْرِينَ فَفِيهِ الْغَنَمُ فِي كُلِّ خَمْسٍ
وَدُودٍ شَاةٌ

۱۵۵۱۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا أَبُو عُمَرَ الضَّرِيرُ
قَالَ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ثُمَّ ذَكَرَ مِثْلَهُ

قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ

فَلَمَّا اخْتَلَفُوا فِي ذَلِكَ وَجَبَ النَّظَرُ لِنَسْتَخْرِجَ بِهِ
عِلْمَ الثَّلَاثَةِ الْأَقْوَالِ هَذِهِ الصَّحِيحَ مِنْهَا فَنَظَرْنَا فِي ذَلِكَ
فَرَأَيْنَاهُمْ قَدْ جَعَلُوا الْعِشْرِينَ وَمِائَةً بِمَا وَجَبَ
بِمِائَتَيْنِ وَعَلَى الثَّمَانِينَ وَقَدْ رَأَيْنَا مَا جَعَلَ نِهَايَةً
فِيهَا لِذَلِكَ إِذَا زَادَتِ الْإِبِلُ عَلَيْهِ شَيْئًا وَجَبَ
بِهَا فَرْضٌ غَيْرُ الْفَرْضِ الْأَوَّلِ مِنْ ذَلِكَ أَنَّ
وَجَدْنَاهُمْ جَعَلُوا فِي خَمْسٍ مِنَ الْإِبِلِ شَاةً ثُمَّ لَمْ يَكُنْ
لِأَحَدٍ مِنْهُمْ ذَلِكَ بِمِائَتَيْنِ وَعَلَى خَمْسٍ إِذَا
زَادَتْ وَاحِدَةٌ أَوْجَبُوا بِهَا حُكْمًا فَسَتَقْبَلُوهُ
بِهَا ثَانِيَةً ثُمَّ بَلَغُونَا أَنَّا أَنَّ حُكْمَ ذَلِكَ فِيمَا
زَادَ عَلَى الْعِشْرِينَ وَمِائَةٍ إِذَا زَادَتْ وَاحِدَةٌ أَوْجَبُوا بِهَا
حُكْمًا فَسَتَقْبَلُوهُ بِهَا ثَالِثَةً ثُمَّ وَجَبُوا

حضرت ابو عمر ضریر نے ہمارے سامنے بیان کیا کہ ہم سے
حضرت حماد بن سلمہ نے بیان کیا پھر اسی طرح ذکر کیا۔

حضرت امام ابو جعفر طحاوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ
جب اختلاف ہے تو ضرورت ہے کہ ہم غور کریں کہ ان تین اقوال
میں سے کون سا قول صحیح ہے۔ پس ہم نے اس مسئلے میں غور کیا تو
ہم نے دیکھا کہ انہوں نے ایک سو بیس اور دو سو کے درمیان
ایک وقاص قائم کیا ہے اور اسی طرح اسی سے پہلے
اور اسی سے پہلے اور اسی سے پہلے
اور اسی سے پہلے اور اسی سے پہلے
اور اسی سے پہلے اور اسی سے پہلے
اور اسی سے پہلے اور اسی سے پہلے
اور اسی سے پہلے اور اسی سے پہلے
اور اسی سے پہلے اور اسی سے پہلے

لا أدري الله في عشر من الإبل الشاة بعيرا فلا شيء فيها ولا يتغير بزيادته
في الفريضة الواجبة فإذا زادت فريضة فزادت الإبل
على عشرة ففيها شاتان فإذا زادت على عشرين ففيها ثلاث شياه فإذا زادت
على خمسة وعشرين ففيها بنت مخاض إلى البعير الذي كمل به ما
وجب فيه شاتان فإذا زادت على خمسة فليس فيها شيء
إلى أن تبلغ ستا وثلاثين فإذا زادت على ذلك ففيها بنت لبون
إلى ستة وأربعين فإذا زادت على ذلك ففيها حقة إلى ستين فإذا زادت
على ذلك ففيها جذعة إلى خمس وسبعين فإذا زادت على ذلك ففيها
بنتا لبون إلى تسعين فإذا زادت على ذلك ففيها حقتان إلى عشرين
ومائة فإذا زادت على ذلك ففي كل أربعين بنت لبون وفي كل خمسين
حقة فهذا ما لا اختلاف فيه بين أهل العلم وإنما اختلفوا في البعير
الذي يزاد على المائة والعشرين ومائة فقال بعضهم إذا زادت
على المائة والعشرين ومائة بعير فليس في كل خمس شاة
شاة حتى تبلغ مائتين وخمسا وعشرين فإذا بلغت مائتين وخمسا وعشرين
ففيها ثلاث بنات لبون إلى خمس وثلاثين ومائتين فإذا زادت على ذلك
ففيها حقة وبنتا لبون إلى خمس وأربعين وثلاثمائة فإذا زادت على ذلك
ففيها حقتان وبنت لبون إلى خمسين وثلاثمائة فإذا زادت على ذلك
ففيها ثلاث حقاق إلى خمس وخمسين وثلاثمائة فإذا زادت على ذلك
ففيها ثلاث حقاق وبنت لبون إلى ستين وثلاثمائة فإذا زادت على ذلك
ففيها أربع حقاق إلى خمس وستين وثلاثمائة فإذا زادت على ذلك
ففيها أربع حقاق وبنت لبون إلى سبعين وثلاثمائة فإذا زادت على ذلك
ففيها خمس حقاق إلى خمس وسبعين وثلاثمائة فإذا زادت على ذلك
ففيها خمس حقاق وبنت لبون إلى ثمانين وثلاثمائة فإذا زادت على ذلك
ففيها ست حقاق إلى خمس وثمانين وثلاثمائة فإذا زادت على ذلك
ففيها ست حقاق وبنت لبون إلى تسعين وثلاثمائة فإذا زادت على ذلك
ففيها سبع حقاق إلى خمس وتسعين وثلاثمائة فإذا زادت على ذلك
ففيها سبع حقاق وبنت لبون إلى مائة وأربعمائة فإذا زادت على ذلك
ففيها ثمان حقاق إلى خمس ومائة وأربعمائة فإذا زادت على ذلك
ففيها ثمان حقاق وبنت لبون إلى عشر ومائة وأربعمائة فإذا زادت على ذلك
ففيها تسع حقاق إلى خمس عشرة ومائة وأربعمائة فإذا زادت على ذلك
ففيها تسع حقاق وبنت لبون إلى عشرين ومائة وأربعمائة فإذا زادت على ذلك
ففيها عشر حقاق إلى خمس وعشرين ومائة وأربعمائة فإذا زادت على ذلك
ففيها عشر حقاق وبنت لبون إلى ثلاثين ومائة وأربعمائة فإذا زادت على ذلك
ففيها إحدى عشرة حقة إلى خمس وثلاثين ومائة وأربعمائة فإذا زادت على ذلك
ففيها إحدى عشرة حقة وبنت لبون إلى أربعين ومائة وأربعمائة فإذا زادت على ذلك
ففيها اثنتا عشرة حقة إلى خمس وأربعين ومائة وأربعمائة فإذا زادت على ذلك
ففيها اثنتا عشرة حقة وبنت لبون إلى خمسين ومائة وأربعمائة فإذا زادت على ذلك
ففيها ثلاث عشرة حقة إلى خمس وخمسين ومائة وأربعمائة فإذا زادت على ذلك
ففيها ثلاث عشرة حقة وبنت لبون إلى ستين ومائة وأربعمائة فإذا زادت على ذلك
ففيها أربع عشرة حقة إلى خمس وستين ومائة وأربعمائة فإذا زادت على ذلك
ففيها أربع عشرة حقة وبنت لبون إلى سبعين ومائة وأربعمائة فإذا زادت على ذلك
ففيها خمس عشرة حقة إلى خمس وسبعين ومائة وأربعمائة فإذا زادت على ذلك
ففيها خمس عشرة حقة وبنت لبون إلى ثمانين ومائة وأربعمائة فإذا زادت على ذلك
ففيها ست عشرة حقة إلى خمس وثمانين ومائة وأربعمائة فإذا زادت على ذلك
ففيها ست عشرة حقة وبنت لبون إلى تسعين ومائة وأربعمائة فإذا زادت على ذلك
ففيها سبع عشرة حقة إلى خمس وتسعين ومائة وأربعمائة فإذا زادت على ذلك
ففيها سبع عشرة حقة وبنت لبون إلى مائتين وأربعمائة فإذا زادت على ذلك
ففيها ثمان عشرة حقة إلى خمس ومائتين وأربعمائة فإذا زادت على ذلك
ففيها ثمان عشرة حقة وبنت لبون إلى عشر ومائتين وأربعمائة فإذا زادت على ذلك
ففيها تسع عشرة حقة إلى خمس عشرة ومائتين وأربعمائة فإذا زادت على ذلك
ففيها تسع عشرة حقة وبنت لبون إلى عشرين ومائتين وأربعمائة فإذا زادت على ذلك
ففيها عشرون حقة إلى خمس وعشرين ومائتين وأربعمائة فإذا زادت على ذلك
ففيها عشرون حقة وبنت لبون إلى ثلاثين ومائتين وأربعمائة فإذا زادت على ذلك
ففيها إحدى وعشرون حقة إلى خمس وثلاثين ومائتين وأربعمائة فإذا زادت على ذلك
ففيها إحدى وعشرون حقة وبنت لبون إلى أربعين ومائتين وأربعمائة فإذا زادت على ذلك
ففيها اثنتان وعشرون حقة إلى خمس وأربعين ومائتين وأربعمائة فإذا زادت على ذلك
ففيها اثنتان وعشرون حقة وبنت لبون إلى خمسين ومائتين وأربعمائة فإذا زادت على ذلك
ففيها ثلاث وعشرون حقة إلى خمس وخمسين ومائتين وأربعمائة فإذا زادت على ذلك
ففيها ثلاث وعشرون حقة وبنت لبون إلى ستين ومائتين وأربعمائة فإذا زادت على ذلك
ففيها أربع وعشرون حقة إلى خمس وستين ومائتين وأربعمائة فإذا زادت على ذلك
ففيها أربع وعشرون حقة وبنت لبون إلى سبعين ومائتين وأربعمائة فإذا زادت على ذلك
ففيها خمس وعشرون حقة إلى خمس وسبعين ومائتين وأربعمائة فإذا زادت على ذلك
ففيها خمس وعشرون حقة وبنت لبون إلى ثمانين ومائتين وأربعمائة فإذا زادت على ذلك
ففيها ست وعشرون حقة إلى خمس وثمانين ومائتين وأربعمائة فإذا زادت على ذلك
ففيها ست وعشرون حقة وبنت لبون إلى تسعين ومائتين وأربعمائة فإذا زادت على ذلك
ففيها سبع وعشرون حقة إلى خمس وتسعين ومائتين وأربعمائة فإذا زادت على ذلك
ففيها سبع وعشرون حقة وبنت لبون إلى مائة وأربعمائة فإذا زادت على ذلك
ففيها ثمان وعشرون حقة إلى خمس ومائة وأربعمائة فإذا زادت على ذلك
ففيها ثمان وعشرون حقة وبنت لبون إلى عشر ومائة وأربعمائة فإذا زادت على ذلك
ففيها تسع وعشرون حقة إلى خمس عشرة ومائة وأربعمائة فإذا زادت على ذلك
ففيها تسع وعشرون حقة وبنت لبون إلى عشرين ومائة وأربعمائة فإذا زادت على ذلك
ففيها ثلاثون حقة إلى خمس وعشرين ومائة وأربعمائة فإذا زادت على ذلك
ففيها ثلاثون حقة وبنت لبون إلى ثلاثين ومائة وأربعمائة فإذا زادت على ذلك
ففيها إحدى وثلاثون حقة إلى خمس وثلاثين ومائة وأربعمائة فإذا زادت على ذلك
ففيها إحدى وثلاثون حقة وبنت لبون إلى أربعين ومائة وأربعمائة فإذا زادت على ذلك
ففيها اثنتان وثلاثون حقة إلى خمس وأربعين ومائة وأربعمائة فإذا زادت على ذلك
ففيها اثنتان وثلاثون حقة وبنت لبون إلى خمسين ومائة وأربعمائة فإذا زادت على ذلك
ففيها ثلاث وثلاثون حقة إلى خمس وخمسين ومائة وأربعمائة فإذا زادت على ذلك
ففيها ثلاث وثلاثون حقة وبنت لبون إلى ستين ومائة وأربعمائة فإذا زادت على ذلك
ففيها أربع وثلاثون حقة إلى خمس وستين ومائة وأربعمائة فإذا زادت على ذلك
ففيها أربع وثلاثون حقة وبنت لبون إلى سبعين ومائة وأربعمائة فإذا زادت على ذلك
ففيها خمس وثلاثون حقة إلى خمس وسبعين ومائة وأربعمائة فإذا زادت على ذلك
ففيها خمس وثلاثون حقة وبنت لبون إلى ثمانين ومائة وأربعمائة فإذا زادت على ذلك
ففيها ست وثلاثون حقة إلى خمس وثمانين ومائة وأربعمائة فإذا زادت على ذلك
ففيها ست وثلاثون حقة وبنت لبون إلى تسعين ومائة وأربعمائة فإذا زادت على ذلك
ففيها سبع وثلاثون حقة إلى خمس وتسعين ومائة وأربعمائة فإذا زادت على ذلك
ففيها سبع وثلاثون حقة وبنت لبون إلى مائتين وأربعمائة فإذا زادت على ذلك
ففيها ثمان وثلاثون حقة إلى خمس ومائتين وأربعمائة فإذا زادت على ذلك
ففيها ثمان وثلاثون حقة وبنت لبون إلى عشر ومائتين وأربعمائة فإذا زادت على ذلك
ففيها تسع وثلاثون حقة إلى خمس عشرة ومائتين وأربعمائة فإذا زادت على ذلك
ففيها تسع وثلاثون حقة وبنت لبون إلى عشرين ومائتين وأربعمائة فإذا زادت على ذلك
ففيها أربعون حقة إلى خمس وعشرين ومائتين وأربعمائة فإذا زادت على ذلك
ففيها أربعون حقة وبنت لبون إلى ثلاثين ومائتين وأربعمائة فإذا زادت على ذلك
ففيها إحدى وأربعون حقة إلى خمس وثلاثين ومائتين وأربعمائة فإذا زادت على ذلك
ففيها إحدى وأربعون حقة وبنت لبون إلى أربعين ومائتين وأربعمائة فإذا زادت على ذلك
ففيها اثنتان وأربعون حقة إلى خمس وأربعين ومائتين وأربعمائة فإذا زادت على ذلك
ففيها اثنتان وأربعون حقة وبنت لبون إلى خمسين ومائتين وأربعمائة فإذا زادت على ذلك
ففيها ثلاث وأربعون حقة إلى خمس وخمسين ومائتين وأربعمائة فإذا زادت على ذلك
ففيها ثلاث وأربعون حقة وبنت لبون إلى ستين ومائتين وأربعمائة فإذا زادت على ذلك
ففيها أربع وأربعون حقة إلى خمس وستين ومائتين وأربعمائة فإذا زادت على ذلك
ففيها أربع وأربعون حقة وبنت لبون إلى سبعين ومائتين وأربعمائة فإذا زادت على ذلك
ففيها خمس وأربعون حقة إلى خمس وسبعين ومائتين وأربعمائة فإذا زادت على ذلك
ففيها خمس وأربعون حقة وبنت لبون إلى ثمانين ومائتين وأربعمائة فإذا زادت على ذلك
ففيها ست وأربعون حقة إلى خمس وثمانين ومائتين وأربعمائة فإذا زادت على ذلك
ففيها ست وأربعون حقة وبنت لبون إلى تسعين ومائتين وأربعمائة فإذا زادت على ذلك
ففيها سبع وأربعون حقة إلى خمس وتسعين ومائتين وأربعمائة فإذا زادت على ذلك
ففيها سبع وأربعون حقة وبنت لبون إلى مائة وأربعمائة فإذا زادت على ذلك
ففيها ثمان وأربعون حقة إلى خمس ومائة وأربعمائة فإذا زادت على ذلك
ففيها ثمان وأربعون حقة وبنت لبون إلى عشر ومائة وأربعمائة فإذا زادت على ذلك
ففيها تسع وأربعون حقة إلى خمس عشرة ومائة وأربعمائة فإذا زادت على ذلك
ففيها تسع وأربعون حقة وبنت لبون إلى عشرين ومائة وأربعمائة فإذا زادت على ذلك
ففيها خمسون حقة إلى خمس وعشرين ومائة وأربعمائة فإذا زادت على ذلك
ففيها خمسون حقة وبنت لبون إلى ثلاثين ومائة وأربعمائة فإذا زادت على ذلك
ففيها إحدى وخمسون حقة إلى خمس وثلاثين ومائة وأربعمائة فإذا زادت على ذلك
ففيها إحدى وخمسون حقة وبنت لبون إلى أربعين ومائة وأربعمائة فإذا زادت على ذلك
ففيها اثنتان وخمسون حقة إلى خمس وأربعين ومائة وأربعمائة فإذا زادت على ذلك
ففيها اثنتان وخمسون حقة وبنت لبون إلى خمسين ومائة وأربعمائة فإذا زادت على ذلك
ففيها ثلاث وخمسون حقة إلى خمس وخمسين ومائة وأربعمائة فإذا زادت على ذلك
ففيها ثلاث وخمسون حقة وبنت لبون إلى ستين ومائة وأربعمائة فإذا زادت على ذلك
ففيها أربع وخمسون حقة إلى خمس وستين ومائة وأربعمائة فإذا زادت على ذلك
ففيها أربع وخمسون حقة وبنت لبون إلى سبعين ومائة وأربعمائة فإذا زادت على ذلك
ففيها خمس وخمسون حقة إلى خمس وسبعين ومائة وأربعمائة فإذا زادت على ذلك
ففيها خمس وخمسون حقة وبنت لبون إلى ثمانين ومائة وأربعمائة فإذا زادت على ذلك
ففيها ست وخمسون حقة إلى خمس وثمانين ومائة وأربعمائة فإذا زادت على ذلك
ففيها ست وخمسون حقة وبنت لبون إلى تسعين ومائة وأربعمائة فإذا زادت على ذلك
ففيها سبع وخمسون حقة إلى خمس وتسعين ومائة وأربعمائة فإذا زادت على ذلك
ففيها سبع وخمسون حقة وبنت لبون إلى مائتين وأربعمائة فإذا زادت على ذلك
ففيها ثمان وخمسون حقة إلى خمس ومائتين وأربعمائة فإذا زادت على ذلك
ففيها ثمان وخمسون حقة وبنت لبون إلى عشر ومائتين وأربعمائة فإذا زادت على ذلك
ففيها تسع وخمسون حقة إلى خمس عشرة ومائتين وأربعمائة فإذا زادت على ذلك
ففيها تسع وخمسون حقة وبنت لبون إلى عشرين ومائتين وأربعمائة فإذا زادت على ذلك
ففيها ستون حقة إلى خمس وعشرين ومائتين وأربعمائة فإذا زادت على ذلك
ففيها ستون حقة وبنت لبون إلى ثلاثين ومائتين وأربعمائة فإذا زادت على ذلك
ففيها إحدى وستون حقة إلى خمس وثلاثين ومائتين وأربعمائة فإذا زادت على ذلك
ففيها إحدى وستون حقة وبنت لبون إلى أربعين ومائتين وأربعمائة فإذا زادت على ذلك
ففيها اثنتان وستون حقة إلى خمس وأربعين ومائتين وأربعمائة فإذا زادت على ذلك
ففيها اثنتان وستون حقة وبنت لبون إلى خمسين ومائتين وأربعمائة فإذا زادت على ذلك
ففيها ثلاث وستون حقة إلى خمس وخمسين ومائتين وأربعمائة فإذا زادت على ذلك
ففيها ثلاث وستون حقة وبنت لبون إلى ستين ومائتين وأربعمائة فإذا زادت على ذلك
ففيها أربع وستون حقة إلى خمس وستين ومائتين وأربعمائة فإذا زادت على ذلك
ففيها أربع وستون حقة وبنت لبون إلى سبعين ومائتين وأربعمائة فإذا زادت على ذلك
ففيها خمس وستون حقة إلى خمس وسبعين ومائتين وأربعمائة فإذا زادت على ذلك
ففيها خمس وستون حقة وبنت لبون إلى ثمانين ومائتين وأربعمائة فإذا زادت على ذلك
ففيها ست وستون حقة إلى خمس وثمانين ومائتين وأربعمائة فإذا زادت على ذلك
ففيها ست وستون حقة وبنت لبون إلى تسعين ومائتين وأربعمائة فإذا زادت على ذلك
ففيها سبع وستون حقة إلى خمس وتسعين ومائتين وأربعمائة فإذا زادت على ذلك
ففيها سبع وستون حقة وبنت لبون إلى مائة وأربعمائة فإذا زادت على ذلك
ففيها ثمان وستون حقة إلى خمس ومائة وأربعمائة فإذا زادت على ذلك
ففيها ثمان وستون حقة وبنت لبون إلى عشر ومائة وأربعمائة فإذا زادت على ذلك
ففيها تسع وستون حقة إلى خمس عشرة ومائة وأربعمائة فإذا زادت على ذلك
ففيها تسع وستون حقة وبنت لبون إلى عشرين ومائة وأربعمائة فإذا زادت على ذلك
ففيها سبعون حقة إلى خمس وعشرين ومائة وأربعمائة فإذا زادت على ذلك
ففيها سبعون حقة وبنت لبون إلى ثلاثين ومائة وأربعمائة فإذا زادت على ذلك
ففيها إحدى وسبعون حقة إلى خمس وثلاثين ومائة وأربعمائة فإذا زادت على ذلك
ففيها إحدى وسبعون حقة وبنت لبون إلى أربعين ومائة وأربعمائة فإذا زادت على ذلك
ففيها اثنتان وسبعون حقة إلى خمس وأربعين ومائة وأربعمائة فإذا زادت على ذلك
ففيها اثنتان وسبعون حقة وبنت لبون إلى خمسين ومائة وأربعمائة فإذا زادت على ذلك
ففيها ثلاث وسبعون حقة إلى خمس وخمسين ومائة وأربعمائة فإذا زادت على ذلك
ففيها ثلاث وسبعون حقة وبنت لبون إلى ستين ومائة وأربعمائة فإذا زادت على ذلك
ففيها أربع وسبعون حقة إلى خمس وستين ومائة وأربعمائة فإذا زادت على ذلك
ففيها أربع وسبعون حقة وبنت لبون إلى سبعين ومائة وأربعمائة فإذا زادت على ذلك
ففيها خمس وسبعون حقة إلى خمس وسبعين ومائة وأربعمائة فإذا زادت على ذلك
ففيها خمس وسبعون حقة وبنت لبون إلى ثمانين ومائة وأربعمائة فإذا زادت على ذلك
ففيها ست وسبعون حقة إلى خمس وثمانين ومائة وأربعمائة فإذا زادت على ذلك
ففيها ست وسبعون حقة وبنت لبون إلى تسعين ومائة وأربعمائة فإذا زادت على ذلك
ففيها سبع وسبعون حقة إلى خمس وتسعين ومائة وأربعمائة فإذا زادت على ذلك
ففيها سبع وسبعون حقة وبنت لبون إلى مائتين وأربعمائة فإذا زادت على ذلك
ففيها ثمان وسبعون حقة إلى خمس ومائتين وأربعمائة فإذا زادت على ذلك
ففيها ثمان وسبعون حقة وبنت لبون إلى عشر ومائتين وأربعمائة فإذا زادت على ذلك
ففيها تسع وسبعون حقة إلى خمس عشرة ومائتين وأربعمائة فإذا زادت على ذلك
ففيها تسع وسبعون حقة وبنت لبون إلى عشرين ومائتين وأربعمائة فإذا زادت على ذلك
ففيها ثمانون حقة إلى خمس وعشرين ومائتين وأربعمائة فإذا زادت على ذلك
ففيها ثمانون حقة وبنت لبون إلى ثلاثين ومائتين وأربعمائة فإذا زادت على ذلك
ففيها إحدى وثمانون حقة إلى خمس وثلاثين ومائتين وأربعمائة فإذا زادت على ذلك
ففيها إحدى وثمانون حقة وبنت لبون إلى أربعين ومائتين وأربعمائة فإذا زادت على ذلك
ففيها اثنتان وثمانون حقة إلى خمس وأربعين ومائتين وأربعمائة فإذا زادت على ذلك
ففيها اثنتان وثمانون حقة وبنت لبون إلى خمسين ومائتين وأربعمائة فإذا زادت على ذلك
ففيها ثلاث وثمانون حقة إلى خمس وخمسين ومائتين وأربعمائة فإذا زادت على ذلك
ففيها ثلاث وثمانون حقة وبنت لبون إلى ستين ومائتين وأربعمائة فإذا زادت على ذلك
ففيها أربع وثمانون حقة إلى خمس وستين ومائتين وأربعمائة فإذا زادت على ذلك
ففيها أربع وثمانون حقة وبنت لبون إلى سبعين ومائتين وأربعمائة فإذا زادت على ذلك
ففيها خمس وثمانون حقة إلى خمس وسبعين ومائتين وأربعمائة فإذا زادت على ذلك
ففيها خمس وثمانون حقة وبنت لبون إلى ثمانين ومائتين وأربعمائة فإذا زادت على ذلك
ففيها ست وثمانون حقة إلى خمس وثمانين ومائتين وأربعمائة فإذا زادت على ذلك
ففيها ست وثمانون حقة وبنت لبون إلى تسعين ومائتين وأربعمائة فإذا زادت على ذلك
ففيها سبع وثمانون حقة إلى خمس وتسعين ومائتين وأربعمائة فإذا زادت على ذلك
ففيها سبع وثمانون حقة وبنت لبون إلى مائة وأربعمائة فإذا زادت على ذلك
ففيها ثمان وثمانون حقة إلى خمس ومائة وأربعمائة فإذا زادت على ذلك
ففيها ثمان وثمانون حقة وبنت لبون إلى عشر ومائة وأربعمائة فإذا زادت على ذلك
ففيها تسع وثمانون حقة إلى خمس عشرة ومائة وأربعمائة فإذا زادت على ذلك
ففيها تسع وثمانون حقة وبنت لبون إلى عشرين ومائة وأربعمائة فإذا زادت على ذلك
ففيها تسعون حقة إلى خمس وعشرين ومائة وأربعمائة فإذا زادت على ذلك
ففيها تسعون حقة وبنت لبون إلى ثلاثين ومائة وأربعمائة فإذا زادت على ذلك
ففيها إحدى وتسعون حقة إلى خمس وثلاثين ومائة وأربعمائة فإذا زادت على ذلك
ففيها إحدى وتسعون حقة وبنت لبون إلى أربعين ومائة وأربعمائة فإذا زادت على ذلك
ففيها اثنتان وتسعون حقة إلى خمس وأربعين ومائة وأربعمائة فإذا زادت على ذلك
ففيها اثنتان وتسعون حقة وبنت لبون إلى خمسين ومائة وأربعمائة فإذا زادت على ذلك
ففيها ثلاث وتسعون حقة إلى خمس وخمسين ومائة وأربعمائة فإذا زادت على ذلك
ففيها ثلاث وتسعون حقة وبنت لبون إلى ستين ومائة وأربعمائة فإذا زادت على ذلك
ففيها أربع وتسعون حقة إلى خمس وستين ومائة وأربعمائة فإذا زادت على ذلك
ففيها أربع وتسعون حقة وبنت لبون إلى سبعين ومائة وأربعمائة فإذا زادت على ذلك
ففيها خمس وتسعون حقة إلى خمس وسبعين ومائة وأربعمائة فإذا زادت على ذلك
ففيها خمس وتسعون حقة وبنت لبون إلى ثمانين ومائة وأربعمائة فإذا زادت على ذلك
ففيها ست وتسعون حقة إلى خمس وثمانين ومائة وأربعمائة فإذا زادت على ذلك
ففيها ست وتسعون حقة وبنت لبون إلى تسعين ومائة وأربعمائة فإذا زادت على ذلك
ففيها سبع وتسعون حقة إلى خمس وتسعين ومائة وأربعمائة فإذا زادت على ذلك
ففيها سبع وتسعون حقة وبنت لبون إلى مائتين وأربعمائة فإذا زادت على ذلك
ففيها ثمان وتسعون حقة إلى خمس ومائتين وأربعمائة فإذا زادت على ذلك
ففيها ثمان وتسعون حقة وبنت لبون إلى عشر ومائتين وأربعمائة فإذا زادت على ذلك
ففيها تسع وتسعون حقة إلى خمس عشرة ومائتين وأربعمائة فإذا زادت على ذلك
ففيها تسع وتسعون حقة وبنت لبون إلى عشرين ومائتين وأربعمائة فإذا زادت على ذلك
ففيها مائة حقة إلى خمس وعشرين ومائتين وأربعمائة فإذا زادت على ذلك
ففيها مائة حقة وبنت لبون إلى ثلاثين ومائتين وأربعمائة فإذا زادت على ذلك
ففيها إحدى ومائة حقة إلى خمس وثلاثين ومائتين وأربعمائة فإذا زادت على ذلك
ففيها إحدى ومائة حقة وبنت لبون إلى أربعين ومائتين وأربعمائة فإذا زادت على ذلك
ففيها اثنتان ومائة حقة إلى خمس وأربعين ومائتين وأربعمائة فإذا زادت على ذلك
ففيها اثنتان ومائة حقة وبنت لبون إلى خمسين ومائتين وأربعمائة فإذا زادت على ذلك
ففيها ثلاث ومائة حقة إلى خمس وخمسين ومائتين وأربعمائة فإذا زادت على ذلك
ففيها ثلاث ومائة حقة وبنت لبون إلى ستين ومائتين وأربعمائة فإذا زادت على ذلك
ففيها أربع ومائة حقة إلى خمس وستين ومائتين وأربعمائة فإذا زادت على ذلك
ففيها أربع ومائة حقة وبنت لبون إلى سبعين ومائتين وأربعمائة فإذا زادت على ذلك
ففيها خمس ومائة حقة إلى خمس وسبعين ومائتين وأربعمائة فإذا زادت على ذلك
ففيها خمس ومائة حقة وبنت لبون إلى ثمانين ومائتين وأربعمائة فإذا زادت على ذلك
ففيها ست ومائة حقة إلى خمس وثمانين ومائتين وأربعمائة فإذا زادت على ذلك
ففيها ست ومائة حقة وبنت لبون إلى تسعين ومائتين وأربعمائة فإذا زادت على ذلك
ففيها سبع ومائة حقة إلى خمس وتسعين ومائتين وأربعمائة فإذا زادت على ذلك
ففيها سبع ومائة حقة وبنت لبون إلى مائة وأربعمائة فإذا زادت على ذلك
ففيها ثمان ومائة حقة إلى خمس ومائة وأربعمائة فإذا زادت على ذلك
ففيها ثمان ومائة حقة وبنت لبون إلى عشر ومائة وأربعمائة فإذا زادت على ذلك
ففيها تسع ومائة حقة إلى خمس عشرة ومائة وأربعمائة فإذا زادت على ذلك
ففيها تسع ومائة حقة وبنت لبون إلى عشرين ومائة وأربعمائة فإذا زادت على ذلك
ففيها مائة وعشرون حقة إلى خمس وعشرين ومائة وأربعمائة فإذا زادت على ذلك
ففيها مائة وعشرون حقة وبنت لبون إلى ثلاثين ومائة وأربعمائة فإذا زادت على ذلك
ففيها إحدى ومائة وعشرون حقة إلى خمس وثلاثين ومائة وأربعمائة فإذا زادت على ذلك
ففيها إحدى ومائة وعشرون حقة وبنت لبون إلى أربعين ومائة وأربعمائة فإذا زادت على ذلك
ففيها اثنتان ومائة وعشرون حقة إلى خمس وأربعين ومائة وأربعمائة فإذا زادت على ذلك
ففيها اثنتان ومائة وعشرون حقة وبنت لبون إلى خمسين ومائة وأربعمائة فإذا زادت على ذلك
ففيها ثلاث ومائة وعشرون حقة إلى خمس وخمسين ومائة وأربعمائة فإذا زادت على ذلك
ففيها ثلاث ومائة وعشرون حقة وبنت لبون إلى ستين ومائة وأربعمائة فإذا زادت على ذلك
ففيها أربع ومائة وعشرون حقة إلى خمس وستين ومائة وأربعمائة فإذا زادت على ذلك
ففيها أربع ومائة وعشرون حقة وبنت لبون إلى سبعين ومائة وأربعمائة فإذا زادت على ذلك
ففيها خمس ومائة وعشرون حقة إلى خمس وسبعين ومائة وأربعمائة فإذا زادت على ذلك
ففيها خمس ومائة وعشرون حقة وبنت لبون إلى ثمانين ومائة وأربعمائة فإذا زادت على ذلك
ففيها ست ومائة وعشرون حقة إلى خمس وثمانين ومائة وأربعمائة فإذا زادت على ذلك
ففيها ست ومائة وعشرون حقة وبنت لبون إلى تسعين ومائة وأربعمائة فإذا زادت على ذلك
ففيها سبع ومائة وعشرون حقة إلى خمس وتسعين ومائة وأربعمائة فإذا زادت على ذلك
ففيها سبع ومائة وعشرون حقة وبنت لبون إلى مائتين وأربعمائة فإذا زادت على ذلك
ففيها ثمان ومائة وعشرون حقة إلى خمس ومائتين وأربعمائة فإذا زادت على ذلك
ففيها ثمان ومائة وعشرون حقة وبنت لبون إلى عشر ومائتين وأربعمائة فإذا زادت على ذلك
ففيها تسع ومائة وعشرون حقة إلى خمس عشرة ومائتين وأربعمائة فإذا زادت على ذلك
ففيها تسع ومائة وعشرون حقة وبنت لبون إلى عشرين ومائتين وأربعمائة فإذا زادت على ذلك
ففيها مائة وثلاثون حقة إلى خمس وعشرين ومائتين وأربعمائة فإذا زادت على ذلك
ففيها مائة وثلاثون حقة وبنت لبون إلى ثلاثين ومائتين وأربعمائة فإذا زادت على ذلك
ففيها إحدى ومائة وثلاثون حقة إلى خمس وثلاثين ومائتين وأربعمائة فإذا زادت على ذلك
ففيها إحدى ومائة وثلاثون حقة وبنت لبون إلى أربعين ومائتين وأربعمائة فإذا زادت على ذلك
ففيها اثنتان ومائة وثلاثون حقة إلى خمس وأربعين ومائتين وأربعمائة فإذا زادت على ذلك
ففيها اثنتان ومائة وثلاثون حقة وبنت لبون إلى خمسين ومائتين وأربعمائة فإذا زادت على ذلك
ففيها ثلاث ومائة وثلاثون حقة إلى خمس وخمسين ومائتين وأربعمائة فإذا زادت على ذلك
ففيها ثلاث ومائة وثلاثون حقة وبنت لبون إلى ستين ومائتين وأربعمائة فإذا زادت على ذلك
ففيها أربع ومائة وثلاثون حقة إلى خمس وستين ومائتين وأربعمائة فإذا زادت على ذلك
ففيها أربع ومائة وثلاثون حقة وبنت لبون إلى سبعين ومائتين وأربعمائة فإذا زادت على ذلك
ففيها خمس ومائة وثلاثون حقة إلى خمس وسبعين ومائتين وأربعمائة فإذا زادت على ذلك
ففيها خمس ومائة وثلاثون حقة وبنت لبون إلى ثمانين ومائتين وأربعمائة فإذا زادت على ذلك
ففيها ست ومائة وثلاثون حقة إلى خمس وثمانين ومائتين وأربعمائة فإذا زادت على ذلك
ففيها ست ومائة وثلاثون حقة وبنت لبون إلى تسعين ومائتين وأربعمائة فإذا زادت على ذلك
ففيها سبع ومائة وثلاثون حقة إلى خمس وتسعين ومائتين وأربعمائة فإذا زادت على ذلك
ففيها سبع ومائة وثلاثون حقة وبنت لبون إلى مائة وأربعمائة فإذا زادت على ذلك
ففيها ثمان ومائة وثلاثون حقة إلى خمس ومائة وأربعمائة فإذا زادت على ذلك
ففيها ثمان ومائة وثلاثون حقة وبنت لبون إلى عشر ومائة وأربعمائة فإذا زادت على ذلك
ففيها تسع ومائة وثلاثون حقة إلى خمس عشرة ومائة وأربعمائة فإذا زادت على ذلك
ففيها تسع ومائة وثلاثون حقة وبنت لبون إلى عشرين ومائة وأربعمائة فإذا زادت على ذلك
ففيها مائة وأربعون حقة إلى خمس وعشرين ومائة وأربعمائة فإذا زادت على ذلك
ففيها مائة وأربعون حقة وبنت لبون إلى ثلاثين ومائة وأربعمائة فإذا زادت على ذلك
ففيها إحدى ومائة وأربعون حقة إلى خمس وثلاثين ومائة وأربعمائة فإذا زادت على ذلك
ففيها إحدى ومائة وأربعون حقة وبنت لبون إلى أربعين ومائة وأربعمائة فإذا زادت على ذلك
ففيها اثنتان ومائة وأربعون حقة إلى خمس وأربعين ومائة وأربعمائة فإذا زادت على ذلك
ففيها اثنتان ومائة وأربعون حقة وبنت لبون إلى خمسين ومائة وأربعمائة فإذا زادت على ذلك
ففيها ثلاث ومائة وأربعون حقة إلى خمس وخمسين ومائة وأربعمائة فإذا زادت على ذلك
ففيها ثلاث ومائة وأربعون حقة وبنت لبون إلى ستين ومائة وأربعمائة فإذا زادت على ذلك
ففيها أربع ومائة وأربعون حقة إلى خمس وستين ومائة وأربعمائة فإذا زادت على ذلك
ففيها أربع ومائة وأربعون حقة وبنت لبون إلى سبعين ومائة وأربعمائة فإذا زادت على ذلك
ففيها خمس ومائة وأربعون حقة إلى خمس وسبعين ومائة وأربعمائة فإذا زادت على ذلك
ففيها خمس ومائة وأربعون حقة وبنت لبون إلى ثمانين ومائة وأربعمائة فإذا زادت على ذلك
ففيها ست ومائة وأربعون حقة إلى خمس وثمانين ومائة وأربعمائة فإذا زادت على ذلك
ففيها ست ومائة وأربعون حقة وبنت لبون إلى تسعين ومائة وأربعمائة فإذا زادت على ذلك
ففيها سبع ومائة وأربعون حقة إلى خمس وتسعين ومائة وأربعمائة فإذا زادت على ذلك
ففيها سبع ومائة وأربعون حقة وبنت لبون إلى مائتين وأربعمائة فإذا زادت على ذلك
ففيها ثمان ومائة وأربعون حقة إلى خمس ومائتين وأربعمائة فإذا زادت على ذلك
ففيها ثمان ومائة وأربعون حقة وبنت لبون إلى عشر ومائتين وأربعمائة فإذا زادت على ذلك
ففيها تسع ومائة وأربعون حقة إلى خمس عشرة ومائتين وأربعمائة فإذا زادت على ذلك
ففيها تسع ومائة وأربعون حقة وبنت لبون إلى عشرين ومائتين وأربعمائة فإذا زادت على ذلك
ففيها مائة وخمسون حقة إلى خمس وعشرين ومائتين وأربعمائة فإذا زادت على ذلك
ففيها مائة وخمسون حقة وبنت لبون إلى ثلاثين ومائتين وأربعمائة فإذا زادت على ذلك
ففيها إحدى ومائة وخمسون حقة إلى خمس وثلاثين ومائتين وأربعمائة فإذا زادت على ذلك
ففيها إحدى ومائة وخمسون حقة وبنت لبون إلى أربعين ومائتين وأربعمائة فإذا زادت على ذلك
ففيها اثنتان ومائة وخمسون حقة إلى خمس وأربعين ومائتين وأربعمائة فإذا زادت على ذلك
ففيها اثنتان ومائة وخمسون حقة وبنت لبون إلى خمسين ومائتين وأربعمائة فإذا زادت على ذلك
ففيها ثلاث ومائة وخمسون حقة إلى خمس وخمسين ومائتين وأربعمائة فإذا زادت على ذلك
ففيها ثلاث ومائة وخمسون حقة وبنت لبون إلى ستين ومائتين وأربعمائة فإذا زادت على ذلك
ففيها أربع ومائة وخمسون حقة إلى خمس وستين ومائتين وأربعمائة فإذا زادت على ذلك
ففيها أربع ومائة وخمسون حقة وبنت لبون إلى سبعين ومائتين وأربعمائة فإذا زادت على ذلك
ففيها خمس ومائة وخمسون حقة إلى خمس وسبعين ومائتين وأربعمائة فإذا زادت على ذلك
ففيها خمس ومائة وخمسون حقة وبنت لبون إلى ثمانين ومائتين وأربعمائة فإذا زادت على ذلك
ففيها ست ومائة وخمسون حقة إلى خمس وثمانين ومائتين وأربعمائة فإذا زادت على ذلك
ففيها ست ومائة وخمسون حقة وبنت لبون إلى تسعين ومائتين وأربعمائة فإذا زادت على ذلك
ففيها سبع ومائة وخمسون حقة إلى خمس وتسعين ومائتين وأربعمائة فإذا زادت على ذلك
ففيها سبع ومائة وخمسون حقة وبنت لبون إلى مائة وأربعمائة فإذا زادت على ذلك
ففيها ثمان ومائة وخمسون حقة إلى خمس ومائة وأربعمائة فإذا زادت على ذلك
ففيها ثمان ومائة وخمسون حقة وبنت لبون إلى عشر ومائة وأربعمائة فإذا زادت على ذلك
ففيها تسع ومائة وخمسون حقة إلى خمس عش

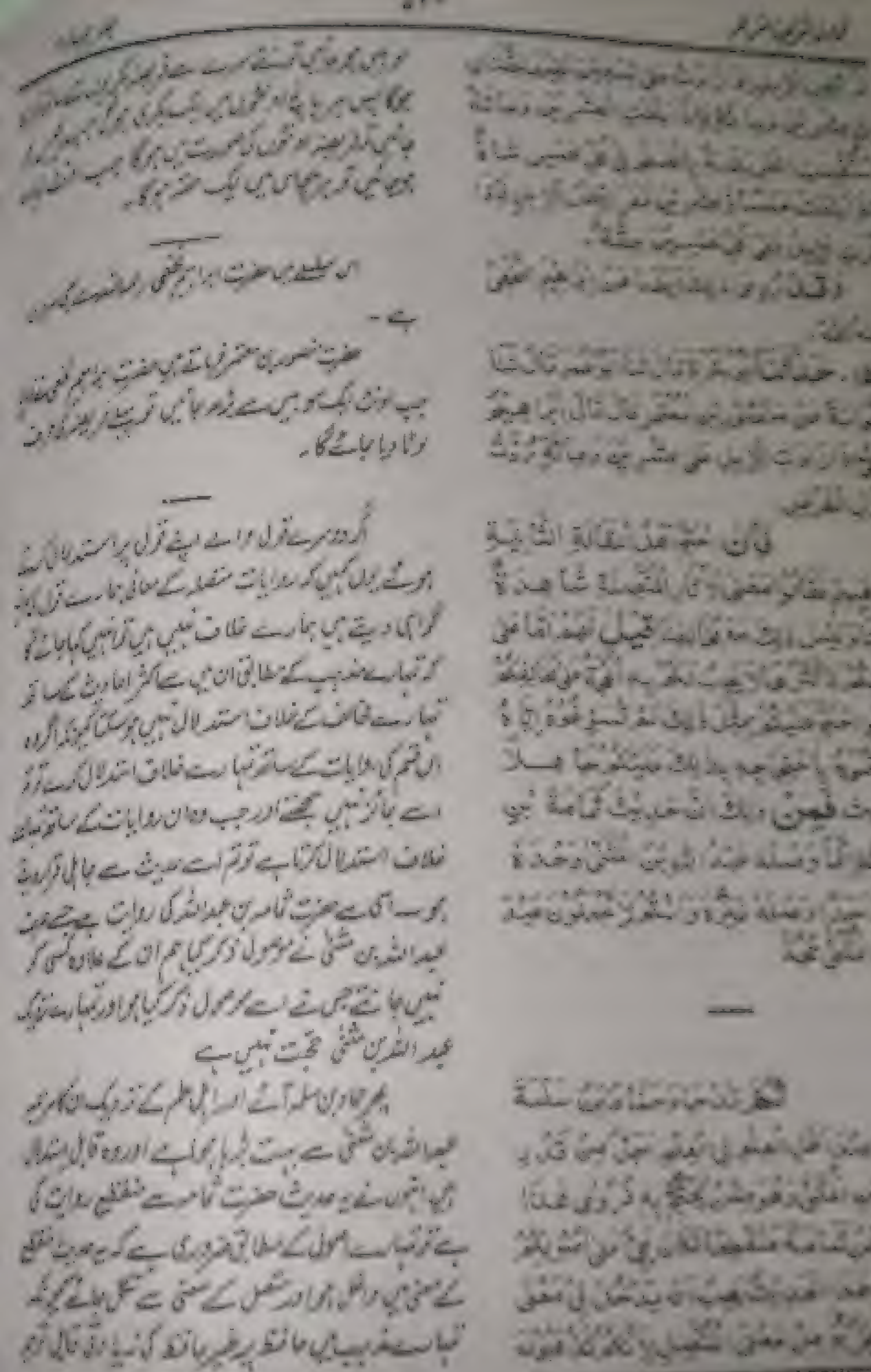

لا غير حافظ على الحافظ غير متصل

وأما سليمان بن داود عن ابن أبي ذئب فقد
وقد سمعت ابن أبي داود يقول
سليمان بن داود الهاشمي
عن عمر شيئا

١٥٥٨ - ومما يدل أيضا على وهاء هذا الحديث
اختلاف أصحاب الزهري في ألفاظه
ومن روى عن الزهري في ذلك شيئا
روى عنه الصحيفة التي عند آل عمر
عنه

أفترى الزهري يأتي قرائض إلى
سنده عن أبي بكر بن محمد بن عمرو بن حزم
عن أبيه عن جده وهم جميعا أئمة وأهل علم وما
خفي عنهم فيسكت عن ذلك ويضطر إلى
الرجوع إلى صحيفة عمر عن صدقة فيحدث
بها هذا عندنا مما لا يجوز على مثله -

فإن قال قائل فإن حديث في مقدر عن
عبد الله بن أبي بكر حديث متصل لا مقطع
لأحد فيه قيل له ما هو بمتصل لأن مقدر
إنما رواه عن عبد الله بن أبي بكر عن أبيه عن
جده وجده محمد بن أبي بلتعة وهو لم يدرك النبي صلى
الله عليه وسلم ولا ولد إلا بعد أن كتب رسول الله
صلى الله عليه وسلم هذا الكتاب لأبيه بأشهر

اس کے علاوہ

١٥٥٨ - اور اس حدیث کے ضعف پر اس کا بھی دلالت کرتا ہے کہ اصحاب زہری کا اس کے الفاظ میں اختلاف ہے اور جس نے زہری سے اس بارے میں کچھ روایت کیا ہے اس نے اس صحیفہ سے روایت کیا ہے جو آل عمر کے پاس ہے اور جو عمر سے صدقہ کے بارے میں مروی ہے۔

کیا تم خیال کرتے ہو کہ زہری قرائض کے بارے میں ابوبکر بن محمد بن عمرو بن حزم کی سند سے اپنے والد سے اور ان کے دادا سے روایت کرتے ہیں حالانکہ وہ سب کے سب ائمہ اور اہل علم ہیں اور جو ان پر مخفی ہے اس سے وہ خاموش ہیں اور اضطرار کی وجہ سے صحیفہ عمر عن صدقہ کی طرف رجوع کرتے ہیں اور اس سے حدیث بیان کرتے ہیں ہمارے نزدیک یہ ایسی بات ہے جو اس پر جائز نہیں ہے۔

اگر کوئی کہنے والا کہے کہ مقدر کی حدیث عبداللہ بن ابوبکر سے متصل ہے اس میں کسی کو طعن کرنے کا حق نہیں ہے تو اس کے جواب میں کہا جائے گا کہ وہ متصل نہیں ہے کیونکہ مقدر نے اس کو عبداللہ بن ابوبکر سے اور انہوں نے اپنے والد سے اور انہوں نے اپنے دادا سے روایت کیا ہے اور مقدر نے محمد بن ابی بلتعہ کو پایا ہے اور وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تھے اور مقدر کی ولادت اس وقت ہوئی ہے جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ کتاب اپنے والد کے لئے لکھی تھی۔

[illegible] فقد ثبت [illegible]

۱۵۶۔ وَلَقَدْ حَدَّثَنِي عِيسَى بْنُ عُثْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا

اتصال کی علامت ہوتی ہے کیونکہ [illegible]
عبداللہ کی روایت سے ہے۔ اگر ان کا سماع ثابت ہو جائے تو
ہمارے نزدیک حدیث متصل ہوگی اور تم لوگ منقطع حدیث سے استدلال
ثابت ہو گیا اور تم لوگ منقطع حدیث سے استدلال
ثابت ہو گیا اب رہا ان کا یہ کہنا کہ ہم نے جو حدیث
ہے وہ منقطع ہے اور تم نے جو حدیث سماع کی ہے اس سے خلاف
منقطع کے ساتھ استدلال کی اجازت نہیں دیتے تو اس کا جواب
اس قسم کی حدیث کے ساتھ اس کے خلاف استدلال کی جو تم نے
بات تو واجب ہے کہ عدم اتصال کسی بھی جگہ حدیث کی قوت کو
کر دیتا ہے تو ہر جگہ اس کا ہونا ضروری ہے اور اگر بات ایسی
ہے کہ کسی جگہ اتصال سند کے بغیر بھی حدیث کو اس طرح قبول
کیا جاتا ہے کہ اس کا راوی ثقہ ہے تو ہر جگہ ایسی کا قبول کرنا
واجب ہے۔

تم لوگوں نے کہا کہ حضرت شرحبیل بن حرم کی روایت منقطع ہے
اور اس میں اضافہ ہے لہٰذا ہم لوگوں کو اس سے استدلال
نہیں کرنا چاہئے اور اس سلسلے میں دوسری روایات اور اس کے
کو پیش کیا جائے گا کہ حضرت قرہ بن حرم کی روایت میں اضطراب پایا جاتا ہے
اور حضرت قیس بن سعد نے اس حدیث کو ابوبکر بن محمد بن عمرو بن حزم
سے روایت کیا جیسا کہ ہم نے ذکر کیا اور حضرت قیس بن سعد ثقہ حافظ
ہیں اور حضرت زہری کی جو روایت ان کے خلاف ہے وہ حضرت
زہری سے ان لوگوں نے روایت کی ہے جن کی حضرت زہری سے روایت
کو ہم قبول نہیں کرتے کیونکہ ہمارے نزدیک وہ کمزور ہیں جہاں
تک حضرت عمر کی روایت کا تعلق ہے تو انہوں نے حضرت
عبداللہ بن ابی بکر سے اور انہوں نے اپنے باپ سے روایت
کیا ہے اور حضرت عبداللہ بن ابی بکر کے حفظ و اتقان میں حضرت
قیس بن سعد کی طرح نہیں ہیں۔

حضرت امام شافعی فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت سفیان بن
عیینہ سے سنا فرماتے تھے جب ہم کسی شخص کو دیکھتے ہیں کہ

كِتَابُ الْوَصَايَا

وصیتوں کا بیان

بَابُ ۳۲۳ مَا يَجُوزُ فِيهِ الْوَصَايَا مِنَ الْأَمْوَالِ وَمَا يَفْعَلُهُ الْمَرِيضُ فِي مَرَضِهِ الَّذِي يَمُوتُ مِنَ الْهِبَاتِ وَالصَّدَقَاتِ وَالْعَتَاقِ

۱۵۵۷۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ الْآمُلِيُّ قَالَ أَنْبَأَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ مَرِضْتُ عَامَ الْفَتْحِ مَرَضًا أَشْفَيْتُ مِنْهُ عَلَى الْمَوْتِ فَأَتَانِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعُودُنِي فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي قَدْ بَلَغَ بِي مِنَ الْوَجَعِ مَا تَرَى وَأَنَا ذُو مَالٍ وَلَا يَرِثُنِي إِلَّا ابْنَةٌ لِي وَاحِدَةٌ أَفَأَتَصَدَّقُ بِثُلُثَيْ مَالِي قَالَ لَا قُلْتُ فَالشَّطْرُ قَالَ لَا قُلْتُ الثُّلُثُ قَالَ الثُّلُثُ وَالثُّلُثُ كَثِيرٌ

۱۵۵۸۔ حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ أَنْبَأَنَا أَبُو بَكْرٍ يَعْنِي ابْنَ عَيَّاشٍ قَالَ أَنْبَأَنَا مُصْعَبُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ سَعْدٍ قَالَ جَاءَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ أُوصِي بِمَالِي كُلِّهِ قَالَ لَا قُلْتُ فَالنِّصْفُ قَالَ لَا قُلْتُ فَالثُّلُثُ قَالَ فَالثُّلُثُ وَالثُّلُثُ كَثِيرٌ

باب ۳۲۳ کتنے مال کی وصیت جائز ہے اور مرض الموت میں صدقہ دینے اور آزاد کرنے کا حکم

حضرت عامر بن سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہما اپنے والد سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں میں فتح مکہ کے سال اس قدر بیمار ہوا کہ موت کے کنارے پہنچ گیا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم میری بیمار پرسی کے لیے تشریف لائے تو میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! میرے پاس بہت زیادہ مال ہے اور میری وارث میری ایک بیٹی ہے کیا میں اپنا تمام مال صدقہ کر دوں؟ آپ نے فرمایا نہیں انہوں نے پوچھا میں دو تہائی مال صدقہ کر دوں فرمایا نہیں کہا نصف مال؟ فرمایا نہیں عرض کیا ایک تہائی؟ فرمایا ہاں ایک تہائی اور تہائی بھی زیادہ ہے۔

حضرت مصعب بن سعد اپنے والد سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے میری بیمار پرسی فرمائی میں نے پوچھا میں اپنے تمام مال کی وصیت کر دوں؟ فرمایا نہیں میں نے عرض کیا نصف کی؟ فرمایا نہیں میں نے پوچھا تہائی کی؟ فرمایا ہاں اور تہائی بھی زیادہ ہے۔

١٥٥٩ - حدثنا محمد قال انا أبو بكر قال انا حفص
عن ليث عن عطاء عن ابن السائب عن أبي عبد الرحمن
السلمي قال ذكر الوصية عند علي فقال ما أرى الرجل على يقينه أن لا يوصي بثلثه
ما أرى الثلث كثيرا أن يدع بعده أن يوصي بثلثه ولم يزل يقول ما أرى الثلث
كثيرا حتى تمنينا أنه قال ما أرى الثلث كثيرا ما أحسن ما أجحف

١٥٦٠ - واختلفوا في ذلك واحتج الذين
قالوا لا يوصي بالثلث بما حدثنا محمد بن بشار قال حدثنا عبد الأعلى وبشر بن نصر قالا حدثنا
عبد الله بن وهب قال أخبرني طلحة بن عمرو
الحضرمي عن عطاء عن أبي هريرة قال قال
رسول الله صلى الله عليه وسلم إن الله عز وجل
جعل لكم ثلث أموالكم آخر أعمالكم زيادة
في أعمالكم

وما الفهم في ذلك آخرون فقالوا يشبه
أن يقصر في وصيته عن ثلث ماله بقول
رسول الله صلى الله عليه وسلم الثلث والثلث
كثير

١٥٦١ - فمما روي في ذلك عمن ذهب إليه من
المتقدمين من حدثنا محمد قال حدثنا خريمة قال حدثنا
عباد قال حدثنا حماد عن هشام بن عروة عن
عروة قال كان ابن عباس يقول استقصروا
من قول النبي صلى الله عليه وسلم إنه قال الثلث

١٥٦٢ - حدثنا محمد قال حدثنا خريمة قال
قال حدثنا عباد قال انا حميد عن بكير عن عبد الله
قال قضيت في حميد عن عبد الرحمن الحميري

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے ابن السائب عن ابی عبد الرحمن السلمی نے وصیت کے بارے میں پوچھا تو فرمایا کہ میں نہیں سمجھتا کہ کوئی شخص اپنے یقین پر ہو اور وصیت نہ کرے اپنے تہائی مال کی وصیت کرے میں نہیں سمجھتا کہ تہائی مال بہت ہے یہاں تک کہ ہم نے تمنا کی کہ کاش آپ نے کہا ہوتا کہ میں نہیں سمجھتا کہ تہائی مال بہت ہے کیا ہی اچھا ہوتا اگر آپ یہ کہتے۔

١٥٦٠ - اور اختلف کیا ہے اس میں جو کہتے ہیں کہ وصیت نہ کرے تہائی مال کی ان کی دلیل وہ حدیث ہے جو ہمیں بیان کی محمد بن بشار نے کہا ہمیں بیان کیا عبد الاعلیٰ اور بشر بن نصر نے کہا ہمیں بیان کیا عبد اللہ بن وہب نے کہا مجھے خبر دی طلحہ بن عمرو الحضرمی نے عطاء سے انہوں نے ابی ہریرہ سے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ عز وجل نے تمہارے لیے تہائی مال کا اضافہ کیا تمہارے آخری اعمال میں تمہارے اعمال کی زیادتی کے لیے۔

اور سمجھا ہے اس کو دوسروں نے کہا کہ یہ اشارہ ہے اس طرف کہ کم کرے اپنی وصیت کو تہائی مال سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قول کی وجہ سے کہ تہائی بہت ہے یا زیادہ ہے

١٥٦١ - پس مما روی ہے اس بارے میں ان سے جو گئے ہیں اس طرف جو ہمیں بیان کی محمد نے کہا ہمیں بیان کیا خریمہ نے کہا ہمیں بیان کیا عباد نے کہا ہمیں بیان کیا حماد نے ہشام بن عروہ سے عروہ سے کہ ابن عباس کہتے تھے کہ کم کرو تم وصیت کو تہائی مال سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے قول کی وجہ سے کہ بیشک آپ نے فرمایا تہائی بہت ہے

١٥٦٢ - حدثنا محمد قال حدثنا خریمة قال حدثنا عباد قال انا حمید عن بکیر عن عبد اللہ قال قضیت فی حمید عن عبد الرحمن الحمیری

حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے بکیر نے عبد الرحمن الحمیری کے بارے میں فیصلہ کیا ہے کہ وہ ایک تہائی مال کی وصیت کرے اس کے لیے جائز ہے کہ وہ تہائی مال سے کم کی وصیت کرے کیونکہ وہ ایک تہائی مال کی وصیت کر سکتا ہے اور تہائی مال سے زیادہ کی وصیت نہیں کر سکتا ہے

اس مسئلے میں مختلف ہے اس سے جو روایت ہے حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے کہ انہوں نے فیصلہ کیا اس شخص کے بارے میں جس نے وصیت کی ہے اپنے مال کی ایک تہائی سے کم کی اور اس کے ورثاء نے اجازت دی ہے اس کی وصیت کی تو ان کے لیے جائز ہے اس کا مطلب یہ ہے کہ

[illegible]

فہمن [illegible]

[illegible]

۱۵۹۲۔ [illegible]

۱۵۹۳۔ [illegible]

کا جو صاحب اولاد اور والدہ جائداد مال کی وصیت کرے۔

تو جیسے قول سابق کی اس قول والے کے ساتھ [illegible] اگر خدا نے چاہا تو وصیت کرنے والے کے لیے [illegible] جائز قرار دیا تو اس کی یہ قول [illegible] کا ثبوت ہے حضرت امام ابوحنیفہ امام ابو یوسف [illegible] بھی اس بات کے قائلین میں شامل ہیں اس کے بعد علماء نے [illegible] کے صحیح اور صحت میں گفتگو کی ہے جیسے کہ [illegible] مرجائے تو علماء کی اکثریت کا قول یہ ہے کہ باقی وصیتوں کے [illegible] کے تہائی حصے تک ایسا کر سکتا ہے حضرت امام ابوحنیفہ، امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا یہی قول ہے جب کہ [illegible] ایک جماعت کے نزدیک صحیح اللہ رحمہ آدمی کی طرح پورے مال میں [illegible] کر سکتا ہے ہمارے علم کے مطابق متقدمین میں سے کسی نے یہ قول نہیں کیا۔

ہم نے اس سے پہلے اسی کتاب میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ہے وہ فرماتی ہیں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے مجھے مقام عالیہ کے مال سے بیس صاع انوری جوئی کھجوریں عنایت فرمائیں جب آپ بیمار ہوئے تو فرمایا میں نے تمہیں مقام عالیہ سے بیس صاع انوری جوئی کھجوریں دی تھیں اگر تم نے کاٹ کر اپنی حفاظت میں لے لیتی تو وہ تمہاری ہوتیں لیکن اب تو وہ وارثوں کا مال ہے۔ لہٰذا تم (سب بہن بھائی) اسے قرآن کے حکم کے مطابق باہم تقسیم کر لیں۔

تو حضرت صدیقہ رضی اللہ عنہا نے خبر دی کہ اگر وہ ان کی ملکیت میں اس پر قبضہ کر لیتیں تو ان کی ملکیت ہو جاتیں اور اب ان کے لیے ناجائز قرار دیا جیسا کہ اب وصیت کرنا جائز نہیں اس پر حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ پر اعتراض نہیں کیا تو اس بات

فہرست

۱۔ وقف کی تعریف ۔۔۔ ۱

۲۔ وقف کی شرائط ۔۔۔ ۲

۳۔ وقف کی اقسام ۔۔۔ ۳

۴۔ وقف کے احکام ۔۔۔ ۴

۵۔ وقف کے مصارف ۔۔۔ ۵

۶۔ وقف کے متولی ۔۔۔ ۶

۷۔ وقف کی آمدنی ۔۔۔ ۷

۸۔ وقف کی تبدیلی ۔۔۔ ۸

۹۔ وقف کی منسوخی ۔۔۔ ۹

۱۰۔ وقف کی ترمیم ۔۔۔ ۱۰

۱۱۔ وقف کی تنسیخ ۔۔۔ ۱۱

۱۲۔ وقف کی تحلیل ۔۔۔ ۱۲

۱۳۔ وقف کی تحویل ۔۔۔ ۱۳

۱۴۔ وقف کی تحویل ۔۔۔ ۱۴

۱۵۔ وقف کی تحویل ۔۔۔ ۱۵

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] أن كان [illegible] صلى الله عليه وسلم [illegible] فكذلك هو دليل على أن قولها في ذلك لم يكن عندنا والله أعلم على أنه قد روي عن عائشة ما يدل على أن قولها في ذلك لم يكن عندها على ما ذهب إليه من ذهب إلى تثنية القرعة وكيف تكون القرعة مثنوية وقد كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يعمل بما في قد أعلم المسلمون على أنه عمل بما فيه من بعده.

١٥٤٣. فذكروا ما حدثنا ابن مرزوق قال ثنا عبيد الله بن عمرو عن إسحق بن راشد عن الزهري عن عروة وسعيد بن المسيب وعبيد الله بن عبد الله بن عتبة وعلقمة بن وقاص عن عائشة قالت كان رسول الله صلى الله عليه وسلم إذا أراد سفرا أقرع بين نسائه فأيتهن خرج سهمها خرج بها معه.

١٥٤٤. حدثنا فهد قال ثنا أبو صالح قال ثني الليث قال ثني يونس بن يزيد عن ابن شهاب فذكر بإسناده ومثله.

١٥٤٥. حدثنا فهد قال ثنا يوسف بن يعقوب قال ثنا عبيد الله بن إدريس عن محمد بن إسحق قال ثنا محمد بن مسلم عن عروة بن الزبير عن عائشة وعن عبيد الله بن عبد الله بن عتبة عن عائشة وعلقمة بن وقاص وسعيد بن المسيب وعبيد الله بن عبد الله بن أبي بكر عن عمرة عن عائشة ويحيى بن عباد عن

[illegible] أن [illegible] صلى الله عليه وسلم [illegible] على أنه قد روي عن عائشة ما يدل على أن قولها في ذلك لم يكن عندها على ما ذهب إليه من ذهب إلى تثنية القرعة وكيف تكون القرعة مثنوية وقد كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يعمل بما في قد أعلم المسلمون على أنه عمل بما فيه من بعده.

١٥٤٣. فذكروا ما حدثنا ابن مرزوق قال ثنا عبيد الله بن عمرو عن إسحق بن راشد عن الزهري عن عروة وسعيد بن المسيب وعبيد الله بن عبد الله بن عتبة وعلقمة بن وقاص عن عائشة قالت كان رسول الله صلى الله عليه وسلم إذا أراد سفرا أقرع بين نسائه فأيتهن خرج سهمها خرج بها معه.

١٥٤٤. حدثنا فهد قال ثنا أبو صالح قال ثني الليث قال ثني يونس بن يزيد عن ابن شهاب فذكر بإسناده ومثله.

١٥٤٥. حدثنا فهد قال ثنا يوسف بن يعقوب قال ثنا عبيد الله بن إدريس عن محمد بن إسحق قال ثنا محمد بن مسلم عن عروة بن الزبير عن عائشة وعن عبيد الله بن عبد الله بن عتبة عن عائشة وعلقمة بن وقاص وسعيد بن المسيب وعبيد الله بن عبد الله بن أبي بكر عن عمرة عن عائشة ويحيى بن عباد عن

حضرت ابو الطاہر عبداللہ بن عبدالرحمٰن بن عبداللہ بن عبداللہ بن
فرماتے ہیں مجھ سے میرے والد حضرت [illegible]
کے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے [illegible]
اسی کی مثل بیان کیا۔

یہ حضرات فرماتے ہیں کہ یہ عمل آج بھی [illegible]
ممنوع نہیں تو وہ مرض الموت میں لونڈی آزاد کرنے کے سلسلے [illegible]
نوازی کا کیسے انکار کر سکتے ہیں۔ تو اس حدیث کا جواب [illegible]
ہے کہ یہ بات ہم اس کے مقام پر ذکر کر چکے ہیں اور وہاں ہمیں کفایت کرتا
ہے لیکن جہاں شاہ شعر بیان بھی دلالت کرتے ہیں اس
بات پر دلالت کرتا ہے کہ اس میں تمہارے لیے کوئی دلیل نہیں
تمام مسلمانوں کا اس بات پر اتفاق ہے کہ آدمی جہاں چاہے سفر
کر سکتا ہے اگرچہ سفر طویل ہو اور اس میں اس کے ساتھ اس کی
کوئی محرم نہ ہو اور یہ کہ بیوی کا حکم سفر کرنے کی نسبت
اور جانا ہے۔ اب یہ بات اس طرح ہے آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم جب اپنی ازواج مطہرات میں سے کسی ایک کو ساتھ لے
جانے کا ارادہ فرماتے تو ان کے درمیان قرعہ اندازی
کرتے تاکہ جو آپ کے ساتھ نہ جا سکیں ان کا دل بھی خوش ہو جائے
اور معلوم ہو جائے کہ دوسری ازواج کی نسبت اس زوجہ سے
بھی ساتھ لے جانے میں زیادہ فضیلت نہیں ہے کیونکہ جب
آپ کے لیے یہ بات جائز ہے کہ سب کو چھوڑ دیں آپ کو اس بات کا بھی اختیار تھا کہ آپ تشریف
لے جاتے اور ان میں سے جسے چاہیں مجبور جائیں تو جو کچھ ہم نے ذکر
کیا اس سے ثابت ہوا کہ [illegible] جہاں [illegible]
کی گنجائش ہو اور اس تک جہاں اس کے خبر بھی بر آ کیا جا سکے۔
اس سے یہ بات ہے کہ جب دو شخص جن کے درمیان

بَابُ الرَّجُلِ يُوصِي بِثُلُثِ مَالِهِ لِقَرَابَتِهِ أَوْ لِقَرَابَةِ فُلَانٍ مِنْهُمْ

باب: قرابتداروں یا ان میں سے کسی کے قرابتداروں کے لیے تہائی مال کی وصیت کرنا۔

قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ اخْتُلِفَ فِي الرَّجُلِ يُوصِي بِثُلُثِ مَالِهِ لِقَرَابَتِهِ أَوْ لِقَرَابَةِ فُلَانٍ مِنْهُمْ

حضرت امام ابو جعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں اس شخص کے بارے میں علماء کا اختلاف ہے کہ جو آدمی فلاں شخص کے رشتے داروں کے لیے اپنے تہائی مال کی وصیت کرتا ہے جس میں وہ رشتہ دار ہوں جو اس وصیت کے مستحق ہوں تو حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں اس سے اس فلاں کا ہر وہ رشتہ دار محروم ہوتا ہے وہ باپ کی طرف سے ہو یا ماں کی طرف سے البتہ یہ کہ اس سلسلے میں ان لوگوں سے ابتدا کی جائے جن کے ساتھ باپ کی طرف سے قرابت و رشتہ داری ہو انہیں ماں کی طرف سے قرابتداروں پر مقدم کرے اس کی وضاحت یہ ہے کہ وصیت کرنے والے کو رشتہ داری کی وجہ سے چونکہ اور

حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ علیہ السلام نے فرمایا اور اس کا کوئی شریک نہیں کہ ہر وہ رشتہ دار جو وصیت کرنے والے کے باپ کی طرف سے ہو اس کے لیے وصیت ہوگی اور جو ماں کی طرف سے ہو اس کے لیے وصیت نہیں ہوگی۔ یہ اس بات پر دلالت ہے کہ جب غلام نے بعض حصے میں سعایت کی ہو تو وہ بقیہ غلام میں شمار نہیں کیا جائے گا۔ ہر چند کہ اس نے بعض حصے میں سعایت کی ہو۔ غلام میں شمار

فیض الخبیۃ

قال ... عن ... قال ...
... ابيه ...

۳۰۲۱ - فهذا ابو طلحة قد جعلها في اقاربه
... هريرة ... سهل ... حزم ... عبد ...
... مناة بن عدي بن عمرو بن مالك بن
النجار وابي بن كعب بن قيس بن عتيك بن زيد
معاوية بن عمرو بن مالك ابن النجار فسلم
... رسول الله صلى الله عليه وسلم على ابي
طلحة ما فعل من ذلك ۔

فدل ما ذكرنا عن ان من كان يلقى التعب
الى ابيه الخاص والشاذ من قوله
ذلك من الآباء البعد وبين قرابته له فان
من يلقاه الى اب بعد قرابته ايضا وقد
امر الله عز وجل نبيه ايضا صلى الله عليه وسلم
... عشيرته الاقربين ۔

۳۰۲۲ - فروى ... بن عبد الله بن محمد الاصفهاني قال ثنا عباد بن
يعقوب قال ثنا عبد الله بن عبد القدوس عن
الاعمش عن اسماعيل بن عمرو عن عباد بن
عباد قال قال علي لما انزلت وانذر عشيرتك
الاقربين قال لي رسول الله صلى الله عليه وسلم

تو اس حدیث کے مطابق آپ نے تیسری پشت کا قصد فرمایا۔

اس سلسلے میں مزید مروی ہے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے اور وہ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی نعت بیان کرتے ہوئے انہوں نے فرمایا آپ صلی اللہ علیہ وسلم جب عبد المطلب کو جمع کر کے اور وہ چالیس مرد تھے ان سے خطاب فرمایا تو ان کے مطابق تو ہی پشت کا قصد فرمایا۔

اس سلسلے میں مزید مروی ہے حضرت قیصان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ حضرت ابن عباس

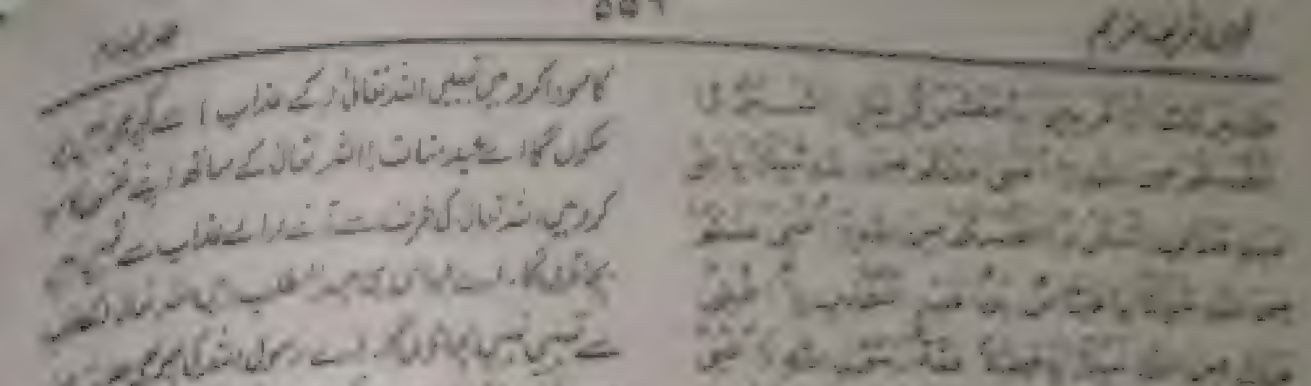

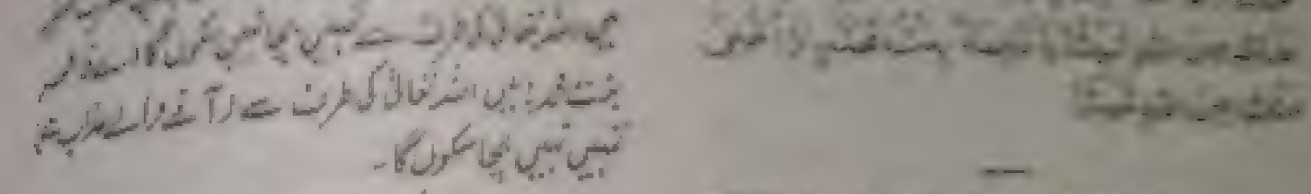

فصل

كِتَابُ الْفَرَائِضِ

فرائض کا بیان

بَابُ الرَّجُلِ يَمُوتُ وَيَتْرُكُ بِنْتًا وَأُخْتًا وَعَصَبَةً سِوَاهَا

۱۵۸۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا الْمُعَلَّى قَالَ ثَنَا وُهَيْبُ بْنُ خَالِدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلْحِقُوا الْمَالَ بِالْفَرَائِضِ فَمَا أَبْقَتِ الْفَرَائِضُ فَلِأَوْلَى رَجُلٍ ذَكَرٍ۔

۱۵۸۹۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا أَبُو بِشْرٍ بَكْرُ بْنُ خَلَفٍ قَالَ ثَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ قَالَ ثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ قَالَ ثَنَا رَوْحُ بْنُ الْقَاسِمِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ۔

۱۵۹۰۔ حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ وَلَمْ يَذْكُرِ ابْنَ عَبَّاسٍ۔

۱۵۹۱۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ قَالَ ثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ قَالَ أَنَا سُفْيَانُ عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ۔

۱۵۹۲۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سُلَيْمٍ قَالَ أَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ قَالَ أَنَا مَعْمَرٌ عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ۔

باب مرنے والا ایک لڑکی ایک بہن اور دیگر عصبات کو چھوڑ جائے

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: فرائض کو ان کے حق داروں تک پہنچا دو، پھر جو کچھ بچے وہ مرد کی سب سے قریبی نرینہ اولاد کا ہے۔

ایک دوسری سند سے بھی حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما، رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی کی مثل روایت کرتے ہیں۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی کی مثل روایت کرتے ہیں، البتہ اس میں ابن عباس رضی اللہ عنہما کا ذکر نہیں ہے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اسی کی مثل روایت ہے۔

[illegible]

[illegible]

۱۵۲۰۔ [illegible]

[illegible]

[illegible]

۱۵۲۱۔ [illegible]

[illegible]

حضرت امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کی جماعت اس بات کی طرف گئی ہے کہ اگر کوئی شخص مرجائے اور اپنے پیچھے اپنے شریک حصائی اور چچا زاد بھائی چھوڑے تو اس کا نصف مال اس کے حصائی کے لیے ہوگا اور نصف چچا زاد بھائی کے لیے ہوگا۔[1]

ان حضرات نے اس حدیث سے استدلال کیا ہے جو ہم نے ذکر کی ہے کہ اگر کوئی شخص مرجائے اور اپنے پیچھے بہن اور دیگر عصبات چھوڑے تو بہن کو نصف ملے گا اور باقی مال عصبات کے لیے ہوگا اگر یہ روایت ثابت ہو۔ اس مسئلے میں انہوں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت سے بھی استدلال کیا ہے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے فرماتے ہیں اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا اگر کوئی شخص مرجائے اور اپنے پیچھے کی وارث دو بیٹیاں اس کی بہن ہو تو اس کے لیے ترکہ کا نصف ہوگا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں میرا یہی قول ہے کہ اس کے لیے نصف ہوگا اگرچہ اس کی اولاد نہ ہو۔

لیکن اس مسئلے میں دوسرے حضرات نے ان کی مخالفت کی ہے وہ فرماتے ہیں اس صورت میں بہن کے لیے نصف ہوگا اور جو کچھ باقی بچے گا وہ بہن بھائی کے درمیان "للذکر مثل حظ الانثیین" کے تحت تقسیم ہوگا (یعنی چچا زاد بھائی کو بہن سے دوگنا ملے گا) اور اگر بیٹی کے ساتھ بہن کے علاوہ کوئی نہ ہو تو بیٹی کو نصف ملے گا اور باقی بہن کو ملے گا۔

اس مسئلے میں ان کی دلیل یہ ہے کہ حضرت [illegible] نے اس صورت میں جو فیصلہ کیا ہے اب کے شروع میں ہم ذکر کر چکے ہیں اور یہ بھی ہم بیان کر چکے ہیں جس پر ان حضرات [illegible]

---

[1] [illegible]

فَنَظَرْنَا فِي ذَلِكَ لِنَعْلَمَ مَا اخْتَلَفُوا
فِيهِ مِنْهُ عَلَى مَا اجْتَمَعُوا عَلَيْهِ فَرَأَيْنَا الْأَصْلَ
الْمُتَّفَقَ عَلَيْهِ أَنَّ ابْنَ الِابْنِ وَابْنَةَ الِابْنِ لَوْ لَمْ
يَكُنْ مَعَهُمَا كَانَ الْمَالُ بَيْنَهُمَا فَكَذَلِكَ حَقُّ
الشَّيْءِ إِذَا كَانَ مَعَهُمَا كَانَ لَهُمَا نِصْفُهُ
وَكَانَ مَا بَقِيَ بَعْدَ ذَلِكَ النِّصْفِ بَيْنَ ابْنِ
الِابْنِ وَابْنَةِ الِابْنِ عَلَى مَا يَكُونُ عَلَيْهِ

وَالدَّلِيلُ عَلَى
مَا ذَكَرْنَا مِنْ ذَلِكَ أَنَّهُمْ أَجْمَعُوا فِي بِنْتٍ وَبِنْتِ
ابْنٍ وَأُخْتٍ لِأَبٍ وَأُمٍّ أَنَّ لِلْبِنْتِ النِّصْفَ وَمَا بَقِيَ
فَلِلْأُخْتِ، وَأَنَّهُ لَا شَيْءَ لِبِنْتِ الِابْنِ كَمَا لَوْ كَانَ
مَكَانَ الْأُخْتِ أَخٌ لِأَبٍ وَأُمٍّ فَصَيَّرَ مَا بَقِيَ بَعْدَ نَصِيبِ الْبِنْتِ لِلْأَخِ
دُونَ بِنْتِ الِابْنِ وَلَمْ يَكُنْ مَعْنَى قَوْلِ
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَا أَبْقَتِ الْفَرَائِضُ
فَلِأَوْلَى رَجُلٍ ذَكَرٍ عَلَى ذَلِكَ إِنَّمَا هُوَ عَلَى تَبْرِيزِ فَلَمَّا
ثَبَتَ أَنَّ هَذَا خَارِجٌ مِنْهُ بِإِجْمَاعِهِمْ وَثَبَتَ أَنَّ
النِّصْفَ وَالنِّصْفَ دَاخِلَانِ فِي ذَلِكَ بِإِجْمَاعِهِمْ إِذْ
جَعَلُوا مَا بَقِيَ بَعْدَ نَصِيبِ الِابْنَةِ لِبِنْتِ وَبِنْتِ
ابْنٍ لِلْأُخْتِ اخْتَلَفُوا فِي أُخْتٍ مَعَ ابْنٍ فَقَالَ
قَوْمٌ هُمَا كَالْعَصَبَةِ مَعَ الْعَصَبَةِ وَقَالَ آخَرُونَ هُمَا
كَابْنِ الِابْنِ وَابْنَةِ الِابْنِ -

[illegible]

[illegible]

[illegible] تقسیم ہوگا جس طرح وہ مال ان دونوں کے درمیان تقسیم ہوتا ہے اگر ان کے ساتھ میت کی بیٹی نہ ہو جب کہ بچی اور بچہ میت کے ساتھ [illegible] کا معاملہ کیا گیا ہو تو بچی کو نصف ملے گا اور اگر بیٹی بھی ہو تو اس کے لیے نصف مال ہوگا اور باقی مال بچے کے لیے ہوگا جو بچی کے لیے نہیں ہوگا تو بچی کے حصے کے بعد باقی مال اس وراثت کے لیے ہوگا جسے بیٹی کی عدم موجودگی میں لیتا تھا ممکن ہے جب یہ مسئلہ یوں ہے تو ہم دیکھتے ہیں اگر بچا اور بچی کے ساتھ میت کی بیٹی نہ ہو تو تمام مال ان دونوں کے درمیان برابر تقسیم ہوتا ہے کہ مرد کو عورت کے مقابلے میں دوہرا حصہ ملتا ہے تو اس پر قیاس کا تقاضا ہے کہ اگر ان دونوں کے ساتھ میت کی بیٹی بھی ہو تو یہی حکم ہوگا اس لیے بیٹی کے لیے نصف مال ہوگا کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اس کے لیے یہی مقرر کیا ہے اور اس نصف کے بعد جو کچھ بچے گا وہ بچہ اور بچی کے درمیان اس طرح تقسیم ہوگا جس طرح تمام مال ان کے درمیان تقسیم ہوتا ہے جب میت کی بیٹی نہ ہو جو کچھ ہم نے ذکر کیا اس پر قیاس کا یہی تقاضا ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے بھی اس پر دلالت کرنے والی بات مروی ہے۔

حضرت عبدالرحمٰن بن یزید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں حضرت سلمان بن ربیعہ اور حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہما کی خدمت میں وراثت کی بیٹی، پوتی اور بہن کا مسئلہ پیش ہوا تو ان دونوں نے فرمایا نصف بیٹی کے لیے اور نصف بہن کے لیے ہوگا اور [illegible] نے فرمایا حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کے پاس جاؤ عنقریب وہ ہماری اتباع کریں گے وہ حاضر ہوئے تو حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا اس صورت میں تو میں بھٹک جاؤں گا اور راہ راست پر نہیں ہوں گا لیکن میں عنقریب اس مسئلے میں وہ فیصلہ کروں گا جو میرے سے پہلے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا بیٹی کے لیے نصف اور پوتی کے لیے چھٹا حصہ ہوگا تاکہ دو تہائی کو بھی کیا جائے اور جو کچھ باقی بچے گا وہ بہن کے لیے ہوگا۔

[illegible]

[illegible]

[illegible]

١٥٩٩- حدثنا ... عن ابي حنيفة ... عن ابي سلمان ... عن الاعمش ... عن ابراهيم ... عن مسروق ... عن عبد الله ... قال ابن ارجعة.

١٦٠٠- حدثنا ابن نمير قال ثنا ابو معاوية قال ثنا الاعمش عن شقيق عن ابي موسى قال سئل عن ابنة وابنة وابوين فقال للابنة النصف وللاخت النصف وأتى ابن مسعود فسئل فقال لقد ضللت اذا وما انا من المهتدين اقضي فيها بما قضى رسول الله صلى الله عليه وسلم للابنة النصف ولابنة الابن السدس وما بقي فللاخت فاتينا ابا موسى فاخبرناه بقول ابن مسعود فقال لا تسألوني ما دام هذا الحبر فيكم.

١٦٠١- حدثنا علي بن شيبة قال ثنا يزيد بن هارون قال انا سفيان التوري عن اشعث بن ابي الشعثاء عن الاسود بن يزيد قال قضى ابو بكر في ابنة وابنة واخت فاعطى البنتين النصف واعطى الاخت النصف وكان يقضي في زمانه بقضية سائر العمال فقلت انك قضيت فيها بقضاء ما قضى به احد بعدك فاعطى البنتين النصف واعطى الاخت النصف ثم قضيت انت بعد ذلك للاخت السدس تكملة الثلثين فقال عبد الله انا اقضي فيها بما قضى به رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال عبد الله بن عتبة لقد تركنا ابن ام عبد وهو يفتي الناس بالكوفة.

قال ابو عيسى وقد روى عبد الله بن ابي نجيح هذا الحديث عن ابيه عن شعبة عن الحكم عن ابي عبد الرحمن السلمي عن عبد الله نحو قول ابي موسى.

حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے بھی اسی طرح کا مسئلہ پوچھا گیا ہے تو انہوں نے بھی اسی طرح فیصلہ کیا ہے جس طرح حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے فیصلہ کیا ہے۔

حضرت اشعث بن ابی الشعثاء سے روایت ہے کہ حضرت اسود بن یزید نے کہا کہ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے ایک بیٹی اور ایک پوتی اور ایک بہن کے درمیان فیصلہ کیا کہ بیٹی کو نصف اور بہن کو نصف دیا اور اپنے زمانہ میں اسی طرح فیصلہ کرتے تھے میں نے کہا کہ آپ نے اس طرح فیصلہ کیا ہے جس طرح کسی نے آپ کے بعد فیصلہ نہیں کیا کہ بیٹی کو نصف اور بہن کو نصف دیا پھر آپ نے بعد میں یہ فیصلہ کیا کہ بہن کو سدس دیا تاکہ دو تہائی پورا ہو جائے تو عبد اللہ نے کہا کہ میں اس میں وہی فیصلہ کرتا ہوں جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فیصلہ کیا ہے تو عبد اللہ بن عتبہ نے کہا کہ ہم نے ابن ام عبد کو اس حال میں چھوڑا ہے کہ وہ کوفہ میں لوگوں کو فتویٰ دیتے تھے۔

حضرت عبد اللہ بن ابی نجیح نے اس حدیث کو اپنے والد سے انہوں نے شعبہ سے انہوں نے حکم سے انہوں نے ابو عبد الرحمن سلمی سے انہوں نے عبد اللہ سے اسی طرح روایت کیا ہے جس طرح حضرت ابو موسیٰ کا قول ہے۔

لہ جو بھی کہ نصف اور باقی نصف دیت کے [ناقل] اس حدیث میں نصف نصف تقسیم ہو گیا ہے۔ سے تقسیم کرنے کو کہا ہے تو چار ہزار کو چار حصوں پر تقسیم کرنے سے دو ہزار (دیت کا) باقی کر اور ایک ایک ہزار دو اور ہے کو دیا ۱۲ ہزار دیا۔

حضرت ابوموسیٰ اشعری سے مروی ہے کہ انہوں نے کہا کہ میں
نبی کریم ﷺ کے پاس گیا تو ان سے اور بلال سے کہا کہ کیا
کیا تم نے یمن میں اور ہم دونوں کو خصت فرمایا۔

حضرت مسروق حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے اور ابن ابی
عدی شیبہ پر توں اور دوسری بہنوں اور باپ کی طرف سے
بھائیوں کے بارے میں روایت کرتے کہ انہوں نے باقی مال میں
بہنوں، پوتوں اور باپ کی طرف سے
بھائیوں
کو شریک کیا جب کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما ان کو شریک
نہیں کرتے تھے۔

وصی اور وصیہ کے بارے میں ایک جماعت کہتی ہے کہ جس کو
مال کی وراثت ہوگی اور وصیہ کو کچھ بھی نہیں ملے گا ان لوگوں کے
ثبوت میں اتنی بات ہی کافی ہے کہ انہوں نے تمام فقہاء کے قول کو
چھوڑ کر ایسا قول اختیار کیا جس کے بارے میں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم
سے کچھ بھی پتہ نہیں چلتا علاوہ ازیں ان کا قول قرآن پاک کی اس نص
کے معارض ہو جاتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے اللہ تعالیٰ تمہاری اولاد
کے بارے میں حکم دیتا ہے لڑکے کے لیے دو لڑکیوں کے برابر حصہ
ہے۔ تو اللہ تعالیٰ نے آیت کریمہ کے ذریعے جانوروں کے بارے میں
فرمایا کہ جب بیٹے اور بیٹیاں دونوں ہوں تو ان کے لیے وراثت
کا حکم کیسے ہوگا پھر اللہ تعالیٰ نے اس کو ذکر فرمایا اگر دو سے زیادہ بیٹیاں
ہوں تو ان کے لیے کیا ذکر کیا اور تنہائی ہو گی اگر وہ لڑکیوں کے
وارث ہونے کی صورت میں وراثت کا حکم بیان فرمایا پھر اللہ تعالیٰ نے
ارشاد فرمایا اگر ایک لڑکی ہو تو اس کے لیے نصف ہے تو اس میں اس سے
یہ واضح فرمایا ایک لڑکی کو وراثت کا کتنا حصہ ہے گا۔

ہمیں جب اللہ تعالیٰ نے اولاد کی وراثت کو ان طریقوں پر
بیان فرمایا تو اس سے ہم نے جان لیا کہ ایک لڑکی کی وراثت ان کے
طریقوں سے ثابت نہیں ہے اور یہ بات محال ہے کہ اللہ تعالیٰ ایک چیز

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

باب ۳۲۶ مواریث ذوی الارحام

۲۰۲۶ - [illegible]

۲۰۲۷ - [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[

[illegible]

[illegible]

حدثنا نوح بن شعيبة قال حدثنا [illegible]

[illegible] حدثنا [illegible] بن مطرف عن [illegible] عن [illegible] بن يسار قال أتى [illegible] رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال يا رسول الله إن [illegible] هلكت وتركت عشرة وعمالة [illegible] فقسم ميراثه لهم رسول الله صلى الله عليه وسلم على عشرة فأعطى كل رجل عشرة وعمالة ثم سار عليهم شهرا ثم قال يا رب رجل هلك وترك عشرة وعمالة ثم سار عليهم شهرا ثم قال يا رب رجل هلك وترك عشرة وعمالة ثم قال لا أدري أيهما أول الذي ترك عشرة أو الذي ترك عمالة.

قال أبو جعفر فذهب قوم إلى أن الرجل إذا مات وترك ذا رحم أيس بعصبة ولم يترك فضلة عليه أنه لا يرث من ماله شيئا واحتجوا في ذلك بهذا الحديث وخالفهم في ذلك آخرون فقالوا يرث ذو الرحم إذا لم تكن عصبة بالرحم الذي هي بعضه ومن الناس كما يرث الرجل الذي هو بعضه وكما يرث الرجل الذي هو بعضه الذي يكون لبعضه الثلثان والطائفة الثالثة في ذلك هي الرجع الأول وكان من حجة أهل هذه المقالة الأخيرة أن هذا الحديث الذي يحتج به عليهم هذا الحديث منقطع ومن حديث منقطع لا يحتج به عليهم لأن الذي يحتج به عليهم لم يسمع من [illegible] شيئا إنما يحتج عليهم بما [illegible]

حضرت [illegible] سے روایت ہے کہ [illegible] نے [illegible] سے [illegible] کیا [illegible] کہ [illegible] کا [illegible] ہے [illegible] کہ [illegible] کا [illegible] ہے [illegible] کہ [illegible] کا [illegible] ہے

۶۰۹۔ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی وَرَوٰی عَنْهُ فِیْ مِثْلِ هٰذَا اَیْضًا
مَا حَدَّثَنَا [illegible] یُوْسُفُ بْنُ یَعْقُوْبَ بْنِ [illegible]
[illegible] عَنْ [illegible] عَنْ [illegible]
[illegible] عَنْ [illegible] عَنْ [illegible]
[illegible] عَنْ [illegible] عَنْ

[illegible]

حضرت ہشام بن سلیمان حضرت ابن عباس سے
کہ انہوں نے اپنی سند سے اس کی مثل روایت کی حضرت ابن عباس
ہیں میرا خیال ہے کہ انہوں نے مرفوعاً روایت کی ہے۔

حضرت مقدام بن معدیکرب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے فرمایا جو شخص اپنی والدہ
وصیت فرماتے ہیں بعض اوقات
وہ میری طرف ہے اور جو آدمی مال چھوڑے وہ اس کے وارثوں
کے لیے ہے جس کا کوئی وارث نہ ہو میں اس کا وارث ہوں گا
اس کی طرف سے دیت ادا کروں گا اور وارث ہوں گا اور جس کا
وارث نہ ہو اس کا ماموں اس کا وارث ہے وہ اس کی طرف
سے دیت ادا کرے گا اور اس کی وراثت حاصل کرے گا۔

حضرت ابن ابی میسرہ فرماتے ہیں ہم سے حضرت بدیل
نے بیان کیا وہ فرماتے ہیں ہم سے حضرت شعبہ نے بیان
کیا پھر انہوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا۔

حضرت ہمام بن حرب فرماتے ہیں ہم سے حضرت حماد
بن زید نے حضرت بدیل سے روایت کرتے ہوئے بیان کیا
پھر انہوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا البتہ انہوں
نے فرمایا میں اس کا وارث ہوں گا اور اس کی گردن چھڑائی گا
اور جس کا کوئی وارث نہیں اس کا ماموں وارث ہے اور
اس کی گردن چھڑائے گا۔

حضرت ابن ابی میسرہ فرماتے ہیں ہم سے حضرت ہمام نے
بیان کیا وہ فرماتے ہیں ہم سے حضرت حماد بن زید نے
بیان کیا پھر انہوں نے اس کی مثل ذکر کیا۔

حضرت راشد بن سعد سے مروی ہے انہوں نے حضرت
مقدام بن معدیکرب رضی اللہ عنہ سے سنا وہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ
اس کا رسول اس کے سوا ہیں جس کا کوئی مولیٰ نہیں وہ اپنے
مال کے وارث ہوں گے اور اس کی گردن چھڑائیں گے جس کا

فرائض

فرائض کا بیان

وقد شدد ابو بکر فیه وبینه بقول الله عز وجل وأولوا الأرحام بعضهم أولى ببعض في كتاب الله فقال الحامد من ذلك لا دليل لهم فيه على ما ذهب إليه ابن عباس وإنما يحتاج بالشبهة من حكم رسول الله صلى الله عليه وسلم في ابنة وابنة ابن وأخت فجعل للابنة النصف وللأخت النصف وأسقط ابن الابن لأن الأخت عصبة فلما ورث الأخت مع البنت دل على أن الأرحام ليست بعصبة وأن الله عز وجل إنما أراد بقوله وأولوا الأرحام بعضهم أولى ببعض في كتاب الله وفي قسمة الله إياه وفرضه الفرائض بين ذوي الأرحام وقال أدعوهم لآبائهم هو أقسط عند الله۔

اور ابو بکر نے اس میں سختی کی اور اس کو اللہ عزوجل کے قول وأولوا الأرحام بعضهم أولى ببعض في كتاب الله سے بیان کیا۔ پس حامد نے کہا اس میں ان کی کوئی دلیل نہیں ہے جس کی طرف ابن عباس گئے ہیں اور شبہ سے وہ احتجاج کرتے ہیں جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم سے ہے بیٹی اور بیٹے کے بیٹے اور بہن کے بارے میں پس بیٹی کو نصف دیا اور بہن کو نصف دیا اور بیٹے کے بیٹے کو ساقط کر دیا کیونکہ بہن عصبہ ہے پس جب بہن کو بیٹی کے ساتھ وارث بنایا تو اس سے دلالت ہوئی کہ ارحام عصبہ نہیں ہیں اور بے شک اللہ عزوجل نے اپنے قول وأولوا الأرحام بعضهم أولى ببعض في كتاب الله سے اور اپنی تقسیم سے اور فرائض کے مقرر کرنے سے ذوی الارحام کے بارے میں اور فرمایا ادعوهم لآبائهم هو أقسط عند الله۔

۱۶۱۱۔ وذكروا في ذلك ما حدثنا علي بن نصير قال ثنا عبدة عن سليمان قال ثنا ابن المبارك قال أخبرنا ابن عون عن محمد بن سيرين عن الحارث قال لا أقضي شريح بن الحارث جارية فولدت جارية فشبت مع زوجها فولدت غلاما وماتت عنده فانتصف شريح وأعلاه إلى شريح قال فرحل له بغلا يقول ليس له ميراث في كتاب الله وأنا أقضي فيه بقضاء فيه ميراث قال أنت لا أقضي بينك وبينهم أبدا في ميراث قال فأتى علي فأخبره فقال ارجع إليه فقل له أمير المؤمنين يأمرك أن تقضي بينهم فرجع إليه فقال أمير المؤمنين يأمرك أن تقضي بينهم فقال كيف أقضي بينهم وليس في كتاب الله إلا الثلث وما بقي فللذكر مثل حظ الأنثيين فقال علي أصبت وأمر له بمائة درهم۔

۱۶۱۱۔ اور اس بارے میں ذکر کیا ہے ہمیں علی بن نصیر نے کہا ہمیں عبدہ نے سلیمان سے کہا ہمیں ابن المبارک نے کہا ہمیں ابن عون نے محمد بن سیرین سے حارث سے کہا کہ شریح بن حارث نے ایک لونڈی کا فیصلہ کیا پس لونڈی نے لڑکی جنی پس وہ اپنے شوہر کے ساتھ رہی پس اس نے لڑکا جنا اور مر گئی اس کے پاس پس شریح نے آدھا مال دیا اور باقی آدھا شریح کی طرف لوٹایا پس شریح نے خچر پر کجاوہ کسا اور کہتا ہے کہ اس کے لیے کتاب اللہ میں میراث نہیں ہے اور میں فیصلہ کرتا ہوں اس میں فیصلہ کا جس میں میراث ہے پس کہا تو نہیں ہے میرے اور ان کے درمیان کبھی میراث میں پس آیا علی کے پاس اور خبر دی اس کو پس کہا واپس جا اس کے پاس اور کہہ اس کو امیر المؤمنین تجھ کو حکم دیتے ہیں کہ تو فیصلہ کرے ان کے درمیان پس واپس آیا اس کے پاس پس کہا امیر المؤمنین تجھ کو حکم دیتے ہیں کہ تو فیصلہ کرے ان کے درمیان پس کہا کیسے فیصلہ کروں ان کے درمیان اور نہیں ہے کتاب اللہ میں مگر ثلث اور جو باقی ہے پس مذکر کے لیے مثل حصہ دو مؤنث کے پس کہا علی نے تو نے درست کہا اور حکم دیا اس کو سو درہم کا۔

وقد شدد أبو بكر فيه وبينه بقول الله عز وجل وأولوا الأرحام بعضهم أولى ببعض في كتاب الله فقال الحامد من ذلك لا دليل لهم فيه على ما ذهب إليه ابن عباس وإنما يحتاج بالشبهة من حكم رسول الله صلى الله عليه وسلم في ابنة وابنة ابن وأخت فجعل للابنة النصف وللأخت النصف وأسقط ابن الابن لأن الأخت عصبة فلما ورث الأخت مع البنت دل على أن الأرحام ليست بعصبة وأن الله عز وجل إنما أراد بقوله وأولوا الأرحام بعضهم أولى ببعض في كتاب الله وفي قسمة الله إياه وفرضه الفرائض بين ذوي الأرحام وقال ادعوهم لآبائهم هو أقسط عند الله۔

اور ابو بکر نے اس میں سختی کی اور اس کو اللہ عزوجل کے قول وأولوا الأرحام بعضهم أولى ببعض في كتاب الله سے بیان کیا۔ پس حامد نے کہا اس میں ان کی کوئی دلیل نہیں ہے جس کی طرف ابن عباس گئے ہیں اور شبہ سے وہ احتجاج کرتے ہیں جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم سے ہے بیٹی اور بیٹے کے بیٹے اور بہن کے بارے میں پس بیٹی کو نصف دیا اور بہن کو نصف دیا اور بیٹے کے بیٹے کو ساقط کر دیا کیونکہ بہن عصبہ ہے پس جب بہن کو بیٹی کے ساتھ وارث بنایا تو اس سے دلالت ہوئی کہ ارحام عصبہ نہیں ہیں اور بے شک اللہ عزوجل نے اپنے قول وأولوا الأرحام بعضهم أولى ببعض في كتاب الله سے اور اپنی تقسیم سے اور فرائض کے مقرر کرنے سے ذوی الارحام کے بارے میں اور فرمایا ادعوهم لآبائهم هو أقسط عند الله۔

۱۶۱۱۔ وذكروا في ذلك ما حدثنا علي بن نصير قال ثنا عبدة عن سليمان قال ثنا ابن المبارك قال أخبرنا ابن عون عن محمد بن سيرين عن الحارث قال لا أقضي شريح بن الحارث جارية فولدت جارية فشبت مع زوجها فولدت غلاما وماتت عنده فانتصف شريح وأعلاه إلى شريح قال فرحل له بغلا يقول ليس له ميراث في كتاب الله وأنا أقضي فيه بقضاء فيه ميراث قال أنت لا أقضي بينك وبينهم أبدا في ميراث قال فأتى علي فأخبره فقال ارجع إليه فقل له أمير المؤمنين يأمرك أن تقضي بينهم فرجع إليه فقال أمير المؤمنين يأمرك أن تقضي بينهم فقال كيف أقضي بينهم وليس في كتاب الله إلا الثلث وما بقي فللذكر مثل حظ الأنثيين فقال علي أصبت وأمر له بمائة درهم۔

۱۶۱۱۔ اور اس بارے میں ذکر کیا ہے ہمیں علی بن نصیر نے کہا ہمیں عبدہ نے سلیمان سے کہا ہمیں ابن المبارک نے کہا ہمیں ابن عون نے محمد بن سیرین سے حارث سے کہا کہ شریح بن حارث نے ایک لونڈی کا فیصلہ کیا پس لونڈی نے لڑکی جنی پس وہ اپنے شوہر کے ساتھ رہی پس اس نے لڑکا جنا اور مر گئی اس کے پاس پس شریح نے آدھا مال دیا اور باقی آدھا شریح کی طرف لوٹایا پس شریح نے خچر پر کجاوہ کسا اور کہتا ہے کہ اس کے لیے کتاب اللہ میں میراث نہیں ہے اور میں فیصلہ کرتا ہوں اس میں فیصلہ کا جس میں میراث ہے پس کہا تو نہیں ہے میرے اور ان کے درمیان کبھی میراث میں پس آیا علی کے پاس اور خبر دی اس کو پس کہا واپس جا اس کے پاس اور کہہ اس کو امیر المؤمنین تجھ کو حکم دیتے ہیں کہ تو فیصلہ کرے ان کے درمیان پس واپس آیا اس کے پاس پس کہا امیر المؤمنین تجھ کو حکم دیتے ہیں کہ تو فیصلہ کرے ان کے درمیان پس کہا کیسے فیصلہ کروں ان کے درمیان اور نہیں ہے کتاب اللہ میں مگر ثلث اور جو باقی ہے پس مذکر کے لیے مثل حصہ دو مؤنث کے پس کہا علی نے تو نے درست کہا اور حکم دیا اس کو سو درہم کا۔

[illegible]

[illegible]

یہ بیان کیا کہ حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے آخری دور خلافت میں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے خلاف ہونے والے فتنوں میں حصہ لیا تھا۔ اس کے بعد حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو لکھا حضرت عبیدہ نے لکھا ہے کہ آپ نے اب تک فیصلہ کیا ہے اور وقت آ گیا ہے کہ آپ اب فیصلہ کریں۔ اور وقت آ گیا ہے "واولوا الارحام بعضهم اولى ببعض فی کتاب اللہ" کی آیت کریمہ میں عصبات کے بارے میں جو فیصلہ ہے اس کے مطابق عصبات کے بارے میں فیصلہ کریں۔ اور اس کے بعد حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو لکھا

فانا قد

وقد ذكرنا في هذه الآثار التي رويناها

حدثنا

صاحبزادی کو بھی نصف دلایا۔

حضرت حکم سے مروی ہے کہ وہ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے سنا کرتے تھے یہ میرا بھائی ہے جب حمزہ کی موت کا ذکر کیا۔

حضرت مسلم بن یسار سے مروی ہے کہ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کے پاس انصار اور لوگوں نے گفتگو کرتے ہوئے کہا کہ یہ میری بہن ہے یہ ان حضرت سے بہتر انہوں نے بتایا کہ یہ حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کی صاحبزادی کا ولی اور کارہ خادم تھا۔

حضرت منصور بن حیان اسدی حضرت عبداللہ کی والدہ سے اور وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی کی مثل روایت کرتے ہیں۔

حضرت محمد بن عبداللہ بن ابی یعقوب اور ابوجعفر وغیرہما ہم سے حضرت عبداللہ بن شداد نے بیان کیا پھر انہوں نے اس کی مثل ذکر کیا اس کے بعد فرمایا کیا تم جانتے ہو اس کے اور میرے درمیان کیا رشتہ ہے یہ میری ماں کی طرف سے بہن ہے حضرت اسماء بنت عمیس خثعمیہ ہماری ماں تھیں۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کی صاحبزادی کو ان کے آزاد کردہ غلام کا وارث بنایا (یعنی اس قرض کے حصے سے جو کچھ بچا وہ اس حق کی وجہ سے ان کو دیا جو قرض ادا کیا اور باقی بچنے والے مال کو بیٹی کی طرف نہیں فرمایا) یہ روایات اس بات پر دلالت کرتی ہیں کہ آزاد کرنے والا اولیٰ غیر عصبہ رحم سے زیادہ حق رکھتا ہے حضرت علی اور ابن عباس رضی اللہ عنہم سے بھی اسی کی مثل مروی ہے۔

حضرت بکر بن عبید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ہمیں سے کچھ لوگوں کے ساتھ

[illegible]

١٦٢٠ - وَأَمَّا مَا ذَكَرْنَا أَيْضًا عَنْ عَبْدِ اللهِ مِنْ
[illegible] مَعَ ابْنَةِ الصُّلْبِ وَلَا عَلَى الْأَخَوَاتِ لِأَبٍ مَعَ
الْأَخَوَاتِ لِأَبٍ وَأُمٍّ شَيْئًا فَقَدْ ذَكَرْنَا عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ
اللهُ عَنْهُ خِلَافَ ذَلِكَ وَإِنَّمَا كَانَ يَرُدُّ بَقِيَّةَ الْمَوَارِيثِ
عَلَى ذَوِي السِّهَامِ مِنْ ذَوِي الْأَرْحَامِ فَإِنَّ النَّظَرَ
عِنْدَنَا فِي ذَلِكَ مَا ذَهَبَ إِلَيْهِ عَلِيٌّ لِأَنَّهُمْ جَمِيعًا
أَهْلُ أَرْحَامٍ -

وَقَدْ رَأَيْنَاهُمْ فِي فَرَائِضِهِمْ أَبْقَى فَرْضَهَا
لِمَنْ فَرَضَهَا لَهُ فَقَدَّمَ وَأَخَّرَ فَوَرَّثَهُمْ جَمِيعًا بِأَرْحَامٍ مُخْتَلِفَةٍ
وَلَمْ يَكُنْ بَعْضُهُمْ يَحْجُبُ رَحِمَهُ أَوْلَى بِالْمِيرَاثِ مِنْ
غَيْرِهِ وَهُمْ مِمَّنْ بَعْدَ رَحِمُهُ فَالنَّظَرُ عَلَى ذَلِكَ أَنْ
[illegible] مِنْ مُخْتَلِفِ الْأَرْحَامِ
[illegible] وَأَنْ لَا يُقَدِّمَ مَنْ تَأَخَّرَتْ رَحِمُهُ عَلَى مَنْ كَانَ
[illegible] مِنْهُ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي
[illegible] رَحِمَهُمُ اللهُ تَعَالَى -

[illegible] فَهَذَا النَّظَرُ [illegible] فَهَذَا
[illegible] وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ وَأَبِي يُوسُفَ وَمُحَمَّدٍ رَحِمَهُمُ
اللهُ تَعَالَى -

١٦٢٠ - وَأَمَّا مَا ذَكَرْنَا أَيْضًا عَنْ عَبْدِ اللهِ مِنْ
[illegible] مَعَ ابْنَةِ الصُّلْبِ وَلَا عَلَى الْأَخَوَاتِ لِأَبٍ مَعَ
الْأَخَوَاتِ لِأَبٍ وَأُمٍّ شَيْئًا فَقَدْ ذَكَرْنَا عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ
اللهُ عَنْهُ خِلَافَ ذَلِكَ وَإِنَّمَا كَانَ يَرُدُّ بَقِيَّةَ الْمَوَارِيثِ
عَلَى ذَوِي السِّهَامِ مِنْ ذَوِي الْأَرْحَامِ فَإِنَّ النَّظَرَ
عِنْدَنَا فِي ذَلِكَ مَا ذَهَبَ إِلَيْهِ عَلِيٌّ لِأَنَّهُمْ جَمِيعًا
أَهْلُ أَرْحَامٍ -

وَقَدْ رَأَيْنَاهُمْ فِي فَرَائِضِهِمْ أَبْقَى فَرْضَهَا
لِمَنْ فَرَضَهَا لَهُ فَقَدَّمَ وَأَخَّرَ فَوَرَّثَهُمْ جَمِيعًا بِأَرْحَامٍ مُخْتَلِفَةٍ
وَلَمْ يَكُنْ بَعْضُهُمْ يَحْجُبُ رَحِمَهُ أَوْلَى بِالْمِيرَاثِ مِنْ
غَيْرِهِ وَهُمْ مِمَّنْ بَعُدَ رَحِمُهُ فَالنَّظَرُ عَلَى ذَلِكَ أَنْ
[illegible] مِنْ مُخْتَلِفِ الْأَرْحَامِ
[illegible] وَأَنْ لَا يُقَدِّمَ مَنْ تَأَخَّرَتْ رَحِمُهُ عَلَى مَنْ كَانَ
[illegible] مِنْهُ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي
[illegible] رَحِمَهُمُ اللهُ تَعَالَى -

[illegible]

[illegible] رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم [illegible]
آپ نے حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کی بیٹی کو نصف مال [illegible]
کر وہ خود حمزہ رضی اللہ عنہ کی بیٹی کو بھی نصف مال [illegible]
رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ وہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم
سے حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کی بیٹی کے لیے کچھ [illegible]

یہ بات حسن بن عمارہ نے بواسطہ منصور حضرت علی رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے۔

لیکن ہمارے نزدیک یہ کلام فاسد ہے کیونکہ حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کی صاحبزادی کے آزاد کردہ غلام کی بیٹی کے لیے نسب کی قرابت کی وجہ سے باپ کا تمام مال وراثت واجب ہوتا۔ تو کیا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کی صاحبزادی کو کچھ دیتے اور اگر یہ تمام اس کے لیے واجب نہ تھا بلکہ اس کے لیے نصف مال واجب تھا تو اس کے بعد جو نصف بچا وہ اس کی طرف لوٹتا جس نے اسے آزاد کیا اور وہ حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کی صاحبزادی ہیں جو کچھ اس مسئلے میں حضرت ابراہیم نے ذکر کیا وہ محال ہوا اور ثابت ہوا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کچھ حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کی صاحبزادی کو عطا فرمایا وہ وراثت کی وجہ سے تھا۔ کسی اور وجہ سے نہیں۔

اگر کوئی شخص کہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے بھی ایسی روایات مروی ہیں جن کے مطابق آپ نے اس شخص کو وراثت نہیں جو عصبہ بھی نہیں اور قرابتدار بھی نہیں۔

اور وہ شخص یوں ذکر کرے حضرت عمرو بن دینار فرماتے ہیں میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے غلام عکرمہ سے سنا وہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں ایک شخص مر گیا اور اس نے کوئی وارث نہیں چھوڑا سوائے مجوزا البتہ ایک غلام تھا جسے اس نے آزاد کیا تھا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی وراثت اسے دے دی۔

اور وہ (معترض) یوں کہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم عورتوں (آزاد کرنے والے) کو مولی اعلیٰ (آزاد کرنے

[illegible] قيس عن مسروق
[illegible] ان رسول الله صلى الله عليه وسلم
[illegible] العقل فاستقل بميراث المعقول عنه
[illegible] دفع ميراثه وهو ترجمته اليه وليس كما
[illegible] قال انه قال هو بمنزلة الريح
فقد يحتمل وجوها منها ان يكون دفعه اليه
[illegible] يكون ميراثا وجعله له اليه
يحتمل ان يكون ميراثا وجعله له اليه
[illegible] ان الميت عليه من الولاء
[illegible] ان يكون دفع اليه ميراثه لان الميت
[illegible] مريد لذلك فوضعه رسول الله صلى الله عليه
وسلم ماله حيث امر بوضعه فيه كما

١٦٢٢ - قال ابو جعفر عن عبد الله بن مسعود فانه حدثنا
فهد بن عمرو بن يونس قال ثنا يحيى بن عيسى
عن الاعمش عن الشعبي عن عمرو بن شرحبيل
قال قال عبد الله بن مسعود انه ليس من حي من
العرب احرى ان يموت رجل منهم وله ميراث
[illegible] منكم فليشهد فانا كان كذلك
[illegible] حدثت احدا قال الاعمش فذكرت
ذلك لابراهيم فقال حدثني همام ثم ذكرت
عن عمرو بن شرحبيل عن عبد الله مثله -

١٦٢٣ - حدثنا سليمان بن شعيب قال ثنا
عبد الرحمن بن زياد قال ثنا شعبة عن سلمة بن
كهيل عن ابي عمرو الشيباني عن رجل من مسعود مثله

١٦٢٤ - حدثنا عبد الرحمن قال ثنا شعبة عن علقمة
[illegible] عن عمرو بن شرحبيل عن عبد الله

[illegible] ان رسول الله صلى الله عليه وسلم
[illegible] العقل فاستقل بميراث المعقول عنه
[illegible] دفع ميراثه وهو ترجمته اليه وليس كما
[illegible] قال انه قال هو بمنزلة الريح
فقد يحتمل وجوها منها ان يكون دفعه اليه
[illegible] يكون ميراثا وجعله له اليه
يحتمل ان يكون ميراثا وجعله له اليه
[illegible] ان الميت عليه من الولاء
[illegible] ان يكون دفع اليه ميراثه لان الميت
[illegible] مريد لذلك فوضعه رسول الله صلى الله عليه
وسلم ماله حيث امر بوضعه فيه كما

١٦٢٢ - قال ابو جعفر عن عبد الله بن مسعود فانه حدثنا
فهد بن عمرو بن يونس قال ثنا يحيى بن عيسى
عن الاعمش عن الشعبي عن عمرو بن شرحبيل
قال قال عبد الله بن مسعود انه ليس من حي من
العرب احرى ان يموت رجل منهم وله ميراث
[illegible] منكم فليشهد فانا كان كذلك
[illegible] حدثت احدا قال الاعمش فذكرت
ذلك لابراهيم فقال حدثني همام ثم ذكرت
عن عمرو بن شرحبيل عن عبد الله مثله -

١٦٢٣ - حدثنا سليمان بن شعيب قال ثنا
عبد الرحمن بن زياد قال ثنا شعبة عن سلمة بن
كهيل عن ابي عمرو الشيباني عن رجل من مسعود مثله

١٦٢٤ - حدثنا عبد الرحمن قال ثنا شعبة عن علقمة
[illegible] عن عمرو بن شرحبيل عن عبد الله

حضرت علقمہ کہتے ہیں میں نے ابو الدرداء سے پوچھا کیا تم میں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں جو وارث آزاد کردہ غلام چھوڑے جس کا مال رکھے (یعنی جس کو چاہے دے)

حضرت ابراہیم سے مروی ہے وہ حضرت علقمہ سے اور وہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے اسی کی مثل روایت کرتے ہیں۔

حضرت مسلم کہتے ہیں حضرت عمرو بن میمون سے اور وہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے اسی کی مثل روایت کرتے ہیں۔

اور یہ بھی احتمال ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مولیٰ (آزاد کردہ غلام) کو اس کے فوت ہونے کی وجہ سے بطور فرض عصبہ بنایا ہو جیسے کہ امام کو حق ہے کہ اگر اس کے قبضہ میں ایسا مال ہو جس کا کوئی مالک نہیں تو وہ ایسا کر سکتا ہے۔

میں (امام طحاوی) نے حضرت ابن ابی عمران سے سنا وہ ذکر کرتے ہیں کہ یہ دوسری تاویل حضرت یحییٰ بن آدم سے مروی ہے جب اس حدیث میں یہ مذکورہ بالا احتمالات ہیں تو کسی کے لیے جائز نہیں کہ جب تک اس کے پاس قرآن، سنت اور اجماع سے دلیل نہ ہو وہ کسی ایک تاویل پر تحمل کرے۔

اس قسم کی وراثت کے بارے میں مروی ہے حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں جو فوت ہو گیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی وراثت کا فیصلہ نہیں کیا آپ نے فرمایا اس کو کوئی وراثت تلاش کرو یا فرمایا کوئی قرابتدار تلاش کرو حضرت بریدہ راوی اس طرح کہتے ہیں اور اس میں فرماتے ہیں آپ نے فرمایا کسی ذی رحم کو تلاش کرو جو اس کے ساتھ ہو یا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص فوت ہو گیا اور اس نے کوئی وارث نہیں چھوڑا اس کے کسی رشتہ دار کو تلاش کرو جو اس کے قریب ہو یا فرمایا اس سے پہلے حضرت یحییٰ

تلخیص ابواب

باب ۲۰۹ - عُمریٰ کا بیان

[illegible] جس شخص کو دوسرا آدمی کوئی چیز ہمیشہ کے لیے عطا کرتا ہے اور یہ شرط رکھتا ہے کہ اس کے مرنے کے بعد یہ چیز دینے والے کی طرف لوٹ آئے گی۔ تو یہ اس عمریٰ جیسے عطا کیا گیا ہے، فوت ہونے کے بعد یہ چیز عمریٰ عطا کرنے والے کی طرف لوٹ آئے گی یا عمریٰ کے ورثاء کے پاس جائے گی۔

[illegible] جماعت کا خیال ہے کہ عمریٰ کے مرنے کے بعد یہ چیز اس کے ورثاء کو نہیں ملے گی بلکہ عمریٰ کی طرف لوٹ آئے گی۔ ان کی دلیل یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسلمان اپنی شروط کے پابند ہیں۔ یعنی شرائط کی پاسداری کرتے ہوئے یہ مال واپس کرنا ہوگا۔

دوسرے حضرات کا مسلک یہ ہے کہ یہ چیز عمریٰ کے فوت ہونے کے بعد اس کے دیگر مال وراثت کی طرح اس کے ورثاء میں تقسیم ہوگی۔ یہ حضرات فرماتے ہیں کہ حدیث میں جن شرائط کو پورا کرنے کا حکم دیا گیا ہے اس سے وہ شرائط مراد ہیں جن کی قرآن پاک نے اجازت دی ہے جیسا کہ ایک روایت (حدیث بریرہ) میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر وہ شرط جو کتاب اللہ کے موافق نہیں وہ باطل ہے اگرچہ وہ ایک سو شرائط ہوں، اور کتاب اللہ کی شرائط وہی ہیں جن کا قرآن پاک میں ذکر ہے۔ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں پورا کرنے کا حکم دیا مسلمانوں کی ہر شرط اس میں داخل نہیں۔

[illegible] ایک اور حدیث میں مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسلمان اپنی شرائط کو پورا کرنے کے پابند ہیں مگر وہ شرط جو حرام کو حلال یا حلال کو حرام کرے (وہ پوری نہیں کی جائیگی۔)

[illegible] عمریٰ کے معمر کے وارث بننے پر متواتر روایات پائی جاتی ہیں، حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عمریٰ کا فیصلہ وارث کے لیے کیا۔

[illegible] اس میں اختلاف کیا کہ یہ مال وارث کے لیے ہے یا معمر کا؟ تو اس کا جواب [illegible] ایک دوسری حدیث میں جو حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے اس بات کی وضاحت موجود ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص کو کوئی چیز عمریٰ کے طور پر دی گئی تو وہ اس کے لیے اور اس کے وارثوں کے لیے ہے ایک دوسری حدیث میں فرمایا عمریٰ مال وراثت ہے۔

حضرت معاذ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے فرمایا جس کو عمریٰ دیا گیا تو وہ اس کا مالک ہے

[illegible] عمریٰ کے لیے کوئی علیحدہ باب نظر نہیں آیا ہے ۱۲ میزان۔

ہے اس کے بعد وہ جانے والے کے لئے ہو جائے گا۔ اس کے بعد اس کو اختیار ہوگا کہ وہ اس کو فروخت کر دے یا ہبہ کر دے یا اس کو وراثت میں چھوڑ جائے۔ اس کی دلیل یہ ہے کہ اس نے کوئی چیز ایسی نہیں چھوڑی جو اس کی ملکیت سے نکل کر دوسرے کی ملکیت میں نہ جا سکتی ہو۔ اس کے علاوہ اس کے ورثاء اس بات کا انکار نہیں کرتے کہ یہ چیز اس شخص کے لیے ہے جس کے لیے اس نے وصیت کی ہے۔ اس کے علاوہ اس کے ورثاء اس بات کا بھی

رہن کا بیان

باب ۲۰۱ رہن جانور پر سواری کرنا اور اس کے دودھ کو استعمال کرنا

ہیں۔ جب حضرت فرماتے ہیں کہ مال مرہون جب تک مرتہن ہے راہن اس سے نفع نہیں اٹھا سکتا نہ اس پر سوار ہو سکتا ہے نہ اس کا دودھ استعمال کر سکتا ہے۔ یہ حضرت فرماتے ہیں کہ پہلے قول والوں نے جس حدیث سے استدلال کیا ہے وہ مجمل ہے اس میں اس بات کی وضاحت نہیں ہے کہ کون سا نفع ہو سکتا ہے اور کس کا دودھ پی سکتا ہے لہٰذا اپنی طرف سے اس میں زیادتی کرنا اس بات کے ثبوت کے لیے قرآن و سنت یا اجماع سے دلیل کی ضرورت ہے۔

اور نیز حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی ایک دوسری روایت میں اس بات کی وضاحت ہے کہ پہلی حدیث میں جس شخص کو سوار ہونے اور دودھ پینے کی اجازت دی گئی ہے اس سے مراد مرتہن ہے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ذکر کرتے ہیں کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب جانور رہن رکھا جائے تو مرتہن پر اس کا چارہ لازم ہے اور اس کا دودھ پیا جائے اور جو شخص دودھ نوش کرے اور اس پر سوار ہے تو اس روایت کے مطابق کو رہن رکھنے اور دودھ استعمال کرنے کا حق مرتہن کو دیا گیا اور یہ اس شخص کا مذہب ہے جو اوپر ذکر ہوا۔

امام طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں مرتہن کے لیے یہ اجازت اس وقت تھی جب سود حرام نہیں ہوا تھا جب سود حرام ہو گیا تو ہر اس زیادتی کو حرام قرار دیا جس کے ذریعے نفع حاصل کیا جائے۔

اب یہ بات کہ اس بات پر اجماع ہے کہ مال مرہون کا نفقہ راہن پر ہوگا مرتہن پر نہیں۔ اور مرتہن اسے استعمال بھی نہیں کر سکتا جب تک راہن مال مرہون سے نفع حاصل کرنے کا حق ہے تو اس مسلک والوں پر یہ اعتراض ہوتا ہے کہ اگر کوئی شخص اپنا جانور رہن رکھے تو وہ اس پر سوار ہو کر تو تجارت کے نزدیک بھی جائز نہیں کیونکہ مرتہن کا مال مرہون پر قبضہ ضروری ہے قرآن پاک نے بھی یہی فرمایا ہے فرمان ہے مقبوضہ۔

تو جب مال مرہون مرتہن کے قبضہ میں ہونا ضروری ہے تو راہن اس سے کیسے فائدہ لے سکتا ہے۔

نیز اگر مرتہن کے پاس بطور رہن لونڈی رکھی ہو تو راہن اس لونڈی سے جماع نہیں کر سکتا تو معلوم ہوا کہ وہ کسی بھی مال سے اس وقت تک نفع نہیں اٹھا سکتا جب تک وہ مال رہن رکھا ہوا ہو حضرت امام ابو حنیفہ امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا یہی مسلک ہے۔

حضرت امام شعبی فرماتے ہیں کہ رہن سے کچھ بھی نفع نہ اٹھایا جائے اور یہ وہی حضرت شعبی ہیں جنہوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے وہ حدیث روایت کی ہے کہ راہن کو سواری کرنے اور دودھ استعمال کرنے کا حق دینے والوں نے استدلال کیا ہے۔ معلوم ہوا کہ وہ حدیث منسوخ ہے ورنہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ پر تہمت آئے گی کہ انہوں نے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا اور پھر خود اس کے خلاف اپنی رائے پیش کی، اور اس طرح آپ کی روایت بھی مشکوک ہو جائے گی لہٰذا ماننا پڑے گا کہ وہ حکم منسوخ ہو چکا ہے۔

باب: مرتہن کے پاس رہن کا ہلاک ہونا

اگر مال مرہون مرتہن کے پاس ہلاک ہو جائے تو کیا حکم ہوگا؟

بعض حضرات کے نزدیک مرتہن کی ذمہ داری ہے کہ وہ مال مرہون صحیح سلامت راہن کے حوالے کرے اور اس قرض سے ساقط ہو جائے حضرات نے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس ارشاد گرامی سے استدلال کیا ہے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "ارحم لا یضیق ..... سوال مراد ان کو دیکھا نہ جائے گا ..... کی طرف دیکھے سلامت فرمائے گا ..... اس پر قرض کی ادائیگی ہے۔

امام طحاوی فرماتے ہیں اس حدیث کی تاویل قطعاً غلط ہے اور اہل علم نے واضح الفاظ میں اس کا انکار کیا ہے۔

اور اس حدیث کا مفہوم جو ہم نے بیان کیا ہے حضرت سعید بن مسیب فرماتے ہیں ..... کہ وہ اس آدمی سے فرمائے جس کے پاس رہن رکھا ہے کہ اگر وہ مرتہن ..... جو قرض سے کم ہے تو جتنی رقم کہ وہ راہن مرتہن کو دے گا ..... رقم ..... کو واپس کر دے گا ..... ہلاک ہو گیا ..... ہلاک ہو گیا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ..... تمہارا قرض بھی ضائع ہو گیا۔

جلیل القدر فقہاء کرام کا یہی موقف ہے اور یہی بات صحیح ہے کرام اللہ تعالیٰ سے بھی مروی ہے۔

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے ایک شخص کے بارے میں جس کے پاس مرتہن ..... سے قرض کی رقم کم تھی تو وہ زائد رقم ..... اور اگر قرض زیادہ تھا تو زائد رقم قرض خواہ کے ذمہ ہے۔

حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے اس سلسلے میں فرمایا ..... جب کوئی شخص کسی ..... کے پاس مرتہن ..... چاہیے کہ مال مرہون ..... قرض سے زائد قیمت کا ہونا چاہیے ..... ہلاک ہو گی ..... اگر راہن اپنی مرضی سے ..... چیز رہن رکھتا ہے جو قرض سے زیادہ قیمتی ہے تو جب ..... ہلاک ہو گی ..... ہو جائے گا اور راہن و مرتہن دونوں ایک دوسرے سے بری الذمہ ہو جائیں گے۔

گویا حضرت عمر فاروق اور حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہما دونوں اس بات پر متفق ہیں کہ مال مرہون کے ..... قرض کی ادائیگی ہو جائے گی البتہ اتنا اختلاف ہے کہ اگر مال مرہون کی قیمت زیادہ اور قرض کم ہے ..... حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے نزدیک ..... ہو گا یعنی وہ مرتہن کے پاس امانت ہے جب کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ایک قول کی صورت میں ..... ہلاک ہو گا جب قرض سے زیادہ قیمت کی چیز رکھنا شرط ..... حضرت ابراہیم نخعی نے بھی وہی موقف اختیار کیا جو حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ ..... حضرت ابراہیم نخعی ..... سے وہ حدیث بھی مروی ہے جس میں مرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ..... ہے جو حضرت عطاء رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کیونکہ ..... مخالفت بھی یہی ہے کہ جو شخص ..... روایت کرے اس کا بیان کردہ مفہوم حجت ہے۔

حضرت امام ابو حنیفہ، امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا مسلک بھی یہی ہے جو حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ اور حضرت ابراہیم نخعی رحمہ اللہ کا ہے۔

قیاس بھی ہمارے خلاف کے مسلک کو رد کرتا ہے کیونکہ اس نے مال مرہون کی ..... ہلاک ہو گی ..... ہلاک ہو گی ..... ہلاک ہو گ

ہے کہ وہ ایسا نہیں کر سکتا اور ہر حق کو اختیار ہے کہ اسے روک کے مال غصب کرنے والے سے لے لے۔ اور غاصب کے لئے جائز نہیں کہ وہ غصب شدہ مال سے نفع اٹھائے۔ اس سے یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ اگر کوئی شخص کسی کی زمین غصب کر کے اس میں کاشت کرے تو زمین کا مالک اسے اس کاشت سے روک سکتا ہے اور اس کو اختیار ہے کہ وہ اس کی کھیتی کو اکھاڑ دے۔ اور اس کو یہ بھی اختیار ہے کہ وہ اس کھیتی کو اپنے لئے رکھ لے اور اس کی قیمت ادا کر دے۔ اس کی دلیل یہ ہے کہ غاصب کا کاشت کرنا ایسا ہی ہے جیسا کہ کسی شخص نے کسی کی زمین میں بیج ڈال دیا ہو۔ اس صورت میں بیج کا مالک اس بات کا مستحق ہے کہ وہ اس کو اکھاڑ دے۔ اور اس کی کاشت کا حکم بھی یہی ہے۔ اس کی دلیل یہ ہے کہ غاصب کا کاشت کرنا ایسا ہی ہے جیسا کہ کسی شخص نے کسی کی زمین میں بیج ڈال دیا ہو۔ اس صورت میں بیج کا مالک اس بات کا مستحق ہے کہ وہ اس کو اکھاڑ دے۔ اور اس کی کاشت کا حکم بھی یہی ہے۔ کاشت کا حکم ہونا اس بات کی دلیل

ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ جو شخص کھجور کے درخت کو پیوند لگانے کے بعد بیچے تو اس کا پھل بیچنے والے کا ہوگا مگر یہ کہ خریدار شرط لگا لے۔ اور جو شخص غلام کو بیچے جو مال کا مالک ہو تو اس کا مال بیچنے والے کا ہوگا مگر یہ کہ خریدار شرط لگا لے۔ اور جو شخص غلام کو بیچے جو مال کا مالک ہو تو اس کا مال بیچنے والے کا ہوگا مگر یہ کہ خریدار شرط لگا لے۔ اور جو شخص غلام کو بیچے جو مال کا مالک ہو تو اس کا مال بیچنے والے کا ہوگا مگر یہ کہ خریدار شرط لگا لے۔

جو حضرات ہونے چاندی کے بدلے نقد کو کھجور پر ادھار کرنے کو جائز قرار دیتے ہیں وہ حضرات ان احادیث سے استدلال کرتے ہیں جن میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ جو شخص کھجور کے درخت کو پیوند لگانے کے بعد بیچے تو اس کا پھل بیچنے والے کا ہوگا مگر یہ کہ خریدار شرط لگا لے۔ اور جو شخص غلام کو بیچے جو مال کا مالک ہو تو اس کا مال بیچنے والے کا ہوگا مگر یہ کہ خریدار شرط لگا لے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر کا علاقہ فتح کیا۔ پھر حضرت عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ کو بھیجا اور انہوں نے پیداوار کو تقسیم کیا۔

جہاں تک حائط کا تعلق ہے تو اس کی وجہ بھی احادیث سے واضح ہے کہ لوگ اس کو بیچ کر اس کے پھل بیچنے والے کے لئے چھوڑ دیتے اور جو حصہ پھوٹی نہر کے کنارے یا کھجوروں کے ساتھ ساتھ ہوتا اس کو بیچ دیتے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے منع فرمایا کیونکہ ایسا بھی ممکن تھا کہ درخت کے وہ حصے جو پیداوار دیتے تھے پیداوار نہ دیتے اور جو حصہ پیداوار دیتا تھا وہ پیداوار نہ دیتا۔ اس طرح ایک حصہ پیداوار دیتا اور دوسرا نہ دیتا۔ اور دوسرا حصہ پیداوار نہ دیتا تو ایک حصہ پیداوار دیتا اور دوسرا نہ دیتا۔ اور دوسرا حصہ پیداوار نہ دیتا تو ایک حصہ پیداوار دیتا اور دوسرا نہ دیتا۔ اور دوسرا حصہ پیداوار نہ دیتا تو ایک حصہ پیداوار دیتا اور دوسرا نہ دیتا۔

ہے کہ بعض حضرات کے پاس زائد زمین ہوتی تو آپ نے ان کے لئے کہا کہ وہ اس کو کاشت کرے یا اس کو اپنے بھائی کے طور پر دے دے۔

اس مفہوم کی روایات حضرت ابن عمر اور حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہم سے بھی آئی ہیں۔

پہلے قول والوں نے حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کی روایت سے استدلال کیا ہے کہ مزارعت سے کاشت کرنا منع نہیں بلکہ اس کی ترجیح بھی یہی ہوگی۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی روایت میں زائد زمین کا ذکر ہے تو بعض نے ترجیح دی کہ زائد زمین کاشت کرنے یا دوسرے بھائی کو دے دے۔ حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ کی روایت میں اضطراب ہے اور بعض نے اس روایت میں اس کی ممانعت کی وجہ بیان کر دی ہے۔ یعنی زمین کے کچھ حصے کو پیداوار کے لئے رکھنا اور دوسرے شخص کو دوسرے حصے کی پیداوار دینا (منع ہے۔)

قیاس حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کی تائید کرتا ہے کیونکہ مزارعت اور مساقات کو مضاربت پر قیاس کیا جا سکتا ہے کیونکہ مضاربت کی صورت میں منافع اس وقت تقسیم ہوتے ہیں جب اس مال میں جو مضاربت پر دیا گیا ہو نقصان نہ ہو۔ اگر نقصان ہو جائے تو منافع میں سے نقصان پورا کیا جائے گا۔ اسی طرح مزارعت اور مساقات میں بھی منافع اس وقت تقسیم ہوں گے جب اصل مال میں نقصان نہ ہو۔ اگر نقصان ہو جائے تو منافع میں سے نقصان پورا کیا جائے گا۔ اسی طرح مزارعت اور مساقات میں بھی منافع اس وقت تقسیم ہوں گے جب اصل مال میں نقصان نہ ہو۔ اگر نقصان ہو جائے تو منافع میں سے نقصان پورا کیا جائے گا۔

ہمارے نزدیک اس کو ترجیح حاصل ہے۔

ہماری رائے میں حضرت امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہما اللہ کے قول کو ترجیح حاصل ہے۔

باب ۲۰۶ کسی دوسرے کی کھیتی میں اجازت کے بغیر کاشت کرنا

سوال: اگر کوئی شخص دوسرے کی اجازت کے بغیر اس کی زمین میں کاشت کرے تو اب کیا کرنا ہوگا؟

جواب: حضرت فرماتے ہیں کہ یہ کھیتی مالک زمین کی ہوگی اور اس نے جو کچھ اس زمین پر خرچ کیا وہ اس کو دے دیا جائے۔

دوسرے حضرت فرماتے ہیں کہ زمین کے مالک کو اختیار ہے اگر چاہے تو اسے اپنی کاشت شدہ زمین پر راضی کر دے اور چاہے تو کاشت کار کو روک دے اور کوئی ہوئی فصل کے مطابق قیمت دے دے اور کھیتی کو اپنے لیے لے لے۔

حضرت امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نے زمین کو جو نقصان پہنچا وہ وصول کرے اور چاہے تو کاشت کار کو روک دے اور کوئی ہوئی فصل کے مطابق قیمت دے دے اور کھیتی کو اپنے لیے لے لے۔

حضرت امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ اگر کسی شخص کی زمین میں کسی دوسرے شخص نے اس کی اجازت کے بغیر کاشت کر دی تو اس کے لیے اس کھیتی میں سے کچھ نہیں ہے اور اس کا خرچ کیا ہوا مال اس کی طرف لوٹا دیا جائے گا۔

دوسرے حضرت فرماتے ہیں کہ یہ حدیث نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس طرح مروی نہیں ہے بلکہ وہ اس طرح روایت کی گئی ہے حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو آدمی کسی دوسرے کی اجازت کے بغیر اس کی زمین میں کاشت کرے اس کے لیے اس کا نفقہ ہے اس کے لیے کچھ بھی نہیں۔

حضرت یحییٰ بن آدم نے اسے کتاب الخراج میں بھی اسی طرح روایت کیا ہے یہ حضرت فرماتے ہیں کہ پہلے قول والوں کی دلیل سے ثابت ہوتا ہے کہ دوسرا آدمی اس کاشت کار کو وہ مال دے گا جو اس نے خرچ کیا اور یہ کھیتی اس کے لیے اس کے جوتنے میں نہیں ہوگی تو یہ بات محال ہے۔

کیونکہ جو منفعت ہوئی وہ تو نہیں اور نہ ہی اس کا کوئی بدل ہے کیونکہ کام کرنے والوں کو دے دیا گیا اور اسی طرح ضرورت پر خرچ کر لیا گیا اب وہ واپس نہیں آ سکتے۔ مالک پر وہ اسی صورت میں واجب ہوگا جب اس کا کوئی بدل ہو۔ لہٰذا اس حدیث کا وہ ہے جو دوسرے قول والوں نے پیش کی ہے ان کا مطلب یہ ہے کہ کاشت کار اس کھیتی میں سے اپنے لیے کچھ نہیں لے سکتا کیونکہ وہ اس کاشت کے ساتھ جس طرح اپنی کھیتی کا ہوتا ہے یا اس کے کوئی زمین بالطبع یعنی حاصل ہوئی ہے اور وہ اس میں کاشت کرتا ہے تو وہ اپنا خرچہ وصول کر کے باقی تو صدقہ کر دے۔ یہ حضرت فرماتے ہیں کہ اس حدیث کی بہترین توجیہ یہی ہے کہ جس آدمی نے کسی ایسی زمین کو زندہ (آباد) کیا تو وہ اسی کے لیے ہے اور ظالم کے پسینے کا کوئی حق نہیں ہے ایک حدیث میں یوں ہے کہ آپ نے ایسے درخت دیکھے تو کاٹنے کا حکم دیا تو معلوم ہوا کہ وہ شخص اس کھیتی کے لیے اپنے اخراجات وصول کر کے باقی صدقہ کر دے۔ بہرحال زمین کا مالک چاہے تو اسے کوئی ہوئی فصل کے مطابق قیمت دے اور یہ کھیتی اس کی ہو جائے گی لیکن قیمت کے بغیر وہ اس کو نہیں لے سکتا اور نہ ہی کاشت کار کا خرچ کیا ہوا مال اس مالک زمین کے ذمہ ہوگا۔

بیکار: وہ امام صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے زمانے میں ایک بادشاہ تھا جس نے حضرت کی ایک نہ سنی تو حضرت نے بددعا کی کہ اللہ تعالیٰ اس کو اندھا کر دے چنانچہ وہ اندھا ہو گیا اور اس کی بینائی جاتی رہی۔ ایک دن اس نے علماء کو جمع کیا اور ان سے کہا کہ میں کیسی کیسی چیزوں کو دیکھتا رہا ہوں اب میں کچھ بھی نہیں دیکھ سکتا۔ تم بتاؤ کہ جنت میں کیا ہوگا؟ ایک عالم نے کہا کہ وہاں دودھ کی نہریں ہوں گی۔ دوسرے نے کہا کہ وہاں شہد کی نہریں ہوں گی۔ تیسرے نے کہا کہ وہاں شراب کی نہریں ہوں گی۔ بادشاہ نے کہا کہ یہ تو بتاؤ کہ وہاں کوئی چیز دیکھنے کی بھی ہوگی یا نہیں؟ ایک عالم نے کہا کہ وہاں دیدار الٰہی ہوگا۔ بادشاہ نے کہا کہ اس کا کیا مطلب ہے؟ عالم نے کہا کہ اللہ تعالیٰ کی ذات کو دیکھا جائے گا۔ بادشاہ نے کہا کہ اللہ تعالیٰ کی ذات کو کیسے دیکھا جائے گا؟ عالم نے کہا کہ جس طرح چاند کو دیکھا جاتا ہے۔ بادشاہ نے کہا کہ چاند کو تو سورج کی روشنی میں دیکھا جاتا ہے اور اللہ تعالیٰ کی ذات کو دیکھنے کے لیے کوئی روشنی نہیں ہوگی۔ عالم نے کہا کہ اللہ تعالیٰ کی ذات کو دیکھنے کے لیے کسی روشنی کی ضرورت نہیں ہوگی۔ بادشاہ نے کہا کہ اللہ تعالیٰ کی ذات کو دیکھنے کے لیے کسی روشنی کی ضرورت

شفعہ کا بیان

باب ۲۷۵: پڑوسی کے لیے حق شفعہ

پڑوسی کے لیے حق شفعہ ہے؟ بعض حضرات فرماتے ہیں کہ پڑوسی کو شفعہ کا کوئی حق نہیں کیونکہ وہ اس سے پہلے شفعہ کا حق ساقط کر چکا ہے آپ نے فرمایا جس زمین اور راستے میں شرکت ہو تو جب تک شریک کو نہ بتا دیا جائے اسے شفعہ نہیں اب اس کی مرضی ہے کہ خود لے یا چھوڑ دے۔

دوسرے حضرات فرماتے ہیں کہ جو کچھ آپ نے بیان کیا ہے بیشک اس نے شفعہ کا حق ساقط کر دیا ہے لیکن جب تقسیم کے بعد راستے کی شراکت حاصل ہے تو تقسیم کے بعد راستے کا پڑوسی ہونے کی وجہ سے حق ہوگا۔

اس حدیث میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے شریک کے لیے شفعہ ثابت فرمایا ہے جب کہ پڑوسی کے لیے شفعہ ثابت فرمایا ہے آپ نے فرمایا کہ پڑوسی اپنے شفعہ کا زیادہ حق دار ہے ان دونوں میں تضاد نہیں ہے۔

پہلے قول والے اعتراض کرتے ہوئے یہ حدیث پیش کرتے ہیں کہ جب حدود مقرر ہو جائیں تو شفعہ کا حق نہ ہوگا اس میں حدود کے بعد شفعہ کی نفی کی گئی ہے اس کا جواب دیا گیا ہے کہ اس حدیث منقطع ہے اور ہمارے نزدیک منقطع حدیث حجت نہیں ہے اگر حجت مان لیا جائے تو مخالف کے لیے اس میں کوئی دلیل نہیں کیونکہ اس حدیث میں حدود کے قائم کرنے کے بعد شفعہ کی نفی کی گئی ہے جب حدود مقرر ہو جائیں تو شفعہ نہیں رہتا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہی فرمایا ہے۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث میں ہے۔

پھر ہماری حدیث میں اس بات کی وضاحت موجود ہے کہ جب حدود مقرر ہو جائیں اور راستے الگ الگ کر دیئے جائیں تو شفعہ نہیں۔ تو اس حدیث میں راستوں کے الگ الگ ہونے کا ذکر ہے جبکہ پہلی حدیث میں راستوں کے الگ الگ ہونے کا ذکر نہیں ہے اس لیے پہلی حدیث کو اس حدیث پر محمول کیا جائے تو اب شفعہ نہیں ہو سکتا۔

اب سوال ہوا کہ اس سے قبل راستے میں شریک کے لیے شفعہ کا ثبوت ہے پڑوسی کے لیے کیسے ثابت کیا گیا؟ اس کا جواب یہ ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ پڑوسی مکان کا زیادہ حق دار ہے۔

ایک حدیث میں فرمایا کہ پڑوسی شفعہ کا زیادہ حق رکھتا ہے۔

اجاروں کا بیان

باب ۲۰: تعلیم قرآن پر اُجرت لینا کیسا ہے

بعض حضرات فرماتے ہیں قرآن پاک سکھانے پر اُجرت لینا جائز ہے۔

ایک بار ایسا ہوا کہ ہم ایک قبیلے کے پاس پہنچے وہاں کا ایک شخص دیوانہ تھا اور زنجیروں میں جکڑا ہوا تھا انہوں نے ہم سے اس بارے میں پوچھا کہ اس کے لئے بہتر طریقہ کیا ہے یا کوئی دوا یا دم ہے تو حضرت نے فرمایا نہ ہمارے پاس دوا ہے نہ دم ہوتا مگر ہم نے سب جمع کر کے اس پر پڑھنا شروع کر دیا وہ ٹھیک ہو گیا تو اس کی بہت سی بکریاں بطور اجرت دی تو انہوں نے عرض کیا کہ ہم نے حضور علیہ السلام سے یہ سنا ہے کہ جو آپ نے اجازت دی فرمایا کھاؤ باطل وہ ہے کہ تم نے جھوٹ کے ساتھ کھایا۔

اسی سے حضرت فرماتے ہیں کہ جو لوگ قرآن سکھانے پر اُجرت لینے کو ناجائز کہتے ہیں اسی طرح تعلیم قرآن پر بھی جائز نہیں جہاں تک میں نے دیکھا ہے تو اس تعلیم قرآن پر اُجرت کا ذکر کہیں بطور شرط کے نہیں ہوتا تو چونکہ وہ کرنا واجب نہیں لہٰذا اس کی اُجرت لینے کے لئے ان کا سکھانا واجب نہیں ہے لہٰذا اس کی اُجرت نہیں لے سکتے۔ قرآن پاک کو سکھانا واجب کفایہ ہے تو جب بعض حضرات سکھا دیں تو باقی سب کی طرف سے ادا ہو جاتا ہے۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قرآن پاک کے ذریعے نہ کھاؤ۔ حضرت عثمان بن ابو العاص فرماتے ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے ایک علاقہ پر عامل مقرر کیا تو میں اُجرت لینے لگا تو دیگر روایات بھی ہیں تو معلوم ہوا کہ جو کام فرض ہوتے ہیں اُجرت لینے کے لئے ان کا سکھانا ضروری ہے ہاں اگر فرض کفایہ ہو تو اس سے معلوم ہوا کہ اگر ایک

باب ۲۷۰ سینگی لگانے کی اجرت لینا کیسا ہے

حضرات کے نزدیک سینگی (پچھنہ) لگانے کی اجرت لینا [illegible]

[illegible] سینگی لگانے والے کو اجرت دی ہے [illegible]

[illegible] سینگی لگانے والے کو اجرت دی ہے [illegible]

[illegible] سینگی لگانے والے کو اجرت دی ہے [illegible]

[illegible] سینگی لگانے والے کو اجرت دی ہے [illegible]

باب ۲۷۱ گری پڑی اور گمشدہ اشیاء کا حکم

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] کہتے ہیں کہ ایک شخص نے [illegible] کے [illegible] کے بارے میں پوچھا تو آپ نے فرمایا اس کے ساتھ تمہارا کیا کام ہے اس کے ساتھ اس کا مالک ہے وہ [illegible] اور [illegible] کھا لے گا یہاں تک کہ اس کا مالک اس کو پا لے گا۔

ایک شخص نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے گری پڑی چیز

فیصلے اور گواہوں کا بیان

باب ۲۰۹، ذمی لوگوں کے درمیان فیصلہ کرنا

حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے فرماتے ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہودیوں کے ایک گروہ کو بلوایا جب وہ لوگ اپنا مقدمہ آپ کے پاس لے کر آئے۔

بعض حضرات نے اس حدیث سے ثابت کیا کہ اگر اہل کتاب اپنا مقدمہ مسلمانوں کے حاکم کے پاس لائیں تو اس کو اختیار ہے فیصلہ کرے یا نہ کرے۔ بعض حضرات نے فرمایا اللہ تعالیٰ کا ارشاد فَاحْكُمْ بَيْنَهُمْ أَوْ أَعْرِضْ عَنْهُمْ (پس ان کے درمیان فیصلہ کریں یا اعراض فرمائیں) اس کی ناسخ ہے۔ دوسرے حضرات فرماتے ہیں کہ مسلمان حاکم ان کے درمیان فیصلہ کرنے کا پابند ہے اگر وہ ان کے درمیان فیصلہ کرے تو حدود نافذ کرے اور جس کام کو وہ اپنے دین میں حلال سمجھتے ہیں مثلاً شراب یا سور کی خرید و فروخت کو ان کے حق میں جائز قرار دے اور اگر وہ لوگ اپنا مقدمہ حاکم کے پاس نہ بھی لائیں تو بھی اسے فیصلہ کرنے کا حق ہے حضرت براء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص (یہودی) گزرا جس کا چہرہ سیاہ کیا گیا تھا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہودیوں کو بلوایا اور پوچھا کہ تم اس کے ساتھ کیا کرتے ہو؟ انہوں نے کہا ہم اس کا منہ کالا کرتے ہیں اور اس پر گدھے کی سواری کراتے ہیں آپ نے فرمایا تم اس سلسلے میں اپنی کتاب میں کیا پاتے ہو؟ انہوں نے کہا ہم اس کتاب میں کچھ نہیں پاتے ہیں۔ عبداللہ بن سلام نے کہا تم جھوٹ بولتے ہو تورات میں رجم کا حکم موجود ہے تورات لاؤ اور اسے پڑھو اگر تم سچے ہو تو تورات لے آئے آپ نے فرمایا میں تمہیں اللہ تعالیٰ کی قسم دیتا ہوں (بتاؤ) تم اپنی کتاب میں رجم کا حکم پاتے ہو؟ اس نے کہا نہیں اگر آپ نے اس سے پوچھا اس نے کہا جو تورات میں اس کا حکم پاتے ہیں اس کی مخبری کی اور اس کی تصدیق کی اور کہا اے محمد لوگوں کی بات نہ مانو اور ان سے بچتے رہو کہیں وہ تمہیں اس حکم سے جو اللہ نے تمہیں دیا ہے فتنہ میں نہ ڈال دیں اگر وہ اس سے روگردانی کریں تو جان لو کہ اللہ ان کے بعض گناہوں کی وجہ سے ان کو سزا دینا چاہتا ہے اور لوگوں میں بہت سے نافرمان ہیں۔ کیا یہ جاہلیت کا فیصلہ چاہتے ہیں اور یقین کرنے والوں کے لیے اللہ سے بہتر فیصلہ کرنے والا کون ہو سکتا ہے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے رجم کیا اور فرمایا ان لوگوں نے اللہ تعالیٰ کے حکم کو ضائع کیا ہے اور اس سے روگردانی کرنے کا زیادہ حق رکھتے ہیں۔

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اگر وہ اپنا مقدمہ مسلمان حاکم کے پاس نہ بھی لائیں تو بھی وہ فیصلہ کر سکتا ہے۔

جہاں تک پہلی حدیث کا تعلق ہے تو اس میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں نہیں آیا کہ آپ نے فیصلہ کیا ہو کہ وہ لوگ آپ کے پاس لائے تھے بلکہ اس کا مطلب صرف اتنا ہے کہ وہ مقدمہ لائے اور آپ نے فیصلہ فرمایا۔ مقدمہ لانے کی صورت میں فیصلہ کرنے کی ممانعت نہیں ہے جو آیت کریمہ پیش کی گئی اس کے بارے میں ایک قول یہ ہے کہ وہ منسوخ ہے اور آیت کریمہ آپ کے درمیان اللہ تعالیٰ کے نازل کردہ حکم کے مطابق فیصلہ کرنے کا حکم دیتی ہے۔ ایک قول یہ ہے کہ اگر آپ فیصلہ کریں تو اس چیز کے ساتھ فیصلہ کریں جو اللہ تعالیٰ نے نازل فرمائی ہے۔ ترجمہ آیت کی تاویل میں اختلاف ہے تو حدیث سے ثابت ہوگیا حضرت امام ابوحنیفہ، امام ابویوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا یہی مسلک ہے۔

[illegible] کے ساتھ ہی [illegible] کی سزا بھی ہوگی۔

[illegible] کے ساتھ [illegible] کی سزا بھی ہوگی۔

[illegible] کے ساتھ [illegible] کی سزا بھی ہوگی۔

[illegible] کے ساتھ [illegible] کی سزا بھی ہوگی۔

باب ۲۸۰: ایک گواہ اور قسم کے ساتھ فیصلہ کرنا

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک گواہ اور قسم کے ساتھ فیصلہ فرمایا۔ حضرت ابوہریرہ، حضرت زید بن ثابت اور حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہم سے بھی اسی طرح مروی ہے۔

[illegible] سے استدلال کرتے ہوئے حضرت [illegible] کہ خاص امور یا بالخصوص مالی معاملات میں ایک گواہ کی موجودگی میں [illegible] کے ساتھ فیصلہ کیا جائے۔

جبکہ [illegible] کہ [illegible] ایک عورت اور دو عورتوں کی گواہی سے فیصلہ کیا جائے اور کسی بھی معاملے میں ایک گواہ اور قسم کے ساتھ فیصلہ نہیں کیا جائے گا۔

کہتے ہیں کہ اس سے مراد یہ ہے کہ مدعی علیہ کے لیے کوئی گواہ نہیں ہے۔
حنفیہ کی موافقت کے وقت حضرت امام ابو حنیفہ کے دلائل کے ساتھ ذکر کرتے ہیں یہ بھی اس قول کے بطلان کی دلیل ہے۔

باب ۲۸۱ مدعی پر قسم کو لوٹانا

ترجمہ یہ ہے کہ مدعی پر گواہ پیش کرنا ہے اور مدعی علیہ پر قسم ہے۔ لیکن بعض حضرات کہتے ہیں کہ مدعی علیہ مدعی پر قسم لوٹا دے گا اگر مدعی قسم کھانے سے رک جائے تو اس کا دعویٰ ساقط ہو جائے گا۔

اس بات پر اتفاق ہے کہ ایک انصاری جو مدینہ کے علاقہ خیبر میں شہید کر دیئے گئے تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے قسامت کے طریقے پر قسم کے سلسلے میں انصار سے فرمایا کہ یہودی تمہارے قسموں کے ساتھ قسم سے بری الذمہ ہو جائیں گے انہوں نے عرض کیا ہم ان کے قسموں کے کیونکر اعتبار کریں آپ نے فرمایا کہ تم قسم کھا کر اپنا حق لیتے ہو؟

اس حدیث سے حضرت امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ نے استدلال کیا ہے کہ مدعی پر قسم نہیں لوٹائی جائے گی ان کی دلیل یہ ہے کہ یہ قسم مدعی علیہ نے مدعی پر نہیں لوٹائی کیونکہ یہ قسامت کا حکم ہے اور یہ ایک خاص حکم ہے۔

ہماری طرف سے حنفیہ نے انصار کی بات کا انکار کرتے ہوئے یہ بات فرمائی ہو جیسے کہا جاتا ہے کہ وہ دعویٰ کرنے والے کو نہیں ملتا ہے مگر یہ کہ جب قرآن کی قسموں کو نہیں مانتے تو گویا انصار ہی قسموں پر فیصلہ کر دیا جائے جب کہ قسم مدعی ہو۔

جب دعوے قسموں کا استعمال ہے تو دوسری روایت کے ذریعے فیصلہ ہوگا تو اس سلسلے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر لوگوں کو ان کے دعوے پر دیا جائے تو کئی لوگ دوسروں کے خونوں اور مالوں پر دعویٰ کریں گے لیکن مدعی علیہ پر قسم ہے۔

پھر وہ روایات ہے کہ مدعی کے لیے اپنے دعویٰ پر دلیل دینا لازم ہے اور وہ ایسی دلیل نہ ہو جس کے ذریعے وہ اپنی طرف کھینچ لیتا ہے کہ زمین کو وہ کرے تو اگر مدعی علیہ کی طرف سے مدعی کو قسم دی جائے تو اس کا مطلب یہ ہے کہ مدعی قسم کھا کر اس کو ثابت کرے اور اس کی قسم اکارت ضائع نہ ہو جائے گا۔

اگر یہ سوال ہو کہ مدعی علیہ کو بات پر راضی ہونے کو کیا حرج ہے؟ تو اس کا جواب یوں دیا گیا ہے کہ یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ مدعی علیہ کی رضامندی سے کوئی حکم نافذ کر دیا جائے مثلاً اگر کہا جائے کہ میں نے فلاں آدمی پر جس چیز کا دعویٰ کیا ہے وہ اس پر راضی ہے تو کیا اس سے مدعی علیہ کے حق میں فیصلہ کر دیا جائے گا؟ ایسا ہرگز نہیں ہوگا تو جب صورت حال یہ ہے تو یہاں بھی اسی طرح ہوگا کہ اگر وہ پیشکش کرے تو مدعی علیہ کو قسم دی جائے، مدعی کو قسم نہیں دی جائے گی۔

(حنفیہ کا مؤقف مستحکم ہے)

باب ۲۸۲ گواہی دینا اور حاکم کا قبول کرنا ضروری ہے!

حاکم کے لیے مناسب ہے کہ گواہی دینا یا نہ دینا برابر ہے۔ اس میں بعض احادیث میں اس کی مذمت کی گئی ہے اس لیے کہ یہ حضرت

باب ۲۸۳ : حاکم کا فیصلہ جو حقیقتاً ظاہر کے خلاف ہو

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے فرماتی ہیں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم اپنے مقدمات میرے پاس لاتے ہو جبکہ کبھی انسان ہوں ہو سکتا ہے تم میں سے کوئی اپنی دلیل میں دوسرے سے زیادہ شیریں اور چرب زبان ہو اور میں اس کی چرب زبانی سے متاثر ہو کر اس کے مطابق اس کے بھائی کے حق سے اس کے لیے فیصلہ کر دوں اگر میں ایسا کروں تو سمجھ لو کہ میں نے اس کو آگ کا ایک ٹکڑا دے دیا ہے۔

اس حدیث سے استدلال کرتے ہوئے بعض فقہاء کرام جن میں حضرت امام ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ بھی ہیں کہتے ہیں کہ اگر حاکم کو معلوم ہو جائے کہ گواہوں نے جھوٹی گواہی دی ہے تو اس کے لیے جائز نہیں کہ وہ اس گواہی کی بنا پر کسی چیز کا مالک بنائے، ملکیت ختم کرے، نکاح اور طلاق الغرض کسی کے لیے بھی حاکم کو معلوم حقیقت حال کے خلاف ہو

باب ۲۵: کیا قرض کی وصولی کے لیے آزاد آدمی کو بیچا جا سکتا ہے

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ فرماتے ہیں کہ اسلام کے ابتدائی دور میں آزاد آدمی کو کسی کے قرض کی ادائیگی کے طور پر بیچا جاتا تھا چنانچہ حضرت سمرہ ایک محتاج تھے۔ معترض نے ان سے پوچھا گیا کہ آپ نے یہ ہم کیوں رکھا انہوں نے بتایا کہ یہ ہم رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے رکھا ہے پھر انہوں نے واقعہ بتایا کہ انہوں نے ایک شخص سے اونٹوں کا سودا کیا اور اسے اونٹوں کی رقم دینے کی بجائے قرض کر دی وہ باہر انتظار کرتا رہا جب کافی دیر بعد باہر آئے تو وہ آپ کو حضور علیہ السلام کے پاس لے گیا آپ نے فرمایا رقم ادا کر دو اس نے کہا میرے پاس نہیں آپ نے فرمایا تم جاؤ ہم اسے اغوا کر لیں گے اس نے کہا کہ پھر دو دن مہلت مانگنے لگے تو آپ نے فرمایا نہیں ادا کرو۔

ہم کہتے ہیں کہ جب آیت کریمہ نازل ہوئی کہ اگر مقروض تنگدست ہو تو اس کی خوشحالی تک مہلت دو اس طرح جس شخص نے بھی قرض لیا وہ مجبور ہو گیا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس پر صدقہ کرو جب یہ رقم ادا نہ کر سکے تو آپ نے قرض خواہ سے فرمایا تمہارے لیے یہی کچھ ہے، یعنی آپ نے اس کو قرض کی ادائیگی کے لیے فروخت نہیں کیا تو اب ہم اسی حکم کو بہتر سمجھتے ہیں کہ کسی مقروض کو قرض کی ادائیگی کے لیے فروخت نہیں کیا جائے گا۔

باب ۲۶: کیا والد اپنی اولاد کے مال کا مالک ہوتا ہے

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک شخص حاضر ہوا اور اس نے

علیہ السلام کو اس عورت کی بات پر یقین آ گیا اور وہ اس کے ساتھ چلے گئے۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اس حدیث سے ثابت ہوتا ہے کہ قیافہ شناس کے قول سے نسب ثابت ہو جاتا ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اس حدیث سے ثابت ہوتا ہے کہ قیافہ شناس کے قول سے نسب ثابت ہو جاتا ہے۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اس حدیث سے ثابت ہوتا ہے کہ قیافہ شناس کے قول سے نسب ثابت ہو جاتا ہے۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اس حدیث سے ثابت ہوتا ہے کہ قیافہ شناس کے قول سے نسب ثابت ہو جاتا ہے۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اس حدیث سے ثابت ہوتا ہے کہ قیافہ شناس کے قول سے نسب ثابت ہو جاتا ہے۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اس حدیث سے ثابت ہوتا ہے کہ قیافہ شناس کے قول سے نسب ثابت ہو جاتا ہے۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اس حدیث سے ثابت ہوتا ہے کہ قیافہ شناس کے قول سے نسب ثابت ہو جاتا ہے۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اس حدیث سے ثابت ہوتا ہے کہ قیافہ شناس کے قول سے نسب ثابت ہو جاتا ہے۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اس حدیث سے ثابت ہوتا ہے کہ قیافہ شناس کے قول سے نسب ثابت ہو جاتا ہے۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اس حدیث سے ثابت ہوتا ہے کہ قیافہ شناس کے قول سے نسب ثابت ہو جاتا ہے۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اس حدیث سے ثابت ہوتا ہے کہ قیافہ شناس کے قول سے نسب ثابت ہو جاتا ہے۔

باب ۲۱۰: شوہر کی تجہیز و تکفین کے بغیر عورت عدت سے باہر نہیں ہو سکتی

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اگر کسی عورت کے شوہر کا انتقال ہو جائے اور وہ اس کی تجہیز و تکفین نہ کرے تو وہ عدت سے باہر نہیں ہو سکتی۔ حضرت امام ابو حنیفہ، امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا یہی قول ہے۔

یہ حصہ کو طلب کیا اور اس کی مفلسی اور بے بسی کے بیان قرض خواہ کے سامنے واضح کیا گیا۔
قرض کی ادائیگی کے لیے مہلت مانگنے کے بعد قرض خواہ کے لیے کیا کیا جائز ہے۔
قرض کی ادائیگی کے لیے مہلت مانگنے کے بعد قرض خواہ کے لیے کیا کیا جائز ہے۔
مسئلہ یہ ہے کہ قرض خواہ کو اجازت ہوتی ہے کہ جب تک مقروض قائم ہو کہ اس کا مال ہے اور اس سے اگر قرض خواہ کی نسبت زیادہ ہے اور اگر مال نہ ہو تو قرض خواہ ایک قرض خواہ ہے کہ جب کوئی مال نہ ہو اور اس کے لیے اس کے قرض خواہ کے لیے اس کا مال ہے اور اس کی نسبت زیادہ ہے۔
اور اگر کسی شخص کے پاس کوئی چیز بیچ دے تو جب تک قیمت وصول نہ کرے اس کا مال ہے اور جب اس نے اس کو بیچ دیا اور قیمت وصول کر لی تو

شکار، ذبیحہ اور قربانی کا بیان

باب ۲۰۹: وہ عیب جن کی وجہ سے قربانی جائز نہیں ہوتی

قربانی اور ہدی کے جانور کا عیب سے پاک ہونا ضروری ہے۔ اس سلسلے میں [illegible]

[illegible] بعض حضرات فرماتے ہیں کہ [illegible] جانور [illegible] ہے [illegible] ہے [illegible] ہے

باب ۳۹۰: امام کی قربانی سے پہلے قربانی کرنا

[illegible] ہے۔

[illegible] اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہما [illegible] کرتے ہیں۔ جب نماز عید ہو جائے تو آپ [illegible] کرتے ہیں۔ [illegible] ذبح کرے یا نہ۔ جب نماز عید ہو جائے تو آپ [illegible] کرتے ہیں۔ [illegible] قربانی کرے گا جو

باب ۲۹۲ ایک بکری کی قربانی کتنے آدمیوں کی طرف سے ہوگی۔

باب ۲۹۳ قربانی کرنے والے کا جو حصہ خود کھائے یا آپس میں تحفہ بھیجے

حضرت [illegible] رضی اللہ عنہا [illegible] قربانی کرے اور [illegible] وہ قربانی سے کھائے اپنے [illegible] کھلائے۔

اس حدیث کی پیروی میں بعض حضرات نے فرمایا کہ قربانی کرنے والے کے لیے [illegible] کرنا واجب ہے۔ دوسرے حضرات فرماتے ہیں کہ کوئی شخص [illegible] حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے [illegible] ہم میں سے [illegible] پھر آپ ہمارے پاس [illegible] فرماتے اس حدیث میں اس چیز کی اباحت ہے جسے حتمی حدیث میں ممنوع قرار دیا گیا۔

بعض حضرات فرماتے ہیں کہ حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ کی روایت سے یہ بات معلوم ہوتی ہے کہ [illegible] سنت پر عمل کیا گیا اور بعد کے [illegible] کی روایت منسوخ ہو گئی۔

نظر و روایت کے طریقے پر دوسرے مسلک والوں کے قول کو ترجیح ہے [illegible] دیکھتے ہیں کہ جب کوئی شخص احرام باندھتا ہے تو وہ [illegible] اور [illegible] تو احرام فاسد ہو جاتا ہے اب کہ دوسرے احرام کے لیے [illegible] قربانی کرنے والے پر [illegible] کے لیے [illegible] کوئی پابندی نہیں ہوتی اور جس [illegible] کھانے کی اجازت ہے [illegible] حضرت امام ابو حنیفہ، امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا یہی قول ہے۔

باب ۲۹۴، دانت اور ناخن کے ساتھ ذبح کرنا

حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ سے مروی ہے [illegible] کیا [illegible] کے لیے [illegible] تو وہ شکار کو پکڑ کر لاتا ہے۔ میرے پاس چھری اور [illegible] کوئی دوسری چیز نہیں ہوتی [illegible] فرمایا [illegible] جس کے ساتھ چاہو خون جاری کر دو۔ اور اللہ تعالیٰ کا نام لو۔

اس حدیث سے استدلال کرتے ہوئے بعض حضرات نے فرمایا [illegible] ہوتے ہوں یا جسم سے منفصل ہوں۔

لیکن دوسرے حضرات فرماتے ہیں [illegible] ہے [illegible] ان حضرات نے اپنے موقف پر حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ کی [illegible] ہے [illegible] دانت اور ناخن استعمال نہ کرو۔ [illegible] دانت کو [illegible] ہے [illegible] اس حدیث میں دانتوں اور ناخنوں کے ساتھ ذبح کرنے سے [illegible]

باب قربانی کا گوشت تین دن کے بعد تک کھانا

کیا قربانی کا گوشت تین دن تک کھایا جا سکتا ہے اور اس کے بعد نہیں؟

اس مسئلے کی بعض حضرات نے سرے سے اجازت نہیں دی کہ تین دن سے زائد نہیں کھا سکتے ان کی دلیل حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے جو آپ نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کو بھیجی تھی اس میں آپ نے فرمایا تھا کہ قربانیوں کا گوشت تین دن کے بعد کھاؤ اس کے بعد نہیں کھا سکتے اور جمع بھی کر سکتے ہیں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں ہم لوگ اس کے بعد تک کھاتے رہتے تھے۔ حضرت ابو سعید خدری اور حضرت قتادہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں قربانیوں کے گوشت کھانے اور جمع کرنے کی اجازت دے دی تھی۔

اب دیکھنا یہ ہے کہ ان میں سے کونسی روایت اسکتے اور کون سی منسوخ ہے۔ تو حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ ہی سے مروی ہے فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قربانیوں کا گوشت تین دن سے زیادہ جمع کرنے سے منع کرتا تھا پس جب تک حضرت کھا سکتے ہیں حضرت عبداللہ بن مسعود، حضرت بریدہ، ابو سعید خدری، حضرت جابر اور دیگر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے بھی اس کے برعکس مروی ہے۔ معلوم ہوا کہ عائشہ کی روایت منسوخ ہے پہلے ممانعت تھی بعد میں اجازت دے دی گئی۔

[illegible] اگر ممانعت کی روایت منسوخ ہیں تو حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے جو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے خلافت کے وقت اعلان فرمایا تھا کہ تین دن سے زیادہ قربانی کا گوشت نہ کھائیں، اس کی کیا وجہ ہے۔ معلوم ہوا کہ [illegible] نے وقتی پابندی لگا دی تھی۔

دوسرا جواب یہ ہے کہ جب حضور علیہ السلام نے منع فرمایا تھا تو مسلمانوں پر فقر و فاقہ کی حالت تھی آپ چاہتے تھے کہ دوسرے بھی اس میں شریک ہو سکیں تو غریب رشتہ داروں کو ترغیب دینا چاہتے تھے۔

[illegible] حضرت عبداللہ بن ابی بکر سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس

[illegible]

[illegible]

[illegible]

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت کا جواب یہ ہے کہ حضرت کا منشاء یہ ہے کہ مدینہ طیبہ کا درخت کاٹنا جائز ہے اس کا مطلب صرف یہ ہے کہ مدینہ طیبہ کا درخت کاٹا جا سکتا ہے۔

جیسے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ طیبہ کے کھجوروں کو گرانے سے منع فرمایا اور خود فرمایا کہ یہ مدینہ طیبہ کی زینت ہیں تو کیا وہاں کے درخت کاٹنے سے بھی صرف اسی وجہ سے منع فرمایا ہے کہ مکہ مکرمہ کی حرمت حرم نہیں ہوتا اس حضرت واثلہ کے ایک ساتھی سے جو مدینہ طیبہ کے محلہ بنی سلیم کے محلہ میں رہتے تھے انہوں نے ایک بیل بال بھی نہیں کاٹا اس لئے کہ مدینہ طیبہ کی حرمت کرنے کی ہوتی ہے اور مدینہ طیبہ کی حرمت اس کی اجازت نہ دیتے۔

اور یہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا جو واقعہ ہے وہ بھی اسی جگہ ہے اور وہ حرم مدینہ سے باہر ہے تو اس لئے کہ مدینہ طیبہ کے حدود کے اندر ہی شکار کرنا جائز ہے اور حدود حرم مدینہ طیبہ کے باہر ہیں اس لئے کہ مدینہ طیبہ کے حدود کے اندر ہی شکار کرنا جائز ہے تو اس کی وجہ یہ ہے کہ حدود حرم مدینہ طیبہ کے اندر ہی حرمت ہے اور حدود حرم مدینہ طیبہ کے باہر ہیں حرمت نہیں ہوتا ہے جیسا کہ مکہ مکرمہ کی حرمت حدود حرم کے اندر ہی ہے اور حدود حرم کے باہر حرمت نہیں ہوتا ہے تو اس کی وجہ یہ ہے کہ حدود حرم مکہ مکرمہ میں جانے والے کو احرام باندھنا پڑتا ہے جب کہ مدینہ طیبہ کے لئے ایسا نہیں گو دونوں کا ایک جیسا حکم ہوتا تو مکہ مکرمہ کی طرح مدینہ طیبہ میں بھی حرمت نفس اور درخت کی حرمت ایک جیسی ہوتی معلوم ہوا کہ مدینہ طیبہ کے درخت دوسرے شہروں کے درختوں کی طرح ہیں حضرت امام ابوحنیفہ امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا یہی مسلک ہے۔

باب ۲۹۰ : گوہ کھانا کیسا ہے

اس مسئلے میں مختلف عبارتیں ہیں اس کی بنیاد یہ ہے کہ گوہ کے کھانے میں اختلاف ہے بعض حضرات نے اس کو حرام قرار دیا ہے تو حضرات اس کا کھانا جائز رکھتے ہیں بعض کے نزدیک مکروہ ہے حضرت امام ابوحنیفہ امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا یہی مسلک ہے۔

جو حضرات گوہ کے حرام ہونے کے قائل ہیں ان کی دلیل یہ ہے حضرت عبدالرحمٰن بن حسنہ فرماتے ہیں ہم ایسے مقام پر تھے جہاں گوہ بہت پائے جاتے تھے ہمیں بھوک نے بہت ستایا تو ہم نے کچھ گوہ پکائے جب وہ ہنڈیوں میں ابل رہے تھے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے آپ نے فرمایا کیا ہے؟ تو ہم نے بتایا کہ گوہ ہیں تو ہمیں حاصل ہو گئے آپ نے فرمایا بنی اسرائیل کی امت کو میں نے نہ جانے کون سی شکل میں بدل دیا تھا لگتے ہے کہ شاید یہ وہی ہو پس انہوں نے ہنڈیاں الٹ دیا حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ کی دوسری حدیث میں بھی اسی قسم کا مضمون ہے لیکن اس میں یوں ہے کہ صحابہ کرام نے اسے طبخوں کر کھایا اور حضور علیہ السلام سے نہ کھایا اور نہ منع فرمایا۔

اب رہا یہ سوال کہ آپ نے اس کو منع کیوں نہیں فرمایا اس لئے کہ وہ بھوک کی حالت میں تھے یا اس لئے کہ یہ حرام ہے تو اس کے علاوہ دیگر احادیث میں بھی تائید کا ثبوت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ ارشاد فرما رہے تھے ایک دیہاتی کھڑا ہو کر اس کے بارے میں پوچھا تو آپ نے فرمایا بنی اسرائیل کی ایک امت کا چہرہ مسخ ہو گیا تھا مجھے معلوم نہیں شاید یہ وہی ہو سکتا ہے حضور علیہ السلام نے اس وجہ سے منع فرمایا ہے لیکن احادیث میں یہ بھی آتا ہے کہ جن قوموں کی شکلیں بدل گئیں ان کا تناسل بھی حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں اس قوم کا

باب ۹۹، گھریلو گدھوں کا گوشت کھانا

جس حضرت کے نزدیک گھریلو گدھوں کا گوشت کھانا جائز ہے انہوں نے اس سے حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی روایت سے استدلال کیا ہے انہوں نے کہا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جنگ خیبر کے موقع پر گھریلو گدھوں کو کھانے سے منع فرمایا تھا اور اس کی وجہ یہ بتائی تھی کہ یہ گدھے ناپاک غلیظ کھاتے ہیں اس لئے ان کا گوشت کھانا حرام ہے۔ اس کے برخلاف دوسرے حضرات کہتے ہیں کہ گھریلو گدھوں کا گوشت کھانا حلال ہے۔

دوسرے حضرات کہتے ہیں کہ گھریلو گدھوں کا کھانا جائز نہیں ہے۔ ان حضرات نے جنگلی گدھے اور گھریلو گدھوں کی تمیز نہیں کی ہے۔ ان حضرات کی دلیل حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے جس میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا گیا کہ ہم گھریلو گدھوں کا گوشت کھاتے ہیں اور ہمارے پاس کھانے کی کوئی اور چیز نہیں ہے تو آپ نے فرمایا کہ اپنے گھریلو مال میں سے کھاؤ۔ اس سے معلوم ہوا کہ یہ حالت اضطرار کی تھی جہاں تک اضطرار کا تعلق ہے تو اس سلسلے میں اختلاف ہے بعض حضرات کہتے ہیں کہ حالت اضطرار میں حرام چیز کا کھانا جائز ہے اور بعض حضرات کہتے ہیں کہ حالت اضطرار میں بھی حرام چیز کا کھانا جائز نہیں ہے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے بھی اسی مضمون کی احادیث مروی ہیں۔

ان روایات پر حضرات نے اعتراضات کئے ہیں۔

شرابوں کا بیان

باب ۳۰۱: حرام شراب کونسی ہے

قرآن پاک میں لفظ خمر کو پاک اور حلال شے بتا دینے کے بعد اسے حرام قرار دیا گیا ہے۔ اب اس لفظ کے بارے میں بعض حضرات فرماتے ہیں کہ خمر انگور اور کھجور دونوں سے ہوتی ہے ان کی دلیل حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث ہے جس میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا خمر ان دو درختوں کھجور اور انگور سے ہے۔

دوسرے حضرات جن میں حضرت امام ابوحنیفہ، امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ بھی شامل ہیں کے نزدیک صرف انگور کا رس ہے جب وہ جوش مارنا شروع کرے جھاگ چھوڑے یا نہ۔

ان حضرات نے گذشتہ حدیث کا جواب اس طرح سے دیا ہے کہ اس میں خمر کے لفظ کو مجاز کے طور پر مراد لیا گیا ہو جس طرح قرآن پاک میں فرمایا گیا ان دونوں درختوں اور کھجور سے انگور مراد ہے۔ حالانکہ وہ ایک سے نکلتے ہیں اسی طرح فرمایا ہے جنوں اور انسانوں کے گروہ کہا گیا ہے۔ حالانکہ رسول انسانوں میں سے ہوتے ہیں جنوں میں سے نہیں اسی طرح کہ اس نے ہمارے لئے بہت سے چوپائے فرمایا حالانکہ گھوڑا، خچر اور گدھا بھی چوپائے ہیں اسی طرح فرمایا ہے کہ ان کے علاوہ کوئی معبود نہیں ہے۔ حالانکہ اس کے علاوہ بھی معبود ہیں اسی طرح فرمایا ہے کہ ان کا کھانا وہ ہے۔ حالانکہ کھانے کے علاوہ بھی بہت سی چیزیں ہیں اسی طرح فرمایا ہے کہ ان کا کھانا وہ ہے۔ حالانکہ کھانے کے علاوہ بھی بہت سی چیزیں ہیں اسی طرح فرمایا ہے کہ ان کا کھانا وہ ہے۔ حالانکہ کھانے کے علاوہ بھی بہت سی چیزیں ہیں

بالکل اسی طرح یہاں بھی انگور اور کھجور کے ذکر کے بعد خمر کا استعمال کیا گیا ہے۔ اس لئے یہ بھی احتمال ہے کہ دونوں مراد ہوں۔ لیکن بیشتر مختلف ہو جس انگور کا رس مراد ہو وہ نشہ دے اور کھجور کا رس مراد ہو وہ نشہ نہ دے۔ واللہ اعلم۔

کراہت کا بیان

باب ۳۰۲: مونچھیں مونڈنا

مونچھیں مونڈنا مثلہ ہے، کاٹنا اس سلسلے میں اہل علم کے درمیان اختلاف ہے دونوں گروہ احادیث پیش کرتے ہیں۔

اس حضرت کے نزدیک مونچھیں کترنا افضل ہے انہوں نے حضرت عمار رضی اللہ عنہ کی روایت سے استدلال کیا ہے انہوں نے کہا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ مونچھیں کاٹتے تھے اور ان میں انہوں نے مونچھیں کاٹنے کا بھی ذکر فرمایا، حضرت علی رضی اللہ عنہ اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما سے بھی اسی مضمون کی احادیث مروی ہیں۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے کہ مجوسی قوم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک شخص آیا جس کی مونچھیں بہت بڑی تھیں آپ نے مسواک اور قینچی منگوائی اور مسواک رکھ کر قینچی سے اس کی مونچھیں کاٹ دیں۔

دوسرے حضرات کے نزدیک مونچھیں کو مونڈنا افضل ہے حضرت امام ابو حنیفہ، امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا یہی موقف ہے۔ ان حضرات نے احادیث سے اپنا موقف ثابت کیا ہے۔ انہوں نے حضرت ابن عباس، حضرت ابن عمر، حضرت انس اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہم کی روایت سے استدلال کرتے ہوئے بتایا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مونچھیں کترواتے تھے اگر آپ نے فرمایا کہ مونچھیں کو مونڈو اور داڑھیوں کو بڑھاؤ۔

پہلے گروہ کی پیش کردہ احادیث کے جواب میں کہا جاتا ہے کہ حضرت عمار بن یاسر، حضرت عائشہ اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہم کی روایات کو یہ معنی بھی پہنائے جا سکتے ہیں کہ مونچھیں کترنا حلاقت سے اہون اور آسان ہے اور حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ کی روایت کی تائید ہوتی ہے کہ مجھے اس وقت بھی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پہنچنے میں دیر ہوئی تھی جس کی وجہ سے آپ نے مونچھیں کاٹ دی تھیں۔

مثلہ کی ممانعت سے متعلق جو احادیث ہیں وہ بھی اس بات کی متقاضی ہیں کہ مونچھیں کترنے کی صورت میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جو حکم دیا اس پر عمل کرنے کی بجا آوری ہی افضل ہے تو قیاس کا تقاضا ہے کہ یہاں بھی حلق ہی افضل ہو۔

واللہ اعلم

یہ مسئلہ میرے نزدیک بھی محل نظر ہے۔

باب ۳۰۵: پیشاب یا قضائے حاجت کے وقت قبلہ کی طرف منہ کرنا

اس مسئلہ میں حضرت امام طحاوی رحمہ اللہ نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کی روایت سے استدلال کیا ہے کہ قضائے حاجت کے وقت قبلہ کی طرف منہ کرنا جائز ہے۔ امام طحاوی رحمہ اللہ نے کہا کہ اس روایت سے استدلال کرنا صحیح نہیں ہے کیونکہ یہ واقعہ ایسی جگہ کا ہے جہاں کوئی آڑ نہیں تھی۔ اس لیے یہ روایت ان روایات کے معارض ہے جن میں قضائے حاجت کے وقت قبلہ کی طرف منہ کرنے سے منع کیا گیا ہے۔ اس لیے ان روایات کو ترجیح دی جائے گی جن میں منع کیا گیا ہے۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کی روایت کا جواب یہ ہے کہ یہ واقعہ ایسی جگہ کا ہے جہاں کوئی آڑ نہیں تھی۔ اس لیے یہ روایت ان روایات کے معارض ہے جن میں قضائے حاجت کے وقت قبلہ کی طرف منہ کرنے سے منع کیا گیا ہے۔ اس لیے ان روایات کو ترجیح دی جائے گی جن میں منع کیا گیا ہے۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کی روایت کا جواب یہ ہے کہ یہ واقعہ ایسی جگہ کا ہے جہاں کوئی آڑ نہیں تھی۔ اس لیے یہ روایت ان روایات کے معارض ہے جن میں قضائے حاجت کے وقت قبلہ کی طرف منہ کرنے سے منع کیا گیا ہے۔ اس لیے ان روایات کو ترجیح دی جائے گی جن میں منع کیا گیا ہے۔

باب: ہین، پیاز اور گندنا کھانا

حضرت ابن ابی اوفی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جو شخص ان بدبودار سبزیوں میں سے کچھ کھائے تو وہ ہماری مسجد کے قریب نہ آئے کیونکہ فرشتوں کو ان چیزوں سے اذیت پہنچتی ہے جن سے انسان کو تکلیف ہوتی ہے۔

حضرت ابوایوب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں حضرت جابر رضی اللہ عنہ اور حضرت معقل بن یسار رضی اللہ عنہم نے بھی ہمیں یہی کچھ بتایا ہے۔ حضرت ابوایوب رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے کہ

کچا پیاز اور لہسن وغیرہ کے قریب نہ جائے کیونکہ فرشتوں کو بدبو والی سبزیوں سے اذیت ہوتی ہے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ نے فرمایا

کہ ممانعت ان کے لئے ہے جو مسجد میں جائے لیکن جو شخص انہیں کھانے کے بعد مسجد میں نہ آئے تو اس کے لئے ممانعت نہیں ہے۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ نے فرمایا

کہ جو شخص لہسن یا پیاز یا گندنا کھائے وہ ہماری مسجد میں نہ آئے کیونکہ ہم سے اور فرشتوں سے تکلیف نہ ہو۔

حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے کہ آپ نے فرمایا اے لوگو! تم ان دو سبزیوں کو کچا نہ کھاؤ جو کہ کھائے ہوئے کھانے کی بدبو کو ختم کر دیتی ہیں۔ میں نے دیکھا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں کسی شخص سے اگر ان میں سے کوئی چیز کچی کھائی ہوئی پائی جاتی تھی تو اسے مسجد سے نکال دیا جاتا تھا۔ تو وہ شخص اسے پکانے کے ذریعے اس کی بو کو ختم کر دیتا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کہا کہ مجھے معلوم ہوا کہ ممانعت اسی صورت میں ہے جب اس سے بو آتی ہو۔ لہٰذا جو شخص ان کو کھا کر اچھی طرح منہ صاف کر لے اور بو نہ آنے دے تو اس کے لئے مسجد میں آنے والوں کے لئے کھانا جائز ہوگا اور ممانعت نہیں ہوگی۔

حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک دن رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب کوئی کھانا تناول فرماتے تو بقیہ کھانا حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں بھیج دیتے ایک دن آپ نے پیاز بھیجا تو دیکھا کہ اس میں سے آپ نے کچھ بھی نہیں کھایا تھا حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ کیا یہ حرام ہے؟ فرمایا نہیں بلکہ میں اس کی بو کو ناپسند کرتا ہوں یا جس سے وحی کیا جاتا ہے میں اسے ناپسند کرتا ہوں۔

حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے سبزی پکائی جاتی تو اس میں لہسن دیکھ کر آپ اسے ناپسند فرماتے تو آپ کو ناپسند فرماتے اور صحابہ کرام سے فرماتے ہیں تم اسے کھاؤ میں

ف: مکروہ ہونے کی وجہ بدبو ہے۔ اس کی جنس اقسام پیاز کی کچا اور بعض لہسن جیسی ہوتی ہیں۔

باب ۳۱۰ دودھ والے کے باغ سے پھل کھانا

باب ۳۱۱ دودھ والے کے باغ سے پھل کھانا

باب ۳۰۹ جس کپڑے کا حاشیہ یا تانا ریشمی ہو

جس کپڑے کا حاشیہ یا تانا ریشمی ہو اس کا پہننا جائز ہے یا نہیں؟

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ریشم کا پہننا صرف عورتوں کے لیے حلال قرار دیا ہے۔ جیسا کہ گزشتہ باب میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی روایت گزر چکی ہے۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب ریشم حاشیے اور جیب کے بٹنوں سے تجاوز کر جائے یا تانا ریشم کا ہو تو اس کا پہننا حلال ہے۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ ہمارے پاس ایک ریشمی کپڑے کی روئی والی چادر تھی۔ اور ہم اسے پہنا کرتے تھے۔ اسی طرح حضرت اسماء رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک جبہ تھا جس کا گریبان اور آستینیں دیباج و ریشمی تھیں۔

حضرت ابراہیم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اگر ریشم سے ملی ہوئی کپڑے سے ملی ہوئی ہو یا کناروں اور ریشم ہو تو اس میں نماز پڑھنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک جبہ ریشم اور روئی کا بنا ہوا کپڑا پہنتے تھے اور اس میں ریشم ہوتا تھا۔

حضرت شعبی فرماتے ہیں کہ حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ پر نگاہ پڑی تو دیکھا حضرت لیث بن سعید فرماتے ہیں میں نے حضرت سعد بن وقاص رضی اللہ عنہ پر ایک شامی جبہ دیکھا جس کا تانا ریشم کا تھا۔ دیگر صحابہ کرام کے بارے میں بھی اسی طرح کی روایات آئی ہیں۔

مسئلہ: اس سے معلوم ہوا کہ ایسا کپڑا پہننا جس کے تانا میں ریشم ہو یا اس کا تانا ریشم کا اور بانا غیر ریشمی ہو تو کراہت نہیں ہے۔

باب ۳۱۰۔ ہلتے ہوئے دانت کو سونے سے باندھنا

اگر کسی شخص کا دانت ہل رہا ہو تو کیا اسے سونے کے تار سے باندھ سکتا ہے؟ اس مسئلہ میں حضرت امام ابو یوسف رحمہ اللہ حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ سے اور وہ حضرت حماد رحمہ اللہ کے واسطہ سے جو کچھ منقول ہے اس کے مطابق حضرت امام ابو حنیفہ کے نزدیک جائز ہے۔ امام محمد رحمہ اللہ نے بواسطہ امام ابو یوسف رحمہ اللہ حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ سے یوں نقل کیا ہے کہ اس کی کوئی حد نہیں ہے۔ حضرت امام محمد رحمہ اللہ کے نزدیک اگر علاج کے لیے ایسا کیا جائے تو جائز ہے جیسا کہ حضرت عرفجہ رضی اللہ عنہ کی ناک کٹ گئی تھی تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمائش کی وجہ سے ریشمی کپڑا پہننے کی اجازت دی تھی اور اگر زینت کے لیے ہو تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا استحسان یہ ہے کہ اس طرح نہ کرے اگر مقصود یہ ہو کہ چاندی کی تار باندھنے سے ہونٹ کو خوبصورتی حاصل ہو تو دانت کو باندھا جا سکتا ہے لیکن ایسی صورت نہ ہو تو ناجائز ہوگا۔

حضرت امام محمد رحمہ اللہ استدلال کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ حضرت عرفجہ رضی اللہ عنہ کی ناک جہاد کے موقع پر کٹ گئی تھی تو انہوں نے چاندی کی ناک بنا لی تھی لیکن جب بدبو آنے لگی تو انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں شکایت کی آپ نے ان کو سونے کی ناک بنوانے کی اجازت دے دی اور انہوں نے یہ ناک بنوا لیا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ بیشک تم نے اچھا کیا۔

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ ہم نے حضرت امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے سنا ہے کہ مرد کے لیے چاندی کے استعمال کی اجازت ہے اور اسی استعمال کی مقدار برابر ایک مثقال ہے اور اس سے زائد کے استعمال کی اجازت نہیں ہے۔

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ ہم نے حضرت امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے سنا ہے کہ مرد کے لیے چاندی کے انگوٹھی پہننے کی اجازت ہے اور اس سے زائد کے استعمال کی اجازت نہیں ہے۔

باب ۱۱۱ سونے کی انگوٹھی پہننا

کیا مردوں کے لیے سونے کی انگوٹھی پہننا جائز ہے؟

اس سلسلے میں بعض حضرات نے حضرت براء رضی اللہ عنہ کی روایت سے استدلال کرتے ہوئے اسے جائز قرار دیا ہے۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مال غنیمت تقسیم کرتے ہوئے حضرت براء رضی اللہ عنہ کو سونے کی انگوٹھی پہننے کی اجازت دی تھی۔

اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول صلی اللہ علیہ وسلم بہتر جانتے ہیں۔

یہ حضرات فرماتے ہیں کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی ایک جماعت سے سونے کی انگوٹھی پہننے کی اجازت ثابت ہے۔

میں نے حضرت علقمہ بن عبید اللہ حضرت حبیب اور حضرت سعد رضی اللہ عنہم کے ہاتھ میں سونے کی انگوٹھی دیکھی ہے۔

ابن عباس فرماتے ہیں حضرت سعید بن عاص شہید ہو گئے میں نے ان کے ہاتھ میں سونے کی انگوٹھی دیکھی۔

یہ حضرات قیاس سے بھی استدلال کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں سونے کی چاندی کے ذریعہ استعمال کرنے سے منع کیا گیا تو گویا اس کا ایک حکم ہے اب جب چاندی کی انگوٹھی پہننا جائز ہے تو سونے کی انگوٹھی بھی جائز ہوگی۔

لیکن دوسرے حضرات کا مسلک یہ ہے کہ مردوں کے لیے سونے کی انگوٹھی پہننا جائز نہیں ہے اور اس کی دلیل حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کی یہ روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے سونے کی انگوٹھی پہننے سے منع فرمایا ہے۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے بھی اسی طرح کی روایت ہے۔ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے بھی یہ روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سونے کی انگوٹھی پہننے والے سے اعراض فرمایا اور ارشاد فرمایا کہ یہ اہل جہنم کا لباس ہے۔ حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے بھی مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے منع فرمایا حالانکہ حضرت براء رضی اللہ عنہ کی یہ روایت اس سے کے خلاف حدیث شروع میں نقض کی جا چکی ہے۔

حضرت عمران بن حصین، حضرت ابوہریرہ اور حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہم سے بھی اسی قسم کی روایات مروی ہیں۔

اب دونوں فریق کے حضرات نے احادیث سے استدلال کیا تو دیکھنا یہ ہوگا کہ کون سی احادیث زیادہ صحیح ہیں اور کون سی احادیث کو ترجیح دی جائے گی۔

تو حضرت ابوعیسیٰ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سونے کی انگوٹھی پہننے سے منع فرمایا ہے۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے آپ کے ہاتھ میں چاندی کی انگوٹھی دیکھی۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آپ صرف انگوٹھی پہنتے تھے پھر آپ نے اسے پھینک دیا اور فرمایا کہ اب کبھی بھی نہیں پہنوں گا پھر آپ نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو بھی انگوٹھیاں پھینکنے کا حکم دیا۔

ان روایات سے معلوم ہوا کہ انگوٹھی پہننا ابتداء اسلام میں تھا پھر آخر میں آپ نے اسے پھینک دیا اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے بھی پھینک دیا۔ اس سے معلوم ہوا کہ انگوٹھی پہننا ضروری نہیں ہے۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے آپ کی انگوٹھی کو دیکھا ہے اور میں نے آپ کے حکم پر اس کو تیار کیا ہے لیکن میں نے آپ سے کبھی نہیں سنا کہ آپ نے اس کو پہننے سے منع فرمایا ہو۔ اس سے معلوم ہوا کہ انگوٹھی پہننا جائز ہے۔

باب ۱۲۔ انگوٹھی پر نقش

حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک انگوٹھی چاندی کی بنوائی گئی جس پر کچھ لکھنا یا نقش کرنا جائز نہیں ہے۔ ان حضرات نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کی روایت سے استدلال کیا ہے جو اوپر گزر چکی ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے سوا کسی کے لئے انگوٹھی پر نقش نہ کرو اور عربی میں نقش نہ بناؤ۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے اسی کی وجہ سے معلوم کی گئی تو انہوں نے فرمایا اس کا سبب یہ ہے کہ اپنی انگوٹھی پر محمد رسول اللہ کے الفاظ نہ بناؤ۔ یہ الفاظ بھی نقش کی طرح ممنوع ہیں۔

بعض حضرات نے کہا کہ عربی کے علاوہ کچھ لکھنے میں حرج نہیں چنانچہ بعض حضرات کی انگوٹھی پر نقش و نگار تھے۔

اور جو حضرات نقش کرنے کی ممانعت کی روایت سے کی کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا اس کے علاوہ عربی میں کچھ نقش کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔ اور جو حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت کا حق ہے تو وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ہے جس حضرت عرفاء رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ان کی بات بھی ہو اس کا یہی مفہوم ہوگا۔

اور حضرت حسن رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ محمد رسول اللہ کے الفاظ نہ لکھے جائیں مطلقاً عربی الفاظ کی ممانعت نہیں ہے۔ کیونکہ یہ الفاظ خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی انگوٹھی پر لکھائے تھے جب آپ نے قیصر و کسریٰ کی طرف خط لکھنے کا ارادہ فرمایا تو آپ کو بتایا گیا کہ وہ لوگ بغیر خط کو قبول نہیں کرتے تو آپ نے چاندی کی انگوٹھی بنوائی جس پر تین سطروں میں محمد رسول اللہ الفاظ تھے۔ حضرت عاصم رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے آپ کی انگوٹھی دیکھی ہے اور میں بارگاہ نبوی میں حاضر ہوتا رہتا تھا۔ میں کبھی وہ انگوٹھی آپ کے دست مبارک میں دیکھتا تھا کبھی حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے ہاتھ میں اور کبھی حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ہاتھ میں۔ یہاں تک کہ وہ انگوٹھی حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے پاس آگئی۔ میں نے ان سے عرض کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا آپ کو وصیت کی تھی؟ تو انہوں نے فرمایا کہ میں نے ان سے اس بارے میں پوچھا تھا جس پر انہوں نے فرمایا کہ میں نے اس کو اپنے ہاتھ میں دیکھا ہے جس پر محمد رسول اللہ کے الفاظ تھے۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ کی انگوٹھی پر "اللہ الملک" کے الفاظ تھے۔

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کی انگوٹھی پر عربی الفاظ کندہ تھے یہ اس بات کی دلیل ہے کہ یہ منع نہیں البتہ حاکم کی انگوٹھی پر جو الفاظ استعمال ہوتے ہیں وہ ان کو اور کسی انگوٹھی پر نہیں کیونکہ اس طرح وہ اس انگوٹھی کے استعمال کرنے والوں کے مال کو نقصان پہنچا سکتا ہے۔

[illegible]

باب ۲۱۳: غیر حاکم کے لیے انگوٹھی کا پہننا

اس سلسلے میں وہ مسئلہ جس میں حضرت کے نزدیک اختلاف ہے وہ حاکم کے علاوہ کسی کے لیے انگوٹھی پہننا ہے۔ [illegible] اس کی حدیث ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حاکم کے علاوہ لوگوں کو انگوٹھی پہننے سے منع فرمایا۔

لیکن دوسرے حضرات کے نزدیک جائز ہے۔

وہ حضرات فرماتے ہیں کہ گزشتہ باب میں [illegible] سے ہمارے لیے انگوٹھی پہننے کا جواز ثابت ہوتا ہے۔ [illegible] اس کا جواب یہ ہے کہ [illegible] انگوٹھی پہننے کا حکم منسوخ ہو چکا ہے لہٰذا اس سے استدلال جائز نہیں۔ [illegible] منسوخ ہوا مطلقاً فسخ نہیں اور اسی لیے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور عام مسلمانوں کے لیے ریشم کا لباس پہننا حرام ہے۔ [illegible] تصویر تھی جس نے نگوار لٹکا رکھی تھی۔ اسی طرح دیگر احادیث میں کتے رکھنے کی ممانعت آئی ہے کہ وہ انگوٹھی پہنتے تھے۔

قیاس بھی جواز کا تقاضا کرتا ہے کیونکہ حاکم کو [illegible] کے لیے [illegible] کرنے کی ضرورت ہوتی ہے اور چاندی کے استعمال کے سلسلے میں حاکم اور عوام کا ایک ہی حکم ہے جس طرح عام لوگوں کے لیے [illegible] اپنے خطوط پر مہر کے لیے ضرورت پڑتی ہے۔[1]

باب ۲۱۴: کھڑے ہو کر پیشاب کرنا

کھڑے ہو کر پیشاب کرنا جائز ہے ایک روایت کی بنا پر ہے [illegible] کھڑے ہو کر پیشاب کیا ہے۔ [illegible] کہ جب سے قرآن پاک نازل ہوا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کھڑے ہو کر پیشاب نہیں کیا۔

لیکن دوسرے حضرات فرماتے ہیں کہ اس میں کوئی حرمت نہیں وہ حضرت [illegible] کی حدیث کا استدلال کرتے ہیں [illegible] نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ نے قوم کے کوڑے کرکٹ کے ایک ڈھیر کے پاس کھڑے ہو کر پیشاب کیا [illegible] پانی لایا تو آپ نے وضو فرمایا اور موزوں پر مسح کیا۔

حضرت [illegible] فرماتے ہیں کہ [illegible] حدیث سے اولیٰ ہے کیونکہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے [illegible] شخص تو یہ بیان کرے کہ حضور علیہ السلام نے نزول قرآن کے بعد کھڑے ہو کر پیشاب کیا تو ہم اس کی تصدیق نہیں کریں گے [illegible]

---

[1] [illegible] انگوٹھی کا استعمال [illegible] کے علاوہ [illegible] جائز ہوگا [illegible]

باب ۲۱۵: قسم اٹھانا

[illegible] ہے۔ اس کے متعلق دو قول ہیں۔ ایک یہ کہ ایسا کرنا جائز نہیں ان حضرات نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے [illegible] سے استدلال کیا ہے جس نے کہ وہ حالت اسلام میں ہونے کی حالت میں ایک خواب کی تعبیر بتائی اور یہ کہا یا رسول اللہ ایک [illegible] کہ آپ نے فرمایا کیا تو نے قسم کھائی تو آپ نے فرمایا ۔۔۔ دوسرے حضرات فرماتے ہیں قسم [illegible] ہے کہ [illegible] ہے یہ حضرات [illegible] فرماتے ہیں اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں مختلف چیزوں کی قسم کھائی ہے اور [illegible] ہے یہ بھی کہا گیا کہ وہ نہیں کیا بلکہ ان کے نزدیک [illegible] ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

وَاَقْسَمُوْا بِاللّٰهِ جَهْدَ اَيْمَانِهِمْ لَا يَبْعَثُ اللّٰهُ مَنْ يَّمُوْتُ بَلٰى وَعْدًا عَلَيْهِ حَقًّا ۔

اور ہم نے اللہ تعالیٰ کی قسم کی اور اپنی قسموں (ایمان) میں خوب کوشش کی کہ اللہ تعالیٰ مرنے والوں کو نہیں اٹھائے گا ہاں کیوں نہیں اللہ تعالیٰ وعدہ کیا ہے حضرت نے اپنی قسم فرمائی ہے اس بات پر دلیل ہے کہ حلف قسم کا ہے کیونکہ قسم [illegible] ہوتی ہے۔

اور جب قسم [illegible] ہے تو جس [illegible] کا علم نہ ہوگا یعنی جہاں یمین جائز ہوگی قسم بھی جائز ہوگی اور جہاں یمین مکروہ ہوگی قسم بھی مکروہ ہوگی۔

جہاں تک [illegible] کا تعلق ہے تو ہو سکتا ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو اس لیے قسم سے منع فرمایا خواب کی تعبیر کے سلسلے میں آپ نے جو کچھ فرمایا وہ بطور وحی نہ تھا بلکہ آپ نے اپنی طرف سے [illegible] جس [illegible] ہو [illegible] اور [illegible] کے [illegible] کی [illegible] [illegible] [illegible]

باب ۳۱۶: کھڑے ہو کر پینا

باب ۳۱۷: ایک پاؤں کو دوسرے پر رکھنا

[illegible] حضرت [illegible] حضرت [illegible] حضرت [

باب ۱۳۱ داڑھی کاٹنا

[illegible]

حضرت امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کے نزدیک داڑھی کاٹنا جائز ہے۔ حضرت امام طحاوی رحمہ اللہ نے بھی اسی کو اختیار کیا ہے۔ ان کے نزدیک بھی داڑھی کاٹنا جائز ہے۔ حضرت امام طحاوی رحمہ اللہ نے اپنی سند سے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کی روایت نقل کی ہے کہ آپ نے فرمایا کہ داڑھی کاٹنا جائز ہے۔ حضرت امام طحاوی رحمہ اللہ نے اپنی سند سے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کی روایت نقل کی ہے کہ آپ نے فرمایا کہ داڑھی کاٹنا جائز ہے۔

حضرت امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کے نزدیک داڑھی کاٹنا جائز ہے۔ حضرت امام طحاوی رحمہ اللہ نے اپنی سند سے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کی روایت نقل کی ہے کہ آپ نے فرمایا کہ داڑھی کاٹنا جائز ہے۔

باب ۱۳۲ کپڑوں پر تصاویر کا ہونا

کپڑوں پر تصاویر سے متعلق دو موقف ہیں۔ پہلا موقف حضرت کے نزدیک ہے کہ تصاویر کے ساتھ کپڑے پہننا جائز ہے۔ حضرت کے نزدیک جو تصاویر پاؤں کے نیچے روندی جاتی ہیں ان کا حکم یہ ہے کہ وہ جائز ہیں۔

پہلے مسلک والوں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت سے استدلال کیا ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے حضرت ابوطالب کے ساتھ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت سے استدلال کیا ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے حضرت ابوطالب کے ساتھ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت سے استدلال کیا ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے حضرت ابوطالب کے ساتھ

دوسرے فریق نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی مسند روایت سے استدلال کیا ہے کہ آپ نے فرمایا کہ میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی مسند روایت سے استدلال کیا ہے کہ آپ نے فرمایا کہ میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی مسند روایت سے استدلال کیا ہے کہ آپ نے فرمایا کہ میں نے

بھی آتی ہیں۔

[illegible]

[illegible]

لمعات التنقیح جلد ۵ ۵۳۴ کتاب الدعوات

[illegible] ہے کہ وہ نہیں سمجھ سکتا اور [illegible] ہیں ہر شخص یا نصب کی جائیں جنہیں معلوم ہوتا ہے ان کی [illegible] ہر جان لے لیتے ہیں [illegible] ہے [illegible] سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا اصحاب الصور کو قیامت کے دن [illegible] ہوں گے [illegible] ان سے کہا جائے گا کہ جو کچھ تو نے بنایا ان کو زندہ کر۔ تو معلوم ہوا کہ تصاویر کے [illegible] ہیں۔

حضرت امام ابو حنیفہ، امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا بھی یہی مسلک ہے۔

ہمارے [illegible] نے کہا ہے کہ جس چیز کی تعظیم کرنا ہو تو اس میں [illegible] ہے تو بعض حضرات فرماتے ہیں کہ چونکہ [illegible] ہے اس لئے تصویر بنانا [illegible] ہے لہٰذا وہ [illegible] ہے [illegible] ہے [illegible] کی تصویر کشی جائز ہے۔

بعض حضرات نے فرمایا کہ حدیث میں آتا ہے کہ قیامت کے دن [illegible] ہوگی تو ظاہر ہے کہ روح [illegible] ہے جو [illegible] ہو۔ ایک حدیث میں ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص سے فرمایا اگر تم نے تصویر بنانا ہی ہے تو درخت کی تصاویر بنا لیا کرو جس میں روح نہ ہو۔ اسی طرح ایک حدیث میں ہے حضرت جبرئیل علیہ السلام نے فرمایا آپ گھر میں کتا [illegible] کے [illegible] کو [illegible] کی [illegible] جائے۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں صورت تو سر کا نام ہے جس چیز کا سر نہ ہو وہ صورت نہیں ہے اضافت کی یہی مسلک ہے۔

باب ۱۱۱: "استغفر اللہ واتوب الیہ" کے الفاظ کہنا

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ "استغفر اللہ واتوب الیہ" کے الفاظ کہنا صحیح نہیں بلکہ "استغفر اللہ واسئلہ التوبۃ" کے الفاظ کہنے چاہئیں۔ ان کا موقف یہ ہے کہ جب آدمی "اتوب الیہ" کہتا ہے تو گویا اللہ تعالیٰ سے وعدہ کرتا ہے کہ وہ آئندہ گناہ نہیں کرے گا اور ظاہر ہے کہ وہ معصوم نہیں لہٰذا جب دوبارہ گناہ کرے تو یہ اللہ تعالیٰ سے کئے ہوئے وعدے کی خلاف ورزی ہوگی جو غلط ہے۔ البتہ چونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے اس عبارت کے الفاظ استعمال کرنا صحیح تھا کیونکہ آپ معصوم ہیں اور آپ یہ الفاظ استعمال فرماتے بھی تھے آپ فرماتے "انی لاتوب فی الیوم مائۃ مرۃ" میں دن میں ایک سو مرتبہ توبہ کرتا ہوں اس طرح کی متعدد روایات موجود ہیں۔

بعض حضرات نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کی اس بات کو تسلیم صحیح نہیں مانتے وہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے خود ان الفاظ کی تعلیم دی ہے تب ہی تو ایک شخص کو بھی یہ الفاظ سکھائے اور وہاں مناسب گمگور زیادہ ہو جائے کو [illegible] سے پڑھے کہے "سبحانک ربنا لا الہ الا انت استغفرک واتوب الیک" تو اس حدیث سے تو فرق نہیں ہونے والی خطا میں معاف ہو جائیں گی۔ اس طرح کی روایات حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ [illegible] رضی اللہ عنہم سے بھی مروی ہیں۔

قرآن پاک میں بھی یہ الفاظ [illegible] ہیں "وتوبوا الی اللہ توبۃ نصوحا" تو یہاں "توبوا" کے الفاظ ہیں "استغفروا" کے الفاظ نہیں ہیں۔

یہاں یہ مسئلہ بھی ہے کہ گناہ کرنے کے بعد گناہ کرنے کا تعلق ہے تو اصل بات یہ ہے کہ توبہ کرتے وقت آدمی کی نیت ہوتی ہے اس کو دیکھا جائے گا کہ جو [illegible] وقت [illegible] [illegible] کے لیے تیار نہیں تو [illegible] ہے کہ [illegible] گناہ کا [illegible] سزا ہے اور اگر اس نے عزم صمیم کیا ہے [illegible] کے [illegible] وہ بھی ثواب ہے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ندامت کو بھی توبہ قرار دیا آپ نے فرمایا ندامت توبہ ہے"

باب ۴۲۲ : میت پر رونا

میت پر رونا جائز ہے اگر یہ رونا میت کی وفات سے پہلے ہو۔ لیکن اس کے بعد رونا جائز نہیں ہے۔ اس کی دلیل حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے جو آگے آتی ہے۔ اس روایت میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کے رونے کو منع نہیں فرمایا۔ اس لئے کہ یہ رونا میت کی وفات سے پہلے تھا۔ جب آپ نے انا للہ وانا الیہ راجعون پڑھا تو عورتوں نے رونا شروع کر دیا۔ اس پر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان کو روکا۔ آپ نے فرمایا انہیں چھوڑ دو جب (موت) واجب ہو جائے تو پھر کوئی عورت رونے والی نہ رہے۔

اس حدیث سے ایک اور مسئلہ بھی معلوم ہوا کہ جو شخص کسی کو رونے سے منع کرے اور وہ نہ روکے تو منع کرنے والا گناہ گار نہ ہوگا۔ اس لئے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عورتوں کو روکا مگر وہ نہ رکیں۔

حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ بیمار ہو گئے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ اور حضرت سعد رضی اللہ عنہ کے ساتھ عیادت کے لئے تشریف لے گئے۔ ان کی حالت کو دیکھ کر آپ نے فرمایا کہ کیا فوت ہو گئے ہیں؟ لوگوں نے عرض کیا نہیں یا رسول اللہ۔ آپ نے یہ سنا تو رونے لگے۔ آپ کے آنسوؤں اور رونے کو دیکھ کر لوگ بھی رونے لگے۔ آپ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ آنکھوں کے آنسوؤں اور دل کے غم کے سبب عذاب نہیں دیتا بلکہ اس کی وجہ سے عذاب دیتا ہے یا رحم فرماتا ہے۔ اسی طرح ایک روایت میں ہے کہ جب حضرت ابراہیم رضی اللہ عنہ کی وفات ہوئی تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ آنکھ آنسو بہاتی ہے اور دل غمگین ہوتا ہے لیکن ہم زبان سے کچھ نہیں کہتے مگر جو اللہ کو پسند ہو۔ اے ابراہیم ہم تمہاری جدائی پر غمگین ہیں۔ اسی طرح ایک روایت ہے کہ جب آپ کے صاحبزادے ابراہیم رضی اللہ عنہ کی وفات ہوئی تو آپ رونے لگے۔ پوچھا گیا کہ آپ نے ہی تو منع فرمایا تھا۔ آپ نے فرمایا کہ میں نے رونے سے منع کیا ہے جو چیخ و پکار کے ساتھ ہو۔ یہ تو رحمت ہے۔ جو رونا رحم کے ساتھ ہو اس پر رحم نہیں کیا جاتا۔

جہاں تک اس روایت کا تعلق ہے کہ میت کو اس کے رونے والوں کے رونے سے عذاب ہوتا ہے تو اس کی وجہ یہ ہے کہ میت نے اپنے رونے والوں کو رونے سے منع نہیں کیا تھا اور نہ ہی رونے کی وصیت کی تھی۔ جو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اس حدیث کو بیان کرتے تھے وہ اس کا سبب یہی بیان کرتے تھے کہ میت نے ایسا کیا یعنی وصیت کی۔

حضرت مالک رضی اللہ عنہ نے اس روایت پر تبصرہ کرتے ہوئے فرمایا کہ ایک کا بوجھ دوسرے پر نہیں ڈالا جاتا۔ اس لئے اس حدیث کو ایسی شکل پر بیان فرمایا کہ جس سے یہ معلوم ہو کہ میت نے رونے کی وصیت کی تھی۔ اس لئے عذاب کا سبب رونا ہے جو اس نے اپنے لئے کیا یعنی وصیت کی۔

حضرت مالک رضی اللہ عنہ نے اس روایت پر تبصرہ کرتے ہوئے فرمایا کہ ایک کا بوجھ دوسرے پر نہیں ڈالا جاتا۔ اس لئے اس حدیث کو ایسی شکل پر بیان فرمایا کہ جس سے یہ معلوم ہو کہ میت نے رونے کی وصیت کی تھی۔ اس لئے عذاب کا سبب رونا ہے جو اس نے اپنے لئے کیا یعنی وصیت کی۔

اسے قبر میں اس کے اعمال کے باعث عذاب ہو رہا ہے۔

اگر یہ کہا جائے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے عورتوں کے ساتھ ساتھ کے ساتھ کو اپنے شہداء کے علاوہ اور کسی پر رونے سے منع فرمایا تھا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ پر رونے والوں کو

[illegible] ہو تو اس کا جواب یہ ہے کہ [illegible] ہو [illegible] ہو [illegible] ہو

باب ۳۲۲: چھینک کا جواب دینے والے کو کیا جواب دیا جائے

چھینکنے والا الحمد للہ کہتا ہے تو سننے والا یرحمک اللہ سے اور چھینکنے والا اس کے جواب میں یغفر اللہ لکم کے الفاظ کہے

حضرت امام ابوحنیفہ، حضرت امام ابو یوسف اور حضرت امام محمد رحمہم اللہ کا یہی مسلک ہے

ان حضرات کی دلیل یہ ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ حدیث ہر ایک شخص کو معلوم ہے کہ آپ نے فرمایا: "علیک دعا العطاس" چھینکنے والے کو یرحمک اللہ کہنا چاہیے۔ اللہ تعالیٰ کی حمد کرنے والے کے لیے یرحمک اللہ کہنا چاہیے اور چھینکنے والے کو یغفر اللہ لکم کہنا چاہیے۔

لیکن دوسرے حضرات فرماتے ہیں کہ چھینکنے والا اگر الحمد للہ کہے تو سننے والا یرحمک اللہ (اللہ تم پر رحم فرمائے) کے الفاظ کہے

ان کی دلیل یہ ہے کہ جب کوئی چھینکتا اور اللہ تعالیٰ کی حمد بجا لاتا تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم اس کے جواب میں یرحمک اللہ فرماتے تھے یہ بات ہر ایک شخص کو معلوم ہے۔ یغفر اللہ لکم کے الفاظ کہنا ایک دوسری حدیث میں ہے ایک شخص کو یہ الفاظ کہتے سنا تو آپ نے فرمایا: "یہ چھینکا تھا اس نے الحمد للہ کہا تھا اس لیے آپ نے فرمایا: الحمد للہ کہو۔"

صحابہ کرام نے پوچھا: "حضور! آپ نے کیوں فرمایا؟" یرحمک اللہ کہو اس نے تو الحمد للہ کہا تھا۔ آپ نے فرمایا: "اس نے الحمد للہ کہا تھا اس لیے میں نے یرحمک اللہ کہا۔ تم الحمد للہ کہو۔"

پہلے قول والے اس کا جواب یوں دیتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ان الفاظ کے ساتھ جواب اس لیے دیتے تھے کہ مجلس میں یہودی بھی ہوتے تھے۔

چنانچہ حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ یہودی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی مجلس میں آتے اور جان بوجھ کر چھینکتے تھے تاکہ آپ سے یرحمک اللہ کے الفاظ فرمائیں لیکن آپ "یہدیکم اللہ ویصلح بالکم" فرماتے تھے۔

معلوم ہوا کہ یہ الفاظ اس وقت کہتے تھے جب مجلس میں یہودی بھی ہوتے تھے لیکن جب صرف مسلمان ہوتے تھے تو الفاظ وہی جو پہلی حدیث میں گزر چکے۔

دوسرے گروہ کی طرف سے انہیں یہ جواب دیا جاتا ہے کہ اختلاف تو اس بات میں ہے کہ چھینکنے والا اور رحمک اللہ کہنے والا جواب میں کیا کہے۔

اور اس حدیث سے تو چھینک کا جواب ثابت ہو رہا ہے یعنی جب حضور چھینکتے تو صحابہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا جواب دیتے تھے اس لیے تمہارا استدلال صحیح نہیں۔

ان حضرات نے ایک دلیل یہ دی ہے کہ یہ الفاظ تو انہوں نے کہے تھے کیونکہ وہ لوگ کہے بغیر استفادہ نہیں کر سکتے تھے اس لیے جواب دیا گیا ہو سکتا ہے جب کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے محض تعلیم کے لیے یہ الفاظ استعمال کرنے تھے۔

حضرت امام علی اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہم نے دوسرے مسلک کو ترجیح دیتے ہوئے فرمایا کہ اس لیے ترجیح ہے کہ

باب ۳۲: بیمار سے اجتناب کرنا

کسی بیمار کو تندرست لوگوں کے ساتھ رکھنا مناسب نہیں ہے۔ اس سلسلے میں بعض حضرات کا موقف یہ ہے کہ مریض کو صحت مند لوگوں سے الگ رکھا جائے تاکہ وہ بیماری صحت مند لوگوں تک نہ پہنچ سکے۔ یہ حدیث حضرت ابوہریرہؓ سے مروی ہے۔

بعض حضرات نے حضرت عمرو بن شرید ثقفی رضی اللہ عنہ کی اس روایت سے جو استدلال کیا ہے کہ جب آپ نے ثقیف کے وفد کے ساتھ ایک مجذوم کو بیعت کے لیے بھیجا تو آپ نے فرمایا کہ ہم نے تمہاری بیعت قبول کر لی ہے تم واپس چلے جاؤ۔ اس حدیث سے یہ استدلال کیا ہے کہ مجذوم کو صحت مند لوگوں سے الگ رکھنا چاہیے۔ لیکن یہ استدلال درست نہیں ہے۔ اس لیے کہ آپ نے اس مجذوم کو واپس بھیج دیا تھا۔ اس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ آپ نے اس کو بیعت کرنے سے منع فرمایا تھا۔ اس لیے یہ حدیث اس بات کی دلیل نہیں بن سکتی کہ مجذوم کو صحت مند لوگوں سے الگ رکھا جائے۔

ایک حدیث میں ہے کہ آپ نے فرمایا کہ ایک بیمار اونٹ کو تندرست اونٹوں کے ساتھ نہ رکھا جائے۔ اس حدیث کو بھی بعض حضرات نے اس بات کی دلیل بنایا ہے کہ بیمار کو تندرست لوگوں سے الگ رکھا جائے۔ لیکن یہ استدلال بھی درست نہیں ہے۔ اس لیے کہ آپ نے اس بیمار اونٹ کو تندرست اونٹوں سے الگ رکھنے کا حکم اس لیے دیا تھا کہ کہیں بیمار اونٹ کی بیماری تندرست اونٹوں کو بھی نہ لگ جائے۔ اس حدیث سے یہ ثابت نہیں ہوتا کہ بیمار کو تندرست لوگوں سے الگ رکھا جائے۔

ایک حدیث میں ہے کہ حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک کوڑھی کا ہاتھ پکڑ کر اپنے ساتھ برتن میں رکھا اور فرمایا کہ اللہ کا نام لے کر اللہ تعالیٰ پر بھروسہ کرتے ہوئے اور اس پر توکل کرتے ہوئے کھا۔ یہ حدیث اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ بیمار سے دور رہنا کہ اس سے بیماری متعدی نہ ہو کر ہمیں نہ لگ جائے، حدیث پاک کی نفی کرتے ہیں۔

جہاں تک طاعون والے علاقے میں جانے سے منع کرنے کی بات ہے تو اس کا مطلب یہ ہے کہ کہیں ایسا نہ ہو کہ کسی شخص کو وہاں جانے سے بیماری لگ جائے اور اس کا عقیدہ خراب ہو جائے یعنی وہ سمجھے کہ اگر میں وہاں نہ جاتا تو مجھے یہ بیماری نہ لگتی وہی وجہ ہے کہ لوگ بیمار ہو جاتے ہیں اس کو وہاں سے نکلنے سے منع فرمایا تاکہ ان کے عقیدے میں کمزوری نہ آ جائے یعنی وہ باہر جا کر بیمار نہ ہو جائیں۔ اس سے بچانے کی خاطر منع فرمایا کہ ایسا نہ ہو کہ وہ باہر جا کر بیمار ہو جائے اور یہ سمجھے کہ اللہ تعالیٰ کی قدرت سے ایسا ہوا۔ اگر بیماری سے ڈرنے والی بات ہوتی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ان لوگوں کو باہر جانے کا حکم فرماتے جو طاعون والی جگہ پر موجود ہیں تاکہ وہ بیمار ہو کر مر جائیں۔ اس سے معلوم ہوا کہ بیماری متعدی نہیں ہے۔

اب رہی وہ بات جو ایک حدیث میں فرمائی گئی کہ بیمار کو تندرست لوگوں میں نہ لایا جائے۔ اس حدیث کا مفہوم یہ ہے کہ کوئی شخص بیمار ہو جائے اور اس کا عقیدہ خراب ہو جائے کہ آپ نے بدشگونی کی نفی فرمائی ہے اور چونکہ یہ عمل اس کا سبب بنتا ہے اس لیے اس سے منع فرمایا۔

[illegible]

باب ۳۲۶: بعض انبیاء کو بعض پر فضیلت دینا

بعض حضرات کے نزدیک کسی نبی کو دوسرے نبی سے بہتر قرار دینے میں [illegible] ہے کہ ایک شخص نے بارگاہ رسالت میں عرض کی کہ [illegible] آپ نے فرمایا [illegible] علیہ السلام ہم ہیں۔

لیکن دوسرے حضرات نے اس بات کو پسند نہیں کیا بلکہ وہ اسے مکروہ قرار دیتے ہیں کیونکہ [illegible] حدیث کی روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا [illegible] حضرت موسیٰ علیہ السلام پر فضیلت نہ دو جب قیامت کے دن لوگ بیہوش ہو جائیں گے تو سب سے پہلے [illegible] کو حضرت موسیٰ علیہ السلام عرش کے کنارے سے پکڑے ہوئے دیکھیں گے [illegible] مجھ سے پہلے افاقہ ہو جائے گا یا وہ مستثنیٰ ہونے والوں میں ہوں گے۔

ایک حدیث میں ہے آپ نے فرمایا کسی شخص کے لیے مناسب نہیں کہ وہ کہے [illegible] بن متی سے بہتر ہوں کہ ہمارے کہ کسی نبی کو دوسرے نبی پر فضیلت دینا [illegible] کا ذکر ہے تو اس میں یہ کہا گیا کہ آپ کو [illegible] سے بہتر نہیں [illegible] کے لیے مناسب نہیں کہ فلاں، فلاں سے افضل ہے تو اس میں نبی کا [illegible] ہے [illegible] حضرت یونس علیہ السلام کی [illegible] میں آپ کو [illegible] کی تعلیم کر دیا گیا ہو لیکن دوسرے انبیاء کرام کے سلسلے میں [illegible] ہو گئی ہو۔

خلاصہ یہ ہوا کہ نص فضیلت کا انکار نہیں کیا جا سکتا کیونکہ قرآن پاک میں [illegible] فضیلت دی ہے۔ البتہ نام لے کر کہ فلاں، فلاں سے افضل ہے، فضیلت نہیں دی جا سکتی۔

باب ۳۲۷: جانوروں کو خصی کرنا

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے [illegible] کرنے سے منع فرمایا۔

اس حدیث سے اور قرآن پاک کی آیت کریمہ [illegible] کے تحت [illegible] حضرت نے فرمایا کہ جانوروں کو خصی کرنا [illegible]

لیکن دوسرے حضرات کے نزدیک [illegible] نہیں [illegible] بلکہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے [illegible] مروی ہے [illegible] کیا گیا ہے کہ اس سے اللہ تعالیٰ کے دین میں [illegible]

اور یہ بات کچھ حدیث سے ثابت ہے کہ ایک بار حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے دو شخصوں کی گردن ماری تھی۔ جب ان کی وجہ سے لوگ تھی کہ شروع کر دیں گے اور ان کی حرص اور آزمائش ہوگی۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے ایک شخص نے کہا کہ ہمیں کچھ ایسی باتیں بتائیں جو قرآن میں نہ ہوں تو آپ نے فرمایا کہ نہیں ہے۔ اگر ہم کچھ ایسی باتیں جانتے ہوتے تو ضرور بتا دیتے۔ اس سے معلوم ہوا کہ حضور علیہ السلام نے ان صحیفوں کی تحریر کی ممانعت فرمائی تھی۔ اگر کسی کو ضرورت ہو تو آپ کو ان کی تحریر کی اجازت دے دیں۔ اس بات کی دلیل ہے کہ یہ جائز ہے۔

قرآن کریم کے ساتھ کسی اور چیز کو ملا کر لکھنے کی ممانعت اس لئے ہے کہ لوگ قرآن کریم کے ساتھ دوسری چیزوں کو بھی ضروری سمجھنے لگیں گے۔ اس لئے کہ قرآن کریم کے ساتھ کسی اور چیز کو ملا کر لکھنے سے قرآن کریم کی عظمت کم ہوتی ہے۔ اس لئے اس کی ممانعت کی گئی ہے۔ اور یہ ممانعت اس وقت تک ہے جب تک لوگوں کو قرآن کریم کے ساتھ دوسری چیزوں کو ملا کر لکھنے سے گمراہ ہونے کا خطرہ ہو۔ جب یہ خطرہ ختم ہو جائے تو ممانعت بھی ختم ہو جائے گی۔ اور یہ ممانعت کا حکم منسوخ ہو جائے گا۔

باب ۳۳۱، کتابت علم

حضرت ابو عبید رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے کہ انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے علم کو لکھنے کی اجازت مانگی تو آپ نے اجازت نہیں دی۔

اس حدیث سے استدلال کرتے ہوئے بعض حضرات نے کتابت علم کو مکروہ کہا ہے۔

یہی دوسرے حضرات ہیں جن میں حضرت ابن ابو حنیفہ، امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ بھی شامل ہیں۔ کتابت علم کو جائز قرار دیتے ہیں۔ ان کا استدلال حضرت علی رضی اللہ عنہ، حضرت ابو ہریرہ، حضرت عبداللہ بن عمرو، حضرت عمرو بن شعیب رضی اللہ عنہم کی روایات سے ہے۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا ہمارے پاس صرف قرآن پاک ہے اور کچھ اس صحیفہ میں لکھا ہوا ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں مجھ سے زیادہ کسی کو احادیث یاد نہیں سوائے حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کے کیونکہ میں لکھا کرتا تھا اور وہ ہاتھ سے لکھتے تھے۔ انہوں نے حضور علیہ السلام سے لکھنے کی اجازت مانگی تھی تو آپ نے اجازت دے دی۔

حضرت عمرو بن شعیب اپنے والد سے اور وہ ان کے دادا سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! میں آپ سے بہت کچھ سن لیتا ہوں لکھ لیتا ہوں تو کیا آپ مجھے اس کے لکھنے کی اجازت دیتے ہیں؟ آپ نے فرمایا: ہاں۔

پھر کتابت احادیث تو قرآن پاک سے ہی ثابت ہے قرض کے لین دین کے سلسلے میں ارشاد خداوندی ہے اور تم اس کے لکھنے میں کاہلی نہ کرو خواہ وہ چھوٹا ہو یا بڑا اپنی مدت تک کے لیے یہ اللہ تعالیٰ کے ہاں زیادہ انصاف والا، گواہی کو زیادہ قائم کرنے والا اور شک سے زیادہ قریب ہے کہ تم شک نہ کرو۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں جب اللہ تعالیٰ نے شک کے خوف سے (بچانے کی خاطر) قرض کے لکھنے کا حکم دیا تو علم جسے یاد رکھنے کے لئے لکھنا زیادہ مشکل ہے اس کا لکھنا زیادہ اولیٰ ہے کہ اسے لکھا جائے تاکہ شک و شبہ نہ ہو۔

بعض تابعین رحمہم اللہ بھی علم کو لکھا کرتے تھے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کے پاس اہل طائف کچھ تحریر بھیجا کرتے تھے حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کے پاس لکھا کرتے تھے جب اس سلسلے میں پوچھا گیا

باب ۳۴۱ داغ لگانا کیسا ہے

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص داغ لگاتا ہے یا داغ لگواتا ہے وہ توکل کے خلاف کرتا ہے۔

باب ۳۴۲ دم کرنا کیسا ہے

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص داغ لگاتا ہے یا داغ لگواتا ہے وہ توکل کے خلاف کرتا ہے۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص داغ لگاتا ہے یا داغ لگواتا ہے وہ توکل کے خلاف کرتا ہے۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص داغ لگاتا ہے یا داغ لگواتا ہے وہ توکل کے خلاف کرتا ہے۔

باب ۳۳۰: نماز عشاء کے بعد باتیں کرنا

باب ۴۱: غلام کا آزاد عورتوں کے بالوں کو دیکھنا

باب ۳۳۳: کفار کو سلام کہنا

کتاب الزیادات

باب ۳۳۴: تکبیرات جمعہ کی کیفیت

باب ۳۲۶: پہلی رکعت کے دوسرے سجدے کے بعد کیا جائے

پہلی اور تیسری رکعت کے دوسرے سجدے کے بعد [illegible] ہاتھ اٹھا کر [illegible] حضرت [illegible] فرماتے ہیں کہ بیٹھے اور [illegible] حضرت [illegible] سے [illegible] کو [illegible] ہوتے [illegible] اپنی [illegible] دوسرے سجدے کے [illegible] کر [illegible] ہوتے تھے۔

حضرت [illegible] فرماتے ہیں [illegible] دیکھا ہے۔

[illegible] فرماتے ہیں [illegible] بیٹھے نہیں بلکہ سیدھے کھڑے ہوتے [illegible] اللہ کسی [illegible] نماز [illegible]

[illegible] حضرت [illegible] حضرت [illegible] حضرت [

باب مساجد میں شعر پڑھنا

مساجد میں اشعار پڑھنے کے بارے میں روایات مختلف ہیں۔ بعض حضرات کے نزدیک یہ ناجائز ہے۔ حضرت عمرو بن شعیب رحمۃ اللہ علیہ سے مستند طریق سے یہ روایت کیا ہے کہ انہوں نے اپنے والد سے اور انہوں نے اپنے دادا سے روایت کیا وہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو مسجد میں اشعار پڑھتے سنا۔ اس پر میں نے آپ کو سخت کہا اور مسجد سے پہلے حلقہ باندھنے سے منع فرمایا۔

حضرت عطاء کہتے ہیں کہ میں نے سعید بن مسیب رحمۃ اللہ علیہ کو مسجد میں شعر پڑھتے سنا تو حضرت حسان رضی اللہ عنہ کا ایک شعر تشریف لے کر گزرے تھے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے حضرت حسان رضی اللہ عنہ کو مسجد میں شعر پڑھتے سنا تو حضرت حسان رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ میں نے تمہیں مسجد میں شعر پڑھتے سنا ہے۔ حضرت حسان رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے تم سے بہتر شخص سے یہ اشعار سنے ہیں جب آپ سے بہتر شخص یہ اشعار تشریف فرما تھے۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے حضرت حسان رضی اللہ عنہ کی موجودگی میں ان پر حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ اور دیگر صحابہ کرام نے کوئی اعتراض نہیں کیا۔

اس سلسلہ میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے آنے والی روایت کو سمجھنا ضروری ہے کہ وہ اشعار پڑھے جائیں جن کے ذریعے قریش کی ذاتی شخصیت کو تنقید کا نشانہ بنایا گیا تھا۔ ایسے اشعار جن میں عورتوں کے محاسن کا ذکر ہو اور اس کے ذریعے

باب ۴۲۹ غائب چیز بیچنا

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ملامسہ اور منابذہ سے منع فرمایا۔ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے بھی اسی طرح مروی ہے۔

اس حدیث سے استدلال کرتے ہوئے بعض حضرات فرماتے ہیں کہ کسی چیز کو جب تک دیکھ نہ لے اس وقت تک اس کا بیچنا درست نہیں۔ بعض حضرات فرماتے ہیں کہ ملامسہ لمس سے بنا ہے اور اس کا مطلب یہ ہے کہ بغیر دیکھے کسی چیز کو ہاتھ لگانے سے بیع ثابت ہو جائے اور منابذہ کا بھی یہی مفہوم ہے یعنی ایک شخص دوسرے آدمی کو کہے کہ اپنا کپڑا میری طرف پھینک دے میں اپنا کپڑا تمہاری طرف پھینکتا ہوں اس طرح یہ دونوں ایک دوسرے کا کپڑا دیکھے بغیر خرید و فروخت کر لیتے ہیں۔

دوسرے حضرات فرماتے ہیں کہ اگر کوئی شخص کسی چیز کو دیکھ لے اور اس کے بعد اس چیز کو خریدے اور اسے خیار رویت (دیکھنے کا اختیار) حاصل ہو گا۔ اس کے بعد چاہے تو رکھ لے اور چاہے تو چھوڑ دے۔

انہوں نے گزشتہ حدیث میں مذکور لمس اور منابذہ کا مطلب اس طرح بیان کیا ہے کہ دور جاہلیت کا ایک طریقہ تھا دو آدمی کپڑے پر جھگڑا کرتے جب جھگڑنے والا اسے چھوڑ دیتا کہ وہ اس کا فیصلہ سنا دیتا یا دوسرے شخص کو اختیار ہوتا کہ وہ اسے اس کے حوالے کرے اسی طرح منابذہ میں سے ہے کہ ایک شخص دوسرے کو کہے کہ جب میں تجھ پر کپڑا پھینکوں تو تجھے خرید لینا ہو گا۔ اب اس گفتگو کے بعد اس کا مالک اسے دوسرے آدمی کی طرف پھینکے گا جب تک وہ اس کپڑے کو دیکھ نہ لے اس وقت تک اسے اختیار ہو گا کہ اگر چاہے تو اسے خرید لے اور اگر چاہے تو نہ خریدے۔ اس طرح کی بیع سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا اور دونوں کے اس سودے میں فرمایا کہ ملامسہ اور منابذہ سے بچا جائے۔ اور خرید و فروخت کرنے والوں کو اس وقت تک اختیار ہے جب تک وہ ایک دوسرے سے جدا نہ ہو جائیں۔

باپ دادا کا کنواری لڑکی کو اس کی اجازت کے بغیر اس کا نکاح کر دینا

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے کنواری لڑکی کے نکاح کے سلسلے میں اس کے باپ کو اس سے اجازت کی ضرورت نہیں ہے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یتیم لڑکی سے اس کے نفس کے بارے میں پوچھا جائے اگر وہ خاموش رہے تو یہ اس کی اجازت ہے اور اگر انکار کرے تو مجبور نہ کیا جائے۔

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اگر آدمی کی اپنی لڑکی ہو تو اس سے اجازت کی ضرورت نہیں جب کہ وہ کنواری ہے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ کنواری لڑکی کا باپ سے زیادہ حق دار وہ شخص ہے جو اس لڑکی کو اجازت لئے بغیر اپنے نکاح میں لے لے۔

[illegible] کنواری لڑکی کی تخصیص نہیں ہے بلکہ حکم عام ہے اسی طرح باکرہ [illegible] کے لئے ہے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ کنواری لڑکی کا باپ کو ولایت حاصل ہوتی ہے جب تک وہ بالغ نہ ہو جائے اور اس کی رائے معلوم نہ کر لی جائے۔ اس کا باپ کے اجازت کے بغیر تصرف نہیں کر سکتا۔ [illegible] بالغ ہونے کے بعد وہ خود مختار ہو جاتی ہے لہٰذا اس کے نکاح کے [illegible] اجازت ہے۔

باب ۲۴۱ کتنے مال والے پر صدقہ لینا حرام ہے

ہے اور اس کا مانگنا ناجائز حرام ہے۔ فقہاء

ہے اور اس کا مانگنا ناجائز حرام ہے۔ فقہاء

ہے اور اس کا مانگنا ناجائز حرام ہے۔ فقہاء

باب ۲۲۲ ایک سو بیس سے زائد اونٹوں کی زکوٰۃ

جب اونٹوں کی تعداد ایک سو بیس سے زائد ہو جائے تو اب زکوٰۃ کی مقدار کیا ہوگی اس سلسلے میں تین قول ہیں۔
ایک قول یہ ہے کہ ہر چالیس پر ایک بنت لبون اور ہر پچاس پر ایک حقہ واجب ہوگا۔ یہ قول اس صورت میں ہے جب ان کی تعداد ایک سو پچیس ہو جائے۔ اس صورت میں تین بنت لبون اور ایک حقہ واجب ہوگا۔ اس طرح ہر پانچ پر ایک بنت لبون اور ہر دس پر ایک حقہ واجب ہوگا۔ یہ قول حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کے سامنے جب یہ روایت پیش کی گئی تو آپ نے فرمایا کہ اس کا مطلب یہ ہے کہ جب عورت کے ساتھ مرد کی صحبت ہو اور وہ اس کو ناپسند کرے تو اس کا مہر ساقط ہو جاتا ہے۔

دوسرا قول یہ ہے کہ جب عورتوں کی تعداد ایک مرد کی بیویوں سے بڑھ جائے اور ان کا مہر مقرر ہو چکا ہو تو ان کے مہر میں کمی کر دی جائے گی۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ اس صورت میں مرد کا مال کم ہو جائے گا اور عورتوں کا مہر زیادہ ہو جائے گا۔

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ جب خلیفہ مقرر ہوئے تو آپ نے اعلان فرمایا کہ جو عورت اپنے مہر کی مقدار پر راضی ہو جائے اس کا مہر زیادہ کر دیا جائے گا۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مہر کی مقدار مقرر کرنے کا حکم دیا ہے۔ اس لئے اس کی مقدار میں کمی بیشی کرنا درست نہیں ہے۔

حضرت عبداللہ بن ابی بکر انصاری رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عمرو بن حزم رضی اللہ عنہ کو یمن بھیجا تو ان کے نام ایک خط لکھا جس میں صدقات کے احکام تھے۔ اس خط میں یہ بھی لکھا تھا کہ جو عورت اپنے مہر کی مقدار پر راضی ہو جائے اس کا مہر زیادہ کر دیا جائے گا۔ (اس میں یہی طریقہ لکھا ہوا ہے جو اوپر مذکور ہے)

حضرت امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ جب اس مسئلے میں مختلف اقوال ہیں تو ہمیں صحیح قول کے لئے قیاس سے کام لینا چاہیئے تو ہم دیکھتے ہیں کہ عورتوں کے درمیان کے نزدیک ایک مرد میں کئی عورتوں کی تعداد ایک عورت کی تعداد کے بعد یا تو پہلی مقدار پر اضافہ ہوتا ہے یا وہ بدل جاتی ہے۔

مثلاً پانچ اونٹوں پر ایک بکری ہے اور دس پر دو بکریاں ہیں تو یہ اضافہ پہلی مقدار پر ہوا ہے اور پندرہ پر تین بکریاں ہیں تو یہ اضافہ پہلی مقدار کے بدلے ہوا ہے۔ اسی طرح بیس پر چار بکریاں ہیں تو یہ اضافہ پہلی مقدار پر ہوا ہے اور پچیس پر پانچ بکریاں ہیں تو یہ اضافہ پہلی مقدار کے بدلے ہوا ہے۔ اسی طرح ہر پانچ اونٹوں پر ایک بکری ہے۔ اس لئے جب ایک مرد کی بیویوں کی تعداد ایک عورت کی تعداد سے بڑھ جائے تو ضروری ہے کہ مہر کی مقدار میں کمی کر دی جائے۔

اب دوسرے اور تیسرے قول میں سے کون سا قول قیاس کے زیادہ قریب ہے اس کے بارے میں ہم کچھ نہیں کہہ سکتے۔ ہم دیکھتے ہیں کہ جب ایک مقدار پر پہنچنے سے پہلے ہی عورتوں کی تعداد بڑھ جاتی ہے تو مہر میں کمی نہیں کی جاتی۔ اس لئے ہم کہتے ہیں کہ جب تک عورتوں کی تعداد ایک مقدار پر نہ پہنچ جائے مہر میں کمی نہیں کی جائے گی۔ اس کی مثال یہ ہے کہ جب تک عورتوں کی تعداد پانچ نہ ہو جائے مہر میں کمی نہیں کی جائے گی۔ اس کی مثال یہ ہے کہ جب تک عورتوں کی تعداد پانچ نہ ہو جائے مہر میں کمی نہیں کی جائے گی۔

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کا بھی یہی قول ہے۔

وصیتوں کا بیان

باب ۴۲ کونسی وصیت جائز ہے نیز مرض الموت میں عتبہ اور صدقہ وغیرہ کا حکم

۵۔ حضرت [illegible] کے نزدیک اس کی قرابت دار ہے جو باپ کی طرف سے ہو یا ماں کی طرف سے، دونوں برابر ہیں۔

۶۔ حضرت [illegible] کے نزدیک [illegible] کے بعد اس کا پہلا وارث ہے جو باپ کی طرف سے ہو۔

۷۔ بعض لوگوں کے نزدیک اس کی بہن کے بعد اس کی قرابت دار ہے۔

۸۔ اس مقام پر محمد رحمۃ اللہ علیہ کی کتاب ہدایہ کی عبارت ہے جو یہ ہے "وہ [illegible] اسلام میں [illegible] اور [illegible] حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے اس پہلے قول کو ترجیح دی ہے جس سے پہلے وہ [illegible] پر بحث کرتے ہیں [illegible] کی [illegible] کہ [illegible] اور [illegible] کو دیا اور [illegible] کو بھی پشت میں [illegible] [illegible] کے ساتھ [illegible] ہوتے ہیں۔

لیکن [illegible] کی بات صحیح نہیں ہے صحیح بات یہ ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے [illegible] اور [illegible] کو [illegible] اور [illegible] کو بھی پشت میں اکٹھے ہونے کی وجہ سے برابر کی قرابت رکھتے ہیں معلوم ہوا کہ یہ قرابت کی وجہ سے ہیں۔

بعد کو [illegible] حق [illegible] کے ساتھ [illegible] تو حضرت [illegible] بارگاہ نبوی میں حاضر ہوئے اور اپنے پانچ کا ذکر کیا تو آپ نے فرمایا اپنے قرابت داروں میں تقسیم کر دو۔ تو انہوں نے حضرت حسان بن ثابت اور حضرت ابی بن کعب میں تقسیم کر دیا اور حضرت ابی کے ساتھ [illegible] پشت میں شریک ہوتے ہیں۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے قریبی قبیلے والوں کو [illegible] کا حکم دیا تو آپ نے [illegible] کو [illegible] پشت میں شریک ہوتے ہیں آپ نے فرمایا [illegible] عبد المطلب کو جمع کرو تو وہ [illegible] پشت میں آپ کے ساتھ جمع ہوتے ہیں آپ نے [illegible] کو بلایا اور وہ [illegible] پشت میں شریک ہیں آپ نے [illegible] کو بلایا اور وہ [illegible] پشت میں آپ کے ساتھ جمع ہوتے ہیں ایک روایت میں ہے آپ نے [illegible] کو بھی بلایا اور وہ [illegible] پشت میں آپ کے ساتھ شریک ہوتے ہیں ایک روایت کے مطابق آپ نے قریش کے تمام قبیلوں کو بلایا ہے معلوم ہوا کہ قرابت [illegible] حضرت [illegible] پشت میں شریک ہونے والے افراد [illegible] بنا بریں [illegible] قول فاسد ہو گیا۔

صاحب [illegible] کے قول پر بحث کرتے ہوئے امام طحاوی فرماتے ہیں۔

کہ [illegible] صلی اللہ علیہ وسلم نے [illegible] کا حصہ تقسیم فرمایا تو [illegible] اور [illegible] سب کو دیا حالانکہ بعض [illegible] اور [illegible] سب کے برابر کے قریب [illegible] کے قریبی نہیں رکھا لہذا [illegible] قول صحیح نہیں اسی طرح حضرت ابو طلحہ [illegible] حضرت حسان اور حضرت ابی کو [illegible] حضرت ابی ان کے ساتھ [illegible] پشت میں ہیں اور حضرت حسان قبیلہ پشت میں شریک ہیں [illegible] حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کے قول پر بحث کرتے ہوئے امام طحاوی فرماتے ہیں کہ ہم دیکھتے ہیں [illegible] نے [illegible] کا حصہ تقسیم کرتے ہوئے [illegible] کو دیا حالانکہ ان میں ذی رحم محرم بھی تھے اور غیر ذی رحم محرم بھی [illegible] حضرت ابی کعب اور حضرت حسان رضی اللہ عنہ کو دیا اور وہ ذی رحم محرم نہ تھے۔ لہذا یہ [illegible] صحیح نہ ہوا۔

حضرت امام [illegible] اور امام [illegible] رحمہما اللہ کا قول بھی صحیح قرار نہیں پاتا کیونکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ذوی القربیٰ کا حصہ

فرائض مطلب کر دیا جاتا ہے وہ لوگ اور اس باپ بھائی کے بعد سے کوئی باپ نہیں کہتے ہیں بلکہ ان کو بھی
بھائی حضرت ابو طلحہ اور حضرت ابی بن کعب اور حضرت عمر ان کا ہے۔ یہ آخری قول باقی رہا ہے کہ باپ کو
بھائی کے ساتھ ذوی الارحام کا حکم دیا جائے وہ دور جاہلیت میں تھا یا اسلام کے زمانے میں سے حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ
اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ دیتے ہیں۔

وراثت کا بیان

باب ۳۴۵: میت کی بیٹی، بھائی اور بہن میں تقسیم وراثت

اگر مرنے والے نے اپنے پیچھے، بہن، بھائی اور بیٹی چھوڑی ہو تو بیٹی کو نصف مال ملتا ہے لیکن باقی مال حضرت بھائی کو ملے گا اور بہن کو کچھ نہیں ملے گا۔

بعض حضرات فرماتے ہیں صرف بھائی کو ملے گا اور بہن کو کچھ نہیں ملے گا۔

ان کی دلیل یہ ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مال کو اصحاب فرائض کے ساتھ اور جو بچے اس کا حصہ عصبہ ہے اس کو دو اس سے جو کچھ بچے وہ سب سے قریبی مرد کے لیے ہوگا۔

نیز قرآن پاک میں فرمایا اور اگر کوئی شخص مر جائے اور اس کی اولاد نہ ہو (والد نہ ہو) تو اس سے نصف لے گا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں (یہ تو اس صورت میں ہے جب اولاد نہ ہو) اور اگر اولاد کی صورت میں بھی اسے نصف مال دینے کا قول کرتے ہوئے یہ حضرات فرماتے ہیں کہ اولاد کی موجودگی میں بہن کو کچھ نہیں ملے گا۔

لیکن دوسرے حضرات کا قول یہ ہے کہ بیٹی کو نصف دینے کے بعد باقی مال سب بھائی میں اس طرح تقسیم کیا جائے گا کہ بھائی کو بہن کی نسبت دوگنا ملے گا۔ یہ حضرات فرماتے ہیں کہ جو میراث بیٹیوں کی گئی ہے وہ ان کے بارے میں نہیں بلکہ اس کا سبب یہ ہے کہ حصے تقسیم کرنے کے بعد جو کچھ بچ جائے وہ قریبی مرد کو دیا جائے جیسے چچی اور چچا ہوں تو باقی چچا کے لیے ہوگا چچی کو نہیں ملے گا کیونکہ یہ دونوں درجہ میں مساوی ہیں اور چچا کو چچی پر مرد ہونے کی فضیلت حاصل ہے۔

اس مفہوم پر دلیل یہ ہے کہ اگر مرنے والے نے بیٹی کے ساتھ چچا اور پوتی چھوڑے ہوں تو باقی مال بیٹی کے نصف حصے کے بعد باقی مال دونوں میں تقسیم ہوتا ہے اور اس پر اجماع اتفاق ہے کہ چچا اور چچی کی صورت میں باقی مال چچا کو ملتا ہے تو معلوم ہوا کہ اس صورت میں حق پوتی اور پوتی پر تعصیب ہے اختلاف فیہ مسئلہ نہ دیکھتا ہے کہ وہ کس کے ساتھ ملحق ہوگا تو ہم دیکھتے ہیں کہ اگر کسی شخص کے وارث صرف بیٹی اور پوتی ہوں تو وراثت ان دونوں میں تقسیم ہو جاتے گی اور پوتے کو دوگنا ملے گا اور اس کے ساتھ بہن کو ملے گی ہو تو وہ نصف لے گی باقی ان دونوں میں تقسیم ہوگا۔

چچا اور چچی کی صورت میں اگر میت کی بیٹی نہ بھی ہو تو بھی چچا کو حصے گا چچی کو نہیں۔ اگر میت کی بیٹی نہ ہو اور اس کی بہن بھائی وارث ہوں تو مال وراثت دونوں میں تقسیم ہوگا تو قیاس کا تقاضا یہ ہے کہ بیٹی کی موجودگی میں بھی ان کو کچھ نہ ملے اور بھائی کے حکم میں پوتے اور پوتی والے حکم کے ساتھ ملا دیا جائے گا۔ چچی اور چچا کے حکم سے مستثنیٰ نہیں کیا جاتا ہے گا۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسی طرح کا فیصلہ فرمایا تھا۔ آپ نے میت کی بیٹی کو نصف اور پوتی کو چھٹا حصہ دے کر دو تہائی پورا کیا اور باقی اس کی بہن کو دیا معلوم ہوا کہ میت کی بہن عصبہ ہے تو جس طرح وہ عصبہ ہونے کی وجہ سے زیادہ مستحق بنتی ہے اسی طرح بہن کو بھی بطور عصبہ یہ حق حاصل ہوگا۔

جہاں تک آیت کریمہ کا تعلق ہے تو اس سے وہ اولاد مراد ہے جو تمام میراث لے جائے کیونکہ اس پر سب کا اتفاق ہے کہ اگر میت کی بیٹی اور باپ کی طرف سے بھائی ہو تو بیٹی کو نصف ملے گا اور باقی تمام مال بھائی کو ملے گا۔ یہ آیت اس اولاد کے بارے میں نہیں جسے بعض مال ملتا ہے۔ یعنی میت کا لڑکا ہو تو میت کی بہن کو کچھ نہیں ملے گا اس بات کی طرف اشارہ ہے اور اگر بیٹی ہو تو چونکہ وہ نصف مال لیتی ہے لہٰذا بہن کو بھی ملے گا۔

جہاں تک حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے مسلک کا تعلق ہے تو صحابہ کرام نے اس کی مخالفت کی ہے۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے میت کی بیٹی اور بہن میں وراثت کو نصف نصف تقسیم فرمایا۔ حضرت علی المرتضیٰ حضرت عبداللہ بن مسعود اور دیگر صحابہ کرام نے بھی اسی طرح فرمایا البتہ حضرت ابن عباس اور حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہم اس کے خلاف ہیں بلکہ حضرت ابن زبیر رضی اللہ عنہ نے اپنے قول سے رجوع کر لیا تھا۔

حضرت امام طحاوی فرماتے ہیں کہ بعض لوگ کہتے ہیں اگر میت کی بیٹی کے ساتھ کوئی عصبہ ہو تو تمام مال بیٹی کو ملے گا اور عصبہ کو کچھ نہیں ملے گا تو یہ لوگ نہایت جاہل ہیں کیونکہ ان کی یہ بات قرآن پاک کے خلاف ہے قرآن پاک میں آتا ہے۔

للذکر مثل حظ الانثیین ۔ نیز فرمایا فان کن نساء فوق اثنتین فلھن ثلثا ما ترک ۔

تو ان دونوں آیتوں میں لڑکے اور لڑکی کے حصے کی وضاحت کر دی گئی یعنی ایک لڑکی ہوگی تو نصف مال کی حقدار ہوگی ایک سے زائد ہوں تو دو تہائی کی مالک ہوں گی قرآن پاک کی روشنی میں وہ کل مال کی حقدار نہیں ہیں۔

اس سلسلے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے بھی فیصلہ مروی ہے، حضرت سعد رضی اللہ عنہ کی بیوی آپ کے پاس حاضر ہوئی اور عرض کیا کہ حضرت سعد شہید ہو گئے انہوں نے اپنی دو بیٹیاں، بچے اور ایک بھائی کو چھوڑا ہے ان کا بھائی سارا مال لے گیا اور عورتوں سے ان کے مال کے سبب نکاح کیا جاتا ہے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں بلا کر فرمایا ان کی بیوی کو آٹھواں حصہ اور بیٹیوں کو دو تہائی مال دو باقی تمہارے لیے ہے۔

معلوم ہوا کہ بیٹی ایک ہو یا زیادہ اس کے لیے کل مال نہیں ہوتا۔

حضرت امام ابوحنیفہ، امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا یہی مسلک ہے۔

باب ۳۴۶ ذوی الارحام کی وراثت

اگر میت کا کوئی عصبہ رشتہ دار نہ ہو اور اس کا کوئی ذو رحم ہو تو کیا اسے وراثت ملے گی؟ بعض حضرات کے نزدیک اسے وراثت نہیں ملے گی۔

یہ حضرات فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا کہ ایک آدمی نے خالہ اور پھوپھی چھوڑی ہے تو آپ نے فرمایا ان کے لیے کچھ نہیں۔

دوسرے حضرات فرماتے ہیں کہ ذوی ارحام کو قرابت کی بنیاد پر حصہ ملے گا۔ اس پر روایات دلالت کرتی ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم

نے فرمایا اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول اس شخص کے ولی ہیں جس کا کوئی ولی (مددگار) نہیں اور جس کا کوئی وارث نہیں اس کا ماموں وارث ہے۔
جہاں تک پہلے گروہ کی پیش کردہ حدیث کا تعلق ہے تو پہلی بات تو یہ ہے کہ یہ منقطع ہے اور اگر صحیح ثابت بھی ہو تو مطلب یہ ہوگا کہ ان لوگوں کے لیے حصہ مقرر نہیں یا یہ کہ جس وقت آپ نے فرمایا تھا اس وقت تک ان کے بارے میں حکم نازل نہیں ہوا تھا بعد میں آیت کریمہ واولوا الارحام بعضھم اولی ببعض فی کتاب۔ نازل ہوئی۔ اور پہلا حکم منسوخ ہو گیا۔
ثابت بن دحداح کا وصال ہوا اور وہ اجنبی غیر معروف النسل تھے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے بجائے حضرت ابولبابہ رضی اللہ عنہ کو ان کی وراثت دے دی۔ اس حدیث پر مخالفین نے اعتراض کیا کہ یہ منقطع ہے تو امام طحاوی فرماتے ہیں متصل الاسناد روایت بھی اس مفہوم پر دلالت کرتی ہے جیسے ابھی چند سطور پہلے ماموں کے وارث ہونے کے سلسلے میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی گزرا ہے اور ان احادیث کو قرآن پاک کی مندرجہ بالا آیت کریمہ سے بھی تائید حاصل ہوتی ہے۔
اس پر اعتراض کیا گیا کہ چونکہ زمانہ جاہلیت میں لوگ منہ بولا بیٹا بناتے تھے جس طرح حضرت زید، رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے منہ بولے بیٹے (متبنیٰ) تھے اور اس کو وراثت ملتی تھی اسی طرح لوگ ایک دوسرے سے معاہدہ کرکے وراثت دیتے تھے تو قرآن پاک نے اس رسم کو توڑتے ہوئے فرمایا کہ وراثت کا سبب رشتہ داری ہے، معاہدے یا متبنیٰ بنانا نہیں، حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ بھی یہی فرماتے ہیں کہ اس آیت کا پس منظر یہ ہے اس کا جواب یوں دیا گیا کہ اس آیت سے صرف یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ عقد وغیرہ کی بنیاد پر وراثت کے حق کا رد کیا گیا رہا یہ ہے کہ اولوا الارحام عصبہ ہیں یا دوسرے لوگ تو حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کے قول میں اس بات پر کوئی دلیل نہیں لہٰذا حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کی حدیث سے کوئی فریق بھی استدلال نہیں کر سکتا۔
پھر اہل بدر بھی فرماتے ہیں کہ ذوی الارحام کو وراثت ملے گی۔
حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے میت کی پھوپھی کو دو تہائی اور خالہ کو ایک تہائی مال دیا، حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں پھوپھی کے لیے دو تہائی اور خالہ کے لیے ایک تہائی ہے۔
قیاس بھی یہی چاہتا ہے کیونکہ ہم دیکھتے ہیں کہ عصبات مرد ہوں تو وارث بنتے ہیں اسی طرح بعض لوگ دوسروں کی نسبت زیادہ قریب ہونے کی وجہ سے وارث بنتے ہیں اور جب میت کا کوئی عصبہ وارث نہ ہو تو تمام مسلمان اس کے وارث قرار پاتے ہیں تو جو لوگ قریبی ہیں وہ بدرجہ اولیٰ وارث ہوں گے۔
حضرت امام ابوحنیفہ، امام ابویوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا یہی مسلک ہے اب یہاں دو مسئلے اور ہیں ایک یہ کہ مولی العتاقہ یعنی جس نے کسی غلام یا لونڈی کو آزاد کیا تو ذوی الارحام کی موجودگی میں اسے وراثت ملے گی یا نہیں تو اس سلسلے میں احناف کا موقف یہ ہے کہ ایسے ذوی الارحام جو عصبات نہ ہوں ان سے مولی العتاقہ مقدم ہے۔
اس کی دلیل یہ ہے کہ حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کی صاحبزادی نے اپنے غلام کو آزاد کیا پھر وہ فوت ہو گیا اور اس کی لڑکی تھی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے لڑکی کو نصف مال دینے کے بعد باقی مال حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کی صاحبزادی کو دیا کیونکہ انہوں نے اسے آزاد کیا تھا یعنی اس کے ذوی الارحام کو باقی مال نہیں دیا قیاس بھی یہی چاہتا ہے کیونکہ جب آزاد شدہ غلام کی بیٹی نہ ہو تو مولی العتاقہ عصبہ بن کر وراثت لیتا ہے جیسے ذوی الارحام میں عصبات وراثت حاصل کرتے ہیں تو لڑکی کی موجودگی میں بھی اسی طرح ہوگا۔
بعض حضرات کہتے ہیں کہ اگر میت کی ماں کے ساتھ اس کی ماں کی طرف سے بہن ہو یا سگی بیٹی کے ساتھ پوتی ہو یا سگی بہنوں کے

ساتھ باپ کی طرف سے بہن ہو تو ماں، بیٹی اور سگی بہن کو حصہ دینے کے بعد باقی مال سوتیلی بہن یا پوتی کو نہیں دیا جائے گا۔
لیکن یہ بات صحیح نہیں حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے اس کے خلاف فرمایا وہ فرماتے ہیں وراثت میں سے باقی مال ان ذوی ذوی الارحام کی طرف لوٹے گا جن کا وراثت میں حصہ ہے قیاس یہی ہے کیونکہ یہ سب ذوی الارحام ہیں اور اللہ تعالیٰ نے جو حصے مقرر کئے ہیں ان کو مختلف رشتہ داریوں کے ساتھ جمع کیا قرب کی وجہ سے کسی کو ترجیح نہیں دی۔

بعض لوگ کہتے ہیں کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے بعض ایسے لوگوں کو وارث بنایا، جو نہ عصبہ ہیں اور نہ ذی رحم وہ کہتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں ایک شخص مر گیا اس نے کوئی قریبی رشتہ دار نہیں چھوڑا تھا بس ایک غلام تھا جسے اس نے آزاد کیا تھا تو حضور علیہ السلام نے تمام وراثت اس کو دے دی تو اس کا جواب یہ ہے کہ حدیث میں وارث بنانے کا کوئی ذکر نہیں ہو سکتا ہے وہ ولاء کی وجہ سے وارث ہو، یا اس کا ذی رحم رشتہ دار ہو یا میت نے وصیت کی ہو اور اس پر کئی احادیث دلالت کرتی ہیں یا اس کی خطا کی وجہ سے آپ نے اسے دیا ہو۔

لہٰذا ان احتمالات کی وجہ سے اس حدیث سے استدلال صحیح نہیں۔ واللہ اعلم بالصواب۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

وَنَزَّلْنَا عَلَيْكَ الْكِتَابَ تِبْيَانًا لِّكُلِّ شَيْءٍ (النحل)

اور ہم نے آپ پر اس کتاب کو نازل کیا ہے جو ہر چیز کا روشن بیان ہے۔

سات ضخیم جلدوں میں شرح صحیح مسلم کی تکمیل اور عالم گیر مقبولیت اور شان دار پذیرائی کے بعد
شیخ الحدیث علامہ غلام رسول سعیدی مدظلہ فیوضہ کی ایک اور فکر انگیز اور علمی تصنیف
قرآن مجید کی تفسیر بہ نام

تبیان القرآن

چند خصوصیات

★ قرآن مجید کا سلیس اور با محاورہ ترجمہ اور آسان اردو میں قرآن کریم کی تشریح،
★ احادیث، آثار اور اقوال تابعین پر مبنی قرآنی آیات کی تشریح،
★ قرآن مجید کی آیات سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت، جلالت اور آپ کی خصوصیات کا استنباط،
★ عقائد اسلامیہ میں عقائد اہل سنت کی حقانیت اور فقہی مذاہب میں فقہ حنفی کی ترجیح،
★ مفسرین کی چودہ سو سالہ کاوشوں کا حاصل، مجتہدین کی آرا پر نقد و تبصرہ اور تصوف کی چاشنی،
★ مشکلاتِ اعراب قرآن کا حل، عصری مسائل پر محققانہ ابحاث اور مذاہبِ باطلہ کا مہذب رد،

یہ ایک ایسی تفسیر ہوگی جس کی مدتوں سے اہلِ ذوق کو تلاش اور پیاس تھی جس کی ضرورت، اہمیت اور افادیت صدیوں تک باقی رہے گی۔

پبلشرز گلڈ: فرید بک سٹال
۳۸- اردو بازار، لاہور